ڈ۔ اردو حروف تہجی کا بارھواں اور ہندی کا تیرھواں مذکر حرف ڈا ہے جسے دال ثقیلہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حرف عربی اور فارسی میں نہیں ہے۔ البتہ انگریزی میں اس کی آواز ڈی، (D) کے مطابق ہے۔ یہ حرف کبھی جیم کبھی تائے ثقیلہ یعنی ٹ، اور کبھی رائے ثقیلہ یعنی ڑ، اور کبھی کاف فارسی، ق، وغیرہ سے بدل جاتا ہے۔ حساب جمل میں دال کے برابر اس کے بھی چار عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

ڈا:۔ ستار کی گت کا ایک توڑ۔ ڈا۔ ڈر۔ ہندی مؤنث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈاب ۱؎ ایک قسم کی گھاس جس کا بان بٹا جاتا ہے ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈاب ۲؎ پرتلا، چمڑے کا کمر بند جس کے حلقے میں تلوار لٹکاتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

میان سے باہر ہیں اندر کچھ نہیں اسباب ہے
ایک میرے قبضے میں شمشیر خاں کی ڈاب ہے — جان صاحب

محل صرف:۔ ناطقہ زبان کے ساتھ اسے ان کے ساتھ ... ڈاب تلوار کے ساتھ ... ناز و ادا ... معشوق طناز کے ساتھ آب زلال تشنگان حجاز کے ساتھ وہ نہیں کرتا ... جو میاں آزاد ... نے اسلام کے ساتھ کیا (فسانۂ آزاد)

ڈاب ۳؎ کچا ناریل۔ مذکر (نور اللغات)

ڈ

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈابر ۱؎ جھیل، چھوٹا تالاب، نشیب جہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ ہندی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مذکر لکھا ہے لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

ڈابر ۲؎ ہاتھ دھونے کا برتن، سیلابچی۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

ڈابرنینی ۱؎ وہ شخص جو ہر بات پر رو دے۔ اردو صفت، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

ڈابرنینی ۲؎ بڑی بڑی آنکھوں والا۔ اردو، صفت دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈابک۔ کنوئیں کا تازہ پانی۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ڈبکا کہتے ہیں۔ آم کھائے ٹپکا پانی پیے ڈبکا۔

ڈالی۔ فصل کا دسواں حصہ جو اس کے کاٹنے والوں کو دیا جاتا ہے، ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈاٹ ۱؎ کاگ، وہ کاغذ یا لکڑی یا شیشے کی چیز جس سے شیشے صراحی وغیرہ کا منھ بند کرتے ہیں، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

میں وہ بدمست وحشی ہوں جو میرا دسترس چلتا
بنا تا بوتلوں کی ڈاٹ واعظ کے گریباں کو — امیر

ڈاٹ ۲؎ وہ چیز جو بندوق میں بارود ڈالنے کے بعد ٹھونس دیتے ہیں تاکہ بارود نہ گرے۔ اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمھاری عادت ہے کہ بندوق میں بارود تو بھر دیتے ہو لیکن ڈاٹ ہمیشہ ڈھیلی لگاتے ہو۔

ڈاٹ ۳؎ محراب کے بیچ کا پتھر، محراب، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

اللہ اللہ گر دئیے میرے دل آزاد کی
جن سے گر جاتی ہیں ڈاٹیں قصر استبداد کی — جوش ملیح آبادی

ڈاٹ ۴؎ گھرکی (اس معنی میں بیشتر نون غنہ کے ساتھ ہے یعنی ڈانٹ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نون غنہ ہی کے ساتھ لکھتے ہیں اور بولتے ہیں جیسے تم نے ایسی ڈانٹ بتائی کہ لڑکا دہل گیا۔

ڈاٹ لگانا ۱؎ (لازم) پکی چھت بنانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آصف الدولہ کے امام باڑے میں معماروں نے اتنی بڑی ڈاٹ لگائی مگر کمال یہ ہے کہ کہیں گاڑ نہیں دیا۔

ڈاٹ لگانا ۲؎ روکنا، بند کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تیل کی شیشی میں ڈاٹ ضرور لگا دیا کرو، ورنہ تیل گر جائے گا۔

ڈاٹنا ۱؎ (لازم) روکنا، بند کرنا، ڈاٹ بند کرنا۔

(فقرہ) معمار کو ابھی ایک در اڈاٹنا باقی ہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈاٹنا ۳ ٹھونسنا ۔

(فقرہ) خوب ڈاٹ ڈاٹ کے روئی بھردو ۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈاٹنا ۴ زیب بدن کرنا ، اردو مصرف ، عورتوں کی زبان

محل صرف ۔ لالائین سکھ ڈوریے کا انگرکھا ڈالے بڑے ٹھسے سے بیٹھے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاج دینا (متعدی) دھوکہ دینا ۔ اردو مصرف ، انگریزی داں طبقے کی زبان ۔

محل صرف :۔ شہاب کو دروازے کی طرف مڑنا پڑا کیونکہ وہ دونوں اب بہت زیادہ محتاط نظر آرہے تھے ۔ فی الحال انھیں ڈاج دینا محال تھا ۔

ڈار ۔ جانوروں کا جھنڈ ، پرندوں کا پرا ، اردو ، مؤنث قلیل الاستعمال ۔

لے گئی صحرا کو جو اس چشم وحشی وش کی یاد
ڈار ہرنوں کی ہمارے آگے گھبرائی ہوئی معروف دہلوی

ڈارک (Dark) گہرا (رنگ وغیرہ) اندھیرا ۔ انگریزی صفت ، رائج ۔

محل صرف :۔ اس عینک کے دونوں تال بہت ڈارک ہیں ۔ کوئی اور دکھاؤ ۔

ڈارلنگ :۔ (Darling) ۔ پیارا ، پیاری ، بہت زیادہ عزیز ۔ انگریزی صفت ، رائج ۔

محل صرف :۔ پیارے ڈارلنگ ہیلین رخصت (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھ ۔ پچھلے دانت کو کہتے ہیں جس سے غذا چبائی جاتی ہے ۔ اردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ آج کئی دن سے میری ڈاڑھ میں ایسا درد ہے کہ کچھ کھایا نہیں جاتا ۔

ڈاڑھا :(ھندی) بڑی ڈاڑھی ، اردو ، مذکر ، عورتوں کی زبان

محل صرف :۔ تم کہہ رہی تھیں ابھی نوجوان ہی ہے میں نے جو دیکھا تو اس کے منھ پر یہ بڑا ڈاڑھا تھا ۔

ڈاڑھا ۲ ۔ دیوار میں ایک ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دینا تاکہ اس سے ملحق دوسری دیوار اٹھائی جائے تو پہلی دیوار سے گتھی ہوئی رہے اور ڈھنے کا خدشہ نہ رہے ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ عبداللہ خاں سے کہہ دیا تھا کہ ڈاڑھا چھوڑ دینا اس سے ملحق ایک اور کمرہ بنے گا ۔ انہوں نے دیوار اٹھادی ۔ ڈاڑھا نہیں چھوڑا ۔ اب کیسی دقت ہو رہی ہے ۔

قول فیصل :۔ دو مکانوں کی ملحق دیواروں کے مابین بھی ایسا ڈاڑھا چھوڑا جاتا ہے تاکہ ملکیت کا جھگڑا نہ ہو ۔

ڈاڑھ تک گرم نہ ہونا ۔ بہت تھوڑی سی چیز کھانے کے محل پر کہتے ہیں ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ،

محل صرف :۔ جہاں آرا :۔ کیوں اتنا جھوٹ بولتی ہو حسن آرا ، یہ بڑا عیب ہے ۔

حسن آرا :۔ ایں ! اے لو جھوٹ کی ایک ہی کہی ۔ اچھا آؤ کچھ بدتی ہو ۔

جہاں آرا :۔ ہاں بدتے ہیں دو دو روپیہ آؤ ہاتھ پر ہاتھ مارو ۔

حسن آرا :۔ ہم دو دو روپے نہیں بدتے ۔ مٹھائی آئے تو ڈاڑھ تک گرم نہ ہو ۔ اتنے میں ہوتا ہی کیا ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھ جھڑ جانا :۔ (لازم) ڈاڑھ گر پڑنا ۔ اردو مصدر ، دہلی کی زبان ۔

جھریاں سارے بدن میں پڑ گئیں
دانت کیا ڈاڑھیں بھی ساری جھڑ گئیں رنگین

ڈاڑھ گرم کرنا ۱ کچھ تھوڑا سا کھانا ۔ اردو مصرف قلیل الاستعمال ۔

محل صرف :۔ تم ایک روٹی دے رہے ہو کیا صرف ڈاڑھ گرم کرنا ہو ۔ بھوک لگی ہے آج صبح سے کھانا نہیں کھایا ہے ۔ (نور اللغات)

ڈاڑھ گرم کرنا ۲ رشوت لینا ۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب اس جگہ جیب گرم کرنا رائج ہے ۔

ڈاڑھ گرم ہونا ۔ (لازم) گلہ گرم ہونا ۔ کھانا کھانے میں آنا ۔ ڈاڑھ چلنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نفی کے ساتھ ، ڈاڑھ گرم ہونا بولتے ہیں ۔

ڈاڑھ مار کر رونا :۔ (لازم) اس طرح رونا کہ ڈاڑھ تک سے آواز نکلے ۔ بہت زور سے رونا ، زار زار رونا ، پھوٹ پھوٹ کر رونا ۔ اردو ، دہلی کی زبان

دامان کوہ میں جو میں ڈاڑھ مار رویا
اک ابر واں سے اٹھ کر بے اختیار رویا میر

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈاڑھیں مار کے رونا ، یا ڈاڑھیں مار مار کے رونا بولتے ہیں ۔

ڈاڑھ نہ لگانا :۔ (لازم) بے چبائے نگل جانا

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر دانت نہ لگانا بولتے ہیں ۔

ڈاڑھی ۱ محاسن ، ریش ، ٹھوڑی اور رخساروں کے بال ۔ اردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

جو شعور ہو تو نہ آؤ لا کبھی مرشدوں کے فریب میں
جو یہ لمبی لمبی ہیں ڈاڑھیاں یہی ٹٹیاں ہیں شکار کی صفدر

محل صرف :۔ جو دیکھتا ہو وہ ہنستا ہو کہ چاہ یہ ذقن اور تین کانے یہ ڈاڑھی مونچھ اور ڈاڑھی کی سواری ۔

(سیر کہسار)

ڈاڑھی: بڑ۔ برگد کے ریشے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اسے برگد کی ڈاڑھی کہتے ہیں۔

ڈاڑھی: ۲۔ بھٹے کے ریشے

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اسے بھٹے کی مونچھیں کہتے ہیں

ڈاڑھی بڑھانا:۔ ڈاڑھی کو بڑھنے دینا۔

اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو۔ خوش ہوا کچھ سوچ کر، علیحدہ ٹھہر کر اپنی صورت کلاونت کی بنائی ڈاڑھی سینے تک بڑھائی۔ (طلسم ہوشربا)

ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا:۔ مردوں کا کسی کار عظیم پر مستعد ہو جانا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال

محل صرف:۔ پہلے تو انکار کیا مگر جب میں نے اصرار کیا تو ملا جی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر لڑکے کو پڑھانے پر راضی ہو گئے

ڈاڑھی پھٹکارنا (لازم) ڈاڑھی کے بالوں کا ہاتھ سے جھٹکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

ڈاڑھی پیٹ میں ہونا۔ (لازم) اس بچے کی نسبت کہتے ہیں جو بوڑھوں کی سی باتیں کرے۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں یوں بولتی تھیں "اس کے پیٹ میں دادا کی ڈاڑھی اُتری ہے" مگر اب بہت کم مستعمل ہے۔

ڈاڑھی پیشاب سے منڈوانا:۔ کنایہ، ذلیل و قائل ہونے سے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ مثل ہمیشہ مشروط طریقے پر بولی جاتی ہو۔ یعنی یہ کہ جو میں کہتا ہوں اس کے خلاف ہو جائے تو ڈاڑھی پیشاب سے منڈوا لوں، بلکہ ڈاڑھی کے ساتھ یہ مثل اب قریب بہ متروک ہو۔ موجودہ دور میں مونچھیں منڈوا ڈالوں بولتے ہیں۔

ڈاڑھی جار:۔ ایک قسم کا کوسنا، ہندی صفت دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اس کی جورو بھی چمک کر بگڑی اور کوسنا شروع کیا کہ لیو یا مر جائے۔ ڈاڑھی جار کی لہاس (لاش) نکلے (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی چڑھانا:۔ ڈاڑھی کے دونوں طرف کے بالوں کو کنگھی سے اونچا کر کے کپڑے کی پٹی سے باندھنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رنگیلوں چھیل چھبیلوں کی بن آئی۔ بن ٹھن کے چھیلا بن کے میلا دیکھنے چلے۔۔ ڈاڑھی چڑھائے گلے میں گلوبند۔۔۔ قہقہے اڑاتے، آنکھیں لڑاتے جا رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ایضاً:۔ یعنی دوسرا محل صرف۔

"میاں آزاد لمبے لمبے ڈگ بڑھاتے ڈاڑھی چڑھاتے، بھیم کی طرف چلے" (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی چھوڑنا:۔ (لازم) ڈاڑھی بڑھانا۔ اردو صفت، متروک۔

سہج میں دنیا تو ہم چھوڑیں گے لیکن زاہدا
چھوڑنا تیری طرح ڈاڑھی کا مشکل ہوئے گا — سودا

ڈاڑھی خدا کا نور ہو۔ ڈاڑھی کی تعریف میں یہ فقرہ کہتے ہیں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

اور کیا پھبتی کہوں بن آئے ہو لنگور سے
ڈاڑھی منڈواؤ میں باز آئی خدا کے نور سے — جان صاحب

قول فیصل:۔ مولف نور اللغات نے اس کی مثال میں یہ شعر لکھا ہے۔

کون پوچھے گا اُسے زلف بتاں کو چھوڑ کر
زاہدا بالفرض ڈاڑھی پر خدا کا نور ہے — صبا

ڈاڑھی دھوپ میں سفید کرنا:۔ کم عقلی، ناتجربہ کاری۔ فارسی والوں نے "ریش از آسیا سفید کردن و ریش بدروغ سفید کردن" انھیں معنی میں استعمال کیا ہو۔ (نفائس اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے، ایسے محل پر زیادہ تر "ڈاڑھی کی جگہ" "بال" بولتے ہیں۔

ڈاڑھی رکھنا:۔ (لازم) ڈاڑھی نہ منڈوانا، ڈاڑھی نہ کتروانا۔ اردو صفت، فصیح، رائج

محل صرف:۔ جب سے میاں جھگڑو حج سے واپس آئے ہیں ڈاڑھی رکھ لی ہے۔

ڈاڑھی رنگنا:۔ خضاب سے ڈاڑھی سیاہ کرنا اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

عبث ہو سب کچھ ہم ظہیری عصائے ہو گی نہ دستگیری
چھپا نہ ہے گا رنگ پیری نہ زاہدا ڈاڑھی رنگا کیجیے — تجر

قول فیصل:۔ ڈاڑھی رنگنا کے ذیل میں لکھنؤ کی عورتیں ایک مثل طنزاً بولتی ہیں "ایسے ہی رنگ ریز ہوتے تو اپنی ڈاڑھی آپ رنگ لیتے" یعنی ایسے ہی قابل ہوتے تو اپنا کام خود انجام دے لیتے۔ کسی دوسرے سے کیوں مدد لیتے۔

ڈاڑھی کا ایک ایک بال کرنا (متعدی) عزت بگاڑنا، ڈاڑھی نوچنا۔ اردو، عورات دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈاڑھی کا خیال نہ ہونا:۔ اپنی عزت کا خیال نہ ہونا۔ بے غیرت آدمی کے لیے کہتے ہیں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ماشاء اللہ سن شریف چہل و شش، ناظم بایں ریش فش مشن آدمی اور لونڈے لیے جاتے ہیں اس ڈاڑھی کا بھی خیال نہیں۔

(فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی کتروانا :۔ ڈاڑھی منڈوانا۔ اردو، مصدر، متروک۔

محلِ صرف :۔ اس ناچ رنگ نے آپ کی یہ گت بنائی کہ مونچھ اور ڈاڑھی کتروائی۔ مہندی لگائی
(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اب ڈاڑھی خشخشی کروانا کے معنی میں "ڈاڑھی کتروانا" بولتے ہیں۔

ڈاڑھی کھانا :۔ شرط باندھ کے آم کھانے کا ایک طریقہ، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ اجی یہ ڈاڑھی کھانا کیا۔ اجی حضرت آم اتنے کھائے اتنے کھائے کہ ابھی خیر کچھ کہو گے بھی۔ اجی اتنے کھائے کہ کھائے ڈاڑھی اور ٹھوڑی تک اناد لگائے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ ایک ڈاڑھی کھانا دو ڈاڑھی کھانا علی ہذا القیاس بولتے ہیں۔

ڈاڑھی منڈا :۔ جس کی ڈاڑھی منڈی ہو۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈاڑھی منڈوں سے نہیں کم ڈاڑھی والے ہیں سوا
حق کو ناحق کرتے ہیں ناحق کو حق یہ برملا — جان صاحب

ڈاڑھی منڈواڈالوں :۔ اپنی صداقت کا ثبوت دینے کیلئے مشروط طریقے سے بولتے تھے۔ اردو مصدر، متروک۔

محلِ صرف :۔ ہمارے فرشتوں نے بھی نہیں سنا کہ مردہ بیر از سر نو زندہ ہو جائے گا لوٹ پوٹ کے پر پرزے جھاڑ کر اٹھ بیٹھے۔ توبہ کیجیے جو سچ ہو تو ڈاڑھی منڈوا ڈالوں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اب اس جگہ "پیشاب سے مونچھیں منڈوا ڈالوں" بولتے ہیں۔

ڈاڑھی منڈوانا یا منڈانا :۔ استرے سے ڈاڑھی صاف کروانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ خداوند لقا کو دیکھو عمرو کے ہاتھ سے ڈاڑھی منڈوالی اس سے بڑھ کر زحمت کیا ہوگی
(طلسم ہوش رُبا)

ڈاڑھی مونچھ کا خیال رکھنا :۔ اپنی عزت اپنی مردانہ شرافت کا خیال رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ یہ نازک کمر، یہ مسّی کی دھڑی پان کی تحریر، دولہن کے لیے ہی موزوں ہو۔ ذرا تو اس ڈاڑھی مونچھ کا خیال رکھو۔ نام خدا اب مرد ہوے ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی مونچھ لگا کے :۔ مرد ہو کے جب کوئی مرد عورتوں کی سی باتیں کرتا ہے تو عورتیں طنزیا مزاح سے یا غصّے سے کہتی ہیں۔ اردو مصدر۔

محلِ صرف :۔ گیتی آرا :۔ (قہقہہ لگا کر) اے ہو تو عورت ہی ہوتے ہوتے۔ مرد کیوں ہوئے۔ ڈاڑھی مونچھ لگا کے چلے ہیں دولھن سے مقابلہ کرنے۔ واہ بندہ پرور واہ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی مونچھ والا ہو کے :۔ مرد ہو کے۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ عورت ذات اور پھر جورو دادر آلٹی دھمکیاں دے اور ڈاڑھی مونچھ والے ہو کر چپ چاپ سنا کریں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی مونڈنا :۔ (مونڈنا: واؤ معروف و نون غنہ) ڈاڑھی کا استرے سے صاف کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ عمرو نے کہا ... ہم اس دربار کو لوٹ کر جائیں گے تمھاری ڈاڑھی مونڈ کر جائیں گے، آج اسی لیے آئے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈاڑھیں مار مار کے رونا :۔ بے حد گریہ کرنا، بہت رونا، بہت بے چینی سے رونا، اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

روتی تھی ڈاڑھیں مار مار کے وہ
کبھی کہتی تھی یوں پکار کے وہ — قلق

قولِ فیصل :۔ شعرا "ڈاڑھیں مار کے رونا" بھی استعمال کرتے ہیں، جو غیر فصیح ہے۔

آئی بالیں پہ جو مجھ بیمار کے
خوب روئی موت ڈاڑھیں مار کے — امیر

روڑتے ہیں منس موتی چننے کو آواز پر
الفت دندان میں جب روتا ہوں ڈاڑھیں مار کر — سحر

ڈاڑھی ہو کہ خرگوش کی جھاڑی :۔ گھنی اور لمبی الجھی ہوئی ڈاڑھی کو مذاق سے کہتے ہیں (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ "لمبی ڈاڑھی خرگوش کی جھاڑی" زیادہ بولتے ہیں۔

ڈاک سے :۔ پوسٹ آفس، چٹھی کا بکس، اردو مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں "ڈاک خانہ" کہتے ہیں اور عوام "ڈاک گھر" بولتے ہیں۔

ڈاک سے ۲ :۔ خط پمفلٹ وغیرہ جو ڈاک خانے کے ذریعے سے تقسیم ہوتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

تمھارا کون ہے غیروں کی ہے ڈاک
امیر اس کو سمجھ کر بھیجنا خط — امیر

ڈاک ۳ :۔ گھوڑوں کی چوکی، پالکی کی چوکی جابجا سواری کا انتظام، سفر کے لیے گھوڑے یا پالکی وغیرہ کا سلسلہ وار انتظام۔ اردو، مؤنث، متروک۔

قولِ فیصل :۔ ڈاک پڑ آنا۔ ڈاک آنا وغیرہ صورتوں سے بولتے تھے۔

قاصدا! کیونہایت زلیست کا عرصہ ہو تنگ
دیکھ لینا ہو اگر اب بھی تو آؤ ڈاک پر — امیر

بہت جلدی لیے جاتے ہیں کیوں میرے جنازے کو
مسافر ڈاک میں جاتا ہے کیوں شہر خموشاں کا — سحر

ڈاک ۴ : لگاتار آنے اور جانے کا ایک سلسلہ، آدمیوں کی علی الاتصال اور پے درپے آمد و رفت جو کسی کی خبر لے جانے یا لے آنے کے لیے ہو۔
اردو، مؤنث، متروک۔

روح ہے ہر جسم میں مشتاق اخبار اجل
اس لیے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے — ناسخ

ڈاک ۵ : قے، ابکائی جو بغیر قصد آتی ہو۔ اردو مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- یہ تابع فعل ہے لگنا کے ساتھ صرف کرتے ہیں (دیکھیے ڈاک لگنا)

ڈاکا ۱ : ڈاکوؤں کا حملہ۔ ڈکیتی۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف :- کچھ دن پہلے انگلینڈ میں ایک ٹرین روک کر ۲۸ لاکھ روپے کا سرکاری خزانہ لوٹا گیا۔ یہ اس بیسویں صدی کا سب سے بڑا ڈاکا تھا۔

قول فیصل :- اس کا رسم الخط ڈاکہ بھی ہے۔ سحر نے ڈانکا کہا ہے لیکن اب بول چال میں ڈاکا ہی ہے۔

جلا کر ٹھوکروں سے نقد دل مردوں سے لیتے ہیں
سحر شہر خموشاں میں بھی اب پڑنے لگا ڈانکا — سحر

(خموشاں، شہیداں وغیرہ قوافی)

ڈاکا ۲ :- وہ لوگ جو غارت گری کے لیے کسی کے گھر میں کود پڑیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈاکا آنا :- ڈاکوؤں کا لوٹنے کے ارادہ سے آنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف :- کوتوال۔ لاحول ولا قوۃ۔ یہ ہوا کیا تھا کیا ڈاکا آیا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاکا پڑنا ۱ :- (لازم) ڈاکوؤں کا حملہ کرنا، ڈاکوؤں کا حملہ آور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بے ادا ہی خط سے اس کے حسن عالمگیر پہ
کیا سپاہ زنگ کا ڈاکہ پڑا کشمیر پہ — امیر

قول فیصل :- بہ صیغۂ جمع ڈاکے (پڑنا) بھی مستعمل ہے جیسے ہم سمجھتے تھے کہ وہاں ایک دن بھی کوئی ٹک نہیں سکتا۔ ڈاکے پڑتے ہیں ادھر کے لوگ وہاں زندہ نہیں رہ سکتے۔ (سیر کہسار)

ڈاکا پڑنا ۲ :- لٹ مچنا، لوٹ پڑ جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مشتری بائع ہوئے بیکار سودا گھٹ گیا
سیر کو آئے جو تم ڈاکا پڑا بازار میں — امیر

قول فیصل :- اب ایسے محل پر لوٹ پڑنا بولتے ہیں اور عوام لٹس مچنا ہی زیادہ بولتے ہیں۔

ڈاکا ڈالنا :- (لازم) لوٹنا، غارت گری کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شب کو ڈالا ہے کس نے ڈاکا
ماہ عالم کو کس نے تاکا — شوق قدوائی

ڈاکا زن :- ڈاکو، ڈکیت، قزاق، اردو صفت، غیر فصیح رائج

محل صرف :- چوروں نے اندھیری رات کی چوری ڈاکا زنوں نے جھٹپٹے وقت کی ڈاکا زنی، جواریوں نے دیوالی کی قمار بازی اور دیہاتی برہمنوں اور چھتریوں نے شادی کے حیلے سے بردہ فروشی وغیرہ وغیرہ کو جائز قرار دے کر ہند کی قدیم تہذیب شائستگی کو خاک میں ملا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاکا زنی :- ڈاکا مارنے کا کام، اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف :- سبحان اللہ۔ باپ پر کیا فرض ہو۔ جواب بیٹے کو ڈاکا زنی سکھائے۔ اس سے زیادہ فرض آزاد مرزا کے باپ کو بھی نہیں معلوم تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اظہار تانیث کی مثال میں ڈاکا زن کا محل صرف ملاحظہ ہو۔

ڈاکا مارنا :- ڈاکا زنی کرنا، ڈاکا ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- کسی کے یہاں چوری کی ہے کہ ڈاکا مارا ہو کیا ہو کہ جو آپ پولیس کے حوالے کر دیں گے

قول فیصل :- بہ صیغۂ جمع ڈاکے مارنا بھی مستعمل ہے جیسے۔ آج اس کا مال مارا کل اس کی جیب کاٹی، پرسوں کسی نواب کے گھر میں سیند دی۔ رفتہ رفتہ ڈاکے مارنے لگے۔ سڑکوں پر لوٹ مار شروع کر دی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاک آنا ۱ :- (لازم) خطوط آنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف :- ڈاک آئے تو خیال رکھیے گا ممکن ہے ہمارا بھی خط ہو۔

ڈاک آنا ۲ :- کسی چیز کا مسلسل آنا۔ اردو مصدر متروک۔

میرے اشکوں کی ڈاک نے بے خبر بہتیری آتی ہو
تسلی ہو نہ ہو دل کی خبر بہتیری آتی ہو — ظفر

ڈاک بٹھانا ۱ :- (متعدی) قاصد پر قاصد روانہ کرنا، متواتر پیغام بھیجنا۔ اردو مصدر، متروک۔

دم بدم کی خبر منگاؤں گی
ڈاک ہرکاروں کی بٹھاؤں گی — قلق لکھنوی

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے۔ مسلسل کوئی

کام کیے جانا۔

شیشوں نے چچکیوں کی بٹھائی ہو ڈاک کیوں ۔
مے خانے کو ارادہ ہو کس بادہ خوار کا　　امیر

ڈاک بٹھانا : ۲ تقاضے پر تقاضہ کروانا، بار بار کہلوانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ پندرہ دن کے وعدے پر میں اُن سے دس روپے لے آئی انھوں نے آٹھویں ہی دن سے آدمی پر آدمی بھیجنا شروع کر دیے۔ ڈاک بٹھا دی کہ ہمارے روپے جلد سے جلد بھیجو ۔

ڈاک بٹھانا ۳ چوکی بٹھانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب متروک ہے ۔

ڈاک بنگلا ۔ بنگلا بروزن جنگلا) سرکاری مسافر خانہ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ میرے بھائی کے گھوڑے راتی باغ کے ڈاک بنگلے میں ہیں۔ ابھی منگواتا ہوں ۔ (سیر کہسار)

ڈاک بولنا ۔ نیلام میں بولی بولنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس جگہ "بولی بولنا" یا صرف "بولی" کہتے ہیں ۔

ڈاک بیٹھنا : بیٹھ جانا ۱ لازم ، راستے میں سواری یا گھوڑوں یا ہرکاروں کا کسی شخص یا چیز کو بہ عجلت پہونچانے کے لیے جگہ جگہ موجود رہنا۔ اردو، مصدر ، متروک ۔

(بیٹھنا)
یہ نہ تھا معلوم کچھ کیجے یقیں
ڈاک بیٹھی ہو ادھر گویا نہیں　　سودا

قول فیصل :۔ استعارۃً بھی کہتے تھے۔

(بیٹھنا)
وحشت آبادِ جنوں کی جو خبر منگوائی
ڈاک غولوں کی بیاباں میں بیٹھ گئی　　شاد لکھنوی

ڈاک بیٹھنا : ۲ کسی امر کے مسلسل اور پے در پے ہوئے جانے کو کہتے ہیں۔ اردو مصدر ، قلیل الاستعمال ۔

(بیٹھنا)
آپ نے دیر کی ہو جو خط کے جواب کی
بیٹھی ہوئی ہو ڈاک یہاں اضطراب کی　　نور اللغات

قول فیصل :۔ تکمیل فعل کے لیے ڈاک بیٹھ جانا ہے مگر وہ بھی کم بولتے ہیں۔

جیسے : (بیٹھ جانا) خیر اب ذرا میاں خواجہ بدیع الزماں کی وحشت ملاحظہ فرمائیے۔ چمنا بیگم نے انگلیوں پر نچایا جماہیوں کی ڈاک بیٹھ گئی، آنکھوں سے پانی جاری ہونے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاکٹ :۔ عدالت میں دائر شدہ مقدمات کی فہرست ، انگریزی ، مذکر ، رائج ۔

محل صرف :۔ اب خمسے اڑاتا ہوں۔ آنکھوں کا کمیت ڈاکٹ تڑے لکھ دوں۔ نقشہ چٹکیوں میں بنا دوں (فسانۂ آزاد)

ڈاکٹر ۱ انگریزی اصول سے علاج کرنے والا انگریزی ، مذکر ، رائج ۔

محل صرف :۔ سپہر آرا۔ ہو ہو اللہ رحم کرے۔ ارے کوئی جاکے ڈاکٹر کو لائے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاکٹر ۲ فاضل ، علامہ ، ۳ کسی علم میں ماہر انگریزی مذکر رائج۔

محل صرف :۔ ۱ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب آج کل صدر جمہوریہ ہند ہیں ۲ ڈاکٹر ٹامسن جو علم کسٹری میں ید طولیٰ رکھتے تھے بیان کرتے ہیں کہ ہوا پانی سے ۶ حصے اور پالے سے ۱۱۰۰ حصے سبک ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاکٹر ۳ ایک اعزازی ڈگری۔ انگریزی۔ مذکر رائج ۔

ڈاکٹر خانہ :۔ اسپتال ، انگریزی شفاخانہ ، اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ اب ان حضرت کو ڈاکٹر خانے لے چلے تو وہاں آپ کہتے کیا ہیں جناب ڈاکٹر صاحب کچھ ایسا بندوبست کیجیے کہ رگ سے رگ اور پٹھے سے پٹھا مل جائے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاک چوکی ۱ وہ جگہ جہاں چٹھیوں کا تھیلا ایک ہرکارہ دوسرے ہرکارے کو دے۔ اردو، مؤنث ، متروک ۔

ڈاک چوکی ۲ وہ جگہ جہاں گھوڑوں کی بدلی ہو ۔ اردو ، مؤنث ، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب متروک ہے۔

ڈاک خانہ :۔ پوسٹ آفس ۔ ڈاک گھر ۔ اردو مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ واللہ ارے میاں ایک ڈبل کا خط بھی انگریز بڑے حکمتی ہیں ... کیوں صاحب یہ "پوسٹ کارڈ" کہاں بکتے ہیں ہم ابھی منگوائیں گے (آزاد نے جواب دیا) پوسٹ کارڈ ؟ نہ کہیے "پوسٹ کارڈ" کہیے ۔ ڈاک خانے میں ملیں گے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاک سے آنا :۔ ڈاک کے ذریعے کسی خط یا اخبار رسالے وغیرہ کا کسی دوسرے مقام سے آنا اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ یہ خط آج شام کی ڈاک سے آیا ہو

قول فیصل :۔ اس کی ضد ڈاک سے جانا ۔ یا چلا جانا ۔ نکل جانا بھی مستعمل ہو۔ جیسے یہ خط جلدی سے لیٹر بکس میں ڈال آؤ ، آج ہی شام کی ڈاک سے نکل جائے ۔

ڈاک کا گھوڑا :۔ ڈاک لے جانے والا گھوڑا اردو ، مذکر ، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب متروک ہے ۔

ڈاک کا گھوڑا ۲: (کنایتہً) تیز رفتار آدمی۔ اردو، مذکر،
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب متروک ہو۔

ڈاک کا گھوڑا ۳: وہ گھوڑا جو بہت دوڑنے کی وجہ سے بیکار ہوگیا ہو۔ اردو، مذکر
(نور اللغات)

قول فیصل : اب متروک ہو۔

ڈاک کا ہرکارہ :۔ وہ شخص جس کا کام پیہم خبر لانا اور پہونچانا ہو۔ چٹھی رساں۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ ڈاک کا ہرکارہ ہری وردی پہنے کاندھے لال لال پگیا جمائے، خاصا میاں بنا ہوا، سامنے سے آکر موجود ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاک گاڑی :۔ میل ٹرین۔ اردو، مونث، فصیح رائج۔

محل صرف :۔ رائے بریلی جانا ہو تو ڈاک گاڑی سے جاؤ۔ وہ وقت سے پہونچ جائے گی۔

ڈاک گھر :۔ ڈاک خانہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

محل صرف :۔ لکھنؤ کے محلہ منصور نگر میں ڈاک گھر کے پاس ہی ہمارا گھر ہے۔

ڈاک لگانا :۔ ڈاک بٹھانا۔ اردو صرف، متروک۔

فیض ساقی نے مرے ڈاک لگا رکھی ہے
قاصد دور چلا اب خط بغداد آیا راسخ عظیم آبادی

ڈاک لگنا ۱: خبر یا ہرکاروں کا لگاتار آنا جانا، آدمی پر آدمی آنا۔ اردو صرف۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

ڈاک لگنا ۲: متواتر قے ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جی متلاتا ہو ڈاک لگی ہے، اور بند بند ٹوٹ رہا ہو۔ (فسانۂ آزاد)

کیا پیوں میں ہجر ساقی میں کہ لگ جاوے گی ڈاک
بس گلو میرا ابھی شیشے کا گلو ہوجائے گا ناسخ

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہو کہ "پیہم دست آئیں تو کہتے ہیں کہ دستوں کی ڈاک لگی ہے" مگر لکھنؤ کی عورتیں، ایسے محل پر تل پھوٹتے پیخانہ آنا کہتی ہیں۔

ڈاک لگنا ۳: بار بار پیاس معلوم ہونا۔ اردو صرف (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

ڈاک لگنا ۴: راستے میں گھوڑوں، بگھیوں وغیرہ کا پہلی سواری بدلنے کے لیے کھڑا رہنا، تاکہ صاحب سواری جلد اپنے مقام پر پہونچ جائے۔ اردو صرف، متروک

ڈاک میں آنا :۔ ڈاک کے ذریعہ سے خط، پمفلٹ، رسالہ، اخبار وغیرہ کا آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ضد سے قاصد اگر نہ لایا خط
ڈاک میں اس صنم کا آیا خط امیر لکھنوی

محل صرف :۔ جو عکس لطیف کا تازہ شمارہ جو ابھی پرسوں کی ڈاک میں آیا ہو اس میں یگانہ چنگیزی کے رباعیات بھی ہیں۔

ڈاک میں روانہ کرنا :۔ ڈاک کے ذریعہ سے خط روانہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دفور گریہ نے مضمون نامہ وا نہ کیا
خط اپنا آنسوؤں کی ڈاک میں روانہ کیا جلال

ڈاکن :۔ بہت ستانے والی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈاکنا :۔ استفراغ کرنا۔ عورتوں کی زبان متروک۔

محل صرف :۔ کوئی روک رہا ہو۔ کوئی ڈاک رہا ہے، کوئی نشے کی دھن میں گا رہا ہے۔
(طلسم ہوش ربا)

ڈاکو :۔ لٹیرا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

غمزہ اچکا، عشوہ ہو ڈاکو، قہر ادا ہیں سحر ہیں نین
چونگا ہیں، ناز ہو رہزن، ماشاء اللہ ماشاء اللہ امیر

ڈاکیا :۔ چٹھی رساں، ہرکارہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ احمد لو یہ تمہارا خط ہو بمبئی سے آیا ہو ابھی ابھی ڈاکیا دے کے گیا ہے۔

ڈال ۱: شاخ، ٹہنی۔ اردو، مونث، غیر فصیح رائج۔

بدن کا تھا لرزنے کے مارے یہ حال
ہلے جیسے آندھی سے پھولوں کی ڈال شوق

ڈال ۲: آب پاشی کا ٹوکرا یا ڈول۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈال ۳: تلوار کا پھل۔ بے قبضے کی تلوار۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈال ۴: جب نشیب سے پانی ٹوکری کے ذریعہ بلندی پر لے جاتے ہیں اس کو ڈال کہتے ہیں۔ ہندی کاشتکاروں کی زبان۔

ڈال ۵: ڈالنا سے امر کا صیغہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ارے کم بخت گھڑے میں ہاتھ نہ ڈال

پانی خراب ہو جائے گا۔

ڈال ۲ :۔ جھاڑوں یا دیوار گیروں وغیرہ میں اس شاخ نما چیز کو کہتے ہیں۔ جس میں کنول لگتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ ڈالوں کو دیوار میں لگا کے دیکھ لیا کرو، پیچ تو نہیں ڈھیلے ہیں۔ اگر پیچ ڈھیلے ہوئے تو کنول گر جائیں گے۔

ڈالا ۱ :۔ درخت کی بڑی اور موٹی شاخ، ٹہنا اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

انار کی شدت سے گرے ٹوٹ کے ڈالے
گلچیں خزاں طفل بہاری کو سنبھالے عشق

ڈالا ۲ :۔ ٹرک کے جس حصے میں ڈرائیور بیٹھ کے مشین کو حرکت میں لاتا اور ٹرک چلاتا ہو اس حصے پر ایک چھت ہوتی ہے، جس پر ٹرک سے متعلق سامان رکھا جاتا ہے یہی ڈالا ہو۔ اردو، مذکر، ٹرک چلانے والوں کی اصطلاح۔

ڈال جانا :۔ پھینک جانا، چھوڑ جانا۔ اردو صدفہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کہا تھا کہ لکڑی کو ٹھے پر پہونچا دو۔ مزدور یہیں انگنائی میں ڈال گیا۔

ڈال دینا ۱ (متعدی) پھینک دینا۔ گرا دینا۔ بے پروائی سے رکھ دینا۔ اردو صدفہ، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اپنی کتابیں قاعدے سے رکھو یہ کیا کہ جہاں پایا وہاں ڈال دی۔

ڈال دینا ۲ مبتلا کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

محل صرف :۔ تم نے مجھے یہاں لا کے پریشانی میں ڈال دیا

قول فیصل :۔ مصیبت میں ڈال دینا۔ بلا میں ڈال دینا پریشانی میں ڈال دینا وغیرہ مختلف طریقوں سے رائج ہے۔

ڈال دینا ۳ شامل کر دینا۔ شریک کر دینا۔ محسوب کر دینا۔ اردو صدفہ، غیر فصیح، رائج۔

کیوں نکر اس قدر رہے رقیبوں کے باب میں
ان کے گنہ بھی ڈال دو میرے حساب میں داغ دہلوی

ڈال دینا ۴ (ڈالنا مصدر کی تکمیلی صورت) رکھ دینا، حوالہ کر دینا، دھولس کھا کے دینا۔ اردو، قلیل الاستعمال

محل صرف :۔ پارس کا روپیہ داہنے ہاتھ سے ڈال دو تو خیر۔ (فسانۂ آزاد)

ڈال دینا ۵ (حیوانات سے مخصوص) حمل گرا دینا، گابھ ڈال دینا۔ اردو، مویشی پالنے والوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ سفید آباد سے چھ مہینے کی گابھن بھینس لے کے چلے، راستے میں اُس نے بچہ ڈال دیا۔ بڑا نقصان ہو گیا۔

قول فیصل :۔ یہ ڈالنا فعل کی تکمیلی صورت ہے اور یونہی رائج ہے۔

ڈال دینا ۶ (گردن سے مختص) انسان خواہ حیوان بے قابو ہو کے رکھ دینا۔ ٹہوکا دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ غریب سینے پر ہاتھ رکھ کے آہ کر کے لیٹ گیا، ہاتھ پاؤں کھینچنے لگے، گردن ڈال دی

قول فیصل :۔ اس معنی میں ڈال دینا کی جگہ ڈالنا مستعمل نہیں، یعنی گردن ڈالنا نہیں، بلکہ گردن ڈال دینا ہی بول چال میں ہے

ڈال دینا ۷ :۔ حقارت کے ساتھ سامنے پھینک دینا۔ یا رکھ دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وزیرزادی سحر کر کے اڑی اور آ کر اسد پر سحر کیا ... اور (اس کو) ملکہ سحر کے سامنے لاکر ڈال دیا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈالڈا :۔ ایک قسم کا مصنوعی گھی جو سبزی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ نہ جانے وہ کونسی منحوس ساعت تھی جس میں ڈالڈا عالم وجود میں آیا کہ خالص گھی دنیا سے گویا ناپید ہو گیا۔

قول فیصل :۔ ڈالڈا در اصل وہ فیکٹری ہے جو ہندوستان میں سب سے پہلے گھی جم بنانے کے لئے قائم ہوئی اور اسی نام سے اب تک قائم ہے۔

ڈال ڈال :۔ ایک ایک شاخ پر، ڈالی ڈالی پر، اردو صدفہ، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بندر تو آپ جانتے کہ ہمیشہ باغ میں ڈال ڈال گھومتے پھرتے، بندریا ہیں بچوں کو چھاتی سے لگائے دبکی رہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈالر :۔ امریکہ کا چاندی کا سکہ جس کی قیمت تقریباً ڈھائی یا تین روپے کے برابر ہوتی ہو۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ امریکہ میں دولت کی اتنی فراوانی ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ ملازم کی تنخواہ سو ڈالر سے کم نہیں ہوتی۔

ڈال رکھنا :۔ (لازم) رکھ چھوڑنا۔ روک رکھنا اردو صدفہ، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے خط ڈال رکھا جواب نہیں دیا وہ غریب انتظار کر رہا ہو گا۔

ڈال کا پکا :۔ وہ پھل جو درخت پر پک جائے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ڈال کا پکا آم ایک دن رکھ کے کھانا چاہئے۔ ورنہ ہلکی سی ترشی ضرور پائی جائے گی۔

ڈال کا ٹوٹا ۱ :۔ وہ تازہ پھل جو شاخ سے ٹپک کے گرا ہو، اول درجہ کا پھل، عمدہ پھل۔ اردو صرف مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پال کے آم اور ڈال کے ٹوٹے آم کے مزے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

ڈال کا ٹوٹا ۲ :۔ جس جگہ صاف صاف بے وقوف اور احمق کا لفظ کہنے سے بچتے ہیں وہاں کسی اسم یا ضمیر

کے ساتھ مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے اس کی مثال میں ایک فقرہ بھی لکھا ہے "تم تو ایسے ہی ڈال کے ٹوٹے ہو جو تمہیں کو انعام ملے"!

مذکورہ فقرے میں ڈال کے ٹوٹے کا مفہوم وہ نہیں نکلتا جو صاحب نور اللغات نے ظاہر کرنا چاہا ہے "تم تو ایسے ہی ڈال کے ٹوٹے ہو" کا مفہوم یہ ہوتا ہے "کیا تم کہیں سے نرالے آئے ہو" اس سے حماقت کا اظہار کہاں ہوتا ہے۔ حماقت کا اظہار تو ذیل کی عبارت سے ہوگا۔

"سپاہی نے میاں خوجی کو افیم پلوائی اور اس ڈال کے ٹوٹے نے جو چسکی لگائی تو غٹ غٹ کرکے پی ہی گیا"!

مولف فرہنگ اثر نے صاحب نور اللغات کے قائم کردہ معنی پر عجب طرح سے اعتراض کیا ہے۔ پہلے تو یہ کیا کہ ان کے فقرے کو بدل کے جان صاحب کا شعر اس کی جگہ لکھ دیا۔ جو یوں ہے۔

باغ کا میوہ اُسے توڑ کے سب بھیج دیا
جان صاحب ہو بڑا ڈال کا ٹوٹا آیا

اس شعر کو مؤلف نور اللغات نے ڈال کا ٹوٹا بہ معنی "انوکھا" کی مثال میں لکھا تھا۔ مگر اعتراض کے لیے فقرے کی جگہ لکھ کے فرماتے ہیں۔

"مجھے اتفاق نہیں۔ "ڈال کا ٹوٹا" چالاک عیار شخص کو کہتے ہیں جان صاحب کے شعر کا بھی یہی مفہوم لیا جا سکتا ہے" میں کہتا ہوں کہ یہ مفہوم نہیں لیا جا سکتا۔ شاعر نے اس شعر میں "آیا" کو اپنا مخاطب بنا کے جان صاحب کی حماقت کا اظہار کیا ہے۔ باغ کا میوہ اُسے توڑ کے سب بھیج دیا، سے صاف صاف حماقت ٹپک رہی ہے نہ کہ چالاکی اور عیاری کا اظہار ہو رہا ہے چالاکی اور عیاری تو ذیل کی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے "الغرض کنوؤں میں بانس پڑے مگر اُن کی تھاہ نہ پائی تو وہ شوخ بھٹیاری کیا کہتی ہے حضور ہم نے اول ہی کہہ دیا تھا کہ حضور چھٹے ہوئے سب کے سب بڑے خورندے ڈال کے ٹوٹے ہیں باورچی خانہ چٹ کر جائیں اور نگوڑے دکار تک نہ لیں"

(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اب ان سب معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈال کا چوکا بندر بانس کا چوکا نٹ

(مثل) موقع پر چوکنے سے آدمی نقصان اٹھاتا ہے (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں چوکا نمبرا کی جگہ "چھوٹا" بولتے ہیں (یعنی ڈال کا چھوٹا، بندر بانس کا چوکا نٹ) جیسے :۔ "بہت ہشیار بنتے تھے ڈاکوؤں کے مقدمے کی گواہی دی۔ عدالت نے اُن کو بھی ماخوذ کر لیا۔ سب تیزی نکل گئی سچ ہے ڈال کا ٹوٹا بندر۔۔۔ الخ

ڈال لینا مت۱ رکھ لینا، اردو صفت، فصیح رائج۔

محلِ صرف :۔ اجلال کو زنبیل میں ڈال لیجئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈال لینا مت۲ بازاری یا کسی پست طبقے کی عورت کو گھر والی بنانا۔ اردو، صفت، قلیل الاستعمال

محلِ صرف :۔ ایسی ویسی عورت کو ڈال لینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد پر خراب اثر پڑتا ہے۔ شادی میں بڑے لوبے لگتے ہیں۔

ڈالنا ۱ (متعدی) گرانا، پھینکنا، پھیلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ہر روش پر بجائے سرخی کے جواہرات کوٹ کر ڈالے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا مت۲۔ رکھنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مسجد کی بنیاد ڈالنا بڑے ثواب کا کام ہے۔

ڈالنا :مت۳ (پاؤں قدم وغیرہ سے مختص) آگے بڑھا کے یا اٹھا کے رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محلِ صرف :۔ تصویر جادو کا یہ حال ہو کہ پیر ڈالتی کہیں ہو اور پڑتا کہیں ہے۔ فرطِ رنج سے جی نڈھال ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا مت۴ ڈبونا، اندر ڈالنا، داخل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ نہروں کے کنارے کا ربط دمرغابی قرقرے پانی میں منقاریں ڈال کر پروں کو بھگوتے اور صاف کرتے، پھریریاں لیتے۔

(ایضاً) شہزادہ نے حکم دیا کہ اس حلقے میں سب ہاتھ ڈالو، جو عمرو ہوگا اس کا ہاتھ اس میں سے نکل نہ سکے گا۔ سب نے ہاتھ حلقے میں ڈالے، مگر کسی کا ہاتھ نہ پھنسا۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا مت۵ (روپے پیسے وغیرہ سے مختص) جمع کرنا، پس انداز کرنا، اردو، مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ بھائی ابا بجو کو دو سو روپے مہینا گھر کے خرچ کے لیے دیتے ہیں۔ اگر وہ اس میں سے دس روپے مہینا بھی ڈالتی جائیں تو اب تک سیکڑوں روپے ہو جاتے۔

ڈالنا مت۶ :۔ (جذبہ، حوصلہ وغیرہ سے مختص) پیدا کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تیرے ماں باپ تیری خدمت گزاری

کو مقرر کیے اور ان کے دلوں میں تیری محبت ڈال دی کہ انھوں نے ہمارے حکم سے تجھ کو پالا پوسا ۔

(توبۃ النصوح)

ڈالنا ۷ قے کرنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈالنا ۸ ۔ شامل کرنا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ جتنی رقم رام دین سے وصول ہوا کرے میرے حساب میں ڈالتے جایئے ۔ حساب صاف رہے گا

قول فیصل ۔ اس کی تکیلی صورت میں ڈال دینا بھی رائج ہے ۔

کیوں فکر اس قدر ہو رقیبوں کے باب میں
اُن کے گنہ بھی ڈال دو میرے حساب میں داغ

ڈالنا ۹ (سوئی وغیرہ کے لیے) پرونا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ کب سے سوئی میں تاگا ڈال رہی ہوں نہیں پڑتا ۔ بڑھاپا بھی کیا بری چیز ہے ۔

ڈالنا ۱۰ ۔ اوڑھنا ۔ اردو مصدر ، فصیح رائج ۔

محل صرف :۔ جب رات زیادہ گئی ملکہ اپنے پلنگ پر جا لیٹی اور کنیزیں نیچے پلنگ کے سوئیں ۔ لیکن ملکہ نے دوپٹہ منہ پر ڈال کر سونے کے بہانے جاگنا شروع کیا ۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈالنا ۱۱ پہننا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ برہمن کی صورت آپ بنا زنار گلے میں ڈالا ، قشقہ ماتھے پر دیا ۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۱۲ مبتلا کرنا ، پھنسانا ، اردو مصدر ، قلیل الاستعمال ۔

تجھ کو اس شوخ سے تنہا نہ پڑا ہے پالا
مفت میں مجھ کو بھی لے جا کے بلا میں ڈالا سودا

محل صرف (خرابی) جلدی یہاں سے چلو ایسا نہ ہو کہ صورت نگار اس حال سے آگاہ ہو اور تم دونوں کو خرابی میں ڈالے (طلسم ہوش رُبا)

ڈالنا ۱۳ :۔ مدخولہ بنانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں ڈال لینا اور اس سے پہلے 'گھر' میں 'کا اضافہ کرکے گھر ڈال لینا یا گھر میں ڈال لینا بولتے ہیں ۔ جیسے لے ہو بھائی سن تو ۔ وہ گھڑی کی حکومت ہو تو اس کو مارے غصے کے اپنے گھر میں ڈال لوں ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈالنا ۱۴ :۔ انڈیلنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ لوٹے کا پانی گھڑے میں کیوں ڈال رہے ہو ۔ گھڑے کا پانی بھی خراب ہو جائے گا ۔

قول فیصل :۔ اس کی تکیلی صورت ڈال دینا بھی رائج ہو ۔ جیسے لوٹے کا پانی پھینکو نہیں کسی دوسرے ظرف میں ڈال دو ۔ برتن دھونے کے کام آئے گا ۔

ڈالنا ۱۵ (پانی یا دوسری سیال چیزوں کے لیے) ۔ دھار باندھ کے گرانا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ خواص نے کنگھی کی بنا ہنا گرم پانی ڈالا آہستہ آہستہ کھیسا کرنا شروع کیا ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈالنا ۱۶ (تہلکہ ، ہلچل وغیرہ سے مختص) کرنا مچانا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ اسد نے مارے تلواروں کے تہلکہ ڈال دیا ہو ۔ ہزار ہا کو مارا ہو ۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈالنا ۱۷ (دیمک سے مخصوص) لگانا ، ملنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل :۔ کیا سودائیوں کی طرح گھوم رہے ہو سر میں تیل ڈال لو ۔ روکھے بالوں سے تمہیں الجھن بھی نہیں ہوتی ہے ۔

ڈالنا ۱۸ (چلمن ، پردہ چادر وغیرہ سے مختص) لٹکانا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف : بختیارک نے ، تخت کے سامنے پردہ ڈال کر تھا کو اس کے نیچے سے نکالا ۔

(طلسم ہوش رُبا)

ڈالنا ۱۹ یہ لفظ تکمیل نوں کے واسطے فعل کے آخر میں چکنا کی جگہ لگا دیتے ہیں ۔ جیسے مار ڈالنا کھا ڈالنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ کوہان نے کہا کیوں او نابکار ! تو نے غضب کیا تھا کہ مجھے مار ہی ڈالا تھا ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ ڈالنا کا فعل مجہول ، ڈالا جانا ، بھی رائج و فصیح ہو ۔ اور تانیث کے لیے ، ڈالی جانا ، کہتے ہیں ۔ جیسے واہ یہاں کوروں پر یاں دیکھ ڈالی ہیں جی ! ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈالنا ۲۰ (سپر اور ہتھیار وغیرہ سے مختص) ہار ان کے لڑنے سے ہاتھ روکنا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح رائج

محل صرف :۔ لڑتے لڑتے مر جاؤں گا ، مگر ہتھیار نہ ڈالوں گا ۔

قول فیصل :۔ اس کی تکیلی صورت ، ڈال دینا بھی رائج و فصیح ہے ۔ جیسے ۔ چاہے میری بوٹیاں اڑا دی جائیں مگر تجھ جیسے ظالم و جابر کے سامنے سپر ڈال دوں یہ محال ہے ۔

ڈالنا ۲۱ (نمک ، مرچ مصالحہ وغیرہ کے لیے مخصوص) کسی زیادہ مقدار کی چیز میں کوئی کم مقدار کی چیز شریک کرنا یا ملانا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ آج تم دال میں نمک ڈالنا بھول گئیں دیکھو کیسی بدمزہ معلوم ہوتی ہے ۔

ڈالنا ۲۲ (قرعہ ، چٹھی وغیرہ سے مختص) کاغذ کی چھوٹی چھوٹی دو یا دو سے زیادہ چٹھیوں پر امیدواروں کے نام لکھ کے اور ان چٹھیوں کو موڑ کے ڈبے میں

رکھ کے یا کسی سطح چیز پر پھیلا کے کسی سے اٹھوانا اس صورت میں جس کے نام کی چٹھی نکلے وہی کامیاب سمجھا جاتا ہو۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دس امیدواروں میں کسی ایک کو جگہ دے دوگے تو باقی ناراض ہو جائیں گے قرعہ ڈالو جس کے نام نکلے اسی کو رکھ لو۔

ڈالنا ۲۳؎ :۔ چھڑکنا، اردو مصدر، فصیح رائج

محل صرف:۔ (۱) اس نے دوسری چٹکی خاک کی ہر رخ اور دلآرام پر ڈال دی۔ (طلسم ہوشربا) (۲) (بصورت ثقیل فعل) قران نے غبار بیہوشی کا شمل پر ڈال دیا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈالنا ۲۴؎ ۔ جھونکنا۔ اردو مصدر، فصیح رائج

محل صرف:۔ شکیل نے چار سو ساحر بلا کر ہوم کیا، گرد آگ کے ڈھیر بیٹھنے لگا۔ سوم کے اژدہے بنا کر آگ میں ڈالے۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۲۵؎ :۔ (کپڑوں کے لیے) رکھنا۔ پھیلا کے باندھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ضرغام خدمت گار بن کر یعنی پگڑی باندھ کر کمر چادر سے کس کر بہنی پاک کرنے لگا۔ کبھی پر شالی رومال تہہ کیا ہوا ڈال کر ہر طرف لشکر میں پھرنے لگا۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۲۶؎ کھانے کے لیے (منہ میں) رکھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ابھی نوالہ منہ میں ڈالا تھا کہ کان میں رونے کی آواز آئی۔ اتنے میں میرا چھوٹا بھائی دوڑتا ہوا آیا اور کہا۔ بھائی صاحب مرزا صاحب کا انتقال ہو گیا۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ڈال لینا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے۔ اس نے گردن شعلہ جادو کی پکڑ کے سب اعضا کو توڑ مروڑ کر لقمہ بنا کے منہ میں ڈال لیا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈالنا ۲۷؎ پیدا کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج

نہیں ساقی کسی خلوت کدۂ ناز میں چل تقی لکھنوی
آسماں عیش میں ڈالے نہ جہاں کوئی خلل صحیفۂ اقوم

ڈال والا۔ (کنایتہً) بندر، اردو، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عورتیں بندر کو "ڈالی والا" کہتی ہیں۔ جیسے وہ دیکھو چھت پر ڈالی والا گھوم رہا ہو۔ سب کھانا نعمت خانے میں بند کر دو۔

ڈالی ۱؎ درخت کی چھوٹی شاخ، ٹہنی، اردو مونث، فصیح، رائج

ہر ذنداں یار روتا ہوں
ہر مژہ موتیا کی ڈالی ہے ناسخ

قول فیصل۔ ایک ایک ٹہنی، ہر ایک شاخ کے معنی میں تکرار کے ساتھ "ڈالی ڈالی" کہتے ہیں۔

چمن کی سیر اے رشک چمن تجھ کو مبارک ہو
تصدق پتا پتا ڈالی ڈالی ہوتی جاتی ہو جلیل

ڈالی ۲؎ :۔ وہ شاخوں کی بنی ہوئی ٹوکری جس میں پھول، پھل یا میوہ وغیرہ سج سجا کے حکام یا امیروں کی نذر کرتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ یہ فرق ملحوظ رکھنا چاہیے کہ امیروں کے دربار میں ڈالی لگائی جاتی ہے اور حکام کو ڈالی دی جاتی ہو۔ جیسا کہ مولف فرہنگ اثر نے لکھا ہے ڈالی لگانا۔ اور ڈالی دینا کی مثالوں سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔

ڈالی ۳؎ :۔ میوے، پھلوں یا پھولوں سے بھری ہوئی وہ ٹوکری جو کسی کو بطور انعام دی جائے۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

اس سے بڑھ کر نہیں مے خوار پہ دوزخ میں عذاب
باغ جنت سے جو انگور کی ڈالی نہ گئی داغ

ڈالی ۴؎ ان پھلوں کو کہتے ہیں جو فصل کا خریدار فصل بیچنے والے کو قیمت کے علاوہ دیتا ہو اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ فصل کو خرید رہے ہو، مگر اس کا بھی خیال رہے کہ فصل بھر میں نواب صاحب کے سامنے تمہیں کم از کم تین ڈالیاں لگانا ہوں گی۔

ڈالی آنا :۔ میوے یا پھل پھولوں سے بھری ہوئی ٹوکری کسی کے لیے کہیں سے انعام میں آنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نعت رخسار مبارک کے صلے میں مجھ کو
ڈالی فردوس کے پھولوں سے بھری آتی ہو امیر

ڈالی دینا :۔ پھل پھول یا میوے وغیرہ سے بھری ہوئی ٹوکری حکومت کے کسی عہدے دار کے سامنے پیش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صبا رفتار نے سلام کیا۔ اور ایک ڈالی جس میں عمدہ عمدہ پھل تھے۔ اور کچھ سو اشرفیاں تھیں اس جشن کو دیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ مثال میں جشن، افراسیاب، شہنشاہ جادواں کی طرف سے کہیں کی حاکم ہو اسی وجہ سے صبا رفتار عیارہ نے اس کو سلام کرکے ڈالی دی ہو۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے امیروں کے سامنے میوے وغیرہ سے بھرا ہوا خوانچہ پیش کرنے کو بھی ڈالی دینا لکھا ہو۔ جو دلی تک محدود ہے۔

ڈالی سجانا۔ ڈالی کو میوے وغیرہ سے آراستہ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ اس محل پر ڈالی سجانا، بولتے ہیں جیسے کنجڑے نے جب دیکھا کہ میرے بڑے خریدار رئیس کے لڑکے کی شادی ہو، تو فوراً سیب، انار، ناشپاتی وغیرہ سے ڈالی سجا کے لے آیا۔

رئیس نے بھی خوش کر دیا۔

ڈالی لگانا ۱؎ ڈالی کو میوے سے آراستہ کرنا، اردو صفر، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس محل پر اہل لکھنو ڈالی سجانا بولتے ہیں۔ مثال کے لیے ڈالی سجانا کا قول فیصل ملاحظہ ہو

ڈالی لگانا ۲؎ میوے یا پھلوں یا پھولوں سے بھری ہوئی شاخوں کی ٹوکری۔ امیروں کی نذر کرنا۔ تحفہ پیش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مالی نے دو ایک گلدستے اور گجرے بنا کر ٹوکری میں لگائے بیچ میں اس کے میوہ رکھا اور سامنے آ کر کے ڈالی لگائی۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالی لگانا ۳؎ جن بڑے لوگوں سے سلسلہ تجارت ہو ان کی تقریب مسرت میں اپنے پیشے اور تجارت کے اعتبار سے ڈالی پیش کرنا تاکہ انعام کے مستحق ہو سکیں اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شاہزادے صاحب کی تقریب ختنہ میں عبداللہ دودھ والے نے نہایت عمدہ بالائی کی ڈالی لگائی تھی وہ کہتا ہو کہ نواب صاحب نے مجھے دس اشرفیاں انعام میں دی تھیں۔

ڈالی میں لگا کے لانا۔ کسی امیر کی نذر کیلیے ٹوکری میں میوہ وغیرہ سج کے لانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

آج وہ دن ہو کہ یو رہن کے گردوں جانے لگ
لائے ڈالی میں لگا کے آفتاب و ماہتاب — داغ

قول فیصل:۔ لانا کی جگہ اپنے اپنے محل پر لے جانا، پیش کرنا وغیرہ بھی رائج ہے۔

ڈامچا:۔ وہ مچان جو کھیتوں کی رکھوالی کے واسطے بنائے جاتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنو کے قرب وجوار کے دیہاتوں میں اس کو مچان، کہتے ہیں۔ ڈامچا کا تعلق دبستان دہلی سے ہو۔ صاحب فرہنگ اثر نے بحوالہ پلیٹس اس کا مرادف ڈونچا لکھا ہے۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ کہاں کی زبان ہو۔

ڈانٹ (نون غنہ) دھمکی، جھڑکی، وہ آواز سخت جو کسی کو کسی کام سے باز رکھے۔ اردو، مونث غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قاری صاحب کی ایک ڈانٹ میں بچوں کا پیشاب خطا ہو جاتا ہے، مگر صاحب علم تجوید میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔

ڈانٹ بتانا: ۱؎ گھڑکنا۔ اردو صفر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مہراج بلی سخت جھینپے، باد ان کو ایک ڈانٹ بتائی اور زنان خانہ میں گئے ۲؎ دربار کا گلگوں چل رہا ہو۔ سامنے کئی توڑے چنے ہوئے ہیں اور نواب صاحب کھنا کھن انعام دے رہے ہیں۔ قریب تھا کہ یہ ڈانٹ بتائیں کہ دفعتہً ان کی آنکھ کھل گئی۔ (سیر کہسار)

ڈانٹ بتانا ۲؎ بلند آواز سے کہنا۔ اردو صفر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مسلمان فقیر یا علی کہہ کر ڈانٹ بتاتا ہی تو سارا محلہ چونک پڑتا ہو۔

ڈانٹ دینا:۔ گھڑک دینا۔ اردو صفر، فصیح رائج۔

محل صرف:۔ اب جو تم سے بدتمیزی کرے ڈانٹ دینا

ڈانٹ ڈپٹ:۔ (ڈپٹ بروزن جھپٹ) دھمکی اردو، مونث غیر فصیح، رائج۔

مطلق اس نے زبانی ڈانٹ ڈپٹ
رکھ کے کلّے میں کر گیا سب چٹ — سودا

ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ گھڑکنا، جھڑکنا، غصے کی حالت میں چیخ چیخ کے کسی کو برا بھلا کہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خوجی نے دونوں کو گیدڑ اور مردک خر بنایا اور بہت کچھ ڈانٹ ڈپٹ کی کہ لاؤ میری قرولی مگر ایک نے بھی شنوائی نہ کی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانٹ ڈپٹ میں رہنا:۔ گھڑکتا جھڑکتا رہنا، ڈانٹتے ڈپٹتے رہنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج

محل صرف:۔ تاج الدین فہمیدہ آدمی تھے امور متعلقہ تحقیقات کا مناسب انتظام کیا۔ مگر یہ حضرت صرف ڈانٹ ڈپٹ ہی میں رہے۔ (سیر کہسار)

ڈانٹنا ۱؎ (نون غنہ) دھمکانا، ڈرانا، خفا ہونا، سخت آواز سے کسی کو کسی کام سے باز رکھنا، چشم نمائی کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

میں داورِ محشر سے بہت داد طلب تھا
وہ ڈانٹ گئے مجھ کو برابر سے نکل کے — داغ

محل صرف:۔ بدیع الزماں نے ۔۔۔ ڈانٹ کر اونا بکار ادھر آ تو میرا اشکار ہے (طلسم ہوش ربا)

ڈانٹنا ۲؎:۔ پہننا۔ اردو صدر، غیر فصیح رائج

محل صرف:۔ باجے والے وردیاں ڈانٹے گھوڑوں پر اکڑے بیٹھے ہیں۔ داغ عرش بریں پہ ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانٹنا ڈپٹنا:۔ گھڑکنا، جھڑکنا، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

میرے گھر آ کے دلاسا انھیں دینا کیسا
اور الٹا وہ مجھے ڈانٹ ڈپٹ جاتے ہیں — نوح ناروی

ڈانٹے ہوئے:۔ گھڑک جھڑک کے دھمکیاں دے کے کسی کو اپنے قابو میں کیے ہوئے۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

اب تک تو غضب کرتا ہو اپنا دل بے تاب
روکے ہوئے ڈانٹے ہوئے دھمکائے ہوئے ہیں (طلسم ہوشربا)

ڈانڈ ۱ (نون غنہ) تاوان، اس جگہ ڈنڈ بھی کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔

ہو جو نقصان تو ڈانڈ دو اس کا
ورنہ کہہ دو جو دل کا ہو منشا (قران السعدین)

ڈانڈ ۲ ناؤ کھینے کا بانس۔ کشتی چلانے کا چپو۔ اردو، مذکر، ملاحوں کی اصطلاح۔

ڈانڈ ہاتھوں میں چاندی سونے کے
یاد سب طور دل ڈبونے کے (قلق)

قول فیصل:۔ لگانا، مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے

ڈانڈ ۳ بانس کی چھڑ جس میں برچھی لگاتے ہیں اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

لٹو ہوتے ہیں ترے حسن پہ اے شاہ اودھ
ڈانڈ نیزے کی عجب شان سے لٹکائی ہے (اختر واجد شاہ اودھ)

یہ کہہ کے اپنے چھوٹے سے نیزے کو دی تکان
ڈانڈ آئی ڈانڈ پر تو نشاں سے لڑی سناں (انیس)

ڈانڈ ۴ ریڑھ کی ہڈی۔ ہندی، مونث، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈانڈ ۵ کھیت کی حد، ہندی، مونث، کاشتکاروں اور دیہاتیوں کی اصطلاح۔

ڈانڈ ۶ زمین خشک، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈانڈ ۷ پیمانہ طولانی، ہندی، مونث، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈانڈ ۸:۔ اونچا کھیت جس میں پانی نہ جا سکے ہندی، مونث، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈانڈا۔ (نون غنہ) ملک کی حد، سرحد، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تا عہد جوانی تھم ناداں بے وقت کمر کیوں کستا ہو
ہستی سے عدم کے ڈانڈے تک کل رات بسیرا رہتا ہو (آرزو)

ڈانڈا تھا ارم کے بادشا کا
اک دیو تھا پاسبان بلا کا (گلزار نسیم)

ڈانڈ لوبانا:۔ سرحد پر قبضہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چڑھائی ہو رہی ہے حسن عالمگیر کی مجھ پر
پری زادوں نے میرے دل کے ڈانڈے کو دبایا ہے (ثروت)

ڈانڈا ملانا:۔ حد ملانا، سر ملا دینا، قریب کر دینا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

گیسو نے قرب آئینہ روئے یار سے
ڈانڈا ملا دیا ہو حلب سے تتار کا (آتش)

ڈانڈا ملنا:۔ (لازم) سرحد کا پاس پاس ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کہیں ڈانڈے حق و باطل کے ملتے ہیں تو ملنے دوں
ادھر ہو کے اپنی راہ ایمان نہیں جاتی (آل رضا)

ڈانڈا مینڈا ۱:۔ سرحد۔ سرحدوں کا مقام اتصال۔ (لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

ڈانڈا مینڈا ۲:۔ میل جول، ربط ضبط، پرانی راہ و رسم۔ (لغات النساء)

قول فیصل:۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

ڈانڈا مینڈا ۳ ہمسائیگی، پاس پڑوس۔ (لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں

ڈانڈا مینڈا ۴ دو ہمسر زمینداروں کی دیرینہ دشمنی یا عداوت۔ ان بن۔ عداوت۔ (لغات النسا)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈانڈا مینڈا ملا ہوا ہے:۔ سرحد ملی ہوئی ہے، زمین سے زمین ملی ہوئی ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ڈانڈا ملا ہوا ہے بولتے ہیں

صحن اس کو سمجھو گلشن عنبر سرشت کا
ڈانڈا ملا ہوا ہے یہیں سے بہشت کا (مونس)

ڈانڈا مینڈی:۔ (بہر دو نون غنہ والے اول مجہول) عداوت، دشمنی، جو دو ہمسروں میں ہوتی ہے، اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ دونوں مقدمہ لڑتے لڑتے تباہ ہو گئے یہ برسوں کی ڈانڈا مینڈی کا نتیجہ ہے۔

ڈانڈ بھرنا:۔ تاوان ادا کرنا، جرمانہ دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

محل صرف:۔ رکشا لڑا یا ڈرائیور نے، ڈانڈ ہمیں بھرنا پڑا۔

ڈانڈ دینا:۔ تاوان دینا یعنی کسی کی کوئی چیز جو کسی سے تلف ہو گئی ہو اس کا عوض دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ تم نے میری سائیکل توڑی ہے، میں کچھ نہیں جانتا، تمہیں ڈانڈ دینا ہوگا۔

ڈانڈ لینا:۔ تاوان لینا، یعنی کسی کی کوئی چیز جو تلف ہو گئی ہو اس کا عوض لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ تمہارا بھائی ہے اگر اس سے نقصان ہو بھی گیا تھا تو تمہیں ڈانڈ نہیں لینا چاہئے تھا۔ دنیا کیا

کہے گی ۔

ڈانڈنا: (بروزن باندھنا) عوض لینا، بدلا لینا، ہندی، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈانڈوار: ۔ (ڈانڈ بروزن بھانڈ) ناؤ کھینے کا بانس۔ اردو، مذکر، ملاحوں کی اصطلاح

محل صرف: ۔ ملاح نے ڈانڈوار کو ہاتھ میں لے کر کھینا شروع کیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانڈی ہ ۱ (نون غنہ) ملاح، کھینے والا۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ بالعموم نہیں بولتے۔

ڈانڈی ہ ۲ ایک قسم کی پہاڑی سواری جس کے دونوں طرف لکڑی اور بیچ میں دری لگی ہوتی ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ مرزا صاحب نے سلسلہ سخن شروع کیا کہ حضور ہم لوگ ہنستے بولتے ڈانڈی اور ٹٹوؤں کی سواری پر چینا پہاڑ دیکھنے جاتے تھے۔ (سیر کہسار)

ڈانڈے مینڈے کی تکرار: ۔ سرحدی جھگڑا (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈانس: ۔ (بروزن بانس) ایک قسم کا بڑا مچھر۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف: ۔ صوبۂ بہار میں بعض مقامات پر ایسے ایسے ڈانس پلے جاتے ہیں جن کے ڈنک مارنے سے دو دوڑے نکل آتے ہیں۔

ڈانس ہ ۔ (نون ظاہر) ناچ، انگریزی، مذکر۔

محل صرف: ۔ سینما کے شوقین گگو کے ڈانس پر جان دیتے ہیں۔

قول فیصل: ۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے، جیسے: ۔ بندھادین کتھک جب ڈانس کرتا تھا تو لوگ عش عش کرنے لگتے تھے۔

ڈانسر (نون ظاہر) ناچنے والی، ناچنے والا انگریزی، مذکر۔ انگریزی داں لوگوں کی اصطلاح۔

محل صرف: ۔ ڈانسر تو ایک سے ایک دیکھ ڈالے مگر بندھادین کا سا ماہر فن دیکھا نہ سنا۔

ڈانک (نون غنہ) سنہرا یا روپہلا ورق جو نگینے کے نیچے چمک بڑھانے کے لیے رکھ دیتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں لوگ نقش قدم اُن کا دیکھ کر
اس ڈانک پر چڑھا ہوا اس کا نگین ہو — صبا

ساقیا دُردے صاف نہیں بیٹھ گئی
شربتی ڈانک تھی یہ زیر نگیں بیٹھ گئی — امیر

قول فیصل: ۔ آتش نے مذکر کہا ہے۔

اڑا یا پان کی تحریر نے اور ان کے دانتوں کو
نگیں کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا — آتش

اہل لکھنؤ تانیث کو ترجیح دیتے ہیں۔ جلال نے بھی مفید الشعرا میں مونث لکھا ہے۔

ڈانکا پڑنا ۔ ڈکیتی ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

مسافر خانۂ دنیا مقام ہوشیاری ہے
قیامت آئے گی فرد یہاں پڑنے کو ہے ڈانکا — شاد لکھنوی

ڈانک چڑھنا: ۔ انگوٹھی کے تھیوے میں ڈانک کا نگینے کے نیچے رکھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

لفظ رکھتے ہیں شاد شعروں میں
کہ نگینوں میں ڈانک چڑھتے ہیں — شاد

ڈانگ ہ ۱ (نون غنہ) پہاڑ کی اونچی چوٹی، اب سے اونچی پہاڑی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈانگ ۲: ۔ سلسلہ کوہ، اردو، مونث، قریب بہ متروک۔

چلی جاتی ہو حسب قدر بلند
دور تک اس پہاڑ کی ہو ڈانگ — میر

محل صرف: ۔ کوچ کر کے اس پہاڑ کی ڈانگ کے نیچے نیچے ایک میدان سبزہ زار میں پہونچے۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈانگر ہ ۱ (بروزن جانگر) دُبلا، لاغر، ضعیف، اردو، صفت، عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف: ۔ میعادی بخار میں اتنے فاقے کیے کہ غریب سوکھ کے ڈانگر ہو گیا۔

ڈانگر ہ ۲ ۔ لاغر، چوپایہ مویشی، اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف: ۔ کیس چارے کے کوسے ڈانگر مرتے ہیں

ڈانواں ڈول ہ آوارہ، خراب خستہ، پریشان خاطر۔ اردو، متروک۔

مجھے یہ فکر ہو لے چرخ کچھ تو منھ سے بول
کہ پھر رہا ہو زمانے میں کیوں تو ڈانواں ڈول — منیر

محل صرف: ۔ کسی کنستر میں عرق عروس کسی میں عرق بہار ہے خراج خطا ختن اس کا مول ہو قنوج اور جون پور اس کی چاہ میں ڈانواں ڈول ہو (فسانۂ آزاد)

ڈانواں ڈول ہ ۲ ڈگمگاتا ہوا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف: ۔ ہوا ڈانواں ڈول ہونے لگا، اب گرے اور اب گرے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانواں ڈول پھرنا۔ (لازم) آوارہ پھرنا، بھٹکتا پھرنا، خراب خستہ پھرنا۔ اردو، صرف، متروک۔

محل صرف :- میں باؤلی دیوانی ہوشیار۔ ڈانواں ڈول پھری
(طلسم ہوشربا)

قول فیصل :- اسی محل پر ڈانواں ڈول بھٹکتا (بھٹکتی) پھرنا بھی مستعمل تھا۔ جیسے "انکی روح تعلقات دنیوی میں ڈانواں ڈول بھٹکتی پھر رہی تھی۔" (توبۃ النصوح)

ڈانواں ڈول کرنا :- (متعدی) تباہ و برباد کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اے بیابان تخیت کے غول
بیٹوں کو نہ کر تو ڈانواڈول — سودا

ڈانواں ڈول ہونا :۱ ڈگمگ ڈگمگ ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- کل تو بجرا ایسا ڈانواں ڈول ہوتا تھا کہ میں بھی اب ڈوبی اور اب ڈوبی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانواں ڈول ہونا :۲ (نیت کے ساتھ) قیام نہ ہونا، مزاج میں یکسوئی نہ ہونا۔ اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

سخت ڈانواں ڈول جب نیت ہماری ہوگئی — شوق
منتقل اور دل پہ شانِ تاجداری ہوگئی — فدائی

ڈانواں ڈول ہونا :۳ (دل کے ساتھ) پریشان ہونا، بیتاب ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع چاہ میں یوسف مقصد کے ہے دل ڈانواں ڈول — صبا

ڈانواں ڈولی :- سرگشتگی اور پریشانی۔ مؤنث، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈاہ :- حسد، رشک، دشمنی، خلش۔ اردو، مؤنث۔

محل صرف :- سوتیا ڈاہ بری ہوتی ہے۔

قول فیصل :- پڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے موئی کو ڈاہ پڑی رہتی ہے جب میں کچھ پکانے لگتی ہوں تو ضرور پوچھتی ہے اے بی ہمسائی کیا پکا رہی ہو۔

ڈائجسٹ :- خلاصہ، قانونی نظیروں کے خلاصے کا مجموعہ۔ (مجازاً) رسالہ جو کتابی صورت میں ہر ماہ شائع کیا جاتا ہے۔ انگریزی، مذکر، انگریزی دانوں کی زبان

محل صرف :- "ہما" اردو ڈائجسٹ دہلی سے نکلتا ہے۔

ڈائرکٹ :- براہ راست، سیدھا۔ انگریزی صفت، رائج،

محل صرف :- تم ڈائرکٹ ڈپٹی منسٹر سے مل لو تمہارا کام جلدی ہو جائے۔

ڈائرکٹر :- منتظم (انتظام کرنے والا) سربراہ کار، ہر محکمے کا اعلیٰ حاکم۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- کرنل وی آر موہن موہن میکنس کے مینیجنگ ڈائرکٹر ہیں۔

ڈائرکٹری :- وہ کتاب جس میں ٹیلی فون کے نمبر لکھے ہوتے ہیں۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف :- ڈائرکٹری ابھی کل تک اسی میز پر رکھی ہوئی تھی آج اس کا پتہ نہیں ہے معلوم نہیں کون اٹھالے گیا۔

ڈائرکشن :- انتظام، حکم، ہدایت، انگریزی مذکر، رائج۔

محل صرف :- ابھی تک یہ نہ معلوم ہوسکا کہ فلم تصویر میں کس کا ڈائرکشن ہے۔

قول فیصل :- زیادہ تر سنیما والے بولتے ہیں یا پھر وہ حضرات بولتے ہیں جو فلمیں دیکھتے رہتے ہیں۔ دینا کے ساتھ صرف ہے۔

ڈائری :- روزنامچہ۔ یادداشت۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف :- روزانہ کے حالات ڈائری میں لکھ لیا کرو۔

ڈائس :- کسی محفل، مجلس یا جلسے میں بنایا ہوا نمایاں مقام جو صدر اور دیگر معززین کے لیے عام فرش سے اونچائی پر تخت وغیرہ بچھا کے بنایا گیا ہو۔ مچان۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- بارہا دیکھا گیا کہ کانفرنس کے ڈائس پر آکر قوم کے سامنے کھڑے ہو کر اور آسمان کی طرف نظر کر کے اسی درد مند شاعر نے ..... استغاثہ کیا ہے۔ (مقدمہ صحیفۃ القوم)

ڈائل :- گھڑی کا منہ، گھڑی کے سامنے کا حصہ جس پر ہندسے اور سوئیاں ہوتی ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج

محل صرف :- اپنی گھڑی کا ڈائل بدلوا دو میلا ہو گیا ہے۔

ڈائلاگ :- مکالمہ۔ انگریزی۔ مذکر۔ رائج۔

محل صرف :- اوہ اس وقت تو آپ ڈائلاگ بول رہے ہیں۔

ڈائن :۱ جادوگرنی، زن جگر خوارہ، وہ عورت جو اپنی تصوری طاقت سے نظر ملا کر بچوں کا جگر کھا جاتی ہے۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ڈائن بھی کلیجا کھاتی ہے تو محلہ چھوڑ کے

ڈائن :۲ بدشکل اور کریہہ المنظر عورت، وہ عورت جس کی شکل ڈراؤنی ہو۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- دولت کے لالچ میں بہو تو بیاہ لائیں، بڑے بڑے دانت کالا رنگ رات کو دیکھو ڈر جاؤ عورت ہے کہ ڈائن۔

ڈائن :۳ (کنایۃً) بے رحم عورت۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- اپنی اولاد کا فائدہ ہوتے ہوتے اگر میں کوتاہی کروں تو ماں کاہے کو ہوئی ڈائن ہوئی۔ (توبۃ النصوح)

ڈائن :۴ بلا جو آپ اپنے بچوں کو کھا جائے۔ اردو،

مؤنث، عورتوں کی زبان۔

ہے بچپل پائی اسکی ماں ڈائن
اور ہر وہ خام پارا اندرائن (ہشت گلزار)

؏ کھا جائے گی ہر ایک کو ڈائن نہ چھوٹے گی جا لفتاب

ڈائنامو :- بجلی پیدا کرنے کا آلہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کے کھاتی ہے۔ ظالم کو بھی پڑوسیوں کا لحاظ ہوتا ہے۔ ہر جگہ طمع کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ (خزینۃ الامثال، لغات النساء)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں یوں بھی بولتی ہیں :-
ڈائن بھی کلیجا کھاتی ہے تو محلہ چھوڑ کے۔

ڈائن کو بچہ سونپنا :- بچہ دشمن کے حوالے کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

ڈائن کھائے تو منھ لال نہ کھائے تو منھ لال۔ ظالم ظلم کرے یا نہ کرے ہر حالت میں بدنام رہتا ہے۔ اردو مثل۔ (خزینۃ الامثال و لغات النساء)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں بہت کم بولتی ہیں۔

ڈائننگ روم۔ کھانا کھانے کا کمرہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- کھانا کھانے یا کھلانے کے بڑے کمرے کو ڈائننگ ہال کہتے ہیں، یہ بھی مذکر ہے اور انگریزی داں طبقہ بولتا ہے۔

ڈب [1] :- جیب۔ اردو۔ مؤنث، بازاری زبان۔

محل صرف :- دس روپئے اپنی ڈب میں رکھے اور سیر کو نکل گئے۔

ڈب [2] :- گردن۔

فقرہ :- ڈب پکڑ کے لے لوں گا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈب [3] :- کپڑے بنانے کا چرخا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈب [4] :- قابو، قبضہ۔

(فقرہ) زید نے خالد کو اپنے ڈب میں لا کر نالش دائر کر دی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈبّا [1] :- (بجز اوّل و دوم مشدّد) بڑی ڈبیا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ کہہ کر شہزادی اٹھی اور تھوڑی دیر میں ایک چھوٹا سا ڈبا لائی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈبّا [2] :- سینے کی بیماری، کالی کھانسی، پسلی کا عارضہ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں ڈبا بالکل نہیں بولتیں پسلی چلنے کی بیماری کو پسلی کا عارضہ کہتی ہیں یہ عارضہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔ اس کو نمونیا بھی کہتے ہیں۔

ڈبّا گول ہونا۔ کاروبار ٹھپ ہو جانا یا ختم ہو جانا۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

قول فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ کے عوام "ڈبا گول ہونا بولتے ہیں۔ جیسے :- دوکان چلی اور خوب چلی مگر بے ایمانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصے میں ڈبا گول ہو گیا۔"

ڈبانا۔ ڈبونا، اردو صرف، متروک،

یہ چاند مجتبٰی کا ہے خوں میں لے ڈباؤ
تلواریں مارو، ذبح کرو، برچھیاں لگاؤ (انیس)

ڈباؤ [1] :- (بر وزن بلاؤ) آدمی کے قد سے زیادہ گہرا پانی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم لاکھ کہو میں نہیں نہاؤں گا تالاب میں ڈباؤ ہے۔

ڈباؤ [2] :- (بر وزن اتاؤ) ڈبو دینے کے قابل؛ جیسے ڈباؤ پانی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈبڈبانا۔ (لازم) آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔ (اصلی خواہ مجازی) اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

(اصلی) ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے
کاسۂ نرگس میں جوں شبنم کہے — چمن بے نظیر

وہ لبریز جوہر تھی جا بجا
(مجازی) سو آنکھوں کو وہ رنگیں ڈبڈبا — میر حسن

ڈبڈبا آنا :- آنکھوں میں آنسو آ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہمارے ہمراہ ایک عاشق تن صنم پرست، رند مشرب، لامذہب، آزاد منش، بیباک و دلکش دوست بھی تھے۔ عاشق تخلص کرتے تھے۔ وہ انتہا سے زیادہ رقیق القلب اور حسن پرست تھے بے اختیار آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈبرا :- پانی جمع ہونے کی جگہ، خون جمع ہونے کی جگہ، چھوٹا گڑھا جس میں پانی بھر جاتا ہے، لہو کا تھکا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رلواتا ہے غم قد شمشاد قامتاں
ڈبرے لہو کے گرتے ہیں تھالوں کے سامنے — رشک

نالے آٹھ آٹھ آنسو روتے ہیں
شرم سے ڈبرے آب ہوتے ہیں — سودا

قول فیصل :- اس کی جمع ڈبروں بھی مستعمل تھی۔ جیسے :- پانی کہاں سے آتا ہے یہ تو ہماری دادی اماں تک کو معلوم تھا..... بادل، تالابوں، ڈبروں، چشموں،...... دریاؤں...... سمندروں...... میں گھس بیٹھ کر دو تین روز تک خوب.... پانی پیتا ہے جب پی چکا تو آسمان پر اڑ گیا اور منھ کھولا تو دم جھم برسنے لگا (فسانۂ آزاد)

ڈبرے کے ڈبرے :۔ (خون کے لئے) تھکّے کے تھکّے اردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ خون کے ڈبرے کے ڈبرے بہہ گئے۔

قول فیصل :۔ بعض عورتیں ڈگرے کے ڈگرے بھی کہتی ہیں اور ڈبرا کی جمع ڈبروں کے بجائے ڈگروں کہتی ہیں جیسے :۔ قے ہوئی ڈگروں خون نکل گیا۔

ڈبکا ۱؎ (بفتح اول) تازہ پانی جو کنوئیں سے نکال کر اُسی وقت پئیں۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ آم کھائیں ٹپکا پانی پئیں ڈبکا

ڈبکا ۲؎ خوف، خطر، اندیشہ، ڈر، اردو، دہلی کی زبان۔

ب راتہ ہو گیا وہ آنکھیں جو ڈبڈبائیں

لو وہ ہی پیش آیا تھا دل میں جو کہ ڈبکا　معروف دہلوی

ڈب کرنا :۔ تصرّف میں لانا، انٹی میں رکھ لینا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

ڈبکی ۔ غوطہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نہانے سے گھبراتا تھا میں نے پکڑ کے جو حوض میں ڈبکی دی تو اچھّو ہو گیا۔

قول فیصل :۔ دینا، کھانا، لگانا، مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(کھانا) "تم چھوٹے ہو، حوض گہرا ہے اس میں نہ اترو ورنہ ڈبکی کھا جاؤ گے" اس کی جمع ڈبکیاں کھانا بھی مستعمل ہے۔ جیسے "کیا جانیں! ہم کو تو آنکھیں میچ کر کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا۔ سو پڑے ڈبکیاں کھا رہے ہیں۔" (توبۃ النصوح)

(لگانا) روزے کی حالت میں ڈبکی لگانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(مارنا) ایک آدمی نے ایسی مشق بڑھائی تھی کہ یہاں پر ڈبکی مارتا تھا اور میل بھر کے فاصلے پر نکلتا تھا۔

ڈبکی مارنا۔ اب قلیل الاستعمال ہے)

ڈبکے کا پانی ۔ وہ پانی جو کنوئیں سے اسی وقت کھینچا جائے، تازہ پانی۔ اردو، دہلی کی زبان (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ "ڈبکا پانی" بولتے ہیں۔

ڈبل ۱؎ (بفتحتین) دُگنا، دوچند، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ لڑکی کا نکاح اور رخصتی الگ کرو گے تو ڈبل مصارف برداشت کرنا ہوں گے۔ نکاح اور رخصتی ایک ہی دن کر دو۔

قول فیصل :۔ دُہرا اور دوہٗ کلے کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے :۔ واللہ آپ کی دھج ہی نرالی ہے یہ ڈبل کوٹ اور نکرۃ توڑ بوٹ ماشاء اللہ تم ماشاء اللہ (فسانۂ آزاد)

انگریزی میں بفتح اول و بضم دوم ڈبل ہے۔

ڈبل ۲؎ پیسہ۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ آزاد :۔ اجی اب ایک پیسے والے ٹکٹ جاری ہوئے ہیں، پوسٹ کارڈ .... ایک طرف مطلب لکھیے۔ دوسری جانب لفافہ۔ کوئی ایسی ہی پوشیدہ بات لکھنی ہو تو مجبوری ہے ورنہ ایک پیسہ کافی ہے۔

خوجی :۔ واللہ! ارے میاں! ایک ڈبل کا خطرہ بھئی انگریز بڑے حکمتی ہیں کچھ ٹھکانا ہے۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ دیہاتی (گنوار) اسی معنی میں تشدید دوم (ڈبّل) بولتے ہیں۔

ڈبل ۳؎ چالاک، فطرتی، اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ارے وہ بہت ڈبل ہے تم ایسوں کو تو کھڑے کھڑے بیچ لے۔

قول فیصل :۔ یہ جدید صرف ہے۔ چالاکی اور شرارت کے معنی میں "ڈبل پنا" بھی بولنے لگے ہیں جیسے : تم اپنے ڈبل پنے سے باز نہیں آتے یکہاں شرارت کیے جا رہے ہو۔

ڈبل پیسہ :۔ تانبے کا موٹا بڑا پیسہ۔ جو عام پیسے سے بڑا ہوتا تھا۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف :۔ خوجی :۔ خوب یاد آیا مولوی صاحب خط لکھنے کو کہہ گئے ہیں۔ خیر دو پیسے کا یہ بھی خون ہی۔

آزاد :۔ ہم تو آپ کے خیر خواہ ہیں۔ وہ تدبیر بتائیں کہ ٹکے کے عوض میں پیسہ ہی صرف ہو مگر ڈبل۔

(فسانۂ آزاد)

ڈبل چارج :۔ دونے مصارف، دونی قیمت، انگریزی الفاظ، اردو صرف، رائج۔

محل صرف :۔ دو روپے کرسی کی مرمت کے طے پائے تھے۔ لے لئے چار روپے۔ ڈبل چارج کر لیا اور تمہاری سمجھ میں نہیں آیا واہ رے احمق۔

ڈبل چال ، تیز چال۔ اردو، صفت، مؤنث، متروک۔

محل صرف :۔ ایک صاحب وضع دنیا سے نرالی پتلون خاکی، جاکٹ کالی، کوٹ پیلا، ولیس کوٹ ڈھیلا، گھنی ڈاڑھی، خرگوش کی جھاڑی۔ ہاف بوٹ پہنے کھٹ پٹ کرتے، ڈبل چال چلے جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈبل دھیلا ۔ آدھے ڈبل کا انگریزی سکّہ۔ مذکر۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈبل روٹی ۔ نان پاؤ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج

محل صرف :۔ آپ لوگ شیرمال اور باقرخانی اور پراٹھے کھاتے ہیں۔ ہم توسٹ، پکا توسٹ، ڈبل روٹی کھاتے ہیں جو زود ہضم ہوتی ہے۔ (سیر کہسار)

ڈبل کوچ :۔ دُگنی منزلیں طے کرنا، جلد جلد جانا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈبلو ڈھکیل :۔ (ڈبلو بروزن ہرنو) بہت بڑی

چیز کو مزا آتا کہتے ہیں۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔
محلِ صرف:۔ یہ ڈبلو ڈھکیل مولی کہاں سے لائے کیا جونپور گئے تھے ایسی مولی تو وہیں ہوتی ہے۔

ڈبو :۔ لوہے کا بڑا چمچہ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈبو لوہے یا پیتل کے اس خول کو کہتے ہیں جو گاڑی کے دونوں سروں پر چڑھا ہوتا ہے۔

ڈبو آنا :۔ تباہ کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

کی ہم نفسوں نے اثر گریہ میں تقریر
اچھے رہے آپ اس سے مگر مجھ کو ڈبو آئے　　غالب

ڈبو دینا [۱] غرق کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ جنگ کے زمانے میں انگریز اگر جرمنی کا ایک جہاز ڈبوتے تو وہ اُن کے جہاز ڈبو دیتا تھا۔

ڈبو دینا [۲] خراب کرنا۔ بگاڑنا۔ تباہ و برباد کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بے طاقتی سکوں نہیں رکھتی ہے ہم نشیں
رونے نے ہر گھڑی کے مجھے تو ڈبو دیا　　میر

ڈبو دینا [۳] مفلس یا نامراد آدمی کے ساتھ لڑکی کو بیاہ دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف :۔ ماں باپ نے اپنی پڑھی لکھی لڑکی کی شادی ایک جاہل سے کر کے دیدہ و دانستہ اسکو ڈبو دیا۔

ڈبونا [۱] (متعدی) غوطہ دینا، غرق کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ڈبونے جو اٹھا تھا قوم کا منجدھار میں بیڑا
وہ ناصح تھا کہ اکثر طوفان بھولا ہوں مجھو لوگ　　صفی لکھنوی (حیفتہ القوم)

ڈبونا [۲] بگاڑنا، خراب کرنا، خاک میں ملانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا　　غالب دہلوی

محلِ صرف :۔ اگر یہی تمہارے لچھن ہیں تو تم نے پڑھ لکھ کے ڈبویا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل :۔ محل کے اعتبار سے "ڈبو آنا" بھی رائج و فصیح ہے۔

کی ہم نفسوں نے اثر گریہ میں تقریر
اچھے رہے آپ اس سے مگر مجھکو ڈبو گئے　　غالب

ڈبونا [۳] (نام کے ساتھ) بدنام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

صبّاغ خرابات جہاں میں ہوں کہ جن نے
نام اپنے بزرگوں کا خسم نے یں ڈبویا　　سودا

ڈِبّی [۱] (بکسر اول و دوم مشدد) چھوٹی ڈبیا۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ جاؤ جلدی سے کیپسٹن سگریٹ کی ایک ڈبی لے آؤ۔

ڈِبّی [۲] چھوٹی کپی جس میں تیل ڈالتے اور چراغ کی طرح بتی لگا کر روشن کرتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ "کپی" ہی کہتے ہیں۔

ڈُبّی :۔ (بضم اول و تشدید دوم) غوطہ، ڈبکی۔ مؤنث، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔
محلِ صرف :۔ بندر بڑا سیانا ہوتا ہے پانی میں ڈبی مار کے بڑی جلدی منھ نکال دیتا ہے تاکہ کوئی پکڑ نہ سکے۔

قول فیصل :۔ لگانا اور مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
ایک چڑیا کے نام کا آخری جزو بھی ہے یعنی پن ڈبی یہ پانی کی چڑیا ہے اور مچھلیوں کو پکڑ پکڑ کے کھایا کرتی ہے۔

ڈبیا :۔ جواہرات وغیرہ رکھنے کا چھوٹا ڈبا۔ (اصلی یا مجازی) اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ سمن عذار نے کہا اچھا بتلاؤ اس ڈبیا میں کیا چیز ہے؟ عمرو نے کہا اس میں ایک گوہر بے بہا ہے کہ جس کی قیمت اگر ہفت اقلیم کی سلطنت بھی دے جب بھی کم ہے۔ (ایضاً) اب کی بار ایک ڈبیا یاقوت سُرخ کی نہایت سبک تراشی ہوئی ...... اسی میں سے نکلی۔ (طلسم ہوشربا)

کھلتے ہی ہجر میں آنکھ آنسو نکل پڑیں گے
(مجازی) ڈبیا یہ موتیوں سے منھ تک بھری ہوئی ہو بلگرامی

قول فیصل :۔ اس چھوٹے سے ڈبے کو بھی "ڈبیا" کہتے ہیں جس میں بنے ہوئے پان رکھ کے جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ جیسے :۔ "پانوں کی ڈبیا یہیں رکھی ہوئی تھی نہ جانے کہاں گم ہو گئی۔"

پاندان میں کتھے ڈلی اور لونگ لائچی وغیرہ رکھنے کے لیے جو چھوٹے چھوٹے ڈبے بنے ہوتے ہیں اُن میں سے ہر ایک کو "ڈبیا" کہتے ہیں۔ اس کی جمع ڈبیاں اور اپنے محل پر ڈبیوں رائج و فصیح ہے۔

ڈبیوں میں لونگ لائچی ڈلیاں
رکھی بیلے کی جا بجا کلیاں　　(گلشن عشق)

ڈبیا میں بند کرنے (رکھنے) کے قابل :۔ بڑی حفاظت اور احتیاط سے رکھنے کے قابل۔ بطور استہزا کہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ ڈبیا میں بند کرنے کے قابل ہیں ایسے آدمی پیدا کہاں ہوتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ محل کے اعتبار سے "ڈبیا میں بند کر رکھو" بھی بولتے ہیں۔ جیسے۔ ڈبیا میں بند کر رکھو نئی دوگال ہنستے بولتے دو میاں (فسانۂ آزاد)

ڈبے کا مرض :۔ پسلی کا عارضہ بچوں کی بیماری، سان کا روگ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔
(دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

ڈپارٹمنٹ :۔ محکمہ، سررشتہ، انگریزی۔ مذکر، رائج۔
محلِ صرف :۔ تمھارے والد صاحب کس ڈپارٹمنٹ

میں ملازم ہیں۔

ڈِپازِٹ :۔ امانت، جمع۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ زمانہ خراب ہے۔ تمھارے پاس جس قدر روپیہ ہے بنک میں ڈپازٹ کر دو۔

ڈَپَٹ ۱ :۔ (بفتحتین) گھوڑے کی دوڑ، تیز رفتاری۔ اردو، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈپٹ ۲ ؛ حملہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈپٹ ۳ ؛ جست وخیز۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈپٹ ۴ ؛ دھمکی، ڈانٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈانٹ ڈپٹ ملا کے زیادہ بولتے ہیں۔ کبھی کبھی تنہا بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے: نواب صاحب غصے میں بھرے بیٹھے تھے۔ ملازمین کانپ رہے تھے غضب کی ڈانٹ اور قیامت کی ڈپٹ تھی۔"

ڈپٹانا ۔ (متعدی) گھوڑے کو تیز دوڑانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈپٹا ہوا جانا ۔ جلدی جلدی جانا۔ تیزی کے ساتھ جانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل :۔ تانیث کے لئے ڈپٹی ہوئی جانا کہتے تھے۔ جیسے، اس بڈھی عورت کی عادت تھی کہ جب کبھی بڑی بیگم کسی کو بلواتیں تو یہ ڈپٹی ہوئی جاتی اور خوب غل مچاتی کہ چلو ابھی ابھی چلو۔ (فسانۂ آزاد)

ڈپٹ ڈپٹ کے قدم بڑھانا :۔ تیز قدمی سے چلنا، تیزی کے ساتھ چلنا، جلدی جلدی چلنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف :۔ شوق نے ایسا گدگدایا کہ شہ گام چلنے لگے اور ڈپٹ ڈپٹ کے قدم بڑھانے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈپٹ لینا :۔ ڈانٹ دینا، جھڑک دینا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ اس کے میاں کو کسی نے دیکھا ہو... سیاہ فام بدقطع آدمی ہے۔ بس یہ پری... اس کو ڈپٹ لیتی ہے اس کی تو کوئی حقیقت ہی نہیں سمجھتی ادھر اس نے بات کی اور اس نے ڈپٹ لیا (سیر کہسار)

قول فیصل :۔ اب ایسے محل پر عوام ڈپٹ دیا زیادہ بولتے ہیں۔

ڈپٹنا ۱ ۔ (لازم) دوڑنا، تیز جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اب متروک ہے۔

ڈپٹنا ۲ ؛ غصہ کرنا۔ ڈانٹنا، دھمکانا، جھڑکنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ادھر حسین صاحب رخصت ہوئے ادھر محمد عسکری نے مصاحبوں کو ڈپٹنا شروع کیا کہ تم لوگوں نے میرا کلیجا پکا دیا۔ میرے دربار کو بدنام کر دیا.... اگر لڑنا ہی فرض ہو گیا ہے تو کسی غیر کے سامنے تو مت لڑا کرو۔ مگر کون سنتا ہے (سیر کہسار)

اگر ہم مانگتے ہیں وصل کی شب بوسۂ ابرو
تو وہ خنجر دکھا کر دھونس دیتے ہیں ڈپٹتے ہیں (رضا)

قول فیصل :۔ اسکی تکمیلی صورت (ڈپٹ دینا بھی) رائج ہے اور وہ بھی عوام کی زبان ہے جیسے :۔ ہم کانسٹبل کو تین ڈبل رشوت کے دیتے رہے۔ ایک نہ سنی آنکھیں نیلی پیلی کر کے ڈپٹ دیا (فسانۂ آزاد)

ڈپٹنا ۳ ؛ للکارنا، زور سے ڈانٹنا۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ آزاد نے کہا یہ بدبو کیسی ہے؟ ان دماغ پراگندہ ہو گیا تو میاں خوجی نے خوب ہی للکارا واہ بڑے نازک مزاج ہیں آپ .... لاحول ولا قوۃ۔ میاں آزاد کو جو انھوں نے ڈپٹا تو وہ خاموش ہو رہے (فسانۂ آزاد)

ڈپٹنا ۴ ؛ نعرہ مارنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈپٹنا ۵ ؛ کسی پر حملہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈِپٹی :۔ نائب۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ نصوح خود بھی کبھی ڈپٹی مجسٹریٹ حاکم فوجداری رہ چکا تھا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل :۔ عہدے کے اعتبار سے ملا کے بولتے ہیں جیسے :۔ ڈپٹی کلکٹر۔ ڈپٹی منسٹر۔ ڈپٹی سکریٹری۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ وغیرہ۔

ڈپلوما :۔ (بکسر اول وسکون دوم واؤ معروف) لیاقت کی سند، کسی فن کی سند۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ پرم بھوشن کے خطاب کے ساتھ صدر جمہوریہ ایک ڈپلوما بھی مرحمت فرماتے ہیں۔

ڈپلومیسی ۱ ؛ جوڑ توڑ۔ انگریزی، مونث، رائج۔

ڈپلومیسی ۲ ؛ مختلف ملکوں سے تعلقات۔ انگریزی، مونث، رائج۔

ڈپو :۔ بہت بڑا۔ بہت موٹا۔ ہندی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈھو کہتے ہیں۔ بہت مبالغہ کرنا ہوا تو ڈھو کا ڈھو کہہ دیا۔ چھوٹی کنکیا بڑے کنکوے کو کاٹ دے تو کہتے ہیں ڈھو لڑھکا دیا۔

ڈپو ۔ کارخانہ، کوٹھی، تجارت گاہ۔ جیسے بکڈپو۔ انگریزی، رائج۔

ڈِپوٹیشن :۔ (واؤ غیر ملفوظ) وہ جماعت جو کسی

خاص کام کے لئے بھیجی جائے۔ وفد۔ انگریزی، رائج۔

بول اٹھے سب جہاں پہنچا ڈپوٹیشن مرا
کھائیے دعوت ڈنر کی بے کے چندہ جائیے (قرار اللغات)

ڈتھ:۔ موت۔ انگریزی، مؤنث، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

ڈٹا ہونا:۔ جما ہونا، قائم ہونا، استقلال کے ساتھ کسی خیال پر قائم ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تقاضائے محبت اسلام اور اس امید موہوم پر کہ شاید جان کھو کر صنم گل فام پاؤں ڈٹا ہوا ہوں (فسانۂ آزاد)

ڈٹا رہنا:۔ موجود رہنا۔ اردو، عوام کی زبان

ساقی یہی دعا ہے کہ تجھ کو عروج ہو
مے کش ڈٹے رہیں تری اونچی دکان پر (قرار اللغات)

ڈٹاؤ:۔ جماؤ، مجمع، بھیڑ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

محل صرف:۔ تماش بینوں کے ڈٹاؤ اور بے فکروں کے جتاؤ دیکھ میاں آزاد ریشہ خطمی ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈٹ جانا:۱ (لازم) جم کے بیٹھ جانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

اغیار کیا اٹھا نہ سکے گی اجل بھی پھر — کمال
جس وقت آکے ہم تری محفل میں ڈٹ گئے (قرار اللغات)

قول فیصل:۔ کسی جگہ جم جانا، کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ میاں آزاد اور ان کے یار جا کر دوکان پر ڈٹ گئے۔" (فسانۂ آزاد)

دراز ہو جانا لیٹ جانا کے معنی میں بھی رائج ہے۔ جیسے "میاں آزاد بستر پہ ڈٹ گئے نور کے تڑکے حبیب لبیب نے میاں آزاد کو خواب نوشیں سے جگایا" (فسانۂ آزاد)

ڈٹ جانا:۲ پُر ہو جانا۔ بھر جانا۔ جگہ نہ باقی رہنا۔ اردو، متروک۔

اللہ رے جوشِ شیخ نے جس وقت ہو گیا — قرار
رندوں سے ڈٹ گئی ہر گلی خانقاہ کی (قرار اللغات)

ڈٹ جانا:۳ مقابلے میں جم جانا، حریف کے روبرو جم کے کھڑا ہو جانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

سینہ سپر ہے خنجر و پیکاں کے سامنے
دل ڈٹ گیا ہے اس صفِ مژگاں کے سامنے — نکہت دہلوی

ڈٹ ڈٹ کے:۔ مستعدی سے، تندی سے۔
(رسالۂ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

ڈٹ ڈٹ کے (کر) کھانا:۔ (اظہار کثرت کے محل پر) اتنا کھانا کہ جس کے بعد کھانے کی گنجائش نہ رہے، خوب سیر ہو کے کھانا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کل حاجی صاحب نے حج کا کھانا کیا تھا یار لوگوں نے خوب ڈٹ ڈٹ کے کھایا۔

قول فیصل:۔ ایک آدمی کے لئے بولیں گے تو ڈٹ کے (کر) کھانا کہیں گے۔ جیسے:۔ "کل بیوی نے میری مرضی کا سالن پکایا تھا میں نے خوب ڈٹ کے کھانا کھایا۔"

ڈٹ کے (کر) کھڑا ہونا:۔ اکڑ کے کھڑا ہونا، کسی جگہ جم کے کھڑا ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

لب جو سرو کسی جا پہ کھڑا ہو ڈٹ کے — حسن لکھنوی
ٹہنیاں نکلی ہیں سب روشیں چھٹ چھٹ کے (تحفۂ قوم)

ڈٹنا:۱ (لازم) جرأت اور دلاوری سے کسی جگہ ٹھہرنا، رکنا، مقابلہ کرنا، دیر تک اڑا رہنا، دیر تک ٹھہرا رہنا، ایک جگہ کھڑا رہنا۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ احمد خاں نے ملیح آباد میں کمال کر دیا دشمنوں سے لاٹھی چلتی رہی مگر اکیلے ڈٹے رہے بھاگنے کا نام نہیں لیا۔

ڈٹنا:۲ ڈاٹ لگنا، بند ہونا۔

(فقرہ) دالان ڈٹنے کو باقی ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈِٹھ بند:۔ ڈیٹھ بند (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "ڈھٹ بند" کہتے ہیں۔

ڈِٹھ بندی:۔ ڈھٹ بندی۔ اردو، مؤنث۔

محل صرف:۔ اگر ڈٹھ بندی ہوتی تو دو کوس چار کوس انتہا پانچ کوس اس سے زیادہ اور ڈٹھ بندی بھی نہیں ہو سکتی۔ (سیر کہسار)

قول فیصل:۔ اب عام طور سے زبانوں پر "ڈھٹ بندی" ہی ہے۔

ڈِٹھَون:۔ دیوالی کے بعد بارہواں دن۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

محل صرف:۔ اسکولوں اور کالجوں وغیرہ میں ڈٹھون کی چھٹی نہیں ہوتی۔

ڈِٹھیارا:۔ اندھا کی ضد، بینا، آنکھوں والا۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب "ڈھٹیارا" رائج ہے۔

ڈِٹھیاری:۱ وہ عورت جو آنکھیں رکھتی ہو یعنی بینا ہو۔ ہندی، مؤنث، عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ دراصل یہ لفظ ڈٹھیاری نہیں بلکہ ڈھٹیاری ہے (ڈھٹائی سے) ایسی عورت جو ڈھیٹ ہو اور برابر گھورتی رہے۔

ڈٹھیاری:۲ ایک قسم کی پہیلی جو بہت جلد بوجھ لی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈٹیانا:۔ خالی دیوار کو چنائی کر کے پُر کرنا۔

اردو صرف، معماروں کی اصطلاح۔
محل صرف:۔ امام الدین سے کہا تھا کہ دیوار کو ڈیٹیا دو وہ دن بھر داغ دوزی کیا کئے دیوار نہ ڈیٹیائی۔
ڈیٹیل:۔ تفصیل۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
محل صرف:۔ میں نے ڈیٹیل سے سمجھا دیا کہ یہ کرنا یہ کرنا مگر اس بدبخت کی سمجھ میں کچھ نہ آیا یونہی گیا یونہی چلا آیا۔
ڈر:۔ خوف، اندیشہ، خطرہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ ڈرنا کیسا؟ جہاں ڈر وہاں ہمارا گھر
(طلسم ہوشربا)

ادھر آمد محتسب کی خبر
ہو پیر مغاں کے بھی غصّے کا ڈر (طلسم ہوشربا)

ڈرا دینا:۔ ڈر پیدا کر دینا، خوف زدہ کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ تم نے بچے کو ڈرا دیا۔
ڈرافٹس مین:۔ (انگریزی۔ ڈرافٹ، نقشہ)۔ نقشہ نویس۔ انگریزی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ڈراما:۔ تھیٹر، ناٹک کی ایک قسم۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
محل صرف:۔ آغا حشر کاشمیری کے ڈرامے بہت مشہور ہیں۔
قول فیصل:۔ تھیٹر کی اسٹوری اور اس اسٹوری کے مکالمے کو بھی ڈراما کہتے ہیں۔ کرنا، کھیلنا، لکھنا اور ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
ڈراما لکھنے والے کو ڈراما نگار یا ڈراما نویس کہتے ہیں۔ ڈراما کھیلنے کو ڈراما اسٹیج کرنا بھی بولتے ہیں۔
ڈرانا:۔ (متعدی) دھمکانا، خوف دلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرنا تھی ہر طرح جو نصیحت بھی دل نشیں
سمجھا دیا، ڈرا بھی دیا، خاطریں بھی کیں (آل رضا)

ڈرانا:۔ خوفناک، بھیانک۔ اردو صرف، مذکر، قلیل الاستعمال۔

(رباعی) ماں کہتی تھی کیا ملال جھیلے ہوں گے
بہنیں نہیں ساتھ کس سے کھیلے ہوں گے
یہ رات اندھیری یہ ڈرانا جنگل
اصغرؑ مرے قبر میں اکیلے ہوں گے (تعشق)

قول فیصل:۔ اس کا مؤنث ڈرانی ہے اور وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ایک ہی شکل ڈرانی ہو تری بچا سی
تن پہ یاں پھاڑ کے دیدے مجھے مت گھورو دا (رنگین)

اب زیادہ تر ڈرونا یا ڈراؤنا اور مؤنث کے لئے ڈرونی یا ڈراؤنی مستعمل ہے۔
'ڈرانی' سے صاحب فرہنگ آثر کو انکار ہے نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "لکھنؤ میں ڈرونی یا ڈراؤنی بولتے ہیں نہ صرف عورتیں بلکہ مرد بھی" حالانکہ فصحائے لکھنؤ پہلے بھی نظم کرتے اور بولتے تھے اور اب بھی بولتے اور نظم کرتے ہیں۔

دیو ڈرتے ہیں شام ہجراں سے
کس بلا کی یہ شب ڈرانی ہے (شاد لکھنوی)

ڈراؤ:۔ خوف۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔
محل صرف:۔ اس کو آئندہ کے واسطے دلیری ہو جائیگی اور آئے دن نالش کا ڈراؤ دکھایا کرے گا۔
(مرأۃ العروس)
ڈراوا:۔ دھمکی، خوف، وحشت۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔
قول فیصل:۔ اہل دہلی دکھانے کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ جیسے:۔ کھانے پینے کا ڈراوا دکھا کر چاہتے ہیں دین کا ٹوکرا زبردستی ہم لوگوں کے سر پہ لاددیں۔
(توبۃ النصوح)

ڈرائنگ:۔ نقشہ کشی۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔
ڈرائنگ روم (یا) ڈرائنگ ہال:۔ ملاقات کا کمرہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
محل صرف:۔ جس مکان میں یہ ٹکے تھے اس کے دو کمرے بے مرمت تھے۔ ایک وہ جس میں ان کا بیڈ روم تھا۔ دوسرے وہ جو اُن کا ڈرائنگ روم تھا۔
(سیر کہسار)
ڈراؤنا۔ (بر وزن مفاعلن) خوفناک۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ ایسا ڈراؤنا جنگل تو کبھی نہیں دیکھا
قول فیصل:۔ تانیث کے محل پر ڈراؤنی یا ڈرانی بھی کہتے ہیں۔
اس کو بر وزن فعولن بھی بولتے ہیں (یعنی ڈرونا) وہ بھی فصیح ہے۔
ڈراؤنی آواز:۔ بھیانک آواز۔ وہ آواز جسے سُن کر خوف معلوم ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ چھپانے کہا:۔ اللہ جانتا ہو آواز تک ڈراؤنی ہے۔ اُف توبہ توبہ (فسانۂ آزاد)
ڈراؤنی صورت:۔ بھیانک چہرہ، مہیب چہرہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اور جو وہاں کوئی ڈراؤنی صورت دکھائی دے تو ڈر مت جائیو نہیں تو مر جائے گا۔ (فسانۂ آزاد)
ڈرائیو:۔ چلانا۔ ہانکنا۔ ٹرین، بس، موٹر سائیکل، کشتی وغیرہ چلانا۔ انگریزی، رائج۔
قول فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہو۔ جیسے "یہ موٹر تم سے ڈرائیو نہ ہوسکے گی لاؤ میں ڈرائیو کر دوں گا۔"
ڈرائیور:۔ ٹرین، موٹر، بس وغیرہ چلانے والا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
محل صرف:۔ اتنے میں اسٹیشن کی دو چار عورتیں

اسٹیشن ماسٹر کی بیوی، گارڈ کی لڑکی، ڈرائیور کی بھتیجی گھنگھی کھولنے والی سترائن نے قریب آن کر اور ڈروکر سمجھایا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈربی :۔ ایک قسم کا جوتا جو ڈوری دار ہوتا ہے۔ انگریزی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ انگریزوں کے دور میں رؤسا زیادہ تر ڈربی پہنا کرتے تھے۔

ڈرپوک :۔ بزدل، بودا، اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کشتی پر سوار ہونا فرض ہے اگر نہ سوار ہوجئے تو شہر بھر میں مشہور ہوجائے کہ بڑے بزدل ہیں ڈرپوک ہیں لکھنؤ کا نام بدنام کروگے۔ (سیر کہسار)

ڈرپوکنا :۔ بزدل، بودا۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ عوام اور عورتیں ڈرپوکنا اور تانیث کے محل پر ڈرپوکنی بھی بولتی ہیں جیسے شمالہ جان کو تو بس غش ہی کی نوبت آگئی وہ بڑی ڈرپوکنی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈرتا ڈرتا :۔ ہچکچاتا ہوا، جھجکتا ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں ڈرتا ڈرتا وہ رکابی ان حضرت کے پاس لے گیا اور جا کر چپکے سے کونے میں کھڑا ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈرتے ڈرتے :۔ دہشت کی حالت میں، ہچکچاتے ہوئے، دبی زبان سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ڈرتے ڈرتے گر پڑے ہیں ایک دو آنسو مرے
نوح کے طوفان کا طوفان جوڑا چاہیے — ناسخ

محل صرف :۔ ادھر دیکھو ڈرتے ڈرتے ایک عرض ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈر ٹوٹ جانا :۔ جھجک جاتی رہنا۔ خوف دور ہوجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ڈر نکل جانا بولتے ہیں۔

ڈرس :۔ لباس۔ انگریزی۔ مذکر۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ انگریزی سے ناواقف حضرات ڈریس ریائے بھول بولتے ہیں۔ سینما اور تھیٹر وغیرہ کے ایکٹرز اور ایکٹرسوں کے خصوصی لباس کے لئے اردو میں خصوصیت کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے پارٹ کرنے میں متے آغا پر بادشاہ کا ڈرس بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔

ڈریسنگ روم :۔ کپڑے پہننے کا کمرہ۔ جامہ خانہ۔ انگریزی، مذکر، انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کی زبان۔

قول فیصل :۔ اردو داں حضرات ڈریسنگ روم اس کمرے کو کہتے ہیں جہاں مرہم پٹی ہوتی ہو جیسے میڈیکل کالج کے ڈریسنگ روم میں کئی کمپاونڈر ڈریسنگ کرنے پر مامور ہیں۔

ڈر کھو دینا :۔ دل سے خوف نکال دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ناتوانی نے نکل جانے کا ڈر تو کھو دیا
یار کو اب اپنے مرجانے سے دھمکاتا ہوں میں — ناسخ

ڈر کے :۔ خوف زدہ ہوکے، دہشت زدہ ہوکے، خوف کھاکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عمرو کو گرفتار نہ کرنا کہ وہ جاکر حمزہ کو اس حال کی خبر دے گا اور حمزہ ڈر کے ادھر آنے کا ارادہ نہ کرے گا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈر کے مارے :۔ (تابع فعل) مارے خوف کے، ڈر کی وجہ سے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ غرض ڈر کے مارے پھر میں نے بال منڈوانے کا نام نہیں لیا۔ (توبۃ النصوح)

ڈر لگنا :۔ خوف معلوم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں کیا کروں دل سے مجبور ہوں شیر سے خوف نہیں معلوم ہوتا مگر مکڑے سے ڈر لگتا ہے۔

ڈر معلوم ہونا :۔ خوف معلوم ہونا، ڈر کا احساس ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بھلا جب چڑھائی پر آدمی جاتا ہے تو بڑا ڈر معلوم ہوتا ہوگا۔ (سیر کہسار)

ڈرنا :۔ (لازم) خوف کھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آذر نے کہا۔۔۔۔۔ میں سب کو قتل کردوں گا تیرے دھمکانے سے نہ ڈروں گا۔ اجلال یہ باتیں غصہ ناک سن کر ڈرا اور منتیں کرنے لگا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈر نکل جانا :۔ کسی کے دل سے خوف جاتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈر تھا اثر کا اسکو سو وہ بھی نکل گیا
نادم ہوا ہوں منھ سے بڑا نالہ نکال کے — ناسخ

ڈرونا :۔ خوفناک، بھیانک، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کی تانیث ڈرونی ہے جیسے: ایک ساحرہ اژدہے پر سوار ڈرونی صورت بنائے نیلا قصابہ باندھے۔۔۔ بالوں کی جٹائیں لٹکائے منھ کو تھوپے ہڈیوں کھوپڑیوں کے ہار گلے میں ڈالے آپہونچی۔ (طلسم ہوشربا)

ڈر ہونا :۔ خطرہ ہونا اندیشہ ہونا، خوف ہونا،

اردو صرف، فصیح، رائج۔

بخت و اژدوں سے مجھے ہو بزم میں مشتاق ڈر
دور گردوں میرے حق میں گردش ساغر ہو — شیخ صاحب مشتاق

ڈری :۔ خوف خطر، اندیشہ، ہول، ہراس۔
(لغات النساء)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈریرے :۔ ڈور کا میغہ۔ (فقرہ) مینہ کے ڈریرے پڑنے لگے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس کا تلفظ 'دڑیڑے' ہے (دال مہملہ وہر دو رائے ہندی)۔

ع کشتی تھی زمیں رن کی دڑیڑوں سے اہو کے اینی
کہیں اے صبر جلدی بھاگ اپنی خیر چاہے تو
یہ دیکھ آئے ہیں فوج اشک کے پیہم دڑیڑے جا — انشا

(قوافی :۔ نبیڑے۔ چھیڑے۔ تڑیڑے وغیرہ)

ڈریے آپ کے دیدے سے :۔ آپ سے خدا بچائے۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنی برائی کو اچھائی ثابت کرنا چاہتا ہو۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ مہ جبیں نے کہا سبحان اللہ کیا کہنا ڈریے آپ کے دیدے سے کہ ایسی چاہنے والی پر کچھ رحم نہ کیا دوسرے یہ کہ میری پھوپھی کو مارا اور مجھی سے تعریف کرایا چاہتے ہو۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل :۔ اسی محل پر ڈریے رنڈی تیرے دیدے سے" بھی کہتی تھیں جو اب متروک ہے۔ یہ محاورہ خزینۃ الامثال سے لیا گیا ہے۔

ڈریں لومڑی سے نام دلیر خاں :۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بہت ڈینگ ہانکے اور بہادر بنے مگر دراصل ڈرپوک ہو۔ اردو مثل۔
(فرہنگ اثر، خزینۃ الامثال)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈِڑھپی (یا) ڈڑھپوّا :۔ ڈیڑھ پاؤ کا باٹ، اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈِڑھخَمہ :۔ ایک قسم کا حقہ۔ اردو، مذکر۔

محل صرف :۔ بیگم بولیں۔ آبدار خانے والے سے کہو کہ مٹکے اور عظیم اللہ خانی حقے اور ڈڑھخے اور پیچوان تیار کر رکھے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب اہل لکھنؤ ڈیڑھ خمہ لکھتے اور بولتے ہیں۔ جو فصیح ہے۔

ڈڑھیالا (یا) ڈڑھیل :۔ بڑی ڈاڑھی والا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ میں سبزی خرید رہا تھا کہ ایک لمبی ڈاڑھی والا آکے میرے قریب کھڑا ہو گیا میں سمجھ گیا کہ یہ ڈڑھیالا خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔

ڈِزائن :۔ نقشہ، خاکہ، نمونہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ قومی جذبات کو ابھارنے کے لیے موقع اور واقعے کے حسب حال مناسب الفاظ اور خیالات کو یکجا کرنا کلام میں اثر دل میں ایک لہر پیدا کرنے کے لئے دلکش بحر و اوزان کو منتخب کر لینا، ہمیشہ ایک اچھا نمونہ (ڈزائن) نظم کے لیے اختیار کر کے خداداد سلیقے اور تہذیب سے خیالات کو اس داغ بیل کے موافق سنوارنا، استعارات و تشبیہ کو اپنا کمال فن دکھانے کے لئے نہیں صرف سوئے ہوئے قومی جذبات کو حرکت دینے کے لیے موقع موقع سے استعمال کرنا ان کی قومی نظم کی بیشمار خصوصیات میں سے چند باتیں ہیں۔ (مقدمہ صحیفۃ القوم)

ڈَس [۱] :۔ ترازو کی ڈوری جس میں دونوں پلے باندھے جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس ڈوری کو جوتیاں (واؤ مجہول) کہتے ہیں جس کا واحد جوتی ہے۔ ڈس نہیں بولتے۔

ڈَس [۲] :۔ کورا، سلمہ، سادی، نقشی کا کم سے کم ایک بالشت زیادہ سے زیادہ دو بالشت کا ٹکڑا۔ اردو، مؤنث، زردوزی کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ نقشی کی پانچ چھ ڈسیں کاٹ کے موتی چھلا سینے لگو خالی نہ بیٹھو۔

ڈِسپنسری :۔ انگریزی دواخانہ۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

قول فیصل :۔ اب کچھ دنوں سے سرکاری یونانی دواخانہ بھی 'ڈسپنسری' کہلانے لگا ہے۔ ورنہ عام طور سے انگریزی دواخانے ہی کو کہتے تھے۔

ڈِسٹرب :۔ کسی کام میں خلل ڈالنا۔ مخل ہونا، رکاوٹ پیدا کرنا۔ ہرج کرنا۔ انگریزی، مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اسکا صرف ہے جیسے :۔ یہاں باتیں نہ کرو لکھنے میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں

ڈِسٹرکٹ :۔ ضلع۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ میں ڈسٹرکٹ رائے بریلی کا رہنے والا ہوں۔

قول فیصل :۔ عوام اس کا تلفظ ڈِسٹک کرتے ہیں۔

ڈِسٹنٹ :۔ (انگریزی، ڈسٹنس، کا بگڑا ہوا) فاصلہ۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

ہستی کو چھوڑ دم تو، عدم کو رواں ہوا
کس درجہ روح جسم میں ڈسٹنٹ ہو گیا — (قران السعدین)

ڈِسچارج کرنا :۔ (بکسر اول، بفتح سوم) عہدے سے ہٹانا، نوکری سے برطرف کرنا۔ اردو صرف،

انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ رشوت خوری کے جرم میں تم کسی دن ڈسچارج نہ کر دیے جاؤ۔

قول فیصل:۔ انگریزی میں ڈسچارج کہتے ہیں عہدے سے برطرفی کو۔ اس کا لازم ڈسچارج ہونا بھی مستعمل ہے۔

ڈسچارج ہونا:۔ (کنایۃً) انزال ہونا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔

ڈِسک:۔ لکھنے والی ایک قسم کی صندوقچہ نما میز، انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف:۔ دیکھو اندر کمرے میں ڈسک کے اوپر دیوانِ عرفی رکھا ہوا ہے اٹھا لاؤ۔

قول فیصل:۔ عوام ڈکس بولتے ہیں۔

ڈِسکاؤنٹ:۔ کمیشن، کٹوتی، قبا، انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈِسکس:۔ بحث کرنا۔ مباحثہ کرنا۔ تبادلۂ خیال کرنا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اسکا صرف ہو۔

ڈِسمس:۔ مقدمہ خارج کرنا، معزول کرنا، برطرف کرنا۔ انگریزی، رائج۔

قول فیصل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اسکا صرف ہے۔ جیسے "کیوں اُستاد جو ہم حاکم ہو جائیں اور کرسی پر بیٹھے ہوئے اجلاس کرتے ہوں تو بات بات پر ڈگریاں دیں اور بات بات پر ڈسمس کریں۔"

(فسانۂ آزاد)

ڈَسنا:۔ (لازم) سانپ کا کاٹنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مارِ سیاہ زلف سے لے دل پناہ مانگ
یہ سانپ تجھکو ڈس کے نہ جائے کہیں اُلٹ (منیر)

قول فیصل:۔ کہتے ہیں کہ بہت زہریلا سانپ کاٹ کے الٹ جاتا ہے شعر میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ جب سانپ ڈس کے الٹ جاتا ہو جبھی زہر اثر کرتا ہے۔

ڈُسوانا:۔ (متعدی المتعدی) سانپ سے کٹوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شکیں زلفوں سے مشکیں کسوا
کالے ناگوں سے مجھ کو ڈسوا (گلزار نسیم)

ڈِش:۔ (بالکسر) گہری پلیٹ، قاب، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ ایک ڈش میں جلدی سے اور پلاؤ لے آؤ مگر گرما گرم ہو۔

قول فیصل:۔ عوام، ڈیش، بیائے معروف بولتے ہیں۔

ڈف:۔ دف (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ 'دف' کہتے ہیں۔

ڈفاچی (یا) ڈفالی:۔ ڈفلی بجانے والا، ایک قوم کا نام (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ 'ڈفاچی' تو بالکل بولتے ہی نہیں البتہ 'ڈفالی' بولتے ہیں۔

ڈفالی:۔ ڈھول بجانے کا پیشہ کرنے والا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک روز اپنے ایک دوست کے مکان پر میں نے دو چار صاحبوں کی زبانی اس طرح باتیں سنیں کہ دل ہی دل میں ہنسی آ گئی۔ ایک پنڈت بھنڈری۔ دوسرا گاؤں کا ٹھاکر زمیندار۔ تیسرا اہیر۔ چوتھا ڈفالی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ جہاں بہت سے پست طبقے کے لوگوں کا ذکر کرتے ہیں وہاں ملا کے ڈوم ڈفالی بولتے ہیں جیسے:۔ دو تین سو آدمی اہالی موالی ڈوم ڈفالی... ایرا غیرا، نتھو خیرا... سب جمع ہوئے (فسانۂ آزاد)

ڈِفرنس:۔ فرق، مختلف۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ دونوں بھائیوں کی طبیعتوں میں بڑا ڈفرنس ہے۔ ایک نہایت صلح پسند، دوسرا بے انتہا شر پسند۔

قول فیصل:۔ یہ لفظ انگریزی (ڈفرنٹ) سے بگڑ کے بنا ہے۔

ڈَفلی:۔ (بفتح اول) چھوٹا دف، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈفلی اور بانسری سامنے تخت کے بجتی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ عوام اس کو 'ڈھپلی' بھی کہتے ہیں اور اس کی جمع 'ڈفلیاں' بھی مستعمل ہے جیسے ساحر ڈفلیاں بجاتے ہیں۔ سجن سامری کی توصیف میں گاتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

ڈِفیٹ:۔ (بکسر اول و یائے معروف) ہزیمت، شکست، مات۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

قول فیصل:۔ دینا، کھانا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے:۔ تم مجھے ڈفیٹ دینا چاہتے ہو تو یہ سمجھ لو کہ میں تو ڈفیٹ نہ کھاؤں گا ڈفیٹ تم ہی کو ہو گی۔

ڈِفنس آف انڈیا رول:۔ قانون دفاع ہند، تحفظ ہند کا قانون، انگریزی۔ مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ اسکا مخفف ڈی آئی آر زیادہ رائج ہے۔

ڈُک:۔ ٹکا، گھونسا۔ ہندی، مذکر، متروک۔ (نور اللغات)

لیتا کروٹ تو آکے لگتا ڈک
بیٹھو کے پھیرتے ہی جڑتا ٹمک (دہشت گلزار)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ 'ڈگ' (دکان فارسی ہے)

بولتے ہیں۔

ڈکار ۱ غصہ میں زور سے بولنا ۔ شیر کا ہمہمہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

کریں کیوں نہ روباہ علیت فرار
ڈکار انکی ہے شیر نر کی ڈکار — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر شیر کے ہمہمے ہی کو کہتے ہیں۔ معنی نمبر ا میں کم بولتے ہیں۔

ڈکار ۲ معدہ کی ہوا جو منھ سے نکلتی ہے ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ آنا اور لینا کے ساتھ اس کا صرف ہو اس کی جمع ڈکاریں بھی رائج و فصیح ہے۔

(آنا) ہماری بیڑیوں کے غل سے ڈر گئی وحشت
ہرن کو کان ہوئے شیر کو ڈکار آئی — اسیر لکھنوی

(لینا) پہنچی یہ تنقیح کی نوبت کہ نوبت خانے میں
لیتی ہو جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرنا — ذوق دہلوی

ڈکار تک نہ لینا :۔ کسی کی اچھی خاصی رقم اس طرح ہضم کر لینا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہم نے اوّل ہی کہہ دیا تھا کہ حضور حبیب یہ موئے سب کے سب خورندے ڈال کے ڈٹے ہیں باورچی خانہ چٹ کر جائیں اور نگوڑے ڈکار تک نہ لیں۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) ایک ایک مسافر پیڑ کا پیڑ مع جڑ اور پھنگی کے چٹ کر جائے اور ڈکار تک تو نے نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈکار جانا :۔ ہضم کر جانا ۔ خیانت کر لینا مار لینا ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ باپ کے مرنے کے بعد جتنا مال تھا خود ہی ڈکار گئے بھائیوں کو کچھ نہیں دیا۔

ڈکار لینا ۱ معدے کی ہوا کو منہ سے خارج کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ محفل میں ڈکار لینا صاحبان تہذیب کے نزدیک بدتہذیبی ہے۔

قول فیصل :۔ بقول مؤلف "سرمایۂ زبان اردو" یہ "آروغ گرفتن و آروغ زدن کا" ترجمہ ہے۔

ڈکار لینا ۲ (لازم) (کنایتہً) مال مار لینا، ہڑپ کر لینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ نواب صاحب کی ساری دولت تم نے ڈکار لی اب بڑے ایماندار بنتے ہو۔

ڈکارنا ۱ (لازم) شیر کا بولنا ۔ شیر کا ہمہمہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کم تھا نہ ہمہمہ ابر کر دگار سے
نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے — انیس

محل صرف :۔ واللہ باللہ ثم باللہ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شیر ببر دُم پھُلاتا درخت کے سایے میں کھڑا ڈکار رہا ہے (فسانۂ آزاد)

ڈکارنا ۲ معدہ کی ہوا کو منھ سے نکالنا۔

(فقرہ) آج تم ڈکارتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس جگہ اہل لکھنؤ "ڈکار یا ڈکاریں لینا" بولتے ہیں۔ "آج تم ڈکارتے ہو" جیسا کہ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اس صورت میں بالکل مستعمل نہیں۔

ڈکار نہ لینا :۔ (لازم) (کنایتہً) خبر نہ ہونا، پتا نہ لگنے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں سانس ڈکار نہ لینا

ڈکاریں آنا :۔ معدے کی ہوا بار بار منھ سے خارج ہونا ۔ اردو صرف۔

ع ڈکاریں آئیں نسخہ ایسا لکھتے (فسانۂ آزاد)

ڈکاریں جلی ہوئی آنا :۔ بدہضمی کی ڈکاریں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شاید کہ ہضم لقمۂ غم میں پڑا فتور
آتی ہیں ہر گھڑی جو ڈکاریں جلی ہوئی — اسیر

قول فیصل :۔ "جلی ہوئی" کی جگہ "جلی جلی" بھی بولتے ہیں (یعنی ڈکاریں جلی جلی آنا)

ڈکٹیٹر :۔ (بکسر اول بسکون دوم ویائے مجہول) مطلق العنان بادشاہ، ظالم اور غیر منصف بادشاہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ جرمنی کا ہٹلر ہی ایک ایسا ڈکٹیٹر گزرا ہے کہ جس نے دوران جنگ میں کبھی کسی کی رائے پر عمل نہیں کیا۔

ڈکٹیٹرشپ :۔ تاناشاہی، انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ آج کل کے عوام جمہوریت کے مقابلے میں ڈکٹیٹرشپ کو کسی طرح پسند نہیں کرتے۔

ڈکرا :۔ بہت بوڑھا مرد۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈکرانا :۔ بھینسے وغیرہ کا بولنا ۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

کہ اتنے میں بنا بھینسا وہ بلا
لگا ڈکرانے اور بھولا بہت سا — (الف لیلۂ نو منظوم)

ڈگری :۔ سرکاری حکم، شاہی فرمان، عدالت کا فیصلہ۔ انگریزی۔ مؤنث۔

عدالت سے ملی ہر چند بوم و زاغ کو ڈگری
ہوئی ہے ضبط ملک بلبل و طاؤس بتاتی — منیر

قول فیصل :۔ اب اردو میں ڈگری (کاف فارسی سے) مستعمل ہو۔ پانا، کرنا، ملنا اور ہونا کے ساتھ صرف ہو۔

لوگ کہتے ہیں فلاں صاحب کے اک لڑکی ہوئی
ہم یہ کہتے ہیں فلاں صاحب کو اک ڈگری ہوئی — نوح ناروی

ڈُکریا :- بہت بوڑھی عورت، ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

ڈُکریا پُران :- گھر کی بڑھیاؤں کی روایتیں یا رسمیں۔ ہندی۔ دہلی کی زبان۔

(دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

ڈِکشنری :- کتاب لغت۔ انگریزی۔ مؤنث، رائج۔

محل صرف :- انگلش ڈکشنری کا اصول ترتیب ہمیں بہت پسند ہے۔

ڈُکوت :- ایک ہندو قوم کا نام جو باپ کی طرف سے برہمن اور ماں کی طرف سے گوالے ہوتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈکوری :- (بواؤ مجہول) بھِڑ۔ ایک زرد رنگ کا پردار کیڑا۔ اردو، عوام کی زبان۔

(رسالہ صحت الاغلاط)

قول فیصل :- لکھنؤ والے نہیں بولتے۔

ڈکوسنا :- (متعدی) (تحقیر سے) پینا، نگلنا، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ماما نے انگریزی یونانی سب طرح کی دوائیں ڈکوسیں مگر اس کی عمر ہو چکی تھی (توبۃ النصوح)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ڈھکوسنا (باضافۂ ہائے مخلوطی) بولتے ہیں۔

ڈکیانا :- (متعدی) مکّے لگانا، گھونسے لگانا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈکیت :- (بفتحتین) ڈاکو۔ قزاق، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

؎ بنی ڈکیت دیکھی کتا اٹھائی گیرا — مصحفی

قول فیصل :- انگریزی لفظ (ڈکیٹ) سے بگڑ کے بنا ہے۔

ڈکیتی :- (بفتحتین) رہزنی، قزاقی، ڈاکا ڈالنے کا پیشہ۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اب ساری بات یہ ہے کہ اپنے کو مشہور کرنے کی فکر کیجیے۔ مشہور کرنے کے یہ معنی نہیں کہ آپ کسی کے گھر پھاندیے اور ڈکیتی میں نام پیدا کیجیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- یہ انگریزی لفظ ڈکیٹی سے بگڑ کے بنا ہے۔

ڈگ :- قدم۔ دو قدم کے بیچ کا غیر معمولی فاصلہ جو تیز چلنے میں ہوتا ہے۔ لمبا قدم۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈُگ :- (بضم اول) گھونسا۔ اردو، مذکر۔ بازاریوں کی زبان۔

قول فیصل :- لگانا اور جمانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(لگانا) مس :- یہ شرابی اس وقت کہاں سے آگیا کمبخت نے مزہ کرکرا کر دیا۔

صاحب :- آنے بھی دو۔

مس :- ناحق کچھ بکے جھکے گا۔

صاحب :- واہ بکے تو تماشا بھی دکھا دوں۔

مس :- تم کچھ پیے ہوئے تھوڑا ہی ہو۔

صاحب :- واہ یہاں ہر دم چڑھی رہتی ہے۔

مس :- ناحق لڑائی وڑائی ہو۔

صاحب :- اس کی یہاں کچھ پرواہ نہیں دو ڈگ لگائے ہوں کہ یاد کرے (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) (جمانا) مگھن شاہ نے حلوائی کے لڑکے ننکو کو خوب ٹھونکا۔ اور اس کے علاوہ دو تین اوپر سے بھی ڈگ جمائے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگّا :- لمبے پاؤں کا دبلا گھوڑا۔ اردو، صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- ایک سرنگ ڈگا، دوسرا سبزہ، میانہ قامت کوئی آدھ کوس تو دونوں گھوڑے تیزی کے ساتھ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- لکھنؤ میں لمبے آدمی کو بطور مزاح کہتے ہیں۔

ڈگانا :- (ڈگنا کا متعدی) کسی کے پائے ثبات میں لغزش پیدا کرنا، قدم اکھاڑنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- شیطان نے ان کے قدم ڈگا دیے

ڈگ بڑھانا :- لمبے قدم رکھنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اب کسی سے بولتے ہیں نہ چالتے ہیں دُم دبائے ڈگ بڑھائے، آنکھیں جھپکائے گردن نیوڑھائے بِتّا توڑ بھاگ رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگ بھرنا :- (لازم) لمبے قدم اٹھانا۔ لمبے قدم رکھنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اب لمبے لمبے ڈگ بھرتے آدمی سے پوچھتے جاتے ہیں کہ کیوں میاں اب کتنی دور مکان ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب کم کے ساتھ بولتے ہیں۔

ڈِگ جانا :- (قدم اور پاؤں کے لیے) لغزش کر جانا۔ لڑکھڑا جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

؎ رہِ وفا میں قدم ڈگ گیا رقیبوں کا
ہمارے ساتھ انھیں پائمال ہونا تھا — بحر

ڈگڈگا کے پینا :- پانی وغیرہ کے بڑے بڑے گھونٹ حلق سے اتارنا، ایک دم سے بہت سا پینا،

اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈگڈگا کر اگر کوئی پوے
تا اوڑھے لحاف کب جیوے ـ سودا

قول فیصل :۔ بیشتر پانی کے ساتھ مستعمل ہے بضرورت شعری پانی کی جگہ آب بھی کہا ہے۔

ظالم نے ڈگڈگا کے پیا سامنے جو آب
پیاسے تھے تین دن کے جیالوں کو اضطراب ـ انیس

شاد نے پینا کی جگہ چڑھانا بھی کہا ہے۔

بادہ کش وہ ہیں کہ جب تک ساغر نہ آئے آئے
ڈگڈگا کر منہ لگاتے ہی گیا بوتل چڑھا ـ شاد

ڈگڈگ ڈگڈگ ۔ (بضم ہر دال ہندی) ڈگڈگی بجنے کی آواز ۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف: معلوم ہوتا ہے کہیں بندر کا ناچ ہو رہا ہے۔ ڈگڈگ ڈگڈگ کی آواز آرہی ہے۔ لڑکے دوڑتے ہوئے چلے جارہے ہیں۔

ڈگڈگی ۱ (بضم ہر دو دال ہندی) ایک خاص وضع کا چھوٹا سا باجا جس کو بندر نچانے والے اور شعبدہ گر بجاتے ہیں۔ اردو، مونث۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ کسی کو ریچھ والا اور بندر والا بنا کر ڈگڈگی ہاتھ میں دیدی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل :۔ بجانا اور بجنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے ڈگڈگی بج رہی ہے اینٹھا سنگھ بز خفش پر سوار بندر والے کے گرد دائرہ لگاتے جارہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگڈگی ۲ (کنایۃً) ڈھنڈورا ۔ اردو، مونث، متروک۔

محل صرف ۔ جب ڈگڈگی بجی لوگوں نے پوچھا کیا ماجرا ہے بجی؟ معلوم ہوا کہ پڑوس کا مکان جس میں شیخ نور الحسن رہتے تھے اس کی قرقی ہوئی مال اور اسباب سب بکتا جاتا ہے اور نیلام ہو رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب اس جگہ ڈگی بولتے ہیں۔

ڈگر ۔ راستہ ۔ سڑک ۔ راہ ۔ اردو، مونث، اہل ہنود کی زبان۔

انصاف کی ڈگر پہ بچو دکھاؤ چل کے
یہ دیش ہے تمہارا نیتا تمہیں ہو کل کے ـ گنگا جمنا (فلم)

ڈگرا ۔ بانس کی ٹوکری، ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈگر بتانا :۔ (متعدی) راستہ بتانا، ہدایت کرنا، راہ دکھانا ۔ ہندی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ڈگر ڈگر کرنا :۔ کمزوری سے کانپنے لگنا، دیکھو آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا ہی بولتے ہیں۔

ڈگری ۱ درجہ، مرحلہ، منزل، انگریزی، مونث

قول فیصل :۔ پانا اور حاصل کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے: میں نے بائیس برس کے سن تک کالج میں علوم والسنہ کی تعلیم پائی اور ایم اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگری ۲ ۔ عدالت کا فیصلہ ۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل :۔ انگریزی میں ڈگری کا ہے۔ دیکھو ڈگری

ڈگری جاری کرانا ۔ (متعدی) تعمیل حکم کرانا فرمان پر عمل کرانا، روپیہ یا جائداد حاصل کرنے کے واسطے حکم جاری کرانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اجرائے ڈگری کرانا بولتے ہیں۔

ڈگری جاری کرنا :۔ (لازم) حکم دینا۔ فرمان جاری کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ فیصلہ دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اجرائے ڈگری کرنا بولتے ہیں۔

ڈگری جاری ہونا ۔ سرکاری حکم کی تعمیل ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ وہ شخص جس پر ڈگری جاری تھی غریب تو تھا لیکن غیرت مند بھی تھا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں زیادہ تر اجرائے ڈگری بولتے ہیں

ڈگری دار :۔ وہ شخص جس نے مدیون پر ڈگری حاصل کی ہو۔ اردو، مذکر، کچہری والوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ تم خاموش بیٹھے ہو۔ اگر ڈگری دار نے ڈگری اجرا کرا دی اور قرقی لے کے آگیا تو تمہاری توہین ہوگی۔

ڈگری دینا ۔ کسی کے موافق فیصلہ کرنا۔ اردو صرف عدالت کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ ایک ممبر نے کہا حضرت یہ تو سب کچھ ہے مگر مولوی صاحب اس وقت فرار ہیں۔ ایک طرفہ ڈگری نہ دیجئے وہ آئیں تو امتحان لیجئے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگری ہونا :۔ عدالت سے اپنے موافق فیصلہ ہونا عدالت کا کسی کے موافق فیصلہ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آزاد :۔ کیوں میاں مذکوری اگر ہم نہ جائیں تو کیا ہوگا

مذکوری :۔ جی کچھ بھی نہیں۔ ایک طرفہ ڈگری ہو جائے گی (فسانۂ آزاد)

ڈگمگانا :۔ (لازم) کانپنا، ہلنا، جنبش کرنا، لڑکھڑانا ضعف و ناتوانی سے طاقت کھڑے رہنے کی اور زمین پر قیام کرنے کی باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پیتے ہی لے اڑی بیٹھے تو اٹھنا دوبھر اٹھے تو چلنا اجیرن۔ چلے تو وہ لڑکھڑائے وہ ڈگمگائے

وہ ڈھلکے پڑے آئے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگمگ ڈگمگ کرنا: ہلکے ہلکے ہلنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ناؤ ڈگمگ ڈگمگ کر رہی ہے۔

ڈگن: بانس کی پتلی اور لانبی چھڑ جس کے سرے پر ایک سرا ڈور کا اور ڈور کے دوسرے سرے پر لوہے کا کانٹا باندھتے ہیں۔ کانٹے سے کچھ دور ہٹ کر ڈور میں ایک چھوٹی سی نرکل کی (جس کو پیر کہتے ہیں) باندھ دیتے ہیں جو پانی پر تیرتی رہتی ہے اور اس سے مچھلی کا شکار کھیلتے ہیں۔ اس مجموعے کا نام ڈگن ہے جب مچھلی کانٹے کا چارہ منہ میں لے کر بھاگ جاتی ہے پیر کو حرکت کرتا ہے اور پانی میں ڈوبتا ہے جس سے شکاری مچھلی کا آنا سمجھ جاتا ہے اور جھٹکا دیتا ہے مچھلی کانٹے میں پھنس جاتی ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل: لگانا لگنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

صید عاشق کے لئے یوں ہو ترا رشتۂ عشق
(لگانا) جس طرح لوگ لگاتے ہیں ڈگن دریا میں رشک

دل مردماں آکے ہو جائیں گے شکار
(لگنا) جس رخ ترے مژہ کی ڈگن ڈالی لگی بحر

ڈگنا: (لازم) جگہ سے بے جگہ ہونا، ہلنا، سرکنا، ہٹنا، لغزش کرنا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

رہ وفا میں قدم کیا ڈگے رقیبوں کا
ہمارے ساتھ انہیں پائمال ہونا تھا بحر

قول فیصل: پاؤں ڈگنا، قدم ڈگنا بولتے ہیں۔

ڈگی: لاغر اندام گھوڑی کے لئے کہتے ہیں۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اے تیری قدرت! میاں خوجی بھی اتنے بڑے سمند گھوڑی ڈھائی سو روپے کی قیمت کی اسی کو آپ ڈگی بتاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگی ۱: (کنایۃً) ڈھنڈورا، اعلان۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ڈگی ۲: منادی کا چھوٹا نقارہ۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح،

ڈگی پیٹنا: اعلان کرنا، ڈھنڈورا پیٹنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کیوں نہ شب جان جائیں حال فراق
ڈگی پیٹی ہے نالۂ دل نے رفقا لکھنوی

ڈل ۱: (بفتح اول) دستہ، گروہ

ہو گئے ہیں دل اُن سب کے جو اس فوج کے ڈل میں نفیس
(نور اللغات)

قول فیصل: دنیائے اردو متفقہ طور سے دَل بولتی ہے۔ ڈل آج تک کسی کی زبان سے نہیں سنا نہ کہیں لکھا دیکھا۔ نفیس نے دَل کہا ہے ڈل نہیں۔ دِل (بالکسر) اور دَل (بالفتح) میں تجنیس خطی ہے شاعر نے اس میں یہی صنعت رکھی ہے۔

ڈل ۲: بہت روپیہ، دولت (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل: اب نہیں بولتے۔

ڈل ۳: کشمیر کی ایک مشہور نہر کا نام

آبروئے قطرۂ شبنم جو گلستاں کی بڑھائے
آئے فردوس سے تسنیم تو کشمیر سے ڈل (نور اللغات)

قول فیصل: ڈل کشمیر کی جھیل ہے نہر نہیں۔

ع ڈل کا وہ سر شام ادھر کر دھمی لینا چپکت

ڈل ۴: سست۔ کاہل۔ مضمحل۔ انگریزی۔ صفت، رائج۔

محلِ صرف: اس وقت طبیعت کچھ ڈل ہو رہی ہے۔

ڈلا ۱: بڑا ٹکڑا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: استرکاری سے عالم عالم کو چمکا دیا ہر مکان چاندی سونے کا ڈلا نظر آتا تھا (طلسم ہوشربا)

قول فیصل: چاندی کا ڈلا، سونے کا ڈلا زیادہ بولتے ہیں ڈلا چاندی سونے وغیرہ کے اس بڑے ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کی کوئی چیز بنی ہوئی نہ ہو۔

اس چمک کا سنہری پٹکا تھا
اک ڈلا سونے کا وہ گویا تھا (گلشن عشق)

ڈلا ۲: وہ منجمد شے جو بڑا حجم رکھتی ہو، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: منع کر دیا تھا کہ دیکھو نزلے کھانسی میں برف نہ استعمال کرنا۔ مگر ابھی ابھی وہ ایک بڑا سا برف کا ڈلا ہاتھ میں لئے ہوئے کھا رہا تھا۔

ڈلا ۳: بڑی ڈلیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈلا: مکار عورت۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل: ایک فرضی قصے کی عورت کا نام ہے جو بڑی مکار تھی مجازاً ہر مکار عورت کو کہنے لگے۔

ڈلانا ۱: (متعدی) جنبش کرنا، ہلانا، جیسے جھنجھنا ڈلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں ہلانا ڈلانا کہتے ہیں۔

ڈلانا ۲: پھرانا۔ حیران کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈلانا ۳: ہچکولے دینا (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈلاؤ: (بفتح اول) میلا پھینکنے کی جگہ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

پڑتے تھے ڈلاؤ جس زمیں پر
واں سبزہ و گل ہیں جلوہ گستر حالی

ڈلاؤ کی گاڑی: وہ گاڑی جس میں کوڑا کرکٹ بھر کے شہر کے باہر پھینکتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں اسے کوڑا یا ملبا گاڑی

کہتے ہیں۔ غلیظ کے لئے ہو تو میلا گاڑھی یا کراہی کہتے ہیں۔
ڈلک ۱ (بفتحتین) چمک دمک۔ بیشتر سونے اور کندن کی چمک کے لئے مستعمل ہے۔ اردو، مونث، دہلی کی زبان۔

رنگ رخسار سے شرمندہ ہو کندن کی دمک
آگے غبغب کے خجالت زدہ سونے کی ڈلک سودا

(نورا للغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس جگہ دمک بولتے ہیں۔
ڈلک ۲ ناہمواری جو صاف شفاف چیز میں ہو۔ اردو، متروک۔

در نجف میں بال ہے الماس میں ڈلک
تیرے صفائے ساعد و بازو کے سامنے رشک

ڈلنا:۔ پڑنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

دل کے ارمان سب نکلتے تھے
جھولے باغوں میں جاکے ڈلتے تھے شوق لکھنوی

قول فیصل:۔ جاہل عوام بھی بول دیتے ہیں۔
ڈلوانا:۔ ڈالنا کا متعدی المتعدی۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ طاقوں میں کافور رکھوا دیا جا بجا کوئلا ڈلوا دیا۔ (توبۃ النصوح)
(ایضاً) ان کا دستور تھا کہ قصیدہ کہہ کر لے جاتے اور اپنے آقا یعنی ولی عہد بہادر کو سناتے دوسرے دن ولی عہد ممدوح اس میں اپنی جگہ بادشاہ کا نام ڈلوا کے جاتے اور دربار شاہی میں سنواتے۔
(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)
ڈلو کا دسہرا:۔ قدیم زمانے میں برات کے آگے آرائش کے ذیل میں عجیب الہیئت انسان ہوتا تھا جس کے ساتھ اور بھی ہنسانے والی چیزیں ہوتی تھیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ آزاد۔ اب واہیات نہ بکو۔ تم بڑے بدبخت ہو۔ بیکار ڈلو کا دسہرہ بنایا یہاں برات لگانے کا رواج ہی نہ تھا۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل:۔ اب اس شخص کو طنزاً کہتے ہیں جو تقریبوں اور براتوں میں سب سے پیش پیش رہتا ہو اور ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑاتا ہو۔
ڈلولا:۔ (بواؤ مجہول) کاس مونج سے بنا ہوا ٹوکرا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔
ڈلی ۱ سپاری، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

لے شوخ پیچھے پان لگا غیر کے لئے
پہلے عوض ڈلی کے ہمارا جگر تراش اسیر

ڈلی ۲ ڈلا کی تانیث، کسی چیز کا کنکری سے بڑا ٹکڑا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

نہ کھائے دل فریب زینت دہر
ڈلی اس پان میں ہے سنکھیا کی امیر

ڈلی ۳ مٹھائی کا ٹکڑا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہونٹ چباتی ہے اس شیریں دہن کی گفتگو
سن لیا مصری کی ڈلیوں کا مزہ آنے لگا آتش

قول فیصل:۔ مصری اور برفی کے لئے مخصوص ہے جب کہیں گے مصری کی ڈلی اور برفی کی ڈلی کہیں گے۔
ڈلیا:۔ ارہر یا کاس مونج کے جھانکڑوں کی بنی ہوئی چھوٹی ٹوکری کو کہتے ہیں۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

تازہ تازہ بیر ڈلیا میں بھرے اسمٰعیل
بے حفاظت گھر کے اندر تھے دھرے میرٹھی

قول فیصل:۔ ڈلیا کی جگہ ٹوکری زیادہ ہے۔
ڈلیا ڈھونا:۔ مٹی کی بھری ٹوکری ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ ہمیں ڈلیا ڈھونا گوارا ہے مگر نوکری

کے لئے کسی کی خوشامد نہ ہوگی۔
ڈلی کاٹنا:۔ سروتے سے ڈلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ سپہر آرا بولی باجی ڈلی ذری کاٹ دینا ہم سے اس وقت نہیں کٹتی۔ (فسانۂ آزاد)
ڈلی کترنا:۔ ڈلی کاٹنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ سپہر آرا ڈلی کترتی تھیں حسن آرا نزاکت کے ساتھ گلوریاں بناتی تھیں۔ (فسانۂ آزاد)
ڈلیوری:۔ تقسیم خطوط۔ انگریزی، مونث، رائج۔
محل صرف:۔ ڈاک کی پہلی ڈلیوری نو بجے ہوتی ہے۔
قول فیصل:۔ وضع حمل کو بھی انگریزی داں حضرات ڈلیوری کہتے ہیں۔
ڈمانڈ:۔ (بکسر اول و بفتح دوم) مانگ انگریزی، مونث۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔
محل صرف:۔ اس منجن کی بازار میں بہت ڈمانڈ ہے۔
ڈمپوکا:۔ ایک قسم کی گالی۔ اردو مصرف، بازاری زبان۔
قول فیصل:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی ایسی باتیں کرے جو خلاف ہوں یا خواہ مخواہ اپنی ایسی بڑائی کر رہا ہو جو یقین کرنے کے قابل نہ ہو تو سننے والا اجل کے کہتا ہے جس کا مطلب اس کے قول کی تکذیب ہوتا ہے۔
ڈمرو:۔ (واو معروف) ایک قسم کی ڈگڈگی۔ اردو، مذکر، متروک۔
محل صرف:۔ ڈمرو کی آواز سے ہندو سے چرخ گھبرایا۔
(طلسم ہوش ربا)
قول فیصل:۔ اس کا صرف بجانا کے ساتھ ہے۔ جیسے، ایک رات ایک دن سحر کرتی ڈمرو بجا کر اپنی بارگاہ میں آتی۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈُنٹھل :۔ مولی کی وہ شاخ جس میں پھول آتا ہے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس کا استعمال مولی تک محدود نہیں ہے۔ مولی، گاجر، شلجم، چقندر وغیرہ کے پتے توڑنے کے بعد جو ننھی ننھی سی شاخیں سی لگی رہ جاتی ہیں انھیں ڈنٹھل کہتے ہیں۔ جیسے: آج مولی کا سالن پکا، صرف کوپلیں کوپلیں ڈالنا ڈنٹھل نہ ڈالنا۔

ڈنٹھل ۲ :۔ تمباکو کا پتا کھانے کے بعد اور پتی علیحدہ کرنے کے بعد جو چھوٹی شاخیں بچ رہتی ہیں وہ ڈنٹھل کہلاتی ہیں بڑی اور موٹی شاخ کو ڈنٹھالا کہتے ہیں جو کم رائج ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تمباکو سوکھ گئی ہے پتی الگ کر کے ڈنٹھل کا قوام بنا لو۔

ڈنٹھل ۳ :۔ وہ ٹہنی جس کی پتیاں الگ کر لی گئی ہوں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ عباسی بیگم صاحب کے پاس لگن لے گئی، آداب بجا لائی اور کہا حضور باندی حاضر ہے۔ بڑی بیگم بولیں پتی پتی الگ ہے ڈنٹھل تو نہیں ہے؟

(فسانۂ آزاد)

ڈُنڈ ۱ :۔ بازو، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ع عبث تعویز تو نے ڈنڈ پہ لے جانِ جاں باندھا — ناسخ

محلِ صرف :۔ ایک نوجوان ... نہایت حسین و جمیل ... گُتھی بھویں اور بھرے بھرے ڈنڈ بھری بھری بازو کی مچھلیاں ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ اب ڈنڑ (بروزن سر) زیادہ بولتے ہیں۔

ڈُنڈ ۲ :۔ ایک قسم کی ورزش۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

قولِ فیصل :۔ اب اِس جگہ "ڈنڑ" زیادہ بولتے ہیں۔

ڈُنڈ ۳ :۔ تاوان۔ اردو، مذکر۔

قولِ فیصل :۔ بھرنا، دینا، لینا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

دل لگا کر اک ستم گر سے ہمیں مرنا پڑا
کی خطا ایسی کہ اگلا ڈنڈ بھی بھرنا پڑا — اکبر

ڈُنڈ :۔ درخت کا تنہ جس میں شاخیں نہ ہوں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں ڈُنڈ بالضم کے یہ معنی میری نظر سے کہیں نہیں گزرے حسب نشیں ڈنڈ سانپ چھپکلی کو کہتے ہیں۔ تلاش درپیش ہوئی۔ انشا کا ایک شعر اس کے کلیات میں اس طرح درج ہے۔

اے موسمِ خزاں لگے آنے کو تیرے آگ
بلبل اداس بیٹھی ہے اک ٹھنٹھے ڈنڈ پر

صاحب نور اللغات نے لفظ ڈنڈ اور اس کے معنی تحقیق کرنے کے بجائے سیاقِ عبارت سے فرض کر لیا کہ اس سے مراد درخت کا ایسا تنہ ہے جس میں شاخیں نہ ہوں۔ ذرا آنکھا لیکہ امر واقع یہ ہے کہ دیوان انشا کا کاتب ٹُنڈ یا ٹھُنڈ (بالضم) کو ڈنڈ لکھ گیا اور ٹھنڈ یا ٹھُنڈ کے معنی ہیں ایسا درخت جو سوکھ کر تنہ ہی تنہ رہ گیا ہو۔ انشا کا ایک دوسرا شعر کتابت کی غلطی کو واضح کر دیتا ہے۔

تھے سوکھے درخت کے جہاں ٹھُنڈ
بیٹھے چڑیوں کے جھنڈ کے جھنڈ

یہ تھی مؤلف فرہنگ اثر کی تحقیق ایک ایسے لفظ سے انکار کیا ہے جو اب تک عام بول چال میں ہے کتابت کی غلطی پر یقین کر کے زبردستی ڈنڈ کو ٹھنڈ بنا لیا اور مثال میں انشا کا دوسرا شعر بھی پیش کر دیا۔ میرا خیال ہے کہ انشا کے دوسرے شعر میں کتابت کی غلطی سے ٹھنڈ لکھ گیا ورنہ دراصل وہ بھی ڈنڈ ہے۔ اچھا تھوڑی دیر کے لئے مان لیا کہ انشا کے یہاں سہو کاتب سے لفظ بدل گئی۔ تو کیا کلیات سودا اور طلسم ہوش رُبا میں بھی یہی صورت ہوئی۔ کیا ہر کاتب اس لفظ کو غلط ہی لکھنے پر اُدھار کھائے ہوئے تھا

پات جھڑ شاخیں ہو گئیں کُنڈ مُنڈ
رہ گئے اینٹھ اینٹھ ڈُنڈ کے ڈُنڈ — سودا

• ایک آدھ سوکھے درخت میں ڈُنڈ نکلا ہے چیل جو بیٹھ جاتی ہے پاؤں جلنے لگتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈنڈا ۱ :۔ سونٹا، ہاتھ میں لئے رہنے کا سونٹا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ لونڈی نے کہا میاں ایسی نیند تو آج کسی بھلے آدمی کو آئے۔ آزاد سے باہر پھکیتے بازی ہو رہی ہے اور تم یہاں خراٹے لے رہے ہو اتنا سننا تھا کہ میاں خوجی آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے۔ ادھر اُدھر دیکھا تو لٹھ نہ ڈنڈا انھوں نے جھٹ سے چانڈو کی نگالی اٹھائی اور لپکے۔

(فسانۂ آزاد)

ڈنڈا ۲ :۔ سیڑھی کی لکڑی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سیڑھی کا پانچواں ڈنڈا اکھڑا ہوا ہے ذرا سنبھل کے پاؤں رکھنا۔

ڈنڈا ۳ :۔ گدکا (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈا ۴ :۔ گوبھی کا جڑ کی طرف کا وہ حصہ جس میں پھول اور پتے لگے ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کہا تھا کہ گوبھی پکانا تو ڈنڈے کے چھلکے اتار کر وہ بھی ضرور ڈالنا مگر تم نے نہیں ڈالا۔

ڈنڈا ۵ :۔ تابوت کے چاروں طرف جو لکڑی لگی ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک ڈنڈا کہلاتی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تابوت کا ایک ڈنڈا دیمک کھا گئی ہے

محرم قریب ہے بنوالو۔

ڈنڈا ۷ مسہری کی چوب۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مسہری کے چاروں ڈنڈے چھوٹے ہیں بڑے ڈنڈے منگوالو۔

ڈنڈا ۸ چھوٹی چھوٹی گول لکڑی جس پر روغن کیا ہوتا ہے ایک قسم کے فقیر بازار میں کھڑے ہو کر بجاتے ہیں اور کچھ پڑھتے جاتے ہیں۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ جو گڑے فقیر ڈنڈا بجا کے بھیک مانگتے ہیں۔

ڈنڈا ۹ ایک ہاتھ کے برابر گول لکڑی کا ٹکڑا جس پر دوسری لکڑی مار کے بجاتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دیہاتوں میں اکثر جلوس کے ساتھ دیہاتیوں کو دیکھا گیا ہے کہ تال سُر سے ایک ڈنڈے کو دوسرے ڈنڈے پر مارتے ہوئے ساتھ چلتے ہیں۔

ڈنڈا ۱۰ وہ لکڑی جو حد مقرر کرنے یا احاطہ بنانے کے لئے لگا دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈا جمانا۔ ڈنڈے سے مارنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب بولے تو ہم کھوپڑی پر ایک ڈنڈا جمائیں گے۔ نامعقول ہم کو بناتا ہے (فسانۂ آزاد)

ڈنڈا چل جانا۔ لڑائی ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہاں کہاں سے ڈنڈا چل گیا کانجی ہوس میں بر قندازسے لاٹھی پونگا ہو گیا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب ایسے محل پر 'لاٹھی چل جانا' زیادہ بولتے ہیں۔

ڈنڈا ڈولی کرنا۔ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں باندھ کر ڈولی کے ڈنڈوں کی طرح باندھ کر اٹھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اس کھیل کا رواج نہیں رہا۔

ڈنڈا سنبھالنا۔ جانے کے لئے تیار ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد کو تماشے کی دُھن سمائی پھر کیا تھا ڈنڈا سنبھالا۔ ڈبل چال کھٹ کھٹ کرتے .... چھتر منزل میں دھم سے آن کودے۔

(فسانۂ آزاد)

ڈنڈا سیدھا کرنا:۔ ڈنڈے سے مارنے کے لئے تیار ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بد ربہت گرمائے اور خوب ہی جھلائے آستینیں الٹ لیں اور چڑھ دوڑے۔ نثار کے شاگردوں نے بھی ڈنڈا سیدھا کیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈا کھینچنا:۔ دیوار کھینچنا، حد مقرر کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈنڈا ہلانا:۔ چلتے وقت ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد ٹھوکریں کھاتے ڈنڈا ہلاتے ٹھنڈی سانسیں بھرتے گریہ وزاری کرتے مارے مارے پھرتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈ بل:۔ ڈنڑ بلے۔ اردو، مذکر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ مصاحب:۔ (قہقہہ لگاکر) اچھی بےتکی سنائی اس وقت جوبن اور ڈنڈ بل کا کیا ذکر تھا جی۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) واہ پہلوان آپ کے تو ڈنڈ بل کہے دیتے ہیں کہ آپ پہلوان ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈ بھرے بھرے:۔ بھرے بھرے بازو، اردو دہلی کی زبان۔

> بازو جو ہیں گول گول تیکھے
> تو ڈنڈ بھرے بھرے ہیں سیکھے — رنگین

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'بھرے بھرے بازو' کہتے ہیں۔

ڈنڈ پر باندھنا:۔ بازو پر باندھنا، اردو، متروک۔

> ڈنڈ پر باندھے ہے جوشن کی طرح
> حرز جاں قاتل ترا چھلا کیا — رند

قول فیصل:۔ اب 'ڈنڑ پر باندھنا' کہتے ہیں۔

ڈنڈ پر خاک چڑھانا:۔ پہلوان بازو پر خاک مل لیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے پہلوان 'خاک ملنا' کہتے ہیں۔

ڈنڈ پیل:۔ ڈنڑ پیلنے والا۔ اردو، متروک۔

محل صرف:۔ اب سنئے کہ جو ڈنڈ پیل لڑکا بانی شر تھا اُس سے تو مولوی صاحب نہ بولے۔ مگر دُبلے پتلے بیچارے پر خوب ہاتھ صاف کیا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب 'ڈنڑ پیل' کہتے ہیں۔

ڈنڈ پیلنا، ڈنڈ کرنا، ڈنڈ نکالنا (لازم) ڈنڈ کی ورزش کرنا۔ اردو صرف، متروک،

> شیروں نے بھی خوب ڈنڈ پیلے
> ہونے لگے اس ڈگر میں ریلے — انشا

> مرزا جی میں بھی کشتی کھیلوں گا
> اس اکھاڑے میں ڈنڈ پیلوں گا — سودا

قول فیصل۔ اب ڈنڑ پیلنا، ڈنڑ کرنا، ڈنڑ لگانا، ڈنڑ مارنا کہتے ہیں۔

ڈنڈ ڈالنا۔ (متعدی) تاوان ڈالنا، تاوان عائد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل،۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈنڈکھلا:۔ نیلا کبوتر جس کی دُم کے پَر سفید ہوں۔
(نور اللغات)

قول فیصل،۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈلینا:۔ ڈانڈلینا، تاوان میں لینا۔ اردو صرف۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عوام 'ڈانڈلینا' بولتے ہیں۔

ڈنڈمارنا:۔ اطمینان سے بیٹھنا۔ فکر و تردد سے نجات پانا۔ اردو صرف۔ متروک۔

محل صرف،۔ امیر کابل خیمے میں مزے سے ڈنڈ مار رہے ہیں (فسانۂ آزاد)

ڈنڈمگدر:۔ ورزش سے مراد ہے۔ اُردو۔

محل صرف:۔ یہ ڈبلے پتلے نہ ہوں تو کون ہو، اس کو بھی جانے دیجئے ورزش سے طبیعت نفور۔ ڈنڈ مگدر سے منزلوں دور۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب 'ڈنڈ مگدر' کہتے ہیں۔

ڈنڈمل دینا (یا) ملنا:۔ شاباشی دینا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ تین دفعہ تال ٹھونک یا علیؑ کہہ کر اٹھا مگر اپنی جان قسم اس وقت داد دینے والا (مل دینا) کوئی نہیں۔ اِدھر اُدھر دیکھتا تا۔ اتنے میں جنگل کے بھوئے ریچھ نے آکر ڈنڈ مل دیے میاں آزاد چپکے چپکے بیٹھے سُن رہے تھے جب داستان ختم ہوئی تو ان کی گپ پر دل ہی (ملنا) دل میں ہنستے ہوئے چلے کہ اتنا جھوٹ یہ ریچھ کا ڈنڈ ملنا کیا معنی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈنا اچھا ہنڈنا بُرا:۔ ہر جگہ مارے مارے پھرنے سے ایک جگہ رہ کر تکلیف و نقصان اٹھانا اچھا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈنڈوت:۔ سجدہ، آداب، تسلیم، ہندی حضرات اہل ہنود کی زبان۔

ہوئے شیو کو بھوانی کے درشن
کئے ڈنڈوت شیو نے تن تن (رہشت گلزار)

ڈنڈوت کرتا ہوں:۔ ایسے محل پر کہتے ہیں جہاں کہنا ہوتا ہے کہ مجھے معاف رکھئے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف،۔ میں ملازمت کرکے پچھتایا نواب صاحب کسی کام سے خوش ہی نہیں رہتے ایسی نوکری کو ڈنڈوت کرتا ہوں۔

ڈنڈوت کرنا:۔ (لازم) سلام کرنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف،۔ چالاک نے کمرے اپنی میوہ بہت سا نہایت۔۔۔۔ تر و تازہ نکالا اور پلٹیں منگا کر اس میں چُنا پہلے آپ ڈنڈوت کی پھر حسینہ کو دیا (طلسم ہوش رُبا)

ڈنڈوکا:۔ ٹوٹی ہوئی تلوار جس کا کوئی ٹکڑا قبضے میں لگا رہ گیا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈی:۔ ۱۔ دستہ، قبضہ، اردو، مؤنث، فصیح، رائج

تف اے جن نے سکھانے کو ترے
ڈنڈی کاندھے پر طنبورے کی دھری (سودا)

ڈنڈی ۲:۔ ترازو کی لکڑی جس میں دونوں پلّے باندھے جاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہماری ترازو کی ڈنڈی ٹیڑھی ہو گئی اس کے دونوں پلّے برابر نہیں رہتے۔

ڈنڈی ۳:۔ ٹال ٹنک (نور اللغات)

قول فیصل،۔ اہل لکھنؤ 'ٹنک' کہتے ہیں۔

ڈنڈی ۴:۔ ہارسنگھار کا سُرخی مائل زرد حصہ جس سے زرد رنگ کے کپڑے رنگتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف،۔ ہارسنگھار کے پھول سکھا کے رکھ لو اس کی ڈنڈیاں رنگنے کے کام آتی ہیں۔

ڈنڈی ۵:۔ (کنایۃً) انسان کا عضو تناسل۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

ڈنڈی ۶:۔ وہ ہندو فقیر جو برہمن کے سوا اور کسی سے کچھ نہیں لیتے۔ (نور اللغات)

قول فیصل،۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈی ۷:۔ (کنایۃً) دغاباز، مفتری۔ (نور اللغات)

قول فیصل،۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈیا:۔ بازار کی آمدنی وصول کرنے والا۔ اردو، بنیوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ اناج کے ڈھیر لگے تھے ڈنڈیے کانوں کی خدمت کر رہے تھے۔ بنیے چلمیں پی رہے تھے تولتے وقت آوازیں دیتے برکت ہے جی برکت۔ دویا ہیں دویا۔ تینا ہیں تینا (طلسم ہوش رُبا)

ڈنڈیانا:۔ چاولوں کو دم دینے کے وقت بڑی کفگیر سے کئی بار چلانا۔ یہ عمل اس لئے کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ چاول پکنے لگے یا نہیں۔ اردو صرف، باورچیوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ دیگ کو اتارنے سے پہلے بڑی کفگیر سے ڈنڈیا لیا کرو۔

ڈنڈے باز:۔ لکڑی کا فن جاننے والا۔ بات بات پر ڈنڈا سیدھا کرنے والا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک نواب صاحب تھے جو لکڑی کا فن جانتے تھے اور لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ ہم سے لکڑی سیکھو۔ ان کو لوگ ڈنڈے باز کہا کرتے تھے۔

ڈنڈے بجانا ۱؎ دو چوبیں ہوتی ہیں گندہ جن کو ایک قسم کے فقیر بازار میں ہر دکان پر کھڑے ہو کر بجاتے ہیں (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل:۔ اب اس معنی میں نہیں بولتے۔

ڈنڈے بجانا ۲؎ آوارہ پھرنا۔ اوقات ضائع کرنا۔ بیکار مارے مارے پھرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ شاید بی مہرت نے کسی ساحر کو لگا رکھا ہو اور وہ ساحر ہر وقت سامنے آئے روکنے کا ارادہ کرے اس وقت کیا میں ڈنڈے بجاؤں گا۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈنڈے پڑنا:۔ ڈنڈوں کی مار پڑنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ڈنڈے پڑ جانا بھی صحیح ہے۔ جیسے "ٹٹوی پر دو چار ڈنڈے بھی پڑ گئے مگر حضرت خاموش"۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈے سے خبر لینا:۔ ڈنڈے سے مارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ اتنے میں مرد آدمی نے ڈنڈے سے گدھوں کی خبر لی پھر دونوں ساتھ چلے (فسانۂ آزاد)

ڈنڈی ترازو کی:۔ مراد ترازو۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہاں اندھیر نگری چوپٹ راج ہے یہ دماغ کسے کہ تولنے بیٹھے میاں لکھ لٹ بیوی اُن سے بڑھ کر ڈنڈی ترازو کون لے بیٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈے کھلوانا:۔ ڈنڈوں کی مار کھلوانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ امامی:۔ اب تم بے پٹے نہ جاؤ گے گیا
خوجی:۔ (دل میں) اگر روم میں ہوتے تو ہر مرجی کے آدمیوں سے پٹوا آتا اور درخت میں بندھوا کے ڈنڈے کھلواتا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈے کے زور سے:۔ زبردستی، جبراً، اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ میں اپنے پیسے ڈنڈے کے زور سے وصول کرلوں گا۔

ڈنڈے لگانا:۔ ڈنڈے مارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ باہر گئے تو اشتہار نظر آیا۔ پڑھا تو عرق عرق ہو گئے، دل ہی دل میں راقم اشتہار کو گالیاں دینے لگے۔ پاؤں تو کچا ہی کھا جاؤں، اتنے ڈنڈے لگاؤں کہ بچہ جی چھٹی کا دودھ یاد کریں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈی مارنا:۔ (متعدی) کم تولنا۔ چالاکی سے ترازو کی ڈنڈی جھکا دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

میٹھی بچوں سویا بچوں اور بیچوں جو لائی کنجڑوں کا
بیچ بزار میں ڈنڈی ماروں تو کنجڑے کی جائی سوانگ

قول فیصل:۔ بازاریوں کی زبان میں بُرا فعل کرنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

ڈنر:۔ بڑا کھانا۔ رات کا کھانا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ اتنے میں ان کے کھانے کا وقت آیا۔ میاں آزاد اور لفٹنٹ اپلیٹن اور وینیشا اور ایک بذلہ سنج بیٹھ کر ڈنر کھانے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ دینا کھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈنڑ ۱؎ (بروزن سر) ایک قسم کی کسرت۔ اردو، مذکر، پہلوانی کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ صبح کو ڈنڑ کیا کرو اور شام کو بیٹھکیں لگایا کرو۔

ڈنڑ ۲؎ بازو، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ڈنڑ بھجوں پر نہ کرے کوئی بڑا طور اگھمنڈ بجز

محل صرف:۔ اور اگر ڈانڈی پر سوار ہوتے ہیں تو جو دیکھتا ہے ہنستا ہے کہ واہ یہ ڈنڑ اور تین کانے یہ ڈاڑھی مونچھ اور ڈانڈی کی سواری۔ (سیر کہسار)

ڈنڑ بلے:۔ بازو اور دونوں بازوؤں کے اوپر کے حصے کو کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اتنے بڑے جوان اور یہ ڈنڑ بلے۔ بلی سامنے سے نکل گئی اچھل پڑے۔

ڈنڑ بھجے گواہی دیتے ہیں:۔ (طنزاً) یعنی تمہارے اعضا ایسے قوی نہیں جو یہ کام تم کر سکو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڑ پیل:۔ کسرتی۔ ڈنڑ کرنے والا۔ اردو صرف، پہلوانی کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ہمیں ایک روز خیال ہوا تھا کہ خدمت گاروں کو موقوف کر کے ... عورتوں کو نوکر رکھیں ... واللہ بڑا لطف حاصل ہو۔ یہ کیا کہ رشیائیں مچھاکا بیگ، ڈنڑ پیل، لڑ بھتیے، خدمتگار ہر وقت موجود ان کے عوض چودہ چودہ۔ پندرہ پندرہ برس کی حور وش معشوقیں ہوں تو روح کو بالیدگی ہو۔ (سیر کہسار)

ڈنڑ پیلنا:۔ ورزش کرنا۔ ڈنڑ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ فلاں شخص تپ کہنہ کے عارضے میں اس قدر ضعیف اور لاغر ہو گیا تھا کہ زیست کی امید باقی نہیں رہی تھی نینی تال جانے کی ڈاکٹروں نے صلاح دی پندرہ دن میں ڈنڑ پیلنے لگا۔ (سیر کہسار)

ڈنڑ ملنا:۔ تعریف کرنا۔ شاباشی دینا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ واللہ کیا برجستہ سوجھی ہے میاں ذرا خوجی کے ڈنڑ تو مل دینا (فسانۂ آزاد)

ڈنک ۱:۔ نیش، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ڈنک بچھو کے زبانوں میں نہ تھے — صفی لکھنوی
نیش زہریلے بیانوں میں نہ تھے (صحیفۃ القوم)

قول فیصل:۔ لگنا لگانا مارنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

باغ میں جاؤں جو دیوانۂ گیسو ہوکر
ڈنک کنگھی بھی لگائے مجھے بچھو ہوکر — اسیر
کوئے قاتل میں پڑے پاؤں جو پیچھے یارب
نقش پا ڈنک لگائے مجھے بچھو ہو کر — اسیر

ڈنک ۲:۔ نشان جو جونک سے کاٹنے سے پڑ جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈنکا:۔ نقارہ جو امرا و سلاطین کی سواری کے آگے رہتا تھا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ وہ شہزادی عالی جاہ ہے جس کے ہوادار کا پایہ پکڑکے ستر ہزار بادشاہ زادیاں چلتی ہیں۔۔۔۔ آج وہی بے سروپا صحرا میں رواں دواں ہے نہ ڈنکا نہ تخت نہ چتر شاہی۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈنکا بجانا ۱:۔ (متعدی) نقارہ بجانا۔ ڈھول بجانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قدیم زمانے میں جب بادشاہوں کی سواریاں نکلتی تھیں تو ڈنکے والے آگے آگے ڈنکا بجاتے چلتے تھے۔

ڈنکا بجانا ۲:۔ حکومت کرنا۔ راج کرنا، رعب بٹھانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بلند آواز سے کہتا ہوں مجنوں کی گئی نوبت
محبت آج ملک عشق میں ڈنکا بجاتا ہے — محبت

ڈنکا بجانا ۳:۔ (کنایۃً) شہرت دینا۔ شور کرنا قلیل الاستعمال

خدا جانے کب آنا ہو چمن میں اس سہی قد کا
بجا رکھا ہے کیوں غنچوں نے ڈنکا آمد آمد کا — امیر

کڑ کڑاتا دُہے کس قدر گرم ہو
بجاؤ نہ ڈنکا ذرا نرم ہو — شوق قدوائی

ڈنکا بجنا ۱:۔ نقارہ بجنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ کمخواب والی جھولی بھی لیتے چلیے گا کہ اور بھی زرق البھرک ہو جائے اور ایک نقیب ساتھ اور آگے ڈنکا بجتا ہو۔ (سیر کہسار)

ڈنکا بجنا ۲:۔ (لازم) (کنایۃً) شہرت ہونا مشہور ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پڑا ہر ملک میں شہرہ ہماری سینہ کوبی سے
دبے ہم گھر میں ڈنکا بج گیا ساری خدائی میں — اسیر

ڈنکا پیٹنا:۔ کسی بات کو بیان کرتے پھرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ بات چھپانے کی تھی مگر تم نے ڈنکا پیٹنا شروع کردیا۔

قول فیصل: شہرہ ہونا کے معنی میں بصیغۂ جمع 'ڈنکے پٹ جانا' بولتے ہیں

ڈنکا دینا:۔ (متعدی) نقارہ بجانا، کسی بات یا کسی کام کا اعلان کرنا۔ اردو صرف، متروک

بادشاہوں کی طرح پھرتے ہیں ڈنکا دیتے
خار پا چوب ہیں اور آبلے نقارے ہیں — خواجہ وزیر
شاہوں کی طرح شہر میں صحرائے جنوں سے
دیتے ہوئے ڈنکا سر بازار ہم آئے — قلق

ڈنکا ڈالنا:۔ (متعدی) مرغ سے مرغ لڑانا، مرغبازی ہونا، مرغ کا چونچ مارنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

چاہیئے یوں ہی ڈالنا ڈنکا
جس سے راون کی کانپ اٹھی لنکا — انشا

ڈنکارنا:۔ (لازم) (بروزن ڈکارنا) نبکارنا، چیخنا۔ خفا ہونا۔

(فقرہ) میں نے کچھ نہیں کیا مجھ پر ناحق ڈنکارتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں 'ڈنکارنا' بروزن سٹرنا بولتی ہیں۔ مگر کمی کے ساتھ۔ جیسے وان کو ہر وقت غصہ رہتا ہے ذرا ذرا سی بات پر ڈنکارنے لگتی ہیں۔

ڈنکا ہونا:۔ (لازم) بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ڈنکا بجنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

لو وہ آمد ہوئی ہوا ڈنکا
لو وہ ماہی مراتب آپہونچا — قلق

ڈنک لگنا ۱:۔ کاٹا جانا۔ ڈنک چبھ جانا۔ ۲۔ کیڑا لگ جانا۔ (فقرہ) اناج میں ڈنک لگ گیا۔ ۳۔ کسی چیز میں خرچ ہونے لگنا۔ کھایا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ڈنک چبھ جانا کے معنی میں بولتے ہیں۔

ڈنک مارنا ۱:۔ (متعدی) بھڑ یا بچھو وغیرہ کا کاٹنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بچھو کسی عداوت یا دشمنی سے ڈنک نہیں مارتا بلکہ اس کی فطرت ہی یہی ہے۔

قول فیصل:۔ آزار پہونچانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔ تمھاری باتوں میں زہر بھرا ہے بات بات پر ڈنک مارتے ہو۔

ڈنکنی ۱:۔ ایک قسم عورت۔ ۲۔ ڈائن (دہلی) ۳۔ (کنایۃً) لڑاکا عورت۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں قلیل الاستعمال ہے۔

ڈنکے بجے ہیں:۔ عام شہرت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجنوں کے محل نہ شور وہ اب کوہ و کن کے ہیں
ڈنکے بجے ہوئے مرے دیوانے پن کے ہیں جلالؔ

ڈنکے پر چوب پڑنا:۔ نقارہ رزمی بجنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ صدہا سامری یا جمشید کی ساز سُناتے تھے باجے بجاتے تھے علم ہائے لشکر بلند ہوتے تھے ڈنکے پر چوب پڑتی تھی۔ ملازم بحکم شاہزادہ والاشیم بجا لائے۔ ڈنکے پر چوب پڑی، فوج جان دینے پر اڑی۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈنکے پر چوب لگنا:۔ (لازم) نقارہ رزمی بجنا جو جنگ چھڑنے کی علامت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ سنتے ہی لشکر کی صفیں ہو گئیں تیار
ڈنکے پہ لگی چوب علم کھل گئے یکبار انیسؔ

ڈنکے پر چوٹ پڑنا:۔ نقارہ رزمی بجنا جو جنگ چھڑنے کی علامت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈنکے پہ ادھر چوٹ پڑی لشکر کیں میں
تکبیر کے نعرے ہوئے فوج شہ دیں میں انیسؔ

ڈنکے کی چوٹ:۔ علی الاعلان، کھلم کھلا۔ اردو صرف، متروک۔

ملتی تھی کھلاڑ ڈنکے کی چوٹ
نقارہ و چوب میں چلی چوٹ (گلزار نسیم)

قولِ فیصل:۔ اب "پر" کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں (یعنی ڈنکے کی چوٹ پر)

جیسے:۔ نہ مجھے لن ترانی آتی ہے نہ شیخی بگھارتا ہوں خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ میں زبان داں ہوں جس کا جی چاہے میرا مقابلہ کرے۔

ڈنکے کی چوٹ جانا:۔ کھلم کھلا جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ میاں آزاد جب یہ داستان سُن چکے تو بولے کہ بس اب آپ اور کچھ نہ فرمائیے گا۔ ڑکی جاؤں اور پھر جاؤں، دن دہاڑے جاؤں، ڈنکے کی چوٹ جاؤں.... باقی رہا مرنا جینا یہ کسی کے اختیار کی بات تو ہے نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اب ڈنکے کی چوٹ پر جانا کہتے ہیں۔

ڈنکے کی چوٹ کہنا:۔ علانیہ کہنا۔ اردو صرف، متروک۔

شرمائے وہ جس کے دل میں ہو کھوٹ
کہتے ہیں یہاں تو ڈنکے کی چوٹ عاشقؔ

قولِ فیصل:۔ اب ڈنکے کی چوٹ پر کہنا بولتے ہیں۔

ڈنگر ہے:۔ احمق ہے بے ہودہ ہے۔

(محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنگ لگایا:۔ بہت صدمہ پہونچایا۔

(محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ 'ڈنک لگایا' کہتے ہیں۔

ڈِنگو:۔ ایک قسم کا بخار جسے اردو میں گردن توڑ بخار کہتے ہیں۔ انگریزی۔ مذکر۔

محلِ صرف:۔ کسی کو حسن کا غرور ہوتا ہے چیچک نکلی حسن رفو چکر کسی کو زور کا غرور ہوتا ہے۔ ڈنگو بخار آیا چلیے سال بھر تک کا نکھ رہے ہیں اب لٹھیا کے زور سے بھی نہیں اٹھا جاتا دو قدم چلے اور ہانپ گئے۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈنگیا[۱] چھوٹا ڈونگا، وہ دستے دار ظرف جس سے گھڑے سے پانی نکالتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج

محلِ صرف:۔ تیجی گنج سے ایک ڈنگیا ضرور لیتے آنا گھڑے سے پانی انڈیلنے میں کئی گھڑے ٹوٹ چکے ہیں۔

ڈنگیا[۲] چھوٹی ناؤ۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ چھوٹی ناؤ کو عوام لکھنؤ اب ڈنگیا نہیں ڈونگی کہتے ہیں۔

ڈوّا:۔ (بفتح اول وتشدید) لکڑی کا دستہ لگا ہوا پیالہ نما لوہے یا تانبے کا بڑا چمچہ جو دیگ سے سالن نکالنے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، باورچیوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ سُنا ہے کہ اللہ بندے باورچی ہمیشہ تانبے کا قلعی دار ڈوّا استعمال کرتا تھا لوہے کا ڈوّا کبھی کام میں نہیں لایا۔

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ "لکھنؤ میں اسے 'ڈوئی' کہتے ہیں" حالانکہ ڈوئی چھوٹی ہوتی تھی اور اس کا پیالہ نما حصہ بھی لکڑی ہی کا ہوتا تھا ہانڈی اور پتیلی سے دال سالن نکالنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔ بعض دیہاتوں میں اب بھی اس کا رواج ہے۔ اس کو بھی ڈوّا کہتے ہیں جس سے کھیر یا برنی وغیرہ گھوٹتے ہیں یہ پورا لکڑی کا بنا ہوتا ہے یعنی گھوٹنے والا حصہ بھی لکڑی ہی کا ہوتا ہے۔

ڈوب[۱] (متعدی) (بروزن رُعب) ایک بار قلم کو سیاہی میں تر کرنا، غوطہ

(فقرہ) ایک ڈوب لیا اور دو سطریں لکھیں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اسے 'ڈبونا' کہتے ہیں۔

ڈوب[۲] کپڑے کو رنگنے کے لئے رنگ ملے ہوئے پانی میں ڈبونا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ ڈوب، کچھ اچھا نہیں رہا۔ رنگ ابھی پھیکا ہے ایک ڈوب اور دے دو۔

قولِ فیصل:۔ 'دینا' کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ (ڈوب دینا) 'دلوانا' کے ساتھ بھی رائج ہو۔ جیسے تمہارے بادامی رُوٹر کا رنگ پھیکا ہو گیا ہو اسی رنگ میں ایک ڈوب اور دلوا لو۔

ڈوب ۳:۔ پسینے پر پسینے چلا آنا، لگاتار بدن سے پسینہ نکلنا۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

پڑ گئے لالے پھر تو جینے کے
ڈوب پر ڈوب تھے پسینے کے — شوق لکھنوی

قول فیصل:۔ 'چلنا' کے ساتھ صرف کرتے تھے

ع دار پر دار ہوئے ڈوب پسینے کے چلے — آرزو لکھنوی

اظہارِ کثرت کے محل پر یوں بھی کہتے تھے۔ "پسینے کے ڈوب پر ڈوب چلے آرہے ہیں۔"

ڈُوبا:۔ (واؤ معروف) نشیب کی زمین جو پانی میں ڈوبی رہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے رائج نہیں۔

ڈُوبا:۔ (واؤ مجہول) قلم کو روشنائی میں ڈبونا (بھرنا) (لینا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبا نام اچھالنا:۔ (متعدی) گئی ہوئی آبرو کو از سر نو حاصل کرنا۔ اردو صرف۔

تمہیں سب دیکھ کر کہتے ہیں یوسف ہو گا ایسا ہی
یہ ڈوبا نام تم نے اس کا مدت میں اچھالا ہے — آشنا
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبا ہونا ۱:۔ (ڈوبا واؤ معروف) نشہ میں بیخود ہونا۔ اردو صرف۔

کچھ ہوش ہو تو داغ کو سمجھائیں نیک و بد — داغ
ڈوبا ہوا ہے نشۂ جام شراب میں — دہلوی

قول فیصل:۔ باعتبار لکھنؤ قلیل الاستعمال

ڈوبا ہونا ۲:۔ کسی خیال یا فکر میں محو ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ 'خیال میں ڈوبا ہونا' سے نسبتہً 'خیال میں غرق ہونا' زیادہ بولتے ہیں۔ 'فکر میں ڈوبا ہونا' بالکل نہیں بولتے۔

ڈوبا ہونا ۳:۔ سر سے پاؤں تک کسی چیز میں پوشیدہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ڈوبا ہوا فولاد کے دریا میں سراسر — انیس

ڈوبا ہونا ۴:۔ ہمہ تن کسی اچھی یا بری صفت سے متصف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ ہوئی پیدا تو یوں ڈوبی ہوئی — صفی لکھنوی
پستیِ اخلاق میں ڈوبی ہوئی (صحیفۃ القوم)

ڈوبتی کشتی:۔ پانی میں غرق ہوتی ہوئی ناؤ۔ اردو، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

بھنور سے ڈوبتی کشتی نکالنے والو — صفی لکھنوی
جہازِ قوم کا بیڑا سنبھالنے والو (صحیفۃ القوم)

قول فیصل:۔ 'کشتی' کی جگہ 'ناؤ' بھی ہے۔

ع ڈوبتی ناؤ کو تنکے کا سہارا نہ ملا — لاعلم

ڈوبتی ہوئی ناؤ کو ترا لینا:۔ (کنایۃً) بگڑی ہوئی حالت کو سنبھال لینا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈوبتے اچھلتے:۔ بمشکل، کسی نہ کسی طرح۔ اردو صرف، متروک۔

اب کیا ہے یہاں تک تو بارے
آ پہونچے ہیں ڈوبتے اچھلتے — عاشق

ڈوبتے کو ترانا:۔ کمزور کو مدد دینا۔ اردو صرف۔

وہ گرتوں کو بڑھ کر اٹھاتا ہوا (گلدستۂ
کہیں ڈوبتوں کو تراتا ہوا — محاورات اردو)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے:۔ مصیبت میں تھوڑی سی مدد بھی بہت ہوتی ہے۔ ایسے محل پر کہتے ہیں جب کوئی شخص کسی آفت میں گرفتار ہو کے نجات سے مایوس ہو چکا ہو اور اسی حالت میں اس کو تھوڑی سی مدد کسی سے پہونچے۔ اردو، مثل، فصیح، رائج۔

تری مژگاں کا دمِ گریہ اشارہ ہے بہت (گلدستۂ
ڈوبنے کے لئے تنکے کا سہارا ہے بہت — محاورات اردو)

قول فیصل:۔ 'بہت ہے' کی جگہ لفظ 'کافی' بھی استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ عام بول چال میں زیادہ تر یہی ہے۔ (ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی) اسیر نے سلبی معنوں میں بطور استفہام بھی کہا ہے۔

عشق مژگاں کو کرو نزع میں موقوف اسیر
ڈوبتے آپ ہیں تنکوں کا سہارا کیا ہے — اسیر

شعر میں 'تنکے' بصیغۂ واحد کی جگہ 'تنکوں' بصیغۂ جمع کہنا شاعرانہ جدت ہے جس کا ذمہ دار خود شاعر ہے۔ اصل 'تنکے' بصیغۂ واحد ہے۔ صاحبِ خزینۃ الامثال نے 'سہارا بہت ہے' کی جگہ 'آسرا بہت ہے' لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوب جانا ۱:۔ (ناؤ، کشتی، جہاز وغیرہ کے لئے) غرقاب ہو جانا، تہ نشیں ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف:۔ مدراس کا مشہور سرکس جو کملا سرکس کے نام سے مشہور تھا سنتے ہیں کہ جس جہاز سے امریکہ جا رہا تھا وہ جہاز ڈوب گیا۔

ڈوب جانا ۲:۔ روپے کا ضائع ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لالہ جی آپ اپنے دل میں نہ سمجھئے گا کہ مرزا صاحب انتقال کر گئے ہیں اب میرا روپیہ ڈوب جائے گا کیونکہ کوئی لکھت پڑھت نہیں ہے تو ایسا نہیں ہے میں آپ کا کل قرضہ ادا کروں گا۔ مطمئن رہئے۔

ڈوب جانا ۳:۔ (چاند، سورج اور ستاروں کے لئے) غروب ہو جانا۔ چھپ جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اخاہ جناب آفتاب صاحب آداب عرض ہو کیوں جناب! میں نے ۴ بجے سہ پہر کو بلایا تھا اور آپ سورج ڈوب جانے کے بعد طلوع ہوئے ہیں۔

ڈوب جانا ۲ (متعدی) چھپ جانا، غائب ہو جانا۔ مجمع یا فوج میں در آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تسلیم کی اور اسپ صبا دم کو اڑا کر
پھر ڈوب گیا فوج میں وہ شیر دلاور
انیس

ڈوب جانا ۳ برباد ہو جانا۔ ناموری میں فرق آنا۔ جیسے آبرو ڈوب گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ آبرو کے لیے ڈوب جانے کا صرف جیسا کہ اوپر درج ہے اب قلیل الاستعمال ہے اس کا مفہوم برباد ہو جانا نہیں بلکہ وقار ختم ہو جانا ہے اور ناموری میں فرق آجانا، کے معنوں میں نام ڈوب جانا کہتے ہیں۔ جیسے باپ دادا کا نام ڈوب جائے گا یا خاندان کا نام ڈوب گیا وغیرہ۔ "تم ایسی ہی حرکتیں کرتے رہے تو خاندان کا نام ڈوب جائے گا۔"

ڈوب جانا ۴ کھو جانا۔
(فقرہ) خدا جانے کہاں ڈوب گیا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈوب جانا ۵ پسینے میں شرابور ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اوہ کتنی سخت گرمی ہے ہم تو بالکل پسینے میں ڈوب گئے۔

قول فیصل :۔ لفظ 'پسینا' کے ساتھ ہی اسکا استعمال ہے۔

ڈوب مر چلّو بھر پانی میں :۔ اگر غیرت والا ہے تو تجھے ڈوب مرنا چاہیئے۔ غیرت دلانے کے لئے کہتے ہیں۔ اردو فقرہ، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ لعنت ہے مردک ڈوب مر چلو بھر پانی میں۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ لفظ 'چلو' کی جگہ لفظ 'چپنی' بھی ہے جو اب بہت کم زبانوں پر آتا ہے۔

ڈوب مرنا ۱ (لازم) زندگی کے مشکلات سے تنگ آکے پانی میں ڈوب کے اپنی جان دے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈوب مرتے کنوئیں میں زندگی بیکار ہے
دِل میں آتا ہے یہی چاہِ زنخداں دیکھ کر
رند

ڈوب مرنا ۲ فرط غیرت سے پانی میں غرق ہو کے مر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈوبتے ہیں عرق شرم میں غیرت والے
ڈوب مرنے ہی پہ جب آگئے تو دریا کیسا
داغ

تم پانی پانی شرم سے ہوتے ابھی فقط
میں ڈوب مرتی اتنی تھی غیرت مگر مجھے
جان صاحب

ڈوب مرنے کی بات ہے ۔ بڑے شرم کی بات ہے نہایت افسوس کا مقام ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بوسۂ چاہِ زنخداں غیر لیں
ڈوب مرنے کی یہ لے دل بات ہو
امیر

محل صرف :۔ جناب خواجہ صاحب آپ کو شرم نہیں آتی اتنی دور تک ساتھ آئے اور اب ساتھ چھوڑے دیتے ہو۔ ڈوب مرنے کی بات ہے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ 'بات' کی جگہ، جا، جگہ اور مقام بھی مستعمل ہے۔ جیسے پھر اب بھی ہماری شادی نہ ہو تو ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ (فسانۂ آزاد)

(جگہ) ہم میں نادان بچوں کے برابر بھی عقل نہیں ڈوب مرنے کی جگہ ہے۔ (توبۃ النصوح)

(جا) موئے پہ سو درے۔ ایک تو یہ بے عزتی ہوئی دوسرے طرّہ اس پر یہ ہوا کہ کانسٹبل نے چالان کر دیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ غیرت دار کے لئے ڈوب مرنے کی جا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

جگہ اور بات کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں یعنی ڈوب مرنے کی جگہ (بات) ہے۔

ڈوبنا (یا) ڈوب دینا ۔ (ہر دو واؤ مجہول، متعدی) قلم کو سیاہی میں ڈبونا، کپڑے کو رنگ میں ڈبونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ قلم کے لئے ڈوبنا (یا) ڈوب دینا نہیں کہتے اور کپڑے کو رنگ میں ڈبونے کے لئے ڈوبنا نہیں ڈوب دینا کہتے ہیں۔ جیسے، تمہارے دوپٹے کا رنگ ابھی ہلکا ہے ایک ڈوب اور دے لو تو ٹھیک ہو جائے۔

ڈوبنا یا ڈوب دینا ۲ دور دور بخیہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبنا ۱ (واؤ معروف) غرق ہونا۔ پانی میں ڈوبنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تھا اک سکوت خلوت ذات وصفات میں
قرآں تمام ڈوب رہا تھا فسرات میں
جوش ملیح آبادی

ڈوبنا ۲ غروب ہونا۔ چھپنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نقاب رُخ الٹتے ہیں وہ دل کے داغ مٹتے ہیں
طلوع مہر ہے اور ڈوبتے تاروں کی محفل ہے
عزیز لکھنوی

ڈوبنا ۳ ضائع ہونا۔ نقصان ہونا۔ تلف ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ گودام پر جو روپیہ لگا دیا تھا وہ بھی ڈوبا۔ (توبۃ النصوح)

ڈوبنا ۴ تباہ ہونا، برباد ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مصرع ہم تو ڈوبے ہیں مگر یار کو لے ڈوبیں گے
داغ

قول فیصل :۔ یہ مصرع بطور ضرب المثل بولتے ہیں اور

زیادہ تر اسی مصرعے میں ڈوبنا کا مندرجہ بالا مفہوم لیا جاتا ہے۔

ڈوبنا ۵ؔ پورے طور سے کسی چیز میں گھس جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سینے میں گئی قلب و جگر کاٹ کے نکلی
(تلوار) ڈوبی جو بغل میں تو کمر کاٹ کے نکلی — اوج

ڈھال میں ڈوب کے پھل تیغ کا تا دل آیا
رات بھر چل کے مسافر سر منزل آیا — تعشق

ڈوبنا ۶ؔ کسی گروہ میں در آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھا جو شہ نے تیر چلے ہیں کمان سے
فوجِ ستم میں ڈوب گئی تیغ میان سے — تعشق

ڈوبنا ۷ؔ پسینے سے بھیگنا، پسینے سے تر ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ڈوبے ہوئے پسینے میں وہ غازیوں کے رخت
پانی نہ منزلوں نہ کہیں سایۂ درخت — انیس

قول فیصل :۔ آدمی اور گھوڑے وغیرہ کے لئے بھی کہتے ہیں۔ جیسے :۔ دھوپ میں چل کے آرہا ہوں پسینے میں ڈوبا ہوا ہوں ذرا پنکھا کھول دو۔

ڈوبنا ۸ؔ بُری جگہ یا بُرے خاندان سے پالا پڑنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبنا ۹ؔ کسی خیال میں محو ہونا۔ اردو، مصدر، متروک۔

جب ان کو دیکھئے یہ اپنی آرائش میں ڈوبے ہیں
بتانِ ہند کو آئینہ بھی گنگا کا تیرتھ ہے — ہجر

ڈوبنا ۱۰ؔ نشہ میں چور ہونا، اردو مصدر، متروک۔

ڈوبنا ترنا مصیبت جھیلنا، تکلیف اٹھانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف :۔ ڈوبتا ترتا یہاں نکل آیا (طلسم فصاحت)

ڈوبن بیڑا پڑنا یا آجانا ۱ؔ بیڑا ڈوبنے لگنا ۲ؔ تباہی کے دن آجانا، بربادی کا زمانہ قریب آجانا۔ ۳ؔ گناہ عظیم کا سرزد ہونا، زنا کی کثرت ہونا۔
(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبے کٹورا پٹے گھڑیال :۔ خطا کوئی کرے سزا پائے کوئی۔ اردو، مثل، متروک۔

قول فیصل :۔ قدیم زمانے میں جب گھڑیاں ایجاد نہیں ہوئی تھیں تو کٹورے سے گھڑی کا کام لیا جاتا تھا۔ جن ڈیوڑھیوں پر گھڑیال بجتا تھا وہاں پانی سے بھرے ہوئے ظرف میں سوراخ دار کٹورا تیرا دیتے تھے وہ کٹورا ایک گھنٹے میں ڈوب جاتا تھا معلوم ہو جاتا تھا کہ ایک گھنٹہ ہو گیا اسی حساب سے گھڑیال بجتا تھا۔ اسی سے یہ مثل بن گئی اور مندرجہ بالا مفہوم لیا جانے لگا۔ اب چونکہ اس قسم کی گھڑی کا رواج نہیں اس لئے یہ مثل بھی نہیں بولی جاتی۔

ڈوبی ہوئی اسامی :۔ مدیون جب ایسا نادار ہو جائے کہ اس سے قرض وصول کرنے کی مایوسی ہو جائے، دیوالیہ۔ اردو، متروک۔

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی — غالب

ڈوپٹا :۔ (تلفظ ڈوپٹ ٹا) عورتوں کے اوڑھنے کا باریک کپڑا جس سے سر و سینہ چھپایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اگر ٹی کا ہے گماں شک ہے ملاگیری کا
رنگ لایا ہے ڈوپٹا ترا میلا ہو کر — اثر

ڈوپٹا ڈھلکنا :۔ ڈوپٹے کا سر یا سینے سے سرکنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ ڈوپٹہ سینے سے ڈھلکا جاتا ہو سنبھالتی جاتی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ اب ڈوپٹا گرنا یا سرکنا، زیادہ مستعمل ہے۔

ڈوپٹا منہ پر تاننا :۔ ڈوپٹے سے منھ چھپانا۔ اردو صرف، متروک۔

اگر تم منھ چھپاتے ہو تو ہم بھی
ڈوپٹا اپنے منھ پر تانتے ہیں — اسیر

ڈوپٹیا :۔ اوڑھنی، چھوٹا ڈوپٹا جو نابالغ لڑکیاں اوڑھتی ہیں۔ اردو، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم سے ہزار مرتبہ کہا شریف لڑکیاں ڈوپٹیا ہمیشہ سر سے اوڑھتی ہیں تم بھی اوڑھا کرو مگر تم اس کا لحاظ نہیں کرتیں۔

ڈوڈا :۔ ۱ؔ وہ چیز جس کے اندر پھل کے بیج ہوتے ہیں۔ جیسے پوست کا ڈوڈا، روئی کا ڈوڈا۔ ۲ؔ مسلم کوکنار (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں پوست کا ڈورا کہتے ہیں۔ مسلم کوکنار کو پوستہ کہتے ہیں۔ عام لفظ پھلی ہے۔

ڈور :۔ (بر وزن منّور) سوت کی باریک رسی، سُتلی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں سوت کی باریک رسّی کو سوت کی ڈوری کہتے ہیں اور سُتلی کے معنی میں بھی ڈور نہیں بولتے۔ 'سُتلی' ہی کہتے ہیں۔

ڈور ۲ؔ بٹا ہوا تاگا جس سے کنکوا اُڑاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

حرص و ہوا میں رہتا ہے برباد آدمی
اُڑتا ہے یہ پتنگ رگِ جاں کی ڈور پر — صبا

ڈور ۳ؔ بٹا ہوا تاگا جس کو ڈگن میں باندھ کے مچھلی کا شکار کھیلتے ہیں۔ اردو، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عمرو نے زنبیل سے کیٹا اور ڈور نکال کر دریا میں شست پھینکی اور کنارے ڈور پکڑ کر آپ ٹھہرا۔
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- وہ ڈور جو رسی کی طرح بٹی ہوئی اور نسبتہً موٹی ہو ڈوری کہلاتی ہے جیسے 'کیٹا کی ڈوری'
ڈور ۱۱ غالب، حاوی۔ اردو، متروک۔
قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

خود بخود دل کو ہوئی بختی ہے خبر محبوب کی
تار برقی پر بھی یہ الفت کا رشتہ ڈور ہے — بحر

ڈور ۱۲ نئی بات، انوکھی بات، طرہ۔ اردو، متروک۔

دیکھیں آنکھیں لب اس قاتل سے لڑتا ہے پتنگ
ڈور کی فرمائشیں ہیں یہ بھی سب پر ڈور ہے — سحر

ڈورا ۱ (واو مجہول) دھاگا، بٹا ہوا تاگا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پورا ترے یہ قیامت سے نہیں مجھ کو امید
ایک ڈورا ہیں ترے قد کے برابر لے چلا — داغ

ڈورا ۲ خط، لکیر، وہ نشان جو سیدھا قائم کرنے کے لئے ڈور کو گیرو وغیرہ میں ڈبو کے کسی چیز پر لگاتے ہیں۔ اردو، مذکر، معماروں اور نجاروں کی اصطلاح۔
محل صرف :- ڈورا غلط لگ جانے کی وجہ سے لکڑی سیدھی نہ کٹ سکی۔
ڈورا ۳ آنکھ کی رگیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- زیادہ تر جمع کے ساتھ آنکھوں کے ڈورے کہتے ہیں۔ یہ آنکھوں کی باریک رگیں ہیں جو زیادہ تر سرخ ہوتی ہیں۔
ڈورا ۴ تلوار کی باڑھ۔

تلوار ڈھال تم کو بنائیں جو گلعذار
ڈوروں میں تیغ تیز کے گوندھو ببول کے پھول — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل :- تلوار کی باڑھ کو ڈورا نہیں کہتے ہیں۔ ڈورا وہ ہے جو تلوار کے قبضہ میں بندھا ہوتا ہے تلوار جب نیام میں رکھتے ہیں تو نیام کو اسی ڈورے سے باندھ دیتے ہیں تاکہ علیحدہ نہ ہو۔

چڑھ کے جبریل نے تلوار کا ڈورا کھولا — مؤلف

ڈورا ۵ پانی نکالنے یا گھی ڈالنے کا وہ کٹورا جس میں لکڑی کا دستہ لگا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، باورچیوں کی اصطلاح۔
محل صرف :- تم نے ڈورا زمین پر رکھ کے نجس کر دیا اب بتاؤ مزعفر میں گھی کیونکر ڈالیں اور دیگ سے پانی کس طرح نکالیں۔
ڈورا ۶ گھی کو گرم کر کے پکے ہوئے چاولوں میں ڈالنا۔ اردو، فصیح، رائج۔
محل صرف :- چاولوں میں گھی کا ڈورا دے دینا تاکہ مزے دار ہو جائیں۔
ڈورا ۷ (کنایتہً) محبت کی نظر سے دیکھ کے کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کا فعل۔ اردو، متروک۔

ثابت اے رشک قمر ڈورا تمہارا ہو گیا — برق
رشتہ شمع تجلی آشکارا ہو گیا — لکھنوی

ڈورا ۸ مسلم کو کنار، پوستہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

عدن ہے پوستے کا کھیت افیونی کی آنکھوں میں
لالی پیسوں میں ہیں نہیں خشخاش ڈوروں میں — بحر

ڈورا ۹ (کنایتہً) وہ خط جو سرمہ بھری ہوئی سلائی سے آنکھوں میں کھینچتے ہیں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خدا کے واسطے بیمار ہوں میری طرف دیکھو
تمہارے سرمے کا ڈورا مجھے گنڈا ہو افیونی کا — بحر

ڈورا ۱۰ وہ تاگا جس سے گردن، بازو، ران اور کمر کی ناپ لیتے ہیں۔ اردو، مذکر، کپڑا سینے والوں کی اصطلاح۔

یہ خوش اسلوب جسم اس نوجواں کا ہے جو ناپیں تو
برابر نکلے ڈورا اس کمر کا اور گردن کا — آتش

ڈورا ۱۱ رقص میں ناچنے والوں کی گردن کی ایک خاص انداز کی جنبش (کنایتہً) محبوب کی نازک گردن کی جنبش۔ اردو، رقاصوں کی اصطلاح۔

ڈورا اے صنم کی جو گردن میں دیکھ لیں
(ڈورا) زنار رکھیں صاحب اسلام دوش پر — ناسخ

تری گردن کے ڈورے جو کہ دیکھے اے بت کافر
(ڈورے) تو پہنچے کیونکر اس کی رشتہ زنار گردن تک
(جرأت)

قول فیصل :- ڈورا چلانے میں صرف گردن کو جنبش ہوتی ہے اور پورا دھڑ قائم رہتا ہے۔
ڈورا ۱۲ جال، دام، فریب۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ڈورا ۱۳ وہ تاگا جس سے کبابوں کو باندھ دیتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف :- سنا ہے کہ ایک بیگم صاحب کبابوں کے ڈورے دھو لیتی تھیں اور لحاف وغیرہ میں اسی کے شلنگے ڈالتی تھیں۔
ڈورا بھانجنا :- ڈورا مڑوڑنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

شیخ ہیں پہروں وظیفہ بھانجتے
کام آجاتا جو ڈورا بھانجتے — داغ

ڈورا ڈالنا :- (متعدی) ڈورا پرونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل :- صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں: "یہ ڈورے ڈالنا ہے جو حضرت مؤلف نے خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے اور پڑھنے والا اس کشمکش و پیچ میں پڑ جاتا ہے کہ صحیح محاورہ کس کو سمجھے۔"
مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک یہ 'ڈورا ڈالنا' ہی ہے 'ڈورے ڈالنا' نہیں ہے کیونکہ 'ڈورے ڈالنا' کا مفہوم کسی حسین کو اپنی طرف مائل کرنا یا لحاظ

وغیرہ میں شِلنگے ڈالنا ہے۔

ڈور اُلجھنا:۔ کنکوّے کی ڈور میں گتھی پڑ جانا یا ہاتھ میں اُلجھ جانا۔ اُردو صرف۔ کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ اتنے میں ہم نے غوطہ دے کر ایک بھیکا جو دیا تو وہ کاٹا وہ کاٹا۔ فریق ثانی اُسے کر کے رہ گئے اب کوئی کہتا ہے کہ پیچھے پر سے اکھڑ گیا کوئی کہتا ہے کہ ڈور اُلجھ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈور پر لگانا:۔ ڈھب پر لگانا۔ ہلانا، سدھانا، مطیع و فرمانبردار بنانا (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

ڈور پر مانجھا دینا (یا)، ڈور کو مانجھا دینا:۔ کوٹا اور کپڑ چھان کیا ہوا شیشہ پکتے ہوئے چاولوں کی لُبدی میں ملا کے اور زرد یا کوئی سا پسا ہوا رنگ شامل کر کے اس سے ڈور کو سوتنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دے اسی کو کوٹ کر مانجھا تو اپنی ڈور کو
شیشۂ دل میرے پہلو میں جو چکنا چور ہو　　ناسخ

قولِ فیصل:۔ اب زیادہ تر 'ڈور سوتنا' کہتے ہیں یہ ڈور سوتنے والوں کی خاص اصطلاح ہے۔

ڈور پلانا:۔ کنکوّے اُڑانے میں زیادہ ڈور چھوڑنا تاکہ بہت بلند ہو جائے۔ اردو صرف۔ کنکوّے اڑانے والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ خدا جھوٹ نہ بلائے پسیریوں ڈور پلا دی کنکوا آسمان سے جا لگا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈور دینا:۔ کنکوّے کو بلند کرنے کے لئے زیادہ ڈور چھوڑنا، اردو صرف، کنکوے اڑانے والوں کی اصطلاح:

محلِ صرف:۔ تمہارا کنکوا گھٹ ہے۔ کتنے کٹ جائیں گے جلدی سے ڈور دو۔

ڈور سلجھانا:۔ اُلجھی ہوئی ڈور کی گرہیں اور پھندے نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع یار پُر نور انگلیوں سے ڈور سلجھاتا نہیں　　ناسخ

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں　　اکبر الہ آبادی

ڈور سوتنا:۔ پکے ہوئے چاولوں کی لُبدی میں پسا ہوا شیشہ ملا کے اس سے ڈور کو مانجھنا۔ اردو صرف، کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح

محلِ صرف:۔ گھنٹا بیگ کی گڑھیا پر جدھر سے گزرو ڈور سوتنے والے ڈور سوتتے نظر آتے ہیں۔

ڈور گول کرنا:۔ کنکوے کو چکر دے کے جھول سمیٹنا۔ اردو صرف، کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح

محلِ صرف:۔ بشیر ساد ے کار کی خاص صفت تھی کہ ہمیشہ ڈور گول کر کے جب جھول سمٹ جاتا تھا تو ایسا قدماتے تھے کہ مخالف کا کنکوا ہاتھوں اچھل جاتا تھا۔

ڈور لگنا:۔ (لازم) لَو لگنا۔ خیال میں غرق ہونا، کسی کے ساتھ عشق محبت ہونا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈور لوٹنا:۔ کسی کی کٹی ہوئی کنکیا یا کنکوے کی ڈور کو اٹھا اٹھا کے یا کھینچ کھینچ کے اپنے قبضے میں کر لینا۔ اردو صرف، کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح

محلِ صرف:۔ ڈور گری اور سپہر آرا نے لوٹ لی مگر بڑی بیگم نے کنکوا نہ چھوڑا (فسانۂ آزاد)

ڈَوْرُو:۔ ایک قسم کا باجا جو زیادہ تر بھنگی بجاتے تھے۔ اردو، مذکر، متروک۔

تخت کے آگے بجتے تھے ڈورو
پیچھے دو لاکھ ساحر بدخو　　گلشن عشق

ڈور ہونا:۔ عاشق ہونا، مائل ہونا، اردو صرف، متروک۔

جب سے کاغذ باد کا ہے شوق اُسے
ایک عالم اس کے اُوپر ڈور ہے　　میر

ڈور ہونا:۔ غالب ہونا۔ اردو صرف، متروک،

خود بخود دل کو پہنچتی ہے خبر محبوب کی
تار برقی پر بھی یہ الفت کا رشتہ ڈور ہو　　ہجر

ڈوری ۱:۔ (واؤ مجہول) تپلی رسّی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ڈوریاں ڈور سے سنبھالے ہوئے
وہ زباں ایک اک نکالے ہوئے　　قلق

محلِ صرف:۔ ہر دروازے پر چلمنیں دلِ صد چاک عاشق کی طرح آویزاں تھیں تیلیاں ان کی طلائی مینے کے کام کی کلابتوں کی ڈوریاں تھیں۔
(طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ پانی بھرنے کی تپلی رسّی کو بھی 'ڈوری' کہتے ہیں جیسے:۔ طہماس نے کہا سوائے اس چاہ کے باغ میں پانی نہیں ہے میرے پاس لوٹا برنجی اور ڈوری موجود ہے پانی بھرتا ہوں۔" (طلسم ہوش رُبا)

ڈوری ۲:۔ خیمے کی رسّی، اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ خیمے کی ایک ڈوری ٹوٹ گئی ہے جا کے نخاس سے دوسری لے آؤ۔

قولِ فیصل:۔ خیمے کے لئے زیادہ تر لفظ 'طناب' کا استعمال ہے یا پھر 'خیمے کی رسّی'، کہتے ہیں بیشتر تگیرے کی رسی کو 'ڈوری'، کہتے ہیں جیسے "تگیرے کی ڈوریاں خراب ہو گئیں ہیں۔ ان کو بدلوا دو۔"

ڈوری ۳:۔ وہ بٹا ہوا ڈورا یا فیتہ یا قیطون (ریشم کی بٹی ہوئی رسّی) جو عورتیں محرم وغیرہ کے سرے پر ٹانکتی ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ محرم کی ڈوری جا بجا سے خراب ہو گئی ہے

نئی لگواؤ۔

قول فیصل:۔ ریشم کی اُس بٹی ہوئی رسی کو بھی 'ڈوری' کہتے ہیں جو شیروانی کے گلے کے سرے پر ٹانک دی جاتی ہے۔ جیسے:۔ "شیروانی میں ابھی کچھ نہیں گیا ہے صرف گلے کی ڈوری جابجا سے کٹ گئی ہے اسے بدلوا دو۔"

ڈوری ۴: وہ ریشمی یا سوتی ڈوری جسے پلنگ کے چاروں پایوں میں چادر کے اوپر باندھ دیتے ہیں تاکہ چادر میں شکنیں نہ پڑیں۔ (کھینچنا، کھنچنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اسے ڈوری نہیں 'بیچ بند' کہتے ہیں۔

ڈوری ۵: زمین ناپنے کی سوتی رسی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پہلے ڈوری سے مکان کے رقبے کی پیمائش کروالو اُس کے بعد نیو اٹھواؤ ورنہ ممکن ہے بعد میں کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہو۔

ڈوری ۶: ملائی آتارنے یا دودھ آتارنے کا کٹورا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ڈوری ۷: وہ فیتہ جس سے کاغذات باندھتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ فائل کی ڈوری باندھ لیا کرو ورنہ کاغذات تلف ہو جائیں گے کی کرائی محنت برباد ہو جائے گی۔

ڈوری ۸: جوتے کا مخصوص وضع کا سوتی یا ریشمی فیتہ، اردو، مؤنث، فصیح،

محل صرف:۔ جوتے کی ایک ڈوری کھو گئی ہے تو نئی ڈوریاں منگوا لو چیخ کیوں رہے ہو۔

قول فیصل:۔ باندھنا، ڈالنا، کسنا اور کھولنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈوریا ۱: ایک قسم کا دھاری دار باریک کپڑا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لالہ نین سکھ ڈوریے کا انگرکھا ڈالے بڑے ٹھسے سے بیٹھے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈوریا ۲: شکاری کتوں کی دیکھ بھال کرنے والا یا سدھانے والا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گلڈاگ کتے پر ایک ڈوریا ملازم رکھا تھا جو بڑا ہوشیار تھا آج نہ جانے کیا ہوا کہ نوکری چھوڑ کے چلا گیا۔

ڈوریاں ڈالنا:۔ سوئی کے ذریعے سے کپڑے کے بٹوے میں اس ترکیب سے ڈوریاں ڈالنا کہ انھیں ڈوریوں سے بٹوا بند بھی ہو جائے اور کھل بھی جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس بٹوے میں ریشمی ڈوریاں ڈالو سوتی ڈوریاں اچھی نہ معلوم ہوں گی۔

قول فیصل:۔ اس کا متعدی ڈوریاں ڈلوانا بھی رائج و فصیح ہے۔ اس بٹوے میں ذرا مضبوط قسم کی ڈوریاں ڈلواؤ۔

ڈوری ڈھیلی چھوڑنا:۔ کسی کی طرف سے غافل ہو جانا، نگرانی چھوڑ دینا، دباؤ نہ رکھنا۔ اردو مثل۔

محل صرف:۔ سمجھ دار لڑکی کا غیر عورتوں کی صحبت میں آزادی سے جانا اچھا نہیں۔ اتنی ڈھیلی ڈوری ہرگز نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں اس محل پر 'رسی ڈھیلی چھوڑنا (یا) کرنا' بولتے ہیں۔

ڈوری کھینچنا:۔ بلانا، طلب کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ دیکھئے ما آمارانی کس دن ڈوری کھینچتی ہیں۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

ڈورے پڑنا ۱: لحاف توشک وغیرہ میں تاگے پڑنا تاکہ روئی پھٹ نہ جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بازار جا رہے ہو تو تھوڑا تاگا لیتے آنا لحاف میں ڈورے پڑیں گے۔

ڈورے پڑنا ۲: محبت کا اثر ہونا۔ اردو محاورہ، متروک۔

نشے کے لال لال وہ ڈورے
دل پہ نرگس کے پڑتے ہیں ڈورے (فسانۂ آزاد)

ڈورے چھوٹنا:۔ آنکھوں کی رگوں کا گلابی ہونا۔ یہ کیفیت خمار کے وقت یا خواب سے بیدار ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ اردو صرف، متروک

نبضیں مری چھٹ جاتی ہیں یاد آتے ہیں جب آہ
چھوٹے وہ تری چشم غضب ناک کے ڈورے (جرأت)

ڈورے چھوڑنا ۱: لحاف وغیرہ میں تاگے ڈالنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر 'ڈورے ڈالنا' کہتے ہیں۔

ڈورے چھوڑنا ۲: کاجل یا سرمہ کی لکیر آنکھ کے کویے سے باہر تک کھینچنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈورے ڈالنا ۱: روئی دار کپڑے میں تاگے ڈالنا تاکہ روئی اپنے مقام سے نہ ہٹے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لحاف بھر کے آگیا ہے ڈورے ڈالنا ہوں تو ڈال لو ورنہ پھر وقت نہیں ملے گا۔

قول فیصل:۔ اس کا متعدی المتعدی 'ڈورے ڈلوانا' بھی رائج ہے۔

ڈورے ڈالنا ۲: (کنایۃً) محبت آمیز باتیں یا کرنا

اشارے کرکے اپنی طرف مائل کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیا بجتی ہے اب نواب صاحب ایسے گئے گزرے ہو گئے کہ تم لوگوں پر ڈورے ڈالیں گے۔ معلوم ہوتا ہے تیری نیت میں خود فتور ہے۔

ہم دور ہوں تو ہم پر آنکھیں نکالتے ہو
اوروں پہ سرمہ دے کر خود ڈورے ڈالتے ہو — شاد لکھنوی

یاں نگاہیں تاک ہی میں تھیں کہ ڈورے ڈالئے
وائے قسمت رخ پہ واں گیسو پریشاں ہو گئے — جلیل

ڈورے ڈالنا ۲: چڑیا یا مینا کا پے در پے چہچہانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں

ڈورے ڈالنا ۳: (کنایۃً) سر گوندھنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈورے کترنا:۔ (دہلی) ڈلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا سروتے سے، لکھنؤ میں اس جگہ ڈورے کاٹنا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈورے کاٹنا نہیں کہتے دہرے کترنا کہتے ہیں جس میں ڈلی کے دانے کاٹے نہیں جاتے۔ بلکہ باریک ورق اتارے جاتے ہیں۔

ڈوز:۔ (واؤ مجہول، بضم اول) دوا کی خوراک، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ دو ایک ڈوز دے کے دیکھو تم تو پہلے ہی سے کہہ رہے ہو کہ ڈاکٹری دوا فائدہ نہ کرے گی۔

ڈوک ۱: دیکھو آدھا ڈوک میں آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈوک ۲: ایک بیماری ہے جو پھیپھڑے میں ہو جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ڈوکر، ڈوکرا:۔ بہت بوڑھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈوکری:۔ بڑھیا۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈوکنا ۱: قے کرنا۔ بیشتر کتوں کے واسطے بول چال میں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈوکنا ۲: چوسنا، بہت سا پینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ڈھکوسنا کہتی ہیں۔

ڈول:۔ کنوئیں سے پانی نکالنے کا چمڑے یا لوہے کا ظرف۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ برق ۔۔۔۔ ایسا سوچ کر برہمن کی صورت ۔۔۔۔ بنا (اور) ڈول اور رسی لے کر کنوئیں کے چبوترے پر بیٹھا۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈول ۱: جسم کی ساخت۔ اردو، متروک

ڈھالو سونے کا ہاتھی ایسا ڈول
جز ترے کیا بنائے کوئی لاحول — ہشت گلزار

قول فیصل:۔ اب ڈیل کے ساتھ ملا کے ڈیل ڈول کہتے ہیں۔

ڈول ۲: حالت، کیفیت، اردو، مذکر، متروک

کہ اب ان کے مرض کا ڈول کیا ہے
اسی صورت سے ہے یا کچھ شفا ہے — سودا

ڈول ۳: وضع، اردو، متروک۔

بھلا کیا ہے اول سے یہی ڈول
یقینی ہے کسی عارف کا یہ قول — سودا

قول فیصل:۔ انداز، طور، ڈھنگ کے معنی میں بھی استعمال کرتے تھے

کیجے اقرار کچھ ایسا کہ پھر انکار نہ ہو
یعنی آپس میں کسی ڈول کی تکرار نہ ہو — انشاء

ڈولا ۱: کھیت کی مینڈ، کھیت کی پاڑھ۔ کھیت کی چار دیواری، ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈولا ۲: خراج کا تخمینہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ڈولا ۳: جماع۔ مجامعت۔ دہلی کی زبان۔

جب نصیر الدین کا مینا سے ڈولا ہو گیا
بوند بچے واں ہیں ٹھہری بفضل مولا ہو گیا — سودا

ڈولا:۔ ایک قسم کی زنانی سواری جس پر بیشتر عروس کو رخصت کرتے ہیں۔ (اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

یوں ہی باہم تھے وہ محو بلایا
کہ ناگہ واں سے وہ ڈولا اٹھایا — سودا

ڈولا اچھلنا ۱: آشنائی کی خبر مشہور ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

ڈولا اچھلا ہے تری بہنوں کا سمجھا انکو
میں تو چپ ہوں وہ مرا کرتی ہیں شکوہ دو لہا — جان صاحب

ڈولا اچھلنا ۲: (تحقیر سے) ڈولی پر چڑھ کر جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

ڈولا جانا:۔ (لازم) غریب لڑکی کا کسی بڑے سے بڑے گھر میں بیاہ کے جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع ڈولا گئی سرکار میں بیشتر تمہاری — جان صاحب

میخانے سے نکلا ہے خم دختر رز کیوں
زاہد کے تو گھر آج یہ ڈولا نہیں جاتا — داغ

ڈولا دینا:۔ (متعدی، کنایۃً) زر کے لالچ میں کسی امیر کی خدمت میں عقد کیلئے اپنی لڑکی کو پیش کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ افراسیاب کو خیال تھا کہ میں بادشاہ طلسم ہوش ربا ہوں وہ میرے ملک کے باشندے شش

رعایا بستے ہیں خود پیغام نسبت نہ کروں وہ بطور ڈولے کے دیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈولا لینا :۔ ڈولے کی رسم ادا کرکے کسی غریب عورت کو زوجہ بنانا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

وہ جنکو ڈولا ملے تو بہار لیتے ہیں
اُسی نگوڑی کی خاطر یہ بار لیتے ہیں — جانصاحب

ڈَولانا :۔ درست کرنا۔ موزوں کرنا۔ اردو، متروک۔

قدِ موزوں یار کا خاطر سے جاتا ہی نہیں
میں اسی مصرع کو ساری عمر ڈولاتا رہا — میرؔ

ڈُولا نکالنا :۔ (متعدی) دولھا کے گھر دولھن کا رخصت کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

خالی میں تو کیا نکلے گا مہتاب کا ڈولا
جب عید ہی کے چاند کے اندر نہ نکالا — جانصاحب

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "ڈولا نکلنا" بھی ہے جیسا کہ شعر کے مصرعِ اولیٰ سے ظاہر ہے۔

ڈول پر کا دانہ :۔ مفت کی چیز بے محنت و مشقت ملی ہوئی چیز۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈول پر لانا ۔ (متعدی) راہ پر لانا۔ ڈھب پر لانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈول پھانسنا ۔ ڈول ڈالنا۔ اردو مصرف، متروک

کنویں یہ دیکھے تو سقائے شوقِ زاہد بھی
نہ پھانسے چاہِ زنخدانِ حور میں پھر ڈول — منیرؔ

ڈُولچی :۔ ڈول کی تصغیر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ قدیم زمانے میں بھشتیوں کے پاس ڈولچیاں ہوتی تھیں۔ جن سے پانی بھرتے تھے اب اس کا استعمال بہت کم ہوگیا ہے۔ اب زیادہ تر اس لفظ کا اطلاق اُس بالٹی کی طرح بنے ہوئے دھات کے چھوٹے ظرف پر ہوتا ہے جس میں بازار سے دودھ گھی وغیرہ لاتے ہیں۔

ڈَول ڈالنا :۱ (متعدی) بنا ڈالنا۔ عنوان اختیار کرنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

اٹھتی پلکوں سے گرے پڑتے ہیں لاکھوں آنسو
ڈول ڈالا ہے مری آنکھوں نے اب طوفان کا — میرؔ

قولِ فیصل :۔ انتظام کرنا۔ بندوبست کرنا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

رشتہ بکھم پُری کا انسان نے نکالا
برسات آگئی تو کھیتی کا ڈول ڈالا — افسرؔ

ڈَول ڈالنا :۲ (کنایۃً) تعلق پیدا کرنا۔ اردو مصرف، بازاری زبان۔

کچھ نہ کچھ تو ہے دال میں کالا
شاید اپنا بھی ڈول کچھ ڈالا — قلقؔ

ڈول سے لگانا :۔ (متعدی) ترتیب سے کرنا۔ ڈھنگ سے لگانا۔ موقع سے لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈولنا :۔ (واؤ مجہول) چلنا، حرکت کرنا۔ لینا۔

فقرہ : جہاز ڈولتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ دیہات کی زبان ہے لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ڈُولی ۔ ایک قسم کی زنانی سواری جس کو دو کہار اٹھاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

جو ہونی تھی سو بات ہولی کہارو
چلو رے چلو میری ڈولی کہارو — رنگینؔ

اس کی جمع ڈولیاں بھی مستعمل ہے اور اپنے محل پر ڈولیو بھی بولتے ہیں۔

کو کناروں کے ہوا سے نہیں ہلتے ہیں درخت
ڈولیاں ہیں یہ ترے خال کے بیماروں کی — امیرؔ

اب یہ سواری بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ لفظ اب بھی رائج ہے۔

ڈولی اُترنا ۔ ڈولی کی سواری اترنا (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ صرف لکھنؤ کا نہیں ہے۔

ڈُولیانا :۱ (بفتح اول وکسر لام) درست کرنا۔ لکڑی کو کھراد پر چڑھنے کے قابل بنانا۔ اردو، کھرادیوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ مستری دیکھو یہ لکڑی ذرا سی خراب تو ہے مگر اِدھر سے اُدھر سے ڈولیا کے پلنگ کے لئے ایک پایہ بن سکتا ہے۔

ڈُولیانا :۲ پھانسنا۔ کسی عورت سے تعلق پیدا کرنے کی تدبیریں کرنا۔ اردو، بازاری زبان۔

محلِ صرف :۔ چھوٹے چور کئی دن سے کبڑیے کی لڑکی کو ڈولیا رہا ہے برابر سودا خریدتا ہے۔

ڈولی آنا :۔ (کنایۃً) جب لڑکی والے لڑکی کو شوہر کے گھر لاکر شادی کرتے ہیں اس کو دیہات میں ڈولی آنا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ جب دیہات کی زبان ہے تو اردو لغت میں اُس کو کیوں جگہ دی گئی۔

ڈولی لگانا :۔ ڈولی کو سواری اتارنے کے لئے ڈیوڑھی میں رکھنا۔ اردو مصرف، کہاروں کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ کہار جب ڈولی میں سواری لاتے تھے تو اندر اطلاع کرنے کے لئے ڈیوڑھی میں آکر پکارتے تھے کہ "ڈولی لگاتے ہیں" اب ڈولی کا رواج بہت کم ہوگیا ہے۔

ڈولی لگی ہے، یا لگی کھڑی ہے :۔ سواری کے لئے ڈولی ڈیوڑھی میں تیار ہے۔

فقرہ : بڑا خطرناک سفر ہے اور جانا ضرور اور راہ کٹھن منزل کڑی، سنگ نہ ساتھی، اکیلی جان، اللہ نگہبان ڈولیاں لگی کھڑی ہیں اور جانے والیاں

صبح و شام چلی جا رہی ہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر صرف 'ڈولی لگی ہے' بولتے ہیں۔

ڈولی میں بیٹھ کر اُپلے چُننے گئے ہیں:۔ (مثل) کوئی کام خلاف عادت و وضع کرنے کی جگہ بولی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈولی نہ کہار بی بی بیٹھی ہیں تیار:۔ سامان کچھ نہیں نخرا ادے بڑے بڑے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

ڈوم ۱:۔ میراثی۔ گانے کا پیشہ کرنے والا مرد، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

گوشت کیوں نہ کھایا ⎫
ڈوم کیوں نہ گایا ⎭ گلا نہ تھا (دو سخنہ امیر خسرو)

محل صرف:۔ خیال آیا کہ ابراہیم! اگر بڑا کمال پیدا کیا تو ایک ڈوم ہو گئے اس پر بھی جو کلاونت ہوگا وہ ناک چڑھا کر یہی کہے گا کہ اتائی ہیں۔ پاہی زادے سے ڈوم بننا کیا ضرور؟ (دیباچہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ڈوم ۲:۔ ایک قوم کا نام جو جھابے اور ٹوکریاں بناتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں جھابے اور ٹوکریاں بنانے والی قوم کو 'جھنوار' کہتے ہیں (نون غنہ)

ڈوم بجائے چھینی ذات بتائے اپنی:۔ آدمی کی اصل اس کی حرکتوں سے معلوم ہوتی ہے۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

ڈوم پنا:۔ ڈوم کا پیشہ۔ ڈوم کی سی باتیں۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ دن رات نواب صاحب کی خوشامد میں لگے رہتے ہو۔ جائز ناجائز فائدہ اٹھاتے ہو ڈوم پنا تم نے بھی اختیار کیا ہے۔

ڈوم کا تیر خدا جھوٹ کرے:۔ (کہتے ہیں ایک ڈوم کی ران میں تیر لگا اور خون جاری ہوا تو بھی وہ یہی کہتا تھا خدا جھوٹ کرے یعنی تیر کا لگنا جھوٹ ہو) کسی امر بین کے اخفا کرنے ظاہری آفت اور مصیبت چھپانے کی جگہ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈوم کا گلا عطار کا شیشہ:۔ دونوں یکساں ہیں۔ گلے میں سے ہر قسم کا نغمہ نکلتا ہے اور شیشہ میں سے ہر قسم کے شربت اور عرق نکلتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈوم کا گھر شیخی میں گیا:۔ مرتبہ اور طاقت سے زیادہ دکھاوٹ اچھی نہیں (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ یہ مثل لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈومنی ۱:۔ (ڈوم کی تانیث) میراثن گانے کا پیشہ کرنے والی عورت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں کوئی ڈومنی نہیں کسی گویے سے گانا نہیں سیکھا ہاں صحبت البتہ رہی ہے (سیر کہسار)

قول فیصل:۔ اس کی جمع (الف نون کے ساتھ) ڈومنیاں اور (واؤ نون) کے ساتھ اپنے محل پر ڈومنیوں بولتے ہیں۔ جیسے ڈومنیاں بھی وہی مٹی کی گجریاں کسی کی کمر میں طبلہ بندھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مکھڑے باندھ رہی ہیں (طلسم ہوش رُبا)

ڈومنی ۲:۔ ایک چڑیا کا نام (لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈومنی پن:۔ ناز نخرے۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

کہاں ایسی وہ گرما گرم توبہ گو کہ ناری ہیں
قسم کھاتی ہیں پریاں بھی تمہارے ڈومنی پن کی (قلق)

قول فیصل:۔ ڈومنی پنا بھی بولتی ہیں۔

ڈونڈا:۔ (نون غنہ) ایک سینگ کا یعنی وہ بیل یا گائے جس کے سینگ ٹوٹے یا مڑے ہوں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈونڈی:۔ ڈھنڈورا۔ منادی۔ (پیٹنا، پٹنا پھیرنا، پھرنا کے ساتھ) ہندی، مؤنث۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈونڈیانا:۔ بیکاری کی حالت میں اِدھر اُدھر مارے مارے پھرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ کمبخت کو کوئی کام تو ہے نہیں دن بھر اِدھر اُدھر ڈونڈیاتا پھرتا ہے۔

قول فیصل:۔ تانیث کے محل پر 'ڈونڈیاتی پھرنا' بولتی ہیں۔

ڈونگا ۱:۔ (نون غنہ) کسی ظرف سے پانی نکالنے کا ڈنڈی دار برتن، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ایسے ظرف کو لکھنؤ میں 'ڈونگیا' کہتے ہیں جو مؤنث ہے یہ ڈونگے سے چھوٹی ہوتی ہے اس سے گھڑے وغیرہ سے پانی نکالتے ہیں اور ڈونگا اس ظرف کو کہتے ہیں جو سیدھی وضع کا یا لٹیا کی طرح بنا ہوتا ہے اس میں ڈنڈی نہیں ہتھا لگا ہوتا ہے اسی کو ہتھے دار ڈونگا بھی کہتے ہیں۔

ڈونگا ۲: وہ برتن جس میں شوربا وغیرہ دسترخوان پر چنتے ہیں، ایک قسم کی رکابی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

ڈونگا ۳: ایک ایک قسم کی چھوٹی کشتی (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اسے 'ڈونگیا' کہتے ہیں۔

ڈونگا ۴: احمق۔ بیوقوف۔ ایک مزاحیہ کلمہ۔ اردو، جدید صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ گھنٹہ بھر سے سمجھا رہے ہیں تمھاری

سمجھ ہی میں نہیں آتا آدمی ہو کر ڈونگا۔

قول فیصل :۔ کبھی مزاحاً اور کبھی غصے سے کہتے ہیں۔

ڈونگر :۔ اونچی زمین۔ پہاڑ۔ پہاڑی۔ ملک، ہندی مذکر۔

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈونگرا :۔ موسم گرما کی پہلے روز کی بارش۔ پہل چھلا۔ اردو، مذکر۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں برسات کی پہلی بارش کو دونگڑا کہتے ہیں۔ ڈونگرا لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ڈونگر پھل ۔ ایک نہایت تلخ گھاس کے پھل کا نام جو گھوڑوں کو دی جاتی ہے۔ ہندی، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈونگری :۔ چھوٹی پہاڑی۔ الور کی ایک پہاڑی کا نام موتی ڈونگری ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈونگی ۱:۔ ایک قسم کی چھوٹی ناؤ جو بڑی کشتی یا جہاز کے ساتھ بندھی رہتی ہے۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ ادھر کے لوگ جو پہلے پہل جاتے ہیں تو تھوڑی دیر میں ہانپ جاتے ہیں دم ٹوٹ جاتا ہے اور پہاڑی پر اس طرح جاتے ہیں جیسے ڈونگی یا بجرا بہاؤ پر جائے۔

قول فیصل :۔ الٹے جانا۔ ڈوب جانا۔ بہاؤ پر جانا کھینا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے مرزا۔ بھلا کبھی ڈونگی کو ڈوبتے بھی دیکھا ہے۔ بدرہ۔ خداوند ساری دنیا سے دریافت کر لیجئے کہ ویلٹ صاحب نامے ایک صاحب باہر سے آئے تھے وہ اور ایک آدمی کشتی پر سوار تھے اور ہوا دفعتہ بڑی تیزی سے چلنے لگی اور ڈونگی الٹ گئی۔ آدمی تھوڑی دیر میں ابھرا مگر صاحب کا پتا نہیں۔

(سیر کہسار)

ڈونگی ۲:۔ چھوٹا ڈونگا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں چھوٹے ڈونگے کو ڈونگی نہیں 'ڈونگیا' کہتے ہیں۔ جو ڈونگا کی تصغیر ہے۔

ڈونگیا :۔ (واؤ غیر ملفوظ) چھوٹی ناؤ، اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کشتی کیا ذرا سا بوٹ ہوتا ہے ڈونگی بلکہ ڈونگیا اکثر الٹ جاتی ہے۔ (سیر کہسار)

ڈوہ کا ڈوہ :۔ (بواؤ مجہول) لحیم شحیم، بہت تنومند، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ مصیبت تو یہ ہے کہ اتنا بڑا ڈوہ کا ڈوہ جب گرے گا تو جہاز سطح آب سے تہ آب کی خبر لائے گا۔

(فسانۂ آزاد)

ڈوئی :۔ لکڑی کا چمچہ جس سے پکا ہوا کھانا نکالتے ہیں۔ کفگیر، چوبی۔ جیسے جس کے ہاتھ ڈوئی اس کا سب کوئی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ڈوئی سے ہر پکا ہوا کھانا نہیں نکالتے یہ صرف دال سالن نکالنے کے کام آتی ہے۔

ڈویژن ۱:۔ (بیائے معروف) قسمت، حصہ، علاقہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈویژن ۲:۔ فوج کا حصہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈھابا ۱:۔ جال۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھابا ۲:۔ پرچھتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'پرچھتی' ہی کہتے ہیں۔

ڈھابا ۳:۔ اولتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'اولتی' ہی کہتے ہیں ڈھابا نہیں۔

ڈھابا ۴:۔ مرغوں کے بند کرنے کا ٹاپا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'ٹاپا' رائج ہے۔ ڈھابا نہیں کہتے۔

ڈھابا ۵:۔ بانس کی کھپچیوں سے خاص وضع کا بنا ہوا خوان پر ڈھکنے کا سرپوش، جھابا۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل :۔ اب اس محل پر 'جھابا' زیادہ مستعمل ہے۔

ڈھابلی ۔ مٹی یا لکڑی سے بنا ہوا مرغیوں یا کبوتروں کے بند کرنے کا خانہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے ڈھابلی کا پٹرا ٹھیک نہیں لگایا تھا بلی دو کبوتروں کو لے گئی۔

ڈھا بیٹھنا :۔ دیوار یا مکان وغیرہ کو گرا دینا مسمار کر دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اپنا ہو آپ قاتل مٹی میں جیتے جی مل
ڈھا بیٹھ کعبۂ دل حج کا ثواب ہوگا — بحر

ڈھاٹا :۔ کپڑے کی پٹی جسے منھ کے گرد اگرد باندھ کر ڈاڑھی چڑھاتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ باندھنا، بندھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ اس کپڑے کو بھی 'ڈھاٹا' کہتے ہیں جس سے مردے کا منھ باندھ دیتے ہیں۔ جیسے "کفن دیتے وقت جب جب مردے کے ڈھاٹا باندھ دیتے ہیں تو صورت پہچاننا دشوار ہو جاتا ہے۔

ڈھاٹا باندھنا :۔ ڈاڑھی چڑھا کے اوپر سے کپڑے کی پٹی باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ انسپکٹر نے وردی اتاری سفید کپڑے پہنے اور خلاف معمول ڈھاٹا باندھا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اس کا لازم 'ڈھاٹا بندھنا' بھی مستعمل ہے۔ جیسے "بی بھٹیاری ایک سیلاقی لگی لکا دینا اجی بس چلو میاں۔ جاؤ بھی۔ آپ بھی کہیں گے کہ ہم

آدمی ہیں جب دیکھو ڈھاٹا باندھا ہے پٹیاں جمائی جاتی ہیں،
اوئی گوڑی میوائیں بھی اتنا سنگار نہ کرتی ہوں گی ۔"
(فسانۂ آزاد)

ڈھاٹی :۔ وہ کپڑا جو گھوڑے کے منھ میں لگام کی جگہ دیتے
ہیں (چڑھانا، لگانا، دینا کے ساتھ) (نور اللغات)
قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'زیر بند' کہتے ہیں یہ کپڑا وہ ہے
جس سے تھوتھنی کو گویا باندھ دیتے ہیں۔

ڈھا جانا :۱۔ مسمار ہو جانا ۔ دیوار وغیرہ کا زمین پر
آ رہنا۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔
محل صرف :۔ مکان کی مرمت کرواؤ ورنہ یہ بنی بنائی
عمارت برسات میں ڈھا جائے گی ۔
قول فیصل :۔ تکمیل فعل کے لئے 'ڈھا گیا' اور 'ڈھا گئی'،
بولتے ہیں جیسے :۔ "۱۹۱۵ء کی بارش میں بڑی بڑی
مضبوط عمارتیں ڈھا گئیں ۔"

ڈھا جانا :۲۔ (کنکوّے کے لئے) کنکوّے کا اتنا نیچا ہو جانا
کہ جو اڑ رہا ہوا سے دکھائی نہ دے ۔ اردو صرف ، کنکوا
اڑانے والوں کی اصطلاح ۔
محل صرف :۔ بڑے محمد ہادی صاحب نے مانگ دار
کنکوّے سے ایسا قد مارا کہ ڈھا گیا اور ڈور لوٹنے والوں
نے لوٹ لیا ۔

ڈھا دینا :۱۔ منہدم کر دینا ۔ عمارت کو گرا دینا ۔ اردو
صرف ، فصیح ، رائج ۔

حرف بنائے مے کدہ اے شیخ کچھ نہ پوچھ
اکثر اک اینٹ کے لئے مسجد کو ڈھا دیا — داغ

ڈھا دینا :۲۔ (آفت قیامت حشر وغیرہ کے ساتھ)
برپا کر دینا ، اٹھا دینا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔
محل صرف :۔ یہ تمہاری کون سی عادت ہے کہ ذرا سی
بات میں سارا گھر سر پر اٹھا لیتے ہو ایک حشر ڈھا
دیتے ہو ۔

ڈھارس ۔ (بروزن سارس) سہارا ۔ ہمت ۔ تسلی ۔
تسکین ۔ آسرا ۔ اردو ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

قلب ناموس شاہ کی ڈھارس
دل زینبؑ کا آسرا عباسؑ — انور رائے بریلوی

ڈھارس باندھنا ۔ ہمت باندھنا ۔ اردو صرف ،
متروک ۔

جو آتا ہے تو آ جینے کا اس کے کیا بھروسا ہے
کوئی دم اور بھی ڈھارس ترا بیمار باندھے ہے — جرأت

ڈھارس بندھانا :۔ (متعدی) ہمت بندھانا ۔
تسلی دینا ۔ دلداری کرنا ۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بہت کم رائج ہے ۔

ڈھارس بندھنا :۔ (لازم) استقلال ہونا ۔ دل
مضبوط ہونا ۔ ہمت بندھنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ڈھارس سی کچھ اے ہمقدمو تم سے بندھی ہے
حالی کو کہیں راہ میں تم چھوڑ نہ جانا — حالی

ڈھارس دلانا :۔ تسلی دینا ۔ اطمینان دلانا ۔ اردو صرف ،
غیر فصیح ، رائج ۔
محل صرف :۔ وہ اپنی زندگی کی طرف سے بالکل ناامید
ہو چکے تھے ۔ لیکن ڈاکٹر نے انھیں ڈھارس دلائی ہے کہ
آپ اطمینان رکھیں مہینہ بھر تک آپ لگ کر علاج اور
پرہیز کرتے رہیں بالکل ٹھیک ہو جائیں گے ۔

ڈھارس دینا :۔ (متعدی) تقویت دینا ۔ دلاسا
دینا ۔ تسلی دینا ۔ دلداری کرنا ہمت بندھانا ۔ اردو صرف ،
فصیح ، رائج ۔
محل صرف :۔ دل کو اس حالت میں بھی ڈھارس دیتے
تھے کہ سائیں کے سو کھیل ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھارس ہونا :۔ تسلی ہونا ۔ تسکین ہونا ۔ اردو صرف ،
فصیح ، رائج ۔
محل صرف :۔ ہم کو ڈھارس جب ہی ہوگی جب تم
اپنے قول کے پورے نکلو ۔ بے اس کے کلیجے کو ٹھنڈک اور
دل کو خوشی نہ ہوگی ۔ (دبیر کہار)

ڈھارس تھی بڑی آپ کی اے سید ذیجاہ
چھوڑا مجھے جنگل میں یہ کیا قہر کیا آہ — انیس

ڈھاڑ :۔ ڈاڑھ ۔ اردو ، متروک

لازم ہے کیا بچھوڑنا ہر ایک ہاڑ کا
زور آوری سمجھ کے مزہ اپنی ڈھاڑ کا — سودا

قول فیصل :۔ اب 'ڈاڑھ' کہتے ہیں ۔

ڈھاڑی :۔ ڈوم ، میراثی ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ،
رائج ۔

مبتلائے بلا قفس میں تھی
ڈھاڑی کمبخت کے جو بس میں تھی (عروج الفت)

قول فیصل :۔ اس کی جمع ڈھاڑیوں بھی مستعمل ہے جیسے
حضور کو ہمارے غدار شہر لکھنؤ میں ڈوم ڈھاڑیوں
ہی کی صحبت پسند آئی ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھاڑی بچہ :۔ ڈھاڑی کی اولاد ۔ اردو ، مذکر
غیر فصیح ، رائج ۔
محل صرف :۔ دھن کسی ڈھاڑی بچے سے پوچھئے
میں دھن ون نہیں جانتا (فسانۂ آزاد)

ڈھاک :۱۔ ایک درخت کا نام ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ،
رائج ۔
محل صرف :۔ ایک جانب ڈھاک کے جنگل جل رہے
ہیں ۔ چلم بھرنے والا آتش محبت کا جلا ہوا سا تن کا
عاشق قدیم پہلے مال کھلایا مفلس ہوکر چلمیں بھرنے
لگا اس نے پھونک کر آگ جلائی ۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈھاک :۲۔ کشتی کا ایک داؤں ۔ اردو ۔ کشتی لڑنے
والوں کی اصطلاح ۔

مرزا نے صبح بنا قدم گاڑا
لونڈے کو ڈھاک پر چڑھا مارا — سودا

ڈھاکا :۔ بنگال کے ایک مشہور شہر کا نام ۔ جہاں کی جامدانی اور ململ مشہور ہے ۔ یہ شہر اب مشرقی پاکستان کا صدر مقام ہے۔

محل صرف :۔ تاجر اور دستکار البتہ یہاں بکثرت موجود ہیں۔ کشمیر سے شال، ڈھاکہ سے ململ، مالوہ سے افیون، متھرا سے پیڑے، لکھنؤ کی کامدانی اور چکن ..... وغیرہ وغیرہ (فسانۂ آزاد)

ڈھاکا پاٹن :۔ ایک قسم کا ڈھاکے کا بنا ہوا کپڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھاک پھولنا :۔ (لازم) ڈھاک کے پھول کھلنا جس سے تمام جنگل سرخ نظر آتا ہے ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صحرا کو کبھی نہ پایا بغض وحسد سے خالی
ساکھو جلا ہے کیا کیا پھولا جو ڈھاک بن میں — آتش

ڈھاک پھولا تھا یوں آیا تھا
لالہ کوہ رنگ لایا تھا — قلق

ڈھاک کے تین پات :۱۔ ایسے مفلس اور نادار کی نسبت کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو مگر بڑھ بڑھ کے باتیں کرے ۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تربیت یافتہ علم سے آشنا آپ تو دو دن کی لیتے ہیں اور باایں ہمہ لن ترانی وہی ڈھاک کے تین پات (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اس مثل سے پہلے 'وہی' کا اضافہ کر کے بولتے ہیں (وہی ڈھاک کے تین پات) ایک دوسری مثال سے یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

"کان سنتے سنتے تھک گئے ۔ یہاں آن کے جو دیکھا تو وہی ڈھاک کے تین پات (فسانۂ آزاد)

ڈھاک کے تین پات :۲۔ اس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں جو اپنی ضد اور ہٹ کا پورا" اپنی بات پر اڑا رہے دلیلوں سے قائل نہ ہو (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ایسے محل پر اہل لکھنؤ "وہی" کے اضافے کے ساتھ وہی مرغے کی ایک ٹانگ، بولتے ہیں۔

ڈھاکے کی جامدانی :۔ ایک عمدہ قسم کی جامدانی جو ڈھاکے میں بنتی ہے ۔ اردو، فصیح، رائج۔

تمہارے امیر خاندانی ہو جائے
گاڑھا ڈھاکے کی جامدانی ہو جائے — کوثر صاحب

ڈھاکے کی ململ :۔ ایک عمدہ قسم کی ململ جو ڈھاکے میں بنتی ہے ۔ اردو۔

جنوں بخشے لباس گرد گر اس جسم عریاں کو
نکالوں سیکڑوں شاخیں بھی ڈھاکے کی ململ میں — امیر

قول فیصل :۔ اب اس ململ کا رواج بہت کم ہو گیا ہے۔

ڈھال :۱۔ سپر ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سیاہ بخت کو ہوتا نہیں فروغ نصیب
وہ چاند چاند نہیں ہو جو ڈھال رکھتی ہو — امیر

ڈھال :۲۔ نشیب۔ پستی ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہوا میں بھی داخل کنکناں تو عبث تو ہوتا ہے سر گراں
کو مرے گلے کی طرف یہاں ترے آب تیغ کا ڈھال ہو
(جرأت دہلوی)

جو جھکا تجھ سے فیض اسے پہونچا
سیل دوڑی جدھر کو ڈھال ہوا — شاد لکھنوی

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اب تانیث کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے "لکھنؤ بھر میں سب سے بڑی ڈھال بلرام پور اسپتال کے پچھواڑے والی سڑک کی ہے۔"

ڈھال :۳۔ ڈھالواں ۔ اردو، متروک

تیغ ضرر جو ہو تو سپر ہے فروتنی
پانی کا ڈر نہیں ہے جدھر صحن ڈھال ہو — ترنگ

ڈھالا بگاڑنا :۔ کسی کے بنے بنائے کام میں خلل ڈالنا ۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک

محل صرف :۔ ملکہ نے کیا ڈھالا بگاڑا تھا۔ یہی ناک ایک شخص پر جی آ گیا (طلسم ہوش رُبا)

ڈھال تلوار سرہانے اور چور بندی خانے :۔ یہ مثل اس شخص کی نسبت کہا کرتے ہیں جو سامان موجود ہونے پر بھی کوئی کام نہ کر سکے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب خزینۃ الامثال نے اسی مثل کو یوں لکھا ہے "ڈھال تلوار سرہانے اور چوتڑ بندی خانے" لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

ڈھال ڈھال جانا :۔ آہستہ آہستہ جانا، اردو صرف، دہلی کی زبان (دہلی کا ایک قدیم لغت)

ڈھال کا پھول :۔ پیتل یا لوہے وغیرہ کا پھول جو ڈھال میں جڑا ہوتا ہے ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نام رستم کا مٹا دو آج ہے وہ معرکہ
پھول سونگھو ڈھال کا اور کھاؤ پھل تلوار کا
(طلسم ہوش رُبا)

ڈھال کا پھول سونگھنا :۔ (کنایۃً) مارا جانا۔ اردو صرف۔ متروک

آرزو بندی کی خالق سے ہے اک میری سوت
کھائے پھل تلوار کا اور پھول سونگھے ڈھال کا
جان صاحب

ڈھالنا :۱۔ کوئی چیز بنانے کے لئے دھات کو پگھلا کر سانچے میں ڈالنا، سانچے میں بنانا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس شمع رو کا واہ رے جسم گداز دست
اللہ نے بنایا ہے سانچے میں ڈھال کے — آتش

ڈھالنا :۲۔ فروخت کرنا ۔ اردو مصدر

متروک۔

عطا کر نقد بوسہ لب کچھ احتیاج درم نہیں ہو
جو دل کے گاہک ہو تو حسینو ابال سے پڑ ڈھالتے ہیں — شاد

ڈھالنا ۳ کسی دوسرے پر رکھ کے کسی پر طنز کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عجیب لطف ہو اس گفتگو کا کیا کہنا
بُرا عدو کو کہو مجھ پہ ڈھالتے جاؤ — داغ

قول فیصل:۔ پر (پہ) کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں جیسا کہ شعر میں ہے۔ "مجھ پہ ڈھالتے جاؤ"۔

ڈھالنا ۴ عاید کرنا۔ بات سر ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ تکمیل فعل کے لئے ڈھال دینا بھی بولتے ہیں۔

میں نے اُن پر ڈھال دی جب بیوفا مجھ کو کہا
اک مزہ ہے اس محل پر بات دھر لینے میں بھی — داغ

دل ہزاروں جلی کٹی باتیں
تیغ ابرو پر ڈھال آتا ہے — امانت

ڈھالنا ۵ بگاڑنا۔ نقصان کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

مل کے آنکھوں سے روانے تو مرا گھر گھالا
کیوں لیے دل ہا کہہ تو بھلا میں نے ترا کیا ڈھالا — کلیات سودا

ڈھالو۔ ڈھالواں۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس اثنا میں روسیوں نے ایک حصۂ فوج کو سامنے کی ڈھالو پہاڑی پر بھیج دیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھالواں:۔ ایک طرف کو نشیب اور پستی رکھنے والا۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پہاڑی مقامات پر کاشتکار ڈھالواں زمینوں پر کاشتکاری کرتے ہیں اور پیداوار بھی اچھی ہوتی ہے۔

ڈھال ہونا:۔ پناہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آسماں نے مجھے محروم شہادت رکھا
تیغ قاتل کے لئے بخت یہ ڈھال ہوا — صبا

ڈھانا ۱ (متعدّی) گرانا۔ منہدم کرنا۔ مسمار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فوج کے زیغ میں پہنچی تو وہ کیونکر نکلی
ڈھا کے دیوار صفت لشکر خود سر نکلی — افق

قول فیصل:۔ اُس کی اصل 'ڈھاہنا' ہے جو پہلے مستعمل تھا مگر اب نہیں بولتے۔

ڈھاہ دے اس کو وصل جب چاہے
خاک محکم نہیں بنائے فراق — رشک

ڈھانا ۲ برباد کرنا۔ مٹانا۔ مٹی میں ملانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بنایا چرخ نے اک خانۂ گور
ہزاروں ملک لاکھوں شہر ڈھا کر — اسیر

قول فیصل:۔ غرور کے لیے بھی کہتے ہیں۔ (غرور ڈھانا)

ڈھانا ۳ (آفت۔ قیامت وغیرہ کے ساتھ) برپا کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک سے ایک جو وہاں تھی دُنیا سے نرالی فتنۂ زمانہ، آفت ڈھانے والی (فسانۂ آزاد)

ڈھانپنا:۔ (متعدّی) ڈھانکنا۔ چھپانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہم صفیرو ڈھانپ دیتا ہے قفس گلدام سے
رحم آجاتا ہے مجھ بلبل پہ جب صیاد کو — (وزیر)

ڈھانچ ۱ بغیر بنا پلنگ۔ بے بنی کرسی ۲ خاکا قالب۔ اردو، مذکر۔

تھا ہنر سے تہی نہ اُن کا ڈھانچ
پانچوں القصہ تھے بڑے ہی پانچ — حقیقت (دہشت گلزار)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے

ڈھانچا ۱ بغیر بنا پلنگ۔ بے بنی کرسی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کھٹ بنا آگیا ہے پلنگ کے ڈھانچے کی مرمت بھی کروا لو اور بنوا بھی لو کرسیوں کے ڈھانچے بھی اگر یہ درست کر دے تو اسی سے درست کروالو۔

ڈھانچا ۲ بغیر منڈھا ہوا تعزیہ یا ضریح، اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تعزیے اور ضریحیں بنانے والے ماہِ صیام ہی سے ڈھانچے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

ڈھانچا ۳ لاغر، بہت دُبلا۔ وہ شخص جو اتنا دُبلا ہو گیا ہو کہ ہڈیاں نکل آئی ہوں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب اُن میں کیا رہ گیا ہے گوشت گھُل چکا ہے بس اک ڈھانچہ ہے جس پر کھال چڑھی ہے۔

قول فیصل:۔ 'ہو جانا' کے ساتھ اس کا صرف ہے اور زیادہ تر سوکھ کے ڈھانچا ہو جانا کہتے ہیں۔ جیسے "یہ تم کب سے بیمار ہو کہ سوکھ کے ڈھانچا ہو گئے کچھ علاج ولاج بھی کرتے ہو؟"

ڈھانڈرا۔ (نون غنہ) بوڑھا بیل۔ ہندی، مذکر، گنواروں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر کی تحقیق ملاحظہ ہو لکھتے ہیں یہ لفظ پلیٹس میں نہیں ملا۔ فیلن میں درج ہے مگر اُس نے بھی گنوارو نہیں قرار دیا۔ غیر معروف ضرور ہے۔ فسانۂ آزاد میں آزاد کی زبان سے ادا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اسے گنوار کہنا

درست نہیں۔

"پٹھے کا ہے کو ڈھانڈے نہیں کہتے (فسانۂ آزاد)

صاحب فرہنگ اثر سے عرض ہے کہ لکھنؤ میں ڈھانڈا بوڑھے بیل کو نہیں پرانے کبوتر کو کہتے ہیں فسانۂ آزاد میں انھیں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے کہ چوپایہ جانوروں کے پٹھے نہیں ہوتے۔ کبوتر وغیرہ کے پٹھے ہوتے ہیں۔

اس بوڑھے آدمی کو بھی 'ڈھانڈا' کہتے ہیں جو بہت چالاک اور نہایت ہوشیار ہو جیسے "تم ان کو چوٹ نہیں دے سکتے وہ بڑے ڈھانڈے ہیں کئی برساتیں دیکھے ہوئے ہیں۔"

ڈھانڈنا - جوان کبوتر۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھانکا:۔ ڈھاک جو ایک درخت ہے۔ اردو، متروک۔

آلودہ خوں سے ناخن ہیں شیر کے سے ہر سو
جنگل میں چل بنے تو پھولا ہے زور ڈھانکا میرؔ

ڈھانک دینا:۔ کسی چیز کو چھپانے یا بند کرنے کے لئے کوئی چیز اوپر سے رکھ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دیگ کھلی نہ چھوڑو سالن ٹھنڈا ہو جائے گا سینی ڈھانک دو۔

ڈھانک لینا:۔ بند کر لینا۔ کپڑے سے چھپا لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم اپنا منھ ڈھانک لو مزدور کوٹھے پر چلے جائیں۔

ڈھانکنا:۱ (متعدی) کسی چیز کے بند کرنے کے لئے اس پر کوئی دوسری چیز رکھ دینا۔ پوشش ڈالنا۔ اردو۔

(فقرہ) پتیلی پر سرپوش ڈھانکو (نور اللغات)

قول فیصل:۔ جلال سرمایۂ زبان اردو میں لکھتے ہیں ڈھانپنا اور ڈھانکنا کسی چیز کا کسی چیز سے چھپانا اور مثال میں جرأت کے یہ دونوں شعر ہیں۔

دیکھو تو یوں وہ کہہ کے لگے منھ کو ڈھانپنے
کمبخت پھر لگا مجھے نظروں میں بھانپنے جرأتؔ

ہوا ہے اب تو یہ نقشہ ترے بیمار ہجراں کا
کہ جس نے کھول کے منھ اس کا دیکھا بس بن ڈھانکا

صاحب فرہنگ شفق نے بھی ڈھانپنا اور ڈھانکنا کو مترادف لکھا ہے۔

کیا چھپیں میرے داغ سیاہوں سے
ڈھانک لے ابر آفتاب نہیں ناسخؔ

کوتہ ہے اس قدر مرے تن پر ردائے عیش
ڈھانکوں جو پاؤں کو تو یقیں ہو کہ سر کھلے آتشؔ

مؤلف کے نزدیک ڈھانپنا اور ڈھانکنا دونوں مترادف تو ضرور ہیں مگر موجودہ دور میں ڈھانپنا بہت کم زبانوں پر آتا ہے ڈھانکنا ہی کا استعمال زیادہ ہے۔

ڈھانکنا:۲ چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ممنوں کیا میت کو مری ریگ رواں نے
بے گور و کفن میں تھا مری لاش کو ڈھانکا رندؔ

ڈھانکنا:۳ راز رکھنا۔ پردہ رکھنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب حال کھل گیا عیب ڈھانکنے سے کیا فائدہ

ڈھائی:۱ اڑھائی $2\frac{1}{2}$ دو اور آدھا، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدا کی پناہ! تو انسان کو ہی سات آٹھ گھنٹے میں پہاڑ کی ڈھائی کوس چڑھائی چڑھ سکتا ہوگا؟ (سیر کہسار)

ڈھائی:۲ چھلی چھلیا وغیرہ میں بچوں کی مقرر کی ہوئی وہ جگہ جس کے چھونے یا نہ چھو سکنے پر ہار جیت کا فیصلہ منحصر ہوتا ہے۔ اردو، مؤنث بچوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھیلنے والوں میں سے ایک لڑکا اپنی آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو جاتا ہے باقی لڑکے اس جگہ کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اور جو لڑکا آنکھیں بند کئے کھڑا ہوتا ہے وہ ان کو پکڑنے کے لئے دوڑتا ہے جس لڑکے کو پکڑ لیتا ہے وہ چور ہو جاتا ہے اور اسی طرح آنکھیں بند کر کے وہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ چھونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔"

ڈھائی پیڑ بکائن کے میاں باغ میں:۔ ایسے شخص کی نسبت طنز سے کہتے ہیں جو معمولی حیثیت رکھتا ہو اور بلند مرتبے کی خواہش کرے۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

ڈھائی تلے کا چمر و دھا:۔ ایک قسم کا چمرودھا جوتا۔ اردو، متروک۔

محل صرف:۔ یہ لاکھوں کماتے ہو کس دن کے لئے جب دیکھو گاڑھے کی لنگوٹی باندھے ہیں یہ ڈھائی تلے کا چمرودھا جوتا کیا جانے ان کے دادا کے وقت کا ہے لگڑ دادا نے مول لیا تھا۔

(فسانۂ آزاد)

ڈھائی چاول گلانا:۔ اپنی رائے ہر ایک سے الگ رکھنا الگ سے کوئی بات کہنا۔ اردو صرف،

محل صرف:۔ بھلے مانس کہتے تھے کہ ان کنواری شریف زادیوں کی عفت خدا بچائے ان کی پاکدامنی پر آنچ نہ آنے پائے۔ شہدے اپنے ڈھائی چاول

گلاتے تھے ایک دوسرے کو سمجھاتے تھے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب "اپنے ڈھائی چاول الگ گلانا" بولتے ہیں۔

ڈھائی چلّو لہو پی جاؤں:۔ حالتِ غضب میں کہتی ہیں۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ جب سے ہماری ملکہ کو مارا ہے ہماری آنکھوں میں خون اُتر آیا ہے جی میں آتا ہے کہ چھاتی پر چڑھ کے ڈھائی چلّو لہو پی جائیں (طلسم ہوشربا)

ڈھائی چھو لینا:۔ (کنایۃً) عجلت کے ساتھ نتیجے پر پہونچ جانا، جلدی بے دلی کے ساتھ کوئی کام کرنا۔ اس جگہ ڈھیا بھی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں 'ڈھائی چھو لینا' نہیں بولتیں۔ ڈھائی چھونے آنا یا ڈھائی چھو کے چلا جانا یا ڈھائی چھو کے چلا آنا وغیرہ بولتی ہیں۔ جس کا صحیح مفہوم ذیل کے لغت (ڈھائی چھونا) میں ملاحظہ ہو۔

ڈھائی چھونا:۔ (کنایۃً) آتے ہی چلا جانا۔ جاتے ہی چلا آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیا ڈھائی چھونے آئے تھے جو ذرا دیر بھی نہیں ٹھہر رہے ہو۔ اس سے تو بہتر تھا کہ نہ آئے ہوتے

ڈھائی دن کی بادشاہت کرنا[1]:۔ نوشہ بننا۔ اردو صرف، متروک۔

ڈھائی دن کی بادشاہت کرنا[2]:۔ چند روزہ حکومت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں 'ڈھائی دن' کی جگہ 'دو دن کی' زیادہ بولتی ہیں یعنی دو دن کی بادشاہت کرنا۔

ڈھائی دینا:۔ کہیں جم کے بیٹھ جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

مرتے مرتے بو اجنگل میں کہا مجنوں نے
ڈھائی دینے کو مری قبر پہ لیلیٰ آئے   جان صاحب

قول فیصل:۔ عام عورتیں 'ڈھیا دینا' بھی کہتی ہیں۔

ڈھائی گھڑی کی آنا:۔ ڈھائی گھڑی بیمار رہ کر مرجانا۔ دفعتہً مرجانا۔ اچانک مرجانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ تجھے ڈھائی گھڑی کی آجائے۔ (لغات النساء اور دہلی کا ایک قدیم لغت)

ڈھائی گھڑی کی موت آئے:۔ کوسنا۔ اچانک موت آئے۔ غصے میں کہتی ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان

محل صرف:۔ اے کمبخت تو نے مجھے عاجز کر رکھا ہے بٹوے سے روپے نکال لیتا ہے الٰہی تجھے ڈھائی گھڑی کی موت آئے۔

ڈھائیں:۔ چند لکڑیوں کا ٹھاٹھر جس پر بیل چڑھاتے ہیں۔ ہندی، مؤنث عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھب[1]:۔ (بر وزن سب) ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ، اسلوب۔ اردو۔ مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں تو تمھارے مزاج سے واقف ہو گئی ہوں تم نے تو طبیعت ہی اس ڈھب کی پائی ہے۔ (سیر کہسار)

ڈھب[2]:۔ لپکا۔ عادت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھب[3]:۔ پسند۔ اردو، متروک۔

ساقی نے مجھے آنکھ دکھا کر یہ کہی بات
دو جام مرے پاس ہیں یہ آپ کے ڈھب کے   امیر

ڈھب آنا:۔ طریقہ معلوم ہونا۔ انداز جاننا کسی کام کو انجام دینے کے ڈھنگ سے واقف ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

فلک ہم تو تیرا کبھی شکوہ نہ کرتے
مگر تجھ کو ڈھب ہی نہ آیا جفا کا   امیر

ڈھب بننا:۔ موقع ہاتھ آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

چپکے چپکے ہونٹوں کے بوسے کا کوئی ڈھب بنے
مہر خاموشی کا نگ تیرا عقیقِ لب بنے   (منیر)

ڈھب پر آنا:۔ دام فریب میں آنا۔ کسی کے کہے کو مان لینا، کسی بات پر راضی ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں اگر چاہوں تو نواب ڈھب پر تو آجائیں مگر بیگم صاحب کو کیا منھ دکھاؤں گی۔ (سیر کہسار)

ڈھب پر چڑھانا:۔ ڈھب پر لگانا۔ دم میں لانا۔ قابو میں لانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ میری رسائی نواب صاحب تک ہو گئی ہے اللہ نے چاہا تو، دو چار روز میں اُن کو اپنے ڈھب پر لگا لوں گا۔ ایسے لوگوں کو ڈھب پر چڑھا لینا کون بڑی بات ہے۔

ڈھب پر چڑھنا:۔ قابو میں آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چڑھ گئی جس کے ڈھب پہ جو بچی   عالم
اوہ اور آہ ہر طرف تھی مچی   (بیگم شاہ اودھ)

ڈھب پر لے آنا:۔ دم میں لانا۔ اپنے قابو میں لانا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اس لونڈیا کو خوب ڈھب پر لے آئی ہو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ (کامنی از سرشار)

ڈھب ڈالنا[1]:۔ عادت ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھب ڈالنا[2]:۔ موقع نکالنا۔ سکھانا۔ سدھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھبڈ بانا:۔ پیرنے میں ہاتھ پاؤں مارنا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

پیرے کوئی خاک بحر غم میں
آخر میں ہی ڈوبا ڈھبڈ با کر — صبا لکھنوی

ڈھب ڈھب قلیہ (یا) شوربہ:۔ پتلا۔ رقیق۔ پتلا اور بہت شوربے کا بدمزہ سالن۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈھب ڈھب شروا کہتے ہیں۔ نہ شوربا کہتے ہیں نہ قلیہ بولتے ہیں۔

ڈھب ڈھب کی:۔ موقع کی، معقول۔ واجبی اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھبری:۔ پیچ کے اوپر کا چھید دار لوہا جسے لگا کر کس دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس ڈھبری کی چوڑیاں مرگئی ہیں یہ کام نہیں دے گی۔

ڈھبس:۔ بدقطع جانور۔ دیوناگری میں ڈھبوس موٹا، بھدا۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

صاحب فرہنگ اثر نے اس کا بدل 'پھپس' لکھا ہے جو صحیح نہیں۔ اس لئے کہ پھپس بدقطع جانور کو نہیں کہتے۔ ڈھیلی جسم والے آدمی کو کہتے ہیں یا پھر اُن پھلوں اور ترکاریوں کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں موٹی ہوں مگر اندر سے خراب نکلیں۔

ڈھب سے:۔ مناسب طریقے سے۔ قاعدے سے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مے تو حلال ہے جو پئے ڈھب سے بادہ نوش
میں توبہ کر کے اور پشیمان ہوگیا — فراغ

محل صرف:۔ تم کو اس سے کیا مطلب ہے ہمارے کہنے پر عمل تو کرو دیکھو کیسے کیسے امیر در پہ سجدہ کرتے ہیں اور ہم کس ڈھب سے دو کان چکاتے ہیں۔ (سیر کہسار)

ڈھب لگ ڈھب:۔ جا بیجا۔ اردو۔ متروک۔

ڈھب لگ ڈھب اس کو لگائی تیغ ہر دم مشفقی
اس میں سر مقتول کا تن سے جدا ہو یا نہ ہو — مصحفی

ڈھب کے:۔ مطلب کے۔ پسند کے موافق۔ قاعدے کے، ٹھکانے کے۔ مناسب۔ متروک۔

ساقی نے مجھے آنکھ دکھا کر کہی یہ بات
دو جام مرے پاس ہیں یہ آپ کے ڈھب کے — امیر

قول فیصل:۔ تانیث کے لئے 'ڈھب کی' کہتے تھے۔

ڈھب کی چیز:۔ پسند کے قابل۔ ٹھکانے کی۔ مطلب کی۔

محل صرف:۔ میں نے کہا کہ کوئی ڈھب کی چیز ہو تو لے لیں۔ (آب حیات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

ڈھب لگ جانا:۔ موقع مل جانا۔ اردو۔ دلی کی زبان۔

محل صرف:۔ اسی طرح کبھی نہ کبھی ڈھب لگ جائے گا۔ (مرأۃ العروس)

ڈھبلی:۔ (بفتح اوّل) لوہے کا سوراخ دار ٹکڑا جو اس غرض سے چرخ کے نیچے لگا دیتے ہیں کہ چرخ نہ بڑھے اردو، مؤنث۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھپ:۔ (بفتح اوّل) دف۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ دف ہی بولتے ہیں۔

ڈھپالی:۔ (بفتح اوّل) ڈفالی۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ گولہ گنج میں جتنے ڈھپالی تھے سب مرگئے صرف چند باقی ہیں جنھوں نے اس پیشے کو ترک کر دیا ہو۔

ڈھپڈ ھپانا:۔ (بفتح اول و سوم) ڈھول پر ہاتھ مارنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم کوئی کام کاج نہ کرو گی بس بیٹھی ڈھول ڈھپڈ ھپایا کرو گی۔

ڈھپ کھانا:۔ جماع کرانا۔ اغلام کرانا۔ (بازاری زبان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں دوسرے معنی میں بولتے ہیں معنی اوّل میں 'جوڑا کھانا' رائج ہے۔

ڈھپلی:۔ ڈمرو۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'دف' کی چھوٹی قسم کو ڈھپلی کہتے ہیں اور اسی کو 'ڈفلی' بھی بولتے ہیں۔

ڈھپنا:۔ ڈھکنا۔ چھپانا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال

اس لئے ہم پہ کھپ گیا وہ بھیس
تھوڑی ساعت کو ڈھپ گیا وہ بھیس (عروج الفت)

ڈھپنا:۔ ڈھکن۔ ہندی، مذکر۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'ڈھکنا' یا 'ڈھکن' کہتے ہیں۔ 'ڈھکنا' نسبتہً زیادہ بولتے ہیں۔

ڈھپو:۔ بڑا اور موٹا۔ موٹے اور بے ہنگم ہاتھ پیر والا۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک بہت موٹا آدمی ڈھپو کا ڈھپو میری دکان میں گھس آیا چاہتا تھا کہ غلہ اٹھا لے جائے میں نے چیخنا شروع کیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔

قول فیصل:۔ چیز کے لئے 'ڈھپو شاہی' مستعمل ہو۔ جیسے:۔ میں چھوٹا گیند مانگ رہا ہوں یہ ڈھپو شاہی گیند لے کر کیا کروں گا۔ بچے کے لئے خرید رہا ہوں۔

ڈھٹا ڈھٹ:۔ موٹا اور مضبوط کپڑا۔ اردو،

صفت۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تمھارا لایا ہوا کپڑا بہت بودا ہے میں جو کپڑا لائی ہوں بہت گف اور ڈھٹا ڈھٹ ہے پھاٹے نہیں پھٹے گا۔

قول فیصل:۔ اسی محل پر 'ڈھٹم ڈھٹ'، بھی بولتی ہیں انھیں معنوں میں 'موٹا ڈھٹ'، بھی رائج ہے۔

صاحب نور اللغات نے ڈھٹ لکھا ہے جو تنہا رائج نہیں۔ مندرجہ بالا تین صورتوں سے ملا ہی کے بولتے ہیں۔ ایک معنی مؤلف نور اللغات نے اور لکھے ہیں۔ کرڑا، مضبوط جس میں غومیت پائی جاتی ہالانکہ یہ لفظ کپڑے ہی کے لئے زبانوں پر آتی ہے اور جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں تنہا نہیں بولتے۔

ڈھٹائی:۔ بے شرمی۔ دیدہ دلیری، شوخی، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

دیکھی ہوئی باتوں سے مکرتا ہے ستم گر
پھر آنکھیں ملاتا ہے ڈھٹائی نہیں جاتی — تسلیم

ڈھٹ بند (بکسر اول) نظر بندی کرنے والا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

ہے عیاں ہر شے سے دکھلائی نہیں دیتا ہو صنم — شاد
واہ رے ڈھٹ بند کیا سب کی نظر کو باندھا ہے — لکھنوی

ڈھٹ بندی:۔ نظر بندی۔ اردو۔ مؤنث۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ بے حیا ڈھٹ بندی کرکے مٹھائی کے عوض سڑا ہوا گوشت بیچتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

ڈھٹیاری:۔ (بکسر اول) وہ عورت جو ڈھیٹ ہو اور برابر گھورتی رہے۔ اردو۔ مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ کوٹھے پر چڑھی ہوئی کم بخت جوان مردوں کو گھورا کرتی ہے بڑی ڈھٹیاری ہے۔

قول فیصل:۔ یہ لفظ 'اندھی'، کی ضد بھی ہے یعنی آنکھوں والی عورت۔ جیسے:۔ اندھی نہیں ہو ڈھٹیاری ہو منھ پر آنکھیں رکھتی ہو دیکھ کے چلا کرو۔ اچھا خاصا شیشے کا جگ توڑ کے رکھ دیا۔" ڈھیٹ عورت کے معنوں میں نسبتہً کم رائج ہے۔

ڈھٹی لگانا:۔ (بفتح اول و بتشدید تائے ہندی) ڈونٹ لگانا۔ اردو صرف۔ بازاری زبان۔

محل صرف:۔ سالا گھوڑی گھوڑی پادے جا رہا ہے اللہ کے ڈھٹی لگاؤ۔

ڈھٹینگڑا (یا) ڈھٹینگڑ:۔ موٹا تازہ آدمی۔ سنڈا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھچر ۱:۔ (بروزن کر) ڈھانچ۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھچر ۲:۔ کسی چیز کی درستی کا سامان۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ باندھنا۔ چلانا۔ پھیلانا۔ ڈالنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈھچر پھیلانا:۔ ۱۔ دھندا کرنا ۲۔ مکر کرنا چال کرنا جال پھیلانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کسی سے دو دن کے وعدے پر قرض لیتا ہے کسی سے چار دن کے وعدے پر۔ اس نے روز کا یہی ڈھچر پھیلا رکھا ہے۔

قول فیصل:۔ اس میں تحقیر کا پہلو ہے۔

ڈھچر چلانا:۔ کسی نہ کسی صورت سے اپنا کام چلانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ رات کو رکشا چلاتا ہے دن کو بڑھئی کا کام کرتا ہے، کسی نہ کسی صورت سے غریب اپنا ڈھچر چلاتا ہے۔

ڈھچر قائم کرنا:۔ طریقہ اختیار کرنا۔ وضع اختیار کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

غیر کے گھر روز اب جانے لگے
آپ نے اچھا ڈھچر قائم کیا — رضا لکھنوی

(قرار اللغات)

ڈھڈو ۱:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) زن کہن سال بڑھیا عورت۔ تجربہ کار سن رسیدہ عورت۔ اردو، صفت۔

قول فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے۔ ملا کے 'بوڑھی ڈھڈو' کہتے ہیں اس کا پرانا رسم الخط 'ڈھڈو' ہے جیسے بھائی سوا بے عزت بہن کی بدولت دو شالے پھڑکاتا پھرتا تھا اس کی بوڑھی ڈھڈو ماں کی پانچوں گھی میں اور سر کڑھائی میں (دبیر کہسار)

ڈھڈو ۲:۔ ایک قسم کی چڑیا۔ اردو، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

دیکھ تو سارو کو کیا خرسند ہے
ڈھڈو کو ایسی خوشی وہ چند ہے — سودا

ڈھڈو ۳:۔ بے شرم عورت (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھڈھا ۱:۔ پرند جانوروں کے دم کی وہ جگہ جہاں سے پر نکلتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اسی کو ڈھڈی، (مؤنث)، بھی کہتے ہیں۔

ڈھڈھا ۲:۔ وہ رنگ جو بہت زرد ہو۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

ڈَہڈَہا ۱: تروتازہ۔ شاداب۔ سرسبز۔ اردو، متروک۔

لگے ملنے اس گلبدن کا بدن
ہوا ڈہڈہا آپ سے وہ چمن میر حسن

قول فیصل:۔ تازہ دم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا تھا

پھر تو حمام میں نہا دھو کر حقیقت
ڈہڈہا گل کی رنگ وہ ہو کر (ہشت گلزار)

ڈہڈہا ۲: شوخ رنگ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ تر ڈہر بولتی ہیں۔ سونے کے لئے بھی دمکتا ہوا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

کندن سے رنگ کو ترے پہنچا ہے کب میاں
جلوے میں گرچہ ہے زر خورشید ڈہڈہا مصحفی

ڈَہڈَہا ۳: بڑا اور پھیلا ہوا برتن۔ اردو، صفت، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ سیر بھر آٹے کے لئے اتنا بڑا ڈہڈہا برتن لائی ہیں۔

قول فیصل:۔ تانیث کے محل پر 'ڈہڈہی' کہتے ہیں جیسے ڈہڈہی سینی ڈہڈہی لگن۔

ڈہڈہانا:۔ ہرا ہونا۔ سرسبز ہونا۔ بیشتر زرد منظر کے لئے ڈہڈہانا۔ سبزہ زار کے لئے لہلہانا اور سرخی کے لئے چہچہانا مستعمل ہے۔

قول فیصل:۔ زرد منظر کی خصوصیت نہیں ہے۔ البتہ اس کا استعمال باغ اور چمن وغیرہ کے لئے ہوتا تھا۔ اب متروک ہے۔

ڈھڈی ۱: (بفتح اول) مقعد کے اوپر کی ہڈی۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھڈی پر پھوڑا نکل آیا ہے بیٹھانے بیٹھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

ڈھڈی ۲: ایک قسم کا حقہ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈَہَر ۱: دبروزن سحر، برساتی پانی کا تالاب۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے 'ڈہرہ' لکھا ہے اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

ڈَہَر ۲: نشیبی زمین۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈَہَر ۳: جہاز یا کشتی کا پیندا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈَہَر ۴: کسم کا وہ زرد رنگ جو بیشتر شہاب سے نکلتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں ہر اس رنگ کو جو تیز اور شوخ ہو ڈہر کہتی ہیں تلفظ میں ہائے ہوز کے ساتھ یائے مجہول کی خفیف آواز معلوم ہوتی ہے جیسے میں نے کہا تھا کہ ہلکا رنگنا مگر تم نے ڈہر ایسا رنگ دیا ڈوپٹا خراب ہو کے رہ گیا۔

ڈَہُرا:۔ کشتی میں وہ جگہ جہاں تختوں کی درازوں سے آکر پانی جمع ہو۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈھرا۔ شارع عام۔ عام رہ گزر۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

پوچھو نہ کوئے یار عدم کے مسافرو!
ڈھرا ہے سوئے گور غریباں لگا ہوا شاد لکھنوی

ڈھرا:۔ (مجازاً) روش۔ ڈھنگ۔ انداز۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

شب وعدہ وہ جب آتے ہیں دشمن ساتھ لاتے ہیں
ہمارا دل دکھانے کا نیا ڈھرا نکالا ہے رضا

قول فیصل:۔ اس کی جمع ڈھرے بھی مستعمل ہے جیسے "شاید اس پند و موعظت سے اس ڈھرے کو چھوڑ کر راہ راست پر آ دے۔" (فسانۂ آزاد)

ڈھرا بندھنا۔ عام رواج ہونا (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈھرا لگا ہونا:۔ عام راستہ بنا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پوچھو نہ کوئے یار عدم کے مسافرو!
ڈھرا ہے سوئے گور غریباں لگا ہوا شاد

ڈھرا نکالنا:۔ طریقہ پیدا کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

ع ہمارا دل دکھانے کا نیا ڈھرا نکالا ہے رضا لکھنوی

ڈھرے پر آنا۔ راہ پر آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مولوی صاحب (خوب اکڑ کر کہتے ہیں) ہاں دیکھئے اب سیدھے ڈھرے پر آئے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھرے پر چلانا:۔ (متعدی) راستے پر لگانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جو ممبئیوں کی تو ڈلی کھایا کروں گی میں تو اس ڈھرے پر تم کو چلاتی ہوں کہ بیگم صاحب الٹی خوشامد کریں (سیر کہسار)

ڈھرے پر چلنا:۔ (لازم) خاص روش پر چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بھائی کچھ فرض نہیں کہ عقل کی آنکھوں کو پاکٹ میں بند کر کے پرانی رسموں کے ڈھرے پر چلنا شروع کرے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھرے پر لگانا:۔ (متعدی) سیدھی راہ پر لانا۔ ٹھیک راستے پر لگا لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سبیل عشق کا سالک ہو خضر راہ نہ ڈھونڈھ
لگا گیا تجھے ڈھرے پہ رہنما دل کا زند

قول فیصل:۔ اس کا لازم 'ڈھرے پر لگنا' بھی مستعمل ہے۔

ڈھڑ:۔ کولا۔ پٹھا۔ ہندی۔ مذکر۔

(فقرہ) ڈھڑیہ اٹھا کر دے مارا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈَھڑُوْ :۔ جادوگروں کا ایک قسم کا باجا۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف :۔ شکیل نے چار سوزبردست ساحر بلا کر ہوم کیا گرد اگیار کے ڈھڑو بجنے لگا۔ (طلسم ہوشربا)

(ایضاً) اجلال کے ساحر سحر تیار کرتے تھے ڈھڑو بجتا تھا جو کے خون خوک سے دیے گئے تھے (طلسم ہوشربا)

ڈِھسما جانا :۔ ہمت ہار دینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ پہلے کہا تھا کہ شہد سے ضرور جائیں گے مگر جب معلوم ہوا کہ سواری کا انتظام نہیں ہو سکا پیدل جانا ہوگا تو ڈھسما گئے۔

ڈِھس مِس ہونا :۔ بُری طرح ختم ہو جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ع ڈِھس مِس ہوا مقدمہ گھر کو لعیں چلا — مشیر لکھنوی

ڈُھسنی :۔ (بضم اول) مہمل، بیہودہ، سفلہ شخص (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں غصے اور حقارت سے کمینی عورت کو 'ڈھسنی' کہتی ہیں جیسے "وہ اگر مجھ سے بگڑ گئی تو مجھے کوئی پروا نہیں وہ ڈھسنی میرا کیا کرے گی۔" کبھی کبھی کمینے مرد کو "ڈھسنا" کہہ دیتی ہیں۔

ڈھکا چھپا :۔ پوشیدہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وہ سمجھتی ہیں کہ میں اُن سے کچھ چھپا رہا ہوں حالانکہ اُن سے میرا کوئی راز ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

قول فیصل :۔ اس کی تانیث ڈھکی چھپی، بھی مستعمل ہے جیسے "یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں سبھی جانتے ہیں۔

ڈھکار :۔ ہمہمہ شیر۔ اردو۔ مذکر۔ متروک۔

محل صرف :۔ کبھی شیر و پلنگ بن کے دونوں مقابلہ کرتے ڈھکاروں سے اسد چرخ اور فوج ملک دونوں ڈرتے۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھکارنا :۔ شیر کا ہمہمہ کرنا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

ڈھکا رہنا :۔ چھپا رہنا۔ راز رہنا۔ لوگوں کے علم میں نہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جس بات کو تم ظاہر کرنا چاہتے ہو اُسے ڈھکا رہنا چاہیئے۔

ڈھکانا :۔ ترسانا۔ کوئی چیز کسی کے سامنے کر کے ہٹا دینے کا قصد کر کے کسی چیز کو دکھانا پھر جب وہ لینے پر آمادہ ہو نہ دینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

کیا غضب ہے جب سے میخواری کا چسکا پڑ گیا
جام دکھلا دور سے سب مجھ کو ڈھکانے لگے

(جرأت دہلوی)

پلائی گر نہ ساقی نے مجھے مے — شعور
دکھا کر جام ڈھکایا تو ہوتا — لکھنوی

ڈھکا ہونا :۔ چھپا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نعمت خانے میں سالن کا پیالہ بھرے سے ڈھکا ہوا ہے تم نکال کے کھالو۔

قول فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم ہے عیب کا چھپا ہونا جس میں لفظ عیب کی شمولیت ضروری ہے۔ جیسے عیب کا ڈھکا ہونا انسانی زندگی کے لئے نعمت ہے۔

ڈھک جانا :۔ (لازم) چھا جانا۔ محیط ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دھواں اس آگ سے نکل کر لشکر پر مثل سرپوش کے ڈھک گیا (طلسم ہوشربا)

ڈھکن :۔ (بفتح اول و سوم مشدد مفتوح)۔ ڈھکنا۔ سرپوش۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈھکن :۔ (بفتح اول و سوم) کسی شے کے مقدار سے زائد ہونے پر بولتے ہیں۔ اردو۔ مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہم نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ اکرام کے یہاں سے گھی منگایا کرو دیکھو کیسا ڈھکن ایسا آیا ہے۔

قول فیصل :۔ ہمیشہ 'سا' اور 'ایسا' کے اضافہ سے بولتی ہیں۔

ڈھکنا ۱ :۔ چھپانا۔ ڈھانکنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بیگم صاحب نے سیل کا کونڈا منگوایا اور اس میں سے سویاں نکالیں اور کونڈے کو بالائی سے بالکل ڈھک دیا اور اس پر قند کا بورا چھڑکا۔

(سیر کہسار)

راہ میں ایک نو عروس پری پیکر برہنہ سر لب بام کھڑی تھی شیخ نے کہلا سرمایۂ ناز! سر کو ڈھک لے

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اب ڈھانک دینا اور ڈھانک لینا بولتے ہیں۔

ڈھکنا ۲ :۔ سرپوش۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس نے پٹاری لے کر ڈھکنا اُٹھایا غبار بے ہوشی کا اڑا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھکنا :۔ شیر کا بولنا۔ شیر کا ہمہمہ کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کبھی اس سمت سے ہو کر جو صدا آتی ہے
صاف شیروں کے ڈھکنے کی صدا آتی ہے — محب

(سر مہاراجہ علی محمد خاں آف محمود آباد)

ڈھکن ڈھک جانا :۔ پردہ پوشی ہو جانا۔ عیب چھپ جانا۔ راز فاش نہ ہونا۔

جیسے ایسی نالائق مر جاتی تو ڈھکن ڈھک جاتا۔ اس کی بیوقوفی سے سارا بھید کھل گیا۔

(لغات النساء)

ڈھکنی :- تانبے یا دھات کا خاص وضع کا بنا ہوا چھوٹا ڈھکنا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- چھوٹی پتیلی کی ڈھکنی تم نے زمین پر رکھ کے نجس کر دی۔ اس کو غوطہ کرلو۔

قول فیصل :- چھوٹی پتیلی یا بھگونے کے لئے کہتے ہیں۔

ڈھکوس :- تشنگی۔ اردو، مونث۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی زبان نہیں ہے کوئی نہیں بولتا۔

ڈھکوسلا :- بے قرینے بات۔ چوچلا۔ مہمل بات۔ لغو کام۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

جب سنو اک ڈھکوسلا ہے نیا
ایسے عذروں سے مجھ کو نفرت ہے — رند

محل صرف :- دل آنا اور دل جانا سب کو ہم ڈھکوسلا سمجھتے ہیں۔ اب ادھر کا رخ نہ کیجئے گا۔ مہری کو جھپ سے نہ بھیجد یجئے گا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- مرد کم عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

ڈھکوسلا بتلانا :- بے قرینے بات کہنا۔ لغو اور مہمل بات کہنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- بہران نے انگوٹھی سحر کرکے پھینک دی اور کہا کہ اے زمرد جادو یہ انگشتری اٹھا تی لاؤ اور ہکر بیٹھو اگر تم اصل میں زمرد جادو ہوگی تو اسے اٹھا لوگی ورنہ ہاتھ جلے گا۔۔۔ زمرد نے کہا۔۔ جب سے میں لشکر میں آئی بے عزت ہوگئی۔۔۔ اب تم یہ ڈھکوسلا بتاتے ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈھکوسنا :- (غصے میں) بہت کھانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

ہم سے کہتے ہیں غیر کیا کھائیں
غم تو خود آپ نے ڈھکوس لیا — رضا لکھنوی

قول فیصل :- عورتیں غصے میں پانی اور شربت وغیرہ پینے کو بھی کہتی ہیں۔ جیسے :- کمبخت پوری جھجری ڈھکوس گیا قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (ایضاً)

ملانے البتہ انگریزی یونانی سب طرح کی دوائیں ڈھکوسیں مگر اس کی عمر ہو چکی تھی (توبۃ النصوح)

ڈھکی :- ٹکا دیا کسی اور کام کے لئے خمیدہ بیٹھنا تاکہ کوئی نہ دیکھ سکے۔ اردو، مونث۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم "کی" لگانے سے ادا کرتے ہیں۔

ڈھکیلا ڈھکیل :- کسی وزنی چیز کو ڈھکیلنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

انجن بگڑ گیا ہے بریلی کی ریل کا
ہے شور ہر طرف سے ڈھکیلا ڈھکیل کا — لا اعلم

ڈھکیلنا :- پیچھے سے ریلنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- بہ مشکل پکڑ دھکڑ کو کوٹھری کے اندر ڈھکیل اوپر سے کنڈی (توبۃ النصوح)

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "ڈھکیل دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے ایک مسخرے نے اپنے حریف کے عیار کو ڈھکیل دیا تو منھ کے بھل زمین پر۔ آ رہے۔" (فسانۂ آزاد)

ڈھکیلنا :- سختی کے ساتھ کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

میرے ساغر کو وہ سختی سے ڈھکیل لے ہے فرش پہ
شیشۂ دل ٹوٹ جاتا ہے ذرا سی ٹھیس میں — ناسخ

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "ڈھکیل دینا" بھی قلیل الاستعمال ہے جیسے۔ "تم نے دوات ڈھکیل دی سارا فرش روشنائی سے خراب ہو گیا۔"

ڈھکیلنا :- دھکا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اتنے میں فیلبان ہاتھی کو نکال لایا اور رئیس نے مارے غصے کے آزاد کو دھتا بتایا۔ ڈھکیلا تو زمین پر آ رہے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "ڈھکیل دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "ہم کو تو آنکھیں میچ کر کنویں میں ڈھکیل دیا تھا، سو پڑے ڈبکیاں کھا رہے ہیں" (توبۃ النصوح)

ڈھگ :- نزدیک۔ قریب۔ ہندی۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھلان :- ڈھال۔ میلانِ خاطر۔ طبیعت کا جھکاؤ۔ اردو، مذکر۔ دہلی کی زبان۔

ڈھلانا :- ڈھلوانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل :- فصحا "ڈھلوانا" بولتے ہیں۔ جیسے موٹر کا پرزہ خراب ہو گیا ہے اس کو نیچی گنج میں ڈھلوا لو۔

ڈھلاوٹ :- ڈھلنے کا انداز۔ اردو، مونث، دہلی کی زبان۔

پاؤں میں کفش بھبھوکا وہ مغرق ساری
سرو قد اور ہی زانو کی ڈھلاوٹ تھا ہی — رنگین

ڈھلاو کھینچا وہ :- آثار یا چڑھاو ستار یا کمان کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھلا ہوا :- اس مضمون لطیف یا شعر کی صفت میں کہتے ہیں جو بیساختہ ہو جائے اور اس میں آورد نہ ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

کمال شہرۂ حسنِ حبیب سنتا ہوں
ڈھلا ہوا کوئی مضمون آبدار نہ ہو — آتش

ڈھلا ہوا :- بہت عمدہ۔ نہایت خوشنما۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- نواب صاحب کے یہاں میز پر جو گلدان

رکھا ہوا تھا بہت عمدہ تھا بالکل ڈھلا ہوا۔

قول فیصل:۔ اصلی معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے حکم ربط و ضبط ملک فوج کو اپنی دیا اور در قلعہ بند کیا توپیں آہنی و برنجی ڈھلی ہوئی لگائیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈھلا ہوا۲ بلبلا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مجھے ڈھلا ہوا آم پسند نہیں ہے۔

ڈھلائی دیا، ڈھلوائی:۔ (بفتح اول) ڈھلوانے کی اُجرت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دو روپے کے برتن اور چار روپے ڈھلوائی وہی مثل ہے کہ سونے سے مہنگی گڑھائی۔

ڈھلائی، ڈُھلوائی:۔ (بضم اول) ڈھلوانے کی مزدوری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بجری کی ڈھلوائی پانچ روپے طے پائی تھی اب مزدور جھگڑا کر رہے ہیں کہ سات روپے لیں گے۔

ڈھل پڑنا:۔ ٹپک پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرطِ غم سے نکل پڑے آنسو
پیاری آنکھوں سے ڈھل پڑے آنسو — انجم

آنسو بنے وہ مرہمِ زخمِ دلِ حسینؑ
مجلس میں جتنے اشک ان آنکھوں سے ڈھل پڑے
انور رائے بریلوی

ڈھلت:۔ اُس چیز کی ساخت جس کو سانچے میں ڈھالا ہو۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے ڈال کی کٹوری ڈھلوائی تو مگر اس کی ڈھلت اچھی نہیں ہے۔

ڈھلتیا:۔ ڈھلائی کا کام کرنے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قدیم زمانے میں یحییٰ گنج میں ایک سے ایک ڈھلتیا تھا اب کوئی ویسا نہیں ہے۔

قول فیصل:۔ ڈھلائی کے کام کو ڈھلت کا کام کہتے ہیں جیسے:۔ ان کے میاں یحییٰ گنج میں ڈھلت کا کام کرتے ہیں۔ سسرے جے پور میں کوئی کاروبار کرتے ہیں۔

ڈھلتی پھرتی چھاؤں:۔ اس حالت کی نسبت کہتے ہیں جو یکساں نہ رہے یا ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتی رہے۔ اردو، مقولہ۔ متروک۔

قدر کر بیگما تو اس سن کی
ڈھلتی پھرتی ہو چھاؤں دو دن کی — جان صاحب

قول فیصل:۔ اب ڈھلتی پھرتی چھاؤں مستعمل ہے۔ صاحبِ گنجینۂ اقوال و امثال نے اس مثل کو یوں لکھا ہے "ڈھلتی پھرتی چھاؤں کبھی ادھر کبھی ادھر"

ڈھلتی چھاؤں:۔ (کنایتہً) ہر لحظہ زائل ہونے والی چیز۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دنیا کی زندگانی ڈھلتی چھاؤں ہے اس پر اعتبار کرنا نادانی ہے۔

ڈِھلڈِھلا۱:۔ (بکسر اوّل) ارادے کا کمزور۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈھلڈھلا۲ جو ٹھیک سے نہ جما ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دودھ میں ضامن کم تھا اس لئے دہی ٹھیک سے نہیں جما۔ ڈھلڈھلا رہ گیا۔

قول فیصل:۔ تانیث کے لئے ڈھلڈھلی کہتے ہیں جیسے "تمہاری بالائی کی برف اچھی نہیں ڈھلڈھلی ہے" کبھی کبھی بفتح اول بھی بول دیتے ہیں۔ (ڈَھلڈَھلا)

ڈھلرہ:۔ (بروزن کرہ) ڈھیلا ڈھالا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھلکا:۔ (بفتح اوّل) آنکھوں سے پانی بہنے کی بیماری۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

شبنم سے لڑانا ہے مجھے روگ سُبل کا
اے چشمِ تر اک پل نہ تھمے اشک کا ڈھلکا — شاد لکھنوی

قول فیصل:۔ لگنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ مرنے کے قریب بھی آنکھوں سے پانی جاری ہوتا ہے وہ بھی ڈھلکا ہے۔

موت کا ڈھلکا لگا مجھ کو وہ سمجھا گریہ ناک
ابر مژہ پر گمانِ ابرِ تر ہونے لگا — رشک

ڈُھلکا پانا:۔ (نون غنہ) سقالی کا بینگن، وہ شخص جو مستقل مزاج نہ ہو۔ اردو، عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ خداوند ڈھلکا پانا ہیں تقدیر پلٹ دیتے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈھلکانا:۔ (بفتح اوّل) بہانا۔ پلانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ڈھلکا خم سے کہیں خدارا
سوکھے گھاٹوں نہ ہو اُتارا — عاشق

ساقیا وہ برانڈی اب ڈھلکا
کاگ اڑتا ہو جس کی بوتل کا — (طلسم ہوش رُبا)

ڈُھلکانا:۔ (بضم اول) لڑکانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے زنبیل سے پتھر نکال کر بلندی سے اس طرح اس کے سر پر ڈھلکایا کہ سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈھلک جانا:۔ مرجانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ او ہو ہو اہا ہا اب تو روٹی ڈھلاؤ، مجھے بڑی بھوک لگی ہے، پہلے تو چاول نہ تھے مگر پھر بڑھیا ڈھلک گئی، فاقہ آیا اب لڑکا ہوا ہے، اسی بات پر کھانا کھلوا دو۔

(فسانۂ آزاد)

ڈِھل کرا۔ نامرد، عِنّین۔ اردو، لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں ایسے شخص کو "ڈھیلا" (بیائے معروف) کہتی ہیں۔

ڈُھلکنا:۔ (بضم اول و فتح دوم) خالی یا بھرے ہوئے گھڑے یا اسی طرح کے بنے ہوئے ظرف کا ٹھوکر لگنے یا سہارے سے نہ رکھے ہونے یا اور کسی وجہ سے آڑا ہو جانا یا اوندھ جانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ گھڑے وغیرہ سے پانی یا اور کسی رقیق چیز کا گرنا بھی ڈھلکنا ہے "جیسے گھڑے کو سیدھا کر دو دیکھو پانی ڈھلک رہا ہے۔"

ڈَھلکنا:۔ (بالفتح)۔ ڈوپٹے وغیرہ کا نیچے سرک آنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سیدھی چپک کر کو ذری لوگو! وو ڈیو
کرتی تنک جو سر سے مرے ڈھلکی اوڑھنی — رنگین

محل صرف:۔ ڈوپٹہ سینے سے ڈھلکا جاتا ہے سنبھالتی جاتی ہے۔ (ایضاً) ڈوپٹا سینے سے ڈھلکا ہوا ہے۔ پائنچے گلاپچے پڑے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈُھلکنا:۔۱ (بضم اول) کسی گول چیز کا غلطاں ہونا (ڈھکنا) اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

جو میرے آنکھ سے پونچھے آنسو ابل پڑے اور اشک خوں میں
لہو کی دو بوتلیں بھری تھیں لگا جو ہاتھ آہ ہیں ڈھلک کر — امیر

ڈُھلکنا:۔۲ مائل ہونا۔ جھکنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمھارا کیا اعتبار کبھی اِدھر ڈھلکتے ہو کبھی اُدھر۔

ڈُھلکی:۔ دیکھو ڈھولکی۔

ڈِھلملانا:۔ (بکسر اول و سوم) لڑکھڑانا، جنبش کرنا۔ متذبذب ہونا۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈِھلمُل یقین:۔ (بالکسر اول و بالکسر چہارم و نیز بضم چہارم) متذبذب۔ ضعیف الاعتقاد۔ متلون المزاج۔ اردو، صفت۔ عوام کی زبان

محل صرف:۔ اور آپ ایسے ڈھلمل یقین حضرات کا تو کہیں ٹھکانا ہی نہیں جو سُنا فوراً تسلیم کر لیا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ عربی قاعدے سے ڈھلم الیقین بنا لیا گیا تھا جو اصولاً غلط تھا۔ رسم خط میں ڈھلمل یقین کر لیا گیا۔ بہر حال فصحا نہیں بولتے۔

ڈُھلنا:۔۱ (بضم اول) ڈھویا جانا۔ جیسے سب اسباب ڈھل گیا۔ اب کوئی چیز جانے کو باقی نہیں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ عوام کی زبان ہے فصحا ڈھو جانا بولتے ہیں۔

ڈُھلنا:۔۲ مائل ہونا۔ کسی طرف جھکنا۔ اردو۔ (نور اللغات)

(ڈگل مُجل قوانی) جان کو موت نے دل جذب چمن نے کھینچا
عاقبت گردن بلبل گئی ڈھل بر سر گل — شاد

(ڈھلی گھلی قوافی) راحت کہاں نصیب مریض فراق کو
سر تکیے پہ رہے بھی تو گردن ڈھلی رہے — بحر

قول فیصل:۔ اب بفتح اول بولتے ہیں۔ اس کا صرف گردن کے ساتھ زیادہ ہے۔ جیسا کہ اشعار بالا سے ظاہر ہے۔

ڈُھلنا:۔۳ کسی کا کسی کی طرف متوجہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں کام کا تم کو انداز ہرگز
جدھر ڈھل گئے ہو گئے بس اُدھر کے — حالی

ڈَھلنا:۔۱ (بفتح اول) سانچے میں ڈھالا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع یہ اشک سیپ کے سانچے میں بحر ڈھل جاتے — بحر

ڈَھلنا:۔۲ گزرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع خورشید کو زوال ہوا دو پہر ڈھلی — تعشق

ڈَھلنا:۔۳ (پھلوں کے لئے) پلپلا ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھلنے کے بعد آم کا وہ مزہ نہیں رہتا۔

ڈَھلنا:۔۴ بہنا۔ رواں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع مدتوں ضبط نے اشک آنکھ سے ڈھلنے نہ دیا — جلال

فرط غم سے نکل پڑے آنسو
پیاری آنکھوں سے ڈھل پڑے آنسو — انجم

ڈَھلنا:۔۵ کمزور ہو جانا۔ زین سے اترنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جھکایا تم کو حسن نے ہم غم سے ڈھل گئے
تم بھی کچھ اور ہو گئے ہم بھی بدل گئے — جلال

ڈَھلنا:۔۶ ایام جوانی یا حسن و جمال کا زوال پذیر ہونا اردو، فصیح، رائج۔

آغاز خط ہے ہو چکی دو دن کی چاندنی
جوبن سے اس کے چاند سے رخسار ڈھل گئے — بحر

ڈَھلنا:۔۷ گھٹنا۔ زوال ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

(دن) ہجر کا دن کیا قیامت ہو کہ ڈھلتا ہی نہیں — جرأت

قول فیصل:۔ تکمیلی صورت سے "ڈھل جانا" رائج ہے۔ جیسے آفتاب جو اس نے بنایا تھا وہ کاغذ ہو کر گر پڑا۔ دھوپ ڈھل گئی۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈَھلنا:۔۸ لٹک پڑنا۔ تنا ہوا نہ رہنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عورت لاکھ خوبصورت سہی چھاتیاں ڈھلنے کے بعد وہ بات نہیں رہتی۔

ڈَھلنا:۔۹ مضمون یا شعر کا بے ساختگی سے نظم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لعل لکھے جب سے مضمون ڈھل گئے فکر اسکی ہے
ان نگینوں کو تراشا جس نے وہ حکاک تھا — آتش

ڈَھلنا:۔۱۰ شراب کا گلاس میں ڈالا جانا۔ شراب وغیرہ کا پیا جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یہاں اشک ڈھلتے رہے رات بھر
برانڈی وہاں روز ڈھلتی رہی — جلال

وہ ہوں میکش عشق میں بے قرار
جہاں میں رہا خوب ڈھلتی رہی (قرار اللغات)

ڈھلنا :۔ نیچے کی طرف سرک جانا۔ فصیح، رائج۔

ڈھل کے شانے سے ڈوپٹا جو زکا سینے پر
بولے وہ مجھ سے کہ گرتے کو سنبھلتے دیکھا ~~ جلال لکھنوی

ڈھلوان :۱۔ (نون غنّہ) پھسلنے والا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھلوان :۲۔ (نونِ غنّہ) سلامی، ترچھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈھلوان، سے نسبتہً ڈھلوان زیادہ رائج ہے۔

ڈھلوانا :۔ (بضم اول) اسباب اٹھوانا۔ بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کروانا۔ اردو متعدی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اتنا سامان تھا پلیٹ فارم سے یہاں تک قلیوں سے ڈھلوانے میں دو گھنٹے صرف ہو گئے۔

ڈھلوانا :۔ (بفتح اول۔ متعدی) سانچے میں بنوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جس وضع کی ہم نے بتائی تھی اس وضع کی ڈال اس نے ڈھال کے نہیں دی اس کو پھر سے ڈھلوا (ڈ) بھاڑ میں یہ ڈال بری معلوم ہوگی۔

ڈِھلوانسی :۔ فلاخن۔ ہندی۔ مؤنث۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عوام لکھنؤ گوپھن کہتے ہیں۔

ڈھلوائی :۔ (بضم اول) بوجھ اٹھوانے یا ڈھلوانے کی مزدوری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اتنے سے سامان کی ڈھلوائی پانچ روپے اور تم نے دے بھی دیے۔

ڈھلَیا :۔ ڈھالنے والا۔ ہندی۔ عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈھلیّا، کہتے ہیں۔

ڈھلَیت :۱۔ (بفتح دال ہندی ثقیلہ وفتح لام) ڈھال باندھنے والا، وہ شخص جو سلاح بند ہو، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

ڈھلَیت :۲۔ سانچے میں ڈھالنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈھلَیّا کہتے ہیں۔

ڈھلیت :۳۔ گاؤں کا چوکیدار (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھلی ہوئی :۔ سانچے میں ڈھالی ہوئی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ در قلعہ بند کیا، توپیں برجی وآہنی ڈھلی ہوئی لگائیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈِھمڈِھمی :۔ خنجری۔ ڈفلی۔ ہندی۔ مؤنث۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب ہندی اردو لغت نے ڈِمڈِمی بھی لکھا ہے جس کے معنی "ایک ساز کا نام" لکھتے ہیں۔ بہت ممکن ہے یہی ڈِمڈِمی، بدل کے ڈھمڈھمی، ہو گئی ہو۔ مؤلف مذکور نے ڈِھمڈِھمی (بکسر ہر دو دال ہندی) بھی لکھا جس کے معنی وہی لکھتے ہیں جو صاحب نور اللغات نے تحریر کیے ہیں۔

میر حسن کی مثنوی کے ایک شعر سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ڈھمڈھمی دہلی کی زبان میں رائج تھا۔

کوئی دائرے میں بجا کر پرن ~~ میر حسن
کوئی ڈھمڈھمی میں جتا اپنا فن ~~ دہلوی

لکھنؤ میں بجائے ڈھمڈھمی کے دھمدھمی مستعمل تھا مگر اب عام طور سے رائج نہیں ہے۔ مثال ملاحظہ ہو۔

• ایک طرف عیاروں کے غول دھمدھمیاں بجاتے شنگیں بھرتے (طلسم ہوش ربا)

ڈھمک :۔ امک کا تابع مہمل۔ امک ڈھمک ملا کے ایرا غیرا کے معنی میں بولتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ یاد رکھو امک کی لفظ کبھی تنہا نہ بولی جائے گی ہمیشہ ڈھمک کے ساتھ اس کا استعمال ہوگا یعنی جب کبھی کہیں گے امک ڈھمک کہیں گے۔

ڈھمکا :۔ 'امکا' کا تابع مہمل۔ ایرا غیرا۔ ایسا ویسا شخص۔ امکا ڈھمکا ملا کے حقارت سے کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ تانیث کے لئے امکی ڈھمکی، کہتے ہیں۔ جیسے :۔ ماں :۔ (بیٹی سے) تم اردو کی قواعد بھی پڑھتی ہو یا صرف اردو ہی اردو؟

بیٹی :۔ جی ہاں امی جان پڑھتی ہوں استانی جی نے آج لفظوں کی تذکیر و تانیث بتائی ہے۔

ماں :۔ اچھا بتاؤ امکا ڈھمکا کی تانیث کیا ہے؟

بیٹی :۔ امکن ڈھمکن۔

ماں :۔ اوئی بیٹی امکن ڈھمکن نہیں امکی ڈھمکی کہتے ہیں۔

ڈھنڈار۔ ڈھنڈھار :۔ بہت بڑا اور ڈراونا گھر، غیر آباد مکان۔ ویران مقام۔ وہ جگہ جو کشادہ ہونے کے باوجود سنسان اور بے رونق ہو۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

سخت دل چاہیے فرقت کا الم سہنے کو
(گھر) دے چلے ہو مجھے ڈھنڈار مکاں رہنے کو ~~ نفیس
(جگہ) محل صرف :۔ یہ ڈھنڈھار ملک جانے اور ہم۔
(اودھ پنچ)

ڈھنڈس :۔ جستجو۔ تلاش۔ اردو، مؤنث، متروک۔

قول فیصل :۔ اس کا صرف 'مچی ہونا' کے ساتھ (ڈھنڈس مچی ہونا) تھا جیسے "نواب صاحب کے یہاں سے تو ہم ابھی ابھی آرہے ہیں۔ وہاں ڈھنڈس مچی

ہوئی ہے۔ یہ چل کہاں دیے؟ (فسانۂ آزاد)
اب عورتیں اور عوام 'ڈھنڈیا' بولتے ہیں۔

ڈُھنڈنا:۔ تلاش ہونا۔ ہندی۔ عوام کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈھونڈھا جانا کہتے ہیں۔
ڈھنڈنا (بصورت لازم) کوئی نہیں بولتا۔

ڈُھنڈوانا:۔ (متعدی المتعدی) تلاش کرانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے کہا ہمارے آبا کا نام امیہ جادو اور ہمارا نام گلرنگ جادو، باجی ہمارے گھر چلو۔ بہار نے کہا تمھیں گھر اچھی طرح یاد نہیں ہے تم ہمارے ساتھ چلو میں گھر تمھارا لوگوں سے ڈھنڈوا کر تمھارے باپ کو بلوا بھیجوں گی۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈِھنڈُورا:۱۔ (بکسر اول و واؤ مجہول) منادی کا ڈھول جو حاکم کے حکم سے کسی امر کے اعلان کے واسطے بجاتے ہیں تاکہ ہر شخص آگاہ ہو جائے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پاؤں سے ساز کھلا بادیہ پیمائی کا
جو بھیجو لا تھا ڈھنڈورا ہوا رسوائی کا بحر

قول فیصل:۔ دہلی میں بفتح اول (ڈھنڈورا) کہتے ہیں۔

ڈِھنڈُورا:۲۔ منادی۔ اعلان۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ڈھنڈورا شہر میں، بچہ بغل میں لا اعلم

ڈِھنڈورا پٹنا:۔ (لازم) منادی کا ڈھول بجنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسی وقت شب کو ڈھنڈورا پٹا جرندوں پرندوں نے یہ سب خبریں آ کر ملکہ مہ رخ کو سنائیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ تکمیل فعل کے لئے 'ڈھنڈورا پٹ جانا' بولتے ہیں۔ جیسے "اب سرکار کے حکم سے ڈھنڈورا پٹ گیا ہے کہ خبردار جمعرات اور بدھ کو کوئی نہ نکلے۔" (سیر کہسار)

ڈھنڈورا پٹوانا:۔ ڈھول بجوا کے کسی امر کا اعلان کروانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دس دن پہلے ڈھنڈورا پٹوایئے کہ فلاں تاریخ کو سر شام سے بڑے بڑے کھیل اور بڑے بڑے تماشے ہوں گے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ مطلق اعلان کروانے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے "سو برس کا بوڑھا آدمی ہے چھکے سے لے آئیں گے بات کیوں کر پھوٹے گی بھلا کیا ڈھنڈورا پٹوانے جائے گا"
(سیر کہسار)

ڈِھنڈورا پھرنا:۱۔ رسوائی ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

دے کے دل میں جانصاحب کو نہیں رسوا ہوئی
گھر محبت کا بکا لوگو ڈھنڈورا پھر گیا
(جانصاحب)

ڈھنڈورا پھرنا:۲۔ منادی ہونا۔ اعلان ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

ڈھنڈورا شہر میں اُس دن پھرا تھا الف لیلہ
رواں یہ حکم عام بادشا تھا نو منظوم

ڈھنڈورا پھرنا:۳۔ شادی ہونا۔

سلامی کی توپیں چلیں چار سو فرہنگ اثر
ڈھنڈورا پھرا شہر میں کو بکو [بحوالہ نور اللغات

قول فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے 'ڈھنڈورا پھرنا' بمعنی 'شادی ہونا' نہیں بلکہ 'منادی ہونا' لکھا ہے اور یہی درست بھی ہے شعر میں 'ڈھنڈورا پھرنا' کا مفہوم 'خوشی کا غلغلہ ہونا' لیا بھی جا سکتا ہے۔

ڈِھنڈورا پیٹنا:۱۔ کسی امر کے اعلان کے لئے منادی کا ڈھول بجانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھنڈوریے سے کہنا کہ کل ڈھنڈورا پیٹنا بہت ضروری ہے ورنہ تاریخ نکل جائے گی۔

ڈھنڈورا پیٹنا:۔ (کنایتہ) جابجا کہتے پھرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ارے کوئی یہ ہونٹ کیوں کر سیئے
ڈھنڈورا نہ پیٹو خدا کے لئے شوق قدوائی

ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی چیز دور دور تلاش کرنے کے بعد کہیں قریب ہی نکلے۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ شاہ زمانی بیگم بولی اوئی بوا تمھاری بھی وہی کہاوت ہوئی ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ خود تمھارے محلے میں مولوی محمد فاضل کی چھوٹی بہو لاکھ اُستانیوں کی ایک استانی ہے۔ (نبات النعش)

قول فیصل:۔ عورتیں اور عوام لکھنؤ اس محل پر "بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا" بولتے ہیں۔

ڈھنڈوریا:۔ منادی کرنے والا۔ اردو، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھنڈوریا قصبے بھر میں کہتا پھرا کہ خلق خدا کا، ملک سرکار کا۔ حکم پریسیڈنٹ بہادر کا کہ نیب ٹولے میں ایک کمیٹی ہوگی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے ڈھنڈورچی بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈُھنڈیا:۔ (بضم اول و نون غنہ) تلاش، جستجو، اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ 'پڑی ہونا' کے ساتھ (ڈھنڈیا پڑی ہونا) اور 'مچی ہونا' کے ساتھ (ڈھنڈیا مچی ہونا) بولتے ہیں اور 'ہونا' کے ساتھ (ڈھنڈیا ہونا) بھی مستعمل ہے جیسے "صبح کو چور کی ڈھنڈیا ہوئی وہ کہاں ملتا ہے۔" (امراؤ جان ادا)

ڈھنکنا:۔ بند ہونا۔

(فقرہ) سب برتن ڈھنکے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ موجودہ دور میں بغیر نون غنہ ڈھکنا

بولتے اور لکھتے ہیں۔

ڈھنگ ۱۔ انداز، قرینہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جس پہ گری وہ خاک سیہ وقت جنگ تھا
اس شعلہ رو کے سایے میں بجلی کا ڈھنگ تھا ۔ مونس

ڈھنگ ۲۔ رویہ، چال چلن۔ اردو، مذکر۔

محل صرف:۔ تمھارے سر کی قسم کئی بار منھ تک بات آئی مگر تمھارا ڈھنگ دیکھ کر جرأت نہ ہوئی کہ پوچھوں۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل:۔ اب اس معنی میں 'رنگ' کے ساتھ ملا کے (رنگ ڈھنگ) بصیغۂ جمع بولتے ہیں جیسے تم جن صاحب زادے کی بات چیت کر رہے ہو سنا ہے اُن کے رنگ ڈھنگ کچھ اچھے نہیں ہیں لڑکی کا معاملہ ہے یوں اندھے کنوئیں میں کیونکر ڈھکیل دوں۔

ڈھنگ ۳۔ آثار، علامت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بولا وہ ڈر ہے اس کے آنے کا ۔ عالم بیگم شاہ
ڈھنگ سب ہے جان جانے کا ۔ اودھ

ڈھنگ ۴۔ ہنر، سلیقہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب کبھی بے تکی۔ کبھی کوئی ڈھنگ کی بات نہ کی۔

ڈھنگ اُڑانا:۔ انداز کی نقل کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع اُڑائے تم نے ہیں کیوں شفقتوں کے پیالے ڈھنگ ۔ جان صاحب

ڈھنگ برتنا:۔ (لازم) ۱۔ کسی وضع کا برتاؤ کرنا، وضعداری نباہنا ۲۔ چال چلنا ظاہری برتاؤ کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھنگ بگڑا ہوا ہے:۔ حالت بگڑی ہوئی ہے، معاملہ نازک ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھنگ بندھنا:۔ آثار ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

بندھ گیا ابر میں بے یار مری موت کا ڈھنگ
تو بھی اے برق چمک خنجر قاتل ہو کر ۔ اسیر

ڈھنگ پر چلنا:۔ کسی انداز پر چلنا، کوئی روش اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اور ہی ڈھنگ پہ چلتی ہے یہ
نظم و ترتیب بدلتی ہے یہ ۔ مرزا سودا

ڈھنگ پر لانا:۔ ڈھب پر لانا، کسی رستے پر لانا، موافق بنانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ اس جگہ 'ڈھب پر لانا' بولتے ہیں۔

ڈھنگ ڈالنا:۔ کسی کام کی بنا کرنا، کوئی کام شروع کرنا، طرح ڈالنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھنگرا:۔ جوان، قوی بازو۔ اردو، لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں 'ڈھٹینگڑا' کہتی تھیں اور غصے کے محل پر بولتی تھیں جیسے:۔ اسی لیے شعلہ نے پال کر تجھے اتنا بڑا ڈھٹینگڑا کیا تھا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھنگ سے:۔ قرینے سے، قاعدے سے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس سے بدتر حالت اور کیا ہوگی کہ ۳ برس بیاہ کو ہوئے اور ڈھنگ سے ایک دن اپنے گھر میں رہنا نصیب نہیں ہوا۔ (توبۃ النصوح)

ڈھنگ سیکھنا:۔ کسی کی روش اختیار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈھنگ کرنا:۔ ترکیب کرنا، تدبیر کرنا، صورت نکالنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ بیلدار نکلے اور جنگل کی جھاڑیاں کاٹ کر میدان صاف کرنے لگے۔۔۔ کہیں نقب لگائی کسی جا سُرنگ کا ڈھنگ کیا (طلسم ہوشربا)

ڈھنگ نکالنا:۔ طرز نکالنا، نیا طریقہ ایجاد کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تم چھپر کھٹ میں ہم جنازے پر
کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا ۔ ناسخ

ڈھُو ۱۔ (بفتح اول و واو معروف، بروزن مٹو) بڑے قد کا، بڑے تن و توش کا، لمبا تڑنگا۔ اردو۔

محل صرف:۔ اتنا بڑا 'ڈھو' ہوگیا مگر عقل نہ آئی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ پیش کردہ مفہوم میں 'ڈھو' کا جو مفہوم ہے وہ دہلی سے مخصوص ہے عوام لکھنؤ ایسے محل پر غصے کے ساتھ لونبڑ کہتے ہیں۔

تن و توش والے کے معنی میں ہیبت ظاہر کرنے کے لئے زور دینے کے محل پر ڈھسو کا ڈھو کہتے ہیں۔ جیسے:۔ "آنکھ بند ہوتے ہی دیکھتا کیا ہوں کہ ڈھسو کا ڈھو، ایک آدمی میرے سرہانے کھڑا ہے" مگر اب یہ لفظ ان معنوں میں قلیل الاستعمال ہو گیا ہے۔

ڈھُو ۲۔ لڑکوں کا ایک کھیل جس کو کبڈی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'کبڈی' ہی کہتے ہیں۔

ڈھُو ۳۔ تاؤ بھر کا یا پون تاوا یا پتی کم تاؤ کا کنکوا۔ اردو، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ابھی میرے کوٹھے پر یہ ڈھو کنکوا گرا تھا۔

ڈھوا:۔ ڈھویا۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ "ڈھویا" ہی بولتے تھے جو

متروک ہو گیا ہے۔ اب اسی معنی میں ڈالی مستعمل ہے۔

ڈھوا: (بکسر اوّل و تشدید واو) تاؤ بھر کا کنکوا۔ اردو، مذکر۔ پتنگ بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف: ارے تعجب کی بات ہے کہ تمھارے اتنے بڑے ڈھوے لڑکے نے بانچھ سے کاٹ دیا۔

ڈھوانا: ڈھانا کا متعدی المتعدی (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھوائی: ڈھونے کی اُجرت۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

قول فیصل: فصحا 'ڈھلائی' کہتے ہیں۔

ڈھوبرا: ۱ مٹی کا پرانا برتن۔ ٹھیکرا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھوبرا: ۲ (کنایتہً) پرانا کچا گھر (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھوڈا: ۱ قالب، ڈھانچہ ۲ گنواں تعزیہ ۳ گھر، جھونپڑا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھوڈا: ۴ کارخانہ۔ کاروبار۔ جیسے ڈھوڈا چل نکلا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھوڈا: ۵ ظاہری شان و شوکت۔ دکھاوے کی ٹیپ ٹاپ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

محل صرف: نہیں معلوم کس وقت بلا دا آوے اور یہ سارا ڈھوڈا دھرا کا دھرا رہ جائے۔ (رویائے صادقہ)

ڈھوڈا بنائے رکھنا: قدیمی حالت یا عزت بنائے رکھنا۔ ظاہری حیثیت درست رکھنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ڈھور: مویشی۔ پاو چوپایہ۔ مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

ڈھورا: ۱ مویشی، ڈانگر، گائے بھینس۔ ہندی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھورا: ۲ مال و دولت، دھن۔ ہندی۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اردو میں مستعمل نہیں۔

ڈھورا: ۳ غریب و مسکین۔ نیک، سیدھا سادھا۔ ہندی، مذکر۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف: ڈھوروں کے گھر کوتے مہمان (فرہنگ آصفیہ)

ڈھوروں کے گھر کوتے مہمان: نیکوں میں بد شامل۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

ڈھوسر: (واو مجہول) بنیوں کی ایک قوم۔ برہمنوں کی ایک قوم۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل: بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈھوکا: (واو مجہول) پانچ پانچ کر کے کنڈوں کی گنتی کی جاتی ہے ان میں ہر پانچ کا مجموعہ 'ڈھوکا' کہلاتا ہے۔ اردو، مذکر، اپلے اور کنڈے وغیرہ بیچنے والوں کی اصطلاح۔

ڈھو، کا ڈھو: قد میں بڑا اور وزنی۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف: ذرا سی گولی ڈھو، کے 'ڈھو کو گرا دیتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: عوام اور بچے بڑے کنکوے کو بھی کہتے ہیں۔

ڈھوک ڈھاک بتانا: ٹالنا، آج کل کرنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

ڈھوکنا: اس طرح چھپ کر شکار کرنا کہ شکار کا جانور نہ دیکھے۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھول: (واو مجہول) ایک مشہور باجا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ایسے کبھی نہ ہوں گے فرشتے بھی نور کے
حوروں کے شور ڈھول سہتے ہیں دور کے — برق

محل صرف: بھلا یہاں کیسا بیاہ ہے نہ ڈھول نہ شہنائی ہماری شامت آئی (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: بجنا بجانا کے ساتھ صرف ہے۔

بجیرا پکھاوج گلے ڈال ڈھول
بجاتے تھے اس جا کھڑے بانڈ غول — میر حسن

ڈھولا: ۱ (واو مجہول) وہ پکا یا کچا مخروطی اور اونچا نشان جو کھیتوں اور زمین کی حد قائم کرنے کے لئے بنا دیا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھولا: ۲ طاق اور گنبد کا قالب۔ اردو، مذکر۔ (معماروں کی اصطلاح)

ڈھولا: ۳ پیارا، معشوق۔ اردو، صفت۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھولا: ۴ بیوقوف، احمق۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل: اب متروک ہے۔

ڈھولا باندھنا: پاڑھ کے اوپری حصے پر پٹڑے رکھ کے مٹی بچھا دیتے ہیں تاکہ کچی چھت یا ڈاٹ بن سکے اسی کو ڈھولا باندھنا کہتے ہیں، اردو صرف، معماروں کی اصطلاح۔

محل صرف: پہلے ڈھولا باندھتے ہیں اس کے اوپر سے سلیپ لگتی ہے۔

ڈھولا بندی: حد بندی۔ کھیت یا زمین کی سرحد پہچاننے کے لئے مخصوص قسم کا مخروطی نشان بنانا، اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھول بجانا:۔ (کنایۃً) شہرت دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'ڈھول پیٹنا' کہتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ڈھول دھرانا:۔ ڈھول بجوانا۔ اردو مصرف۔ متروک۔

ضاحک کی اہلیہ نے ڈھول اپنے گھر دھرایا
بے وجہ رات ساری ہمسایوں کو جگایا — سوداؔ

ڈھول دھمکا: (دوسرا دال فارسی) بہت سامان۔ بہت اسباب۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھول ڈھمکا: دھوم دھڑکا۔ دھوم دھام، باجا گاجا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ نہ باجا نہ گاجا نہ ڈھول نہ ڈھمکا (ایاغی)

ڈھول سے کھال بھی گئی:۔ جو کچھ باقی تھا وہ بھی جاتا رہا۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

قول فیصل:۔ نکہت دہلوی نے اس کہاوت میں ذرا سا تصرف کیا ہے۔ یعنی لفظ 'بھی' جو 'کھال' سے پہلے ہونا چاہئیے 'کھال' کے بعد لائے ہیں۔ 'بھی' کی جگہ بدل جانے کی وجہ سے اس مثل کا مفہوم کچھ سے کچھ ہو گیا۔ شاعر مذکور نے ڈھول سے بھی کھال گئی کہا ہے۔ "ڈھول سے بھی کھال گئی" کا تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی اور چیز سے بھی کھال جا سکتی ہے۔

دلِ نالاں کا آبلہ پھوٹا
ہے مثل ڈھول سے بھی کھال گئی — نکہت دہلوی

ڈھولک:۔ (واؤ مجہول و فتح لام) چھوٹا ڈھول۔ اردو، مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ڈھولک جو لگی بجنے تو وال سب کو ہوا وجد
کوئی کودے کوئی رہ سے کوئی نعرہ زناں ہے — سوداؔ

ڈھولکی:۔ (بضم اوّل و سکون لام) چھوٹا ڈھول۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک حضرت ڈھولکی تھپتھپاتے ہیں اور شاملنے کی دھن میں گاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب اس معنی میں عوام لکھنؤ بولتے ہیں۔

ڈھولکیا:۔ (واؤ غیر ملفوظ و فتح لام و سکون کاف) ڈھول بجانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈھول بجانے والے کو 'ڈفالی' کہتے ہیں۔ بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں ڈھولکیا (بواؤ مجہول و کسر لام و سکون کاف) ہے۔

ڈھول کے اندر پول:۔ ظاہری نمائش بہت اندر سے کچھ نہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'پول' کی جگہ 'خول' زیادہ کہتے ہیں۔ جیسے "نواب صاحب ظاہری شان و شوکت پر مرے جاتے ہیں ہے ہوئے کچھ نہیں ڈھول میں خول ہے"

ڈھولکی کا:۔ ایک قسم کی گالی، چڑھانے کے طور پر کہتے ہیں۔ اردو، بازاری زبان۔

محل صرف:۔ بڑا ہی تیز لڑکا ہے کل میں نے ڈھولک والے کو آواز دی تو کہتا ہے ڈھولکی کا میں پیچھے دوڑا تو بھاگ کے ایک گھر میں گھس گیا۔

ڈھولکی والا:۔ ایک قسم کی گالی۔ اردو، بازاری زبان۔

محل صرف:۔ کون ڈھولکی والا کہتا ہے کہ میں نے تمہیں گالی دی تھی۔

ڈھولنا ۱:۔ (واؤ مجہول و سکون لام) گول اور لمبا سونے چاندی کا زیور جس کی صورت ڈھول سے مشابہ ہوتی ہے۔ عورتیں ریشم کے تاروں سے گندھوا کر گلے میں پہنتی ہیں۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ گلے میں چاندی کا ڈھولنا ہاتھوں میں چاندی کے کڑے شیر دہاں قبلہ و کعبہ کی ڈیوڑھی پر آئے (فسانۂ آزاد)

ڈھولنا ۲:۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے کا وہ بڑا نقرئی یا طلائی گول یا چوکور یا ہشت پہل تعویذ جس میں چھوٹی تقطیع کا قرآن یا کوئی دعا رکھی ہوئی ہو۔

ہفت ہیکل میں ڈھولنے کی وہ شان
حافظ جاں ہے جس میں خود قرآن — عروجؔ

قول فیصل:۔ مطلق قرآن پر بھی اس کا اطلاق ہوتا تھا جو عورتوں کی زبان تک محدود رہا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اس معنی میں لکھا۔

ڈھولنا ہاتھوں پر ہونا:۔ قرآن کی قسم کھانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

دیدے پھوٹیں گے ایسی باتوں پر
ہر گھڑی ڈھولنا ہے ہاتھوں پر — شوقؔ لکھنوی

ڈھولی:۔ دو سو پانوں کا مجموعہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

منہ عبث چڑھتے ہو تنبولی کے
کھلنے والے ہو پیسے ڈھولی کے — سفیرؔ (گلشن عشق)

قول فیصل:۔ اس کی جمع الف نون کے ساتھ 'ڈھولیاں' اور واؤ نون کے ساتھ اپنے محل پر 'ڈھولیوں' ہے۔

خوبان سبزہ رنگ کی پورب میں کیا ہو قدر
جب دو دو پیسے بکتی ہوں پانوں کی ڈھولیاں — مصحفیؔ

ڈھونا ۱:۔ بوجھ اٹھانا۔ سر پر یا چوپائے پر یا گاڑی پر لاد کے بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

نہیں مجال اٹھائے جو ہجر کی سختی
اگر پہاڑ کے پتھر بھی کوئی ڈھوتا ہو — داغؔ

قول فیصل:۔ اظہار کثرت کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

پھر تو صدقے اتارے ہونے لگے
زر و انعام لوگ ڈھونے لگے — قلقؔ

ڈھونا ۲:۔ اٹھائے جانا: چوری سے لے جانا۔ عورتوں

کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں 'ڈھولے جانا' زبانوں پر ہے جیسے :۔ "رات کو محلے میں ایک زبردست چوری ہو گئی چور سب سامان ڈھولے گئے' ایک تار کا چھلا بھی نہیں چھوڑا۔"

صاحب فرہنگ آصفیہ نے انھیں معنوں میں 'ڈھونا' لکھ کے اس کی یہ مثال دی ہے۔ "سب مال ڈھو کر لیگئے" لکھنؤ میں "ڈھو کرلے گئے" کی جگہ "ڈھولے گئے" کہیں گے یہ عورتوں کی خاص زبان ہے۔

ڈھونچا :۔ ساڑھے چار کا پہاڑہ۔ اردو، مذکر، علم حساب کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ جوانی میں روپے کے ٹکے گن لیتا تھا۔ اب بھی آٹھ آٹھ آنے دو دو دفعہ میں گن سکتا ہوں مگر پہاڑہ کسی حلوائی کے لونڈے سے پوچھیے ڈھونچے پونچے سے یہاں نفرت ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھونڈ (واؤ مجہول) خراب خستہ، ضعیف کمزور، جیسے بوڑھا ڈھونڈ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھونڈ :۱ (واؤ معروف) تلاش، جستجو، اردو، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھونڈ :۲ ہانک، پکار۔ اردو، دہلی کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

ڈھونڈ پھرنا :۔ تلاش کر کے ناکام پھرنا۔

چمن دہر کو ہم ڈھونڈ پھرے مثل نسیم
غیر جام مے گلگوں گل بے خار نہیں
ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ "ڈھونڈ پھرے" کا مفہوم ہوا "ڈھونڈتے پھرے مگر ناکام رہے" نہ کہ جو مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے۔ ڈھونڈ پھرنا اب نہیں بولتے۔

ڈھونڈ ڈھانڈ :۱ سراغ، تلاش، کھوج، ہندی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس معنی میں مستعمل نہیں۔

ڈھونڈ ڈھانڈ :۲ تلاش کر کے، ڈھونڈ کے۔ اردو صرف، متروک

محبوب انھیں کہا تو مرقع سے ڈھونڈ ڈھانڈ
دی آپ نے مجھے میاں محبوب کی شبیہ
انشاء

قول فیصل :۔ اب اس محل پر 'ڈھونڈ ڈھانڈ کے' مستعمل ہے۔ یعنی 'کے' کو حذف کر کے نہیں بولتے۔ 'کے' کی جگہ 'کر' بھی ہے جو فصیح نہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں 'ڈھونڈ ڈھانڈ کر' درج ہے۔ جیسے "صاحب ہم تو ڈھونڈ ڈھانڈ کر خبریں لائیں آپ دن بھر پنگ میں اونگھا اور مٹھائی ٹونگا کریں۔" (فسانۂ آزاد)

ڈھونڈ لاؤ تو بتا دیں :۔ عورتیں ٹالنے کے موقع پر ظرافت سے کہتی ہیں۔ اردو فقرہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہماری چھوٹی بھابی بڑی خوش مزاج اور ہنس مکھ ہیں جب کبھی پوچھتا ہوں کہ بھابی جان بھائی صاحب کہاں ہیں ہنس کے کہتی ہیں ڈھونڈ لاؤ تو بتا دیں۔

قول فیصل :۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

ڈھونڈھا ڈھانڈی :۔ تلاش، جستجو، اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ 'مچی ہونا' کے ساتھ (ڈھونڈھا ڈھانڈی مچی ہونا) بولتے ہیں جیسے : کل سے گھڑی کھو گئی ہے ڈھونڈھا ڈھانڈی مچی ہوئی ہے۔ ابھی تک نہیں ملی۔

ڈھونڈھتا پھرنا :۔ تلاش کرتا پھرنا، جستجو کرتا پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ قمران نے جب برق کو رہا کیا تھا اس وقت سے تغیر حال برق تھا۔ ادھر ہر جگہ ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

ایضاً۔ اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ ہندو چیونٹیوں کے بل ڈھونڈتے پھریں (سیر کہسار)

ڈھونڈتے ڈھونڈتے پریشان ہو جانا :۔ بہت ڈھونڈنا۔ دیر تک ڈھونڈنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے گھڑی کہاں رکھدی ہم ڈھونڈتے ڈھونڈتے پریشان ہو گئے نہیں مل رہی ہے۔

قول فیصل :۔ پریشان ہو جانا کی جگہ 'عاجز ہو جانا' یا 'تھک جانا' بھی کہتے ہیں۔

ڈھونڈھ کر :۔ تلاش کر کے، جستجو کر کے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس حقیرہ سے ممکن نہیں کہ مہ جبین کو ڈھونڈھ کر گرفتار کرے (طلسم ہوش ربا)

ڈھونڈھ لانا :۔ تلاش کر کے لے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ملکہ نے کہا دل آرام آئے تو میں چلوں۔ اُس نے کہا میں آپکو پہونچا کر اسے بھی ڈھونڈ لاؤنگی۔

(طلسم ہوش ربا)

ڈھونڈ مارنا :۔ بہت ڈھونڈنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ مغلانی۔ جو حضور بتا دیں تو اور تو لونڈی کی حیثیت نہیں مگر ایک سیر مٹھائی نذر کرتی ہوں حضور سارے میں ڈھونڈ مارا کہیں پتا ہی نہیں ملتا۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ تذکیر کے لئے 'ڈھونڈ مارا' مستعمل ہے جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے اور تانیث کے لئے 'ڈھونڈ ماری' بولتے ہیں جیسے "ساری کوٹھری ڈھونڈ ماری بکس کا کہیں پتا نہ چلا نہ معلوم زمین کھا گئی کہ آسمان۔"

ڈھونڈھنا :۔ سراغ لگانا۔ تلاش کرنا۔ پتا لگانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ملازمانِ سلیمان واسطے اسباب لے جانے کے اس باغ میں، جو اجلال کے لئے خالی ہوا تھا فرد فرد ڈھونڈھتے تھے (طلسم ہوش رُبا)

ہو اگر منزل راحت کی تلاش اے اکبر — اکبر
وہ جگہ ڈھونڈھ تمنّا کی جہاں راہ نہ ہو — (الٰہ آبادی)

قول فیصل :۔ اب اس کا رسم خط 'ڈھونڈنا' ہے۔

ڈھونڈھ نکالنا :۔ سراغ لگا لینا۔ بڑی تلاش و جستجو کے بعد مطلوب کو حاصل کر لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یار کو ڈھونڈھ نکالا کہیں لشکر اترا
جب میں اُترا کسی خیمے کے برابر اترا — اسیر

ڈھوں ڈھوں پوں پوں :۔ (بواو مجہول) غل غپاڑا ہنگامہ۔ جس میں باجا گاجا بھی شامل ہے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ شادی کرو تو قاعدے سے کرو اس ڈھوں ڈھوں پوں پوں سے کیا فائدہ۔

ڈھونڈھے نہ پانا :۔ انتہائی تلاش کے باوجود بھی نہ حاصل کر سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گم ہوں گے ایسے ڈھونڈھے کبھی پائے نہ جائیں گے
کھو دے گی ہم کو فکر تمھارے سراغ کی
(آتش)

قول فیصل :۔ انھیں معنوں میں صاحب فرہنگ آصفیہ نے ڈھونڈا نہ پانا بھی، لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ مؤلف فرہنگ نے یہ شعر مثال میں پیش کیا ہے :۔

تن لاغر مرا ہے تار نفس جوں سوزن — شاہ نصیر
تو نہ ہوتا تو یہ ڈھونڈا کبھی نہ پایا ہوتا — دہلوی

ڈھونڈھے نہ رہنا :۔ ناپید ہونا، کم یاب ہونا۔ نام کو نہ رہنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان

بل بے وحشت ترے مجنون محبت کی کہ بس
وحش طیر اب کوئی ڈھونڈھے نہ بیاباں میں رہا — جرأت

ڈھونڈھے نہ ملنا :۔ بڑی جستجو کے بعد بھی دستیاب نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رلا ہے وصل سے یہ جسم کو خلعت تفاخر کا
کہ اب ڈھونڈھے نہیں ملتا مزاج اک اک عنصر کا — اسیر

ڈھونگ :۔ (واو مجہول و نون غنہ) فریب، دغا، مصنوعی باتیں، دھوکا دینے کا ظاہری سامان۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کیسا جن اور کیسا آسیب یہ سب مکاروں کے ڈھونگ ہیں۔

ڈھونگ باندھنا :۔ ظاہری عزت یا ٹیپ ٹاپ بنانا، اردو، دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ صرف نہیں لکھا۔ نہ 'ڈھونگ' کی لفظ لکھی ہے۔ تلاش کے بعد دہلی کے ایک قدیم اردو لغت میں ڈھونگ باندھنا مل گیا۔ ڈھونگ باندھنا کے جو معنی صاحب نور اللغات نے لکھے ہیں لفظ بلفظ وہی معنی اُس لغت میں درج ہیں یہ مطبوعہ لغت میرے کتب خانہ میں موجود ہے مگر سرورق غائب ہونے کی وجہ سے نام کا سُراغ نہیں مل سکا۔

ڈھونگ رچانا :۔ بہانا کرنا، جھوٹا الزام لگانا چالبازی کرنا۔ اردو صرف۔

رنگ میں ڈوبی کوپل پھوٹی بوٹا بوٹا جھوم گیا — اثر
بادِ صبا نے ڈھونگ رچایا ہو نہ ہو بھونرا گھوم گیا — لکھنوی
(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ ڈھونگ رچانا کا مفہوم وہ کام کرنا ہے جس سے لوگ فریب میں مبتلا ہوں۔ اس کا مفہوم جھوٹا الزام لگانا ہرگز نہیں۔

ڈھوہ کا ڈھوہ :۔ (واو مجہول)، بہت موٹا، یکم شحیم، بڑے تن و توش والا۔ اردو، متروک۔

محل صرف :۔ ایک فنس پر ایک جوان رعنا ڈھوہ کا ڈھوہ پچیس برس کا ین چلنے پھرنے کے دن لدا ہوا جا رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب اس جگہ 'ڈھوئی کا ڈھوئی' بولتے ہیں۔

ڈھوئی :۔ اینٹوں کا بوجھ جو ایک بار لے جا سکیں۔ بیشتر ان اینٹوں کے بوجھ کو کہتے ہیں جو گدھوں پر لے جاتے ہیں۔ اردو، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈھوئی والا :۔ وہ شخص جو اینٹیں گدھوں پر لاد کر کہیں پہنچاتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم نہیں بولتے۔

ڈھویا :۔ (واو مجہول) پھل، پھول، ترکاری، یا کسی فصلی میوے کی ڈالی جو مالن یا باغبان امیر کے حضور میں نذر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اردو، مذکر، دیہات کی زبان۔

قول فیصل :۔ ہندی میں اس کی اصل 'ڈھوا' ہے اہل لکھنؤ اس جگہ 'ڈالی' ہی بولتے ہیں۔

ڈھویا ڈھائی لگانا :۔ ادھر کا سامان اٹھا کے اُدھر رکھنا اور اُدھر کا ادھر رکھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ کیا ڈھویا ڈھائی لگا رکھی ہے میری سب چیزیں ادھر کی ادھر ہو گئیں۔

قول فیصل :۔ "کرنا" کے ساتھ "ڈھویا ڈھائی کرنا" بھی کہتے ہیں۔ جیسے ڈھویا ڈھائی ہی کرتی رہو گی کہ کھانا بھی پکے گا۔

ڈھہنا :۔ منہدم ہونا۔ دیوار و مکان کا گرنا۔

اردو، متروک

ع ہزاروں قصر تن ٹیلے ہوئے بیکوں میں ڈھہہ ڈھہہ کر — قاؔد

قول فیصل:۔ اب 'ڈھہنا' کے بجائے 'ڈھینا' یا 'ڈھے جانا' رائج ہے۔

ڈھنا ۲ غرور جاتا رہنا۔ دعوی باطل ہو جانا۔

ترا آسماں ناز قوت نہ کر — شادؔ لکھنوی
یہاں سام کا زور بل ڈھہہ گیا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ شاعر نے زور بل ڈھہہ جانا کہا ہے نہ کہ صرف ڈھہنا تنہا ڈھہنا مندرجہ بالا معنی میں ہرگز نہیں بولا جاتا تھا غرور ڈھہہ جانا (ڈھے جانا) نخوت ڈھہہ جانا (ڈھے جانا) زور ڈھہہ جانا (ڈھے جانا) بولتے تھے۔ اب غرور ڈھے جانا یا نخوت ڈھے جانا یعنی گھٹ جانا جاتا رہنا مستعمل ہے جو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ زور ڈھے جانا قریب بہ متروک ہے۔

ڈھئی:۔ ایک جگہ جم کے بیٹھ جانا، کسی جگہ بیٹھ کر پھر وہاں سے نہ اٹھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ بعض کے نزدیک اس لفظ میں ہمزہ (ء) کے بجائے ہائے ہوز (ہ) ہے یعنی ڈھہی مگر لکھنؤ میں ہمیشہ ڈھئی استعمال کیا گیا۔

ڈھئی دینا:۔ کسی جگہ اڑ کے بیٹھ جانا۔ جم کے بیٹھ جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

گئی ہے دید سے اب تک نہیں پھری شاید
در قبول پہ جا کر ڈھئی دے آنی دی — آتشؔ

قول فیصل:۔ اس کے مندرجہ ذیل مفہوم اور ہیں جو صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی لکھے ہیں کھانا کھانے کو اڑ بیٹھنا، مفت کھانے کے واسطے رہ پڑنا۔ میزبان کی مرضی سے زیادہ ٹھہرنا، زبردستی رہنا۔ بوجھ ڈالنا، سر ہونا جیسے "اور باتیں تو پیچھے ہوں گی پہلے آپ اس بات کا جواب دیجئے کہ آپ کھانے دانے سے تو فراغت کر کے آئے ہیں نہ آیا یہاں ہی ڈھئی دیجئے گا۔ آج ماما علیل ہو گئی ہے اور گھر میں کچھ طبیعت ناساز ہے بندے نے دو دن کی نیت کی ہے آپ بھی روزہ رکھ لیں۔" (فسانۂ آزاد)

ڈھی ۲ دریا کا اونچا کنارہ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو گنواروں اور جاٹوں کی زبان لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھی ۳ ڈھیر جو پرانے مکانات گرنے سے ہو جاتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھیا ۱ ڈھائی سیر کا باٹ۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اے بہن ڈھیا بھر آٹا تول کے ہمیں دے دو ... یہاں جب پس کے آجائے گا تو فوراً دے جائیں گے۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ڈھائی سیر کے وزن کے معنی میں بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ ڈھائی سیر کے پیمانے کے معنی میں بھی تحریر کیا ہے وہ بھی لکھنؤ میں نہیں بولتے۔ گاؤں، قریہ اور پاس کے گاؤں کے معنی میں بھی درج کیا ہے۔ وہ بھی اہل لکھنؤ استعمال نہیں کرتے۔

ڈھیا ۲ ایک قسم کا لڑکوں کا کھیل۔ اردو، مذکر، اطفال کی زبان۔

ڈھیا جانا:۔ گر پڑنا۔ نڈھال ہو جانا، بیٹھا جانا دل کے ساتھ یہ محاورہ آتا ہے۔

ع دل ڈھیا جائے ہے جوں جوں رات ڈھلتی جائے ہو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

میرؔ نے لفظ 'جی' کے ساتھ بھی نظم کیا ہے۔

ع جی ڈھیا اور چھاتی بھی دھسکی — میرؔ

ڈھیا ڈھکیل:۔ (کنایۃً) بہت زیادہ کھانے والا آدمی۔ بیٹو۔ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ڈھے پڑنا:۔ گر پڑنا۔ دیوار وغیرہ کا آرہنا۔ مکان وغیرہ کا منہدم ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح رائج۔

محل صرف:۔ دیوار جھک گئی ہے اس کے نیچے برتن نہ مانجو ایسا نہ ہو ڈھے پڑے۔

ڈھے پڑنا:۔ زبردستی اتر پڑنا۔ رہ پڑنا۔ رہ جانا یا ٹک جانا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

ڈھے پڑو:۔ بے غیرتی سے کسی کے یہاں پڑ رہنے والا۔ بے حیا، بے غیرت۔ اردو، صفت، عوام کی زبان متروک۔

تم کو نہیں ہو رنج تو ہم کو بھی غم نہیں
وہ ڈھے پڑو ہیں اور کوئی آئیں ہم نہیں — سحرؔ

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ مؤلف نور اللغات نے (ڈھے پڑو) اپنے یہاں درج نہیں کیا حالانکہ مع مثال درج ہے۔

بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں ڈھے پڑوں (نون غنہ) ہے۔

ڈھیٹ:۔ (یائے معروف) بے باک، سرکش، شوخ جو کسی کا کہا نہ مانے۔ بے غیرت، بے شرم، گستاخ اور ضدی۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھو کیا ڈھیٹ ہوا ہے یہ دل خانہ خراب
پوچھتا تم سے ہے رستے میں تمہارے گھر کو — امیرؔ

بات سنتی ہی نہیں کمبخت کیسی ڈھیٹ ہو
ہاتھ چھلتا ہے بتانے سے چڑھا ری چوڑیاں رنگینؔ

قول فیصل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ بولتے ہیں۔

(کرنا) ڈھیٹ کرتی تھی بے قراری دل
تمہیں دیتی تھی خواستگاری دل — مشتاقؔ

محل صرف:۔ (ہونا) یہ نوکرانی کمبخت بڑی ڈھیٹ ہے

بڑے ابا تک سے زبان لڑاتی ہے۔
ڈھیٹ کرنا کی جگہ زیادہ تر ڈھیٹ کر دینا اور ڈھیٹ ہونا کے بجائے ڈھیٹ ہو جانا مستعمل ہے۔ جیسے "اتنے ڈنڈے لگاؤں کہ بچہ جی چھٹی کا دودھ یاد کریں۔ مردود نے کیا تھا کہ اڑا دیا اور کچا چٹھا لکھ مارا۔ یہ جب ہی لڑکے ڈھیٹ ہوگئے ہیں۔ میں کہتا ہوں آم تو وہ کہتے ہیں املی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھیٹا کرنا یا ڈھیٹا کسنا:۔ ڈھیٹا بمعنے معروف حیلہ کرنا، مکر و فریب کی بات کرنا۔ اردو صرف بازاری زبان۔
محل صرف:۔ تم قرضہ نہیں ادا کرنا چاہتے ہو تمھارے جیب میں روپے ہیں ہم سے ڈھیٹا کرتے ہو۔

ڈھے جانا:۔ عمارت کا منہدم ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رعشۂ پیری تھا تن کو گریہ طفلی سے تھر
زلزلے سے ڈھے گیا بچ کر یہ گھر سیلاب سے
آتش

قول فیصل:۔ پہلی سی طاقت یا جسم نہ رہنا۔ مضمحل ہو جانا، کمزور ہو جانا۔ بعض شعرائے صرف رہ کہہ کے ساتھ اس کا قافیہ روا رکھا ہے اور بعض نے کہے اور رہے کے ساتھ بعض نے یائے مجہول میں ہمزہ کی بعد نکالی ہے۔

اچھی نہیں شکستگیٔ خاطرِ بتو!
دل کا یہ انہدام نہیں کعبہ ڈھ گیا
اشکِ رواں نے ڈھایا یہ خانۂ دل اب تو
یہ رفتہ رفتہ سارا یہ ملک دل ڈھے گا
جرأت

قول فیصل کی مندرجہ بالا عبارت فرہنگ آصفیہ سے لی گئی ہے۔ لکھنؤ میں پہلی سی طاقت جسم میں نہ رہنا کے معنی میں زور ڈھے جانا بولتے ہیں جو بہت کم رائج ہے۔ غرور جاتا رہنا کے معنی میں غرور ڈھے جانا اور نخوت ڈھے جانا مستعمل ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے بڑے بڑوں کا غرور ڈھے گیا تم کیا چیز ہو۔

ڈھیر[1]:۔ (بکسر اول و یائے مجہول) انبار۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اس وقت ضرغام اور جانثور بھی آئے اور صورت ساحروں کی بنا کر لکڑیوں کے ڈھیر پر روغن بے ہوشی آمیز اور بے ہوشی ڈالنے لگے (طلسم ہوش ربا)

ڈھیر[2]:۔ بکثرت۔ با فراط۔ افراط۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس معنی میں 'ڈھیروں' بولتی ہیں۔

ڈھیر[3]:۔ (کنایۃً) پیر۔ فقیر کا مرشد۔ اردو، مذکر، متروک۔

گو وہ مجنوں سے نہ جاویں گے کہیں ہم بے نوا
عیب ہے ہم میں جو چھوڑیں ڈھیر اپنے پیر کا
میر

ڈھیر[4]:۔ انبوہ۔ ہجوم۔ بھیڑ۔ اژدہام (ازدحام) بھٹ۔ (لغات النساء فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں نہیں بولتے۔

ڈھیر (یا ڈھیڈ) چیپڑ۔ چرک چشم۔ ہندی، مؤنث۔ گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ 'کیچڑ' کہتے ہیں

ڈھیرا:۔ (یائے مجہول) جس کی آنکھ کج ہو اور ایک کو دو دیکھتا ہو۔ (سرمایۂ زبان اردو و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ 'ڈیڑھ آنکھا' کہتے ہیں۔

ڈھیر بھر:۔ بہت سا۔ کافی مقدار میں۔ اردو، عورتوں اور بچوں کی زبان۔
محل صرف:۔ رات کی قبولی ڈھیر بھر رکھی ہے تمھیں بھوک لگی ہو تو گرم کر کے کھا لو۔

ڈھیرا دیدہ:۔ بھینگی آنکھ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

نرگس یہ ڈھیرا دیدہ نہ رو بیٹھیو کہیں
آنکھیں بگاڑ دیتا نگوڑا کا گال ہے
جان صاحب

ڈھیر رکھنا:۔ (متعدی) مار رکھنا۔ ہاتھ ڈالنا۔ لاش ڈالنا۔ جیسے گالی دی تو یہیں ڈھیر رکھوں گا۔ ہندی، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیر رہنا[1]:۔ مکان کا گر پڑنا۔ مر کر رہ جانا۔ فوت ہونا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھیر رہنا[2]:۔ (لازم) تھک کر چور ہو جانا۔ ہندی، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیر سا:۔ بہت سا۔ اردو صرف۔ عورات دہلی کی زبان۔
محل صرف:۔ حمیدہ لڑکے کو بٹھا، نماز پڑھنے لگی، آپا جان نے نماز پڑھتی کو ڈھکیل دیا اس کی ناک پر تخت کی کیل لگ گئی۔ ڈھیر سا خون نکلا۔ (توبۃ النصوح)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر 'ڈھیروں' کہتی ہیں۔

ڈھیر کر دینا[1]:۔ مار ڈالنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ ایک سوداگر کو گھر میں گھس کر چارپائی پر ڈھیر کر دیا اور جو جیتا ہمارے باپ کی ہو گئی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھیر کر دینا[2]:۔ جمع کر دینا۔ اکٹھا کر دینا۔ انبار کر دینا، لا کر سامنے ڈال دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ انبار پھولوں کے، اور دونے مٹھائیوں کے گرد نازک بدن کے ڈھیر کر دیے (طلسم ہوش ربا)

اس نے کہا اچھا پانچ ہزار اشرفیاں لے اور چھوڑ دے اور اشرفیاں منگا کر سامنے منڈھی کے ڈھیر کر دیں۔" (طلسم ہوش رُبا)

ڈھیر کرنا ۱: (کنایتہً) مار ڈالنا۔ خاک کا تودہ بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس کی تکمیلی صورت ڈھیر کر دینا، زیادہ رائج ہے۔

ڈھیر لگانا: انبار لگانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ صرّاف چادریں بچھائے کوڑی پیسے اور درم دینار کا ڈھیر لگائے بیٹھے ہیں (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ ڈھیر کی قیمت مقرر کرنا کے معنی میں بھی رائج ہے۔ جیسے سنگ زمین پری زاد، سرو قامت رشک شمشاد، دوکانوں میں انواع و اقسام کے میوے قرینے سے چنے، محاورے ان کے دیکھے نہ سنے کبھی کوئی پکار اٹھی میاں یہ ٹکے کو ڈھیر لگایا ہے (فسانۂ آزاد)

ڈھیروں: بہت سا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میں کہاں تک بچاتی ڈھیروں اناج چوہے کھا گئے۔

ڈھیروں مال اُڑانا ۱: بے شمار دولت لٹانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کی کوئی خصوصیت نہیں ڈھیروں پیسہ صرف کرنا۔ ڈھیروں اناج جمع کرنا وغیرہ بھی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

ڈھیروں مال اُڑانا ۲: بیشمار مال کا غبن کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیر ہو جانا (یا) ہونا ۱: لازم (کنایتہً) تھک جانا۔ تھک کے چور ہو جانا۔ لوتھ پوتھ ہو جانا۔ اردو، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیر ہو جانا (یا) ہونا ۲: عمارت کا ٹوٹ پھوٹ کے گر پڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب کی برسات میں وہ پرانی عمارت ضرور ڈھیر ہو جائے گی۔

ڈھیر ہو جانا (یا) ہونا ۳: مرجانا۔ مر کر قبر بن جانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ دلیر ہو تو آؤ ہم سے بھی دو دو ہاتھ ہو جائیں (ہو جانا) تم تو ڈھیر ہو جاؤ یا ہم چرکا کھائیں (فسانۂ آزاد)

جب خرمن ہستی پہ گری برق چمک کر
(ہونا) ناری صفت رہوار ہوا ڈھیر زمیں پہ — اوج

ڈھیر ہو جانا (یا) ہونا ۴: انبار لگ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دروازے کے سامنے کوڑے کا اک ڈھیر سا ہو گیا ہے اس کو کسی طرح اٹھواؤ۔

ڈھیری: چھوٹا سا انبار کسی چیز کا، روپے غلے وغیرہ کے چھوٹے انبار کو کہتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ رشک مرحوم نے کاغذ کی ڈھیریاں بھی کہا ہے جو اب مستعمل نہیں۔

میرے خط عمل دشت اس افراط سے ہیں
ڈھیریاں حشر میں ہوں تا بہ کمر کاغذ کی — رشک

ڈھیری ۲: بھینگی آنکھ والی۔ اردو، مؤنث، متروک۔

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں "ڈیڑھ آنکھی" کہتے ہیں۔

ڈھیری ۳: تینتیس (۳۳) آم۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال

محل صرف:۔ آج سفیدہ آم بہت سستا ہے روپے سیکڑہ امین آباد میں بک رہا ہے ایک ڈھیری تم بھی لے آؤ۔

قول فیصل:۔ پچیس تیس برس پہلے ڈھیری کا رواج تھا مگر اب ختم ہو گیا ہے۔

ڈھیکلی ۱: (دیہات میں معروف) پانی نکالنے کی لکڑی جس کے ایک طرف بھاری پتھر اور دوسری طرف ڈول کی رسی باندھی جاتی ہے، آبکش۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈھیکلی ۲: وہ لوہا جس پر غلے کو کوٹتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ دیہاتوں میں زیادہ تر لکڑی کی ڈھیکلی ہوتی ہے اس پر دھان کوٹتے ہیں۔

ڈھیکلی ۳: وہ مشین جس سے سویاں بناتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہاتھ کی بٹی ہوئی سویاں پکیں، بیگم صاحبہ کی تاکید تھی کہ ڈھیکلی کی سویاں نہ ہوں (سیر کہسار)

ڈھیکلی کھا جانا: گر پڑنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہت اکڑتے ہوئے سائیکل پر جا رہے تھے ایک سکے سے لڑکے ڈھیکلی کھا گئے ساری شیخی نکل گئی۔

ڈھیکلی کھانا: ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کے پورے جسم کو اس طرف سے اُس طرف لے جانا۔ اردو مصدر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ دو چار میرے رعب میں آ کر تھر تھرا کر گر ہی تو پڑے۔ دس پانچ کی ہڈی پسلی چکنا چور کر دی۔ یہ ڈھیکلی کھائی وہ چور ادھر نکلا ادھر ابھرا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ کشتی میں نیچے آ جانے کے بعد حریف سے بچنے کے لئے سر ٹیک کے پورے دھڑ کو اس طرف سے اس طرف لا کے پہلوان کے سامنے آ جانے کو بھی کہتے ہیں۔

ڈھیکلی لگانا: ڈھیکلی کھانا۔ اردو مصدر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ توبی۔ دیکھو میں نے غچّا دیا ہے پھر نہ

کہنا میں ایک نہ مانوں گا۔ میرا بدن چور ہے۔ دیکھو میں پھر تجھے دیتا ہوں۔ ایک ڈھیکلی لوں گا دوسری ڈھیکلی لگاؤں گا تو جان اس کی نکل جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھیکلی لینا :۔ ڈھیکلی کھانا۔ اردو مصدر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ خوجی۔ دیکھو میں نے غچا دیا ہے پھر نہ کہنا میں ایک نہ مانوں گا۔ میرا بدن چور ہے۔ دیکھو میں پھر تجھے دیتا ہوں۔ ایک ڈھیکلی لوں گا دوسری ڈھیکلی لگاؤں گا تو جان اس کی نکل جائے گی (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ انھیں معنی میں ڈھیکلی مارنا بھی بولتے ہیں جیسے "وہ ڈھیکلی مار کے سامنے آ گیا۔"

ڈھیل ۱۔ دیر۔ وقفہ۔ درنگ۔ تاخیر۔ تامل۔ مدت عرصہ۔ ہندی۔ مؤنث۔ دہلی کی زبان۔

جاں منتظر ہے آنکھوں میں وقت رحیل ہو
جلدی پہنچ کہ تیرے ہی آنے کی ڈھیل ہو — محشر (فرہنگ آصفیہ)

ڈھیل ۲۔ سستی۔ کاہلی۔ مہلت۔ فرصت۔ آزادی بے پروائی۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

کھنچ رہا ہے وہ اگر کھنچ رہنے دو
اپنی جانب سے بھی اب تو ڈھیل ہو — ناسخ

ڈھیل ۳۔ جھول۔ تناوٹ کا نقیض۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیل ۴۔ کنکوے کی ڈور چھوڑنا تاکہ کنکوا بڑھ سکے

قول فیصل :۔ دینا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

ڈھیلا ۱۔ (بیائے معروف) کسا کی ضد۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ زین کسا تو ڈھیلا اور رکاب پر اس زور سے پاؤں رکھا کہ زین اوپر اور بندۂ درگاہ نیچے۔
(فسانۂ آزاد)

ڈھیلا ۲۔ تنگ اور چست کا ضد۔ متخلخل۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایک صاحب وضع دنیا سے نرالے پتلون خاکی.... کوٹ پیلا، ویس کوٹ ڈھیلا ... ہاف بوٹ پہنے چلے جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھیلا ۳۔ نامرد۔ کم شہوت۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ بیکار تم اُس کی شادی ٹھہرا رہے ہو ہم برسوں سے سمجھتے ہیں کہ وہ ڈھیلا ہے۔

ڈھیلا ۴۔ (کنایۃً) سست کاہل آدمی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ باعتبار لکھنؤ قلیل الاستعمال ہے۔

ڈھیلا ۵۔ (بیائے مجہول) مٹی کا بڑا ٹکڑا (اصلی یا مجازی) اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

(اصلی) ان خواصوں کے دوا دھگڑوں نے پھر جو تا ستم
پھر اسی صورت سے ڈھیلے رات بھر آنے لگے — جانصاحب

(مجازی) محل صرف :۔ شاہ جی بڑے سوز و گداز سے لہرا لہرا کر حضرت نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ والغفران کے کلام معجز نظام کا خون اپنی گردن پر لے رہے تھے کہ میاں آزاد سے نہ رہا گیا ایک دفعہ ہی بول اٹھے "یا وحشت تیرا ہی آسرا ہے۔" اب تو شاہ جی چکر میں آئے .... اِدھر اُدھر دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔ آدم نہ آدم زاد ..... یا الٰہی یہ کون بولا۔ یا خدا یہ کس نے ڈکا کھیچے کہ یہ آسمانی ڈھیلا ہے خدا کھوپڑی کو بچائے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ آنا، لگنا، لگانا، لینا اور مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈھیلا ۶۔ آنکھ کا وہ حصہ جس میں پُتلی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

صدقے اب طالع بیدار ترے سونے کے
ڈھیلے آنکھوں کے نہیں ڈھیلے ہیں سونے کے — محسن

پتلیاں آنکھوں کی بن جائیں گی اے بُت حق ہیں
ایک دن ڈھیلے نظر آئیں گے پتھرائے ہوئے — سحر

ڈھیلا ۷۔ سونے چاندی یا گڑ وغیرہ کا ڈلا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

صدقے اب طالع بیدار ترے سونے کے
ڈھیلے آنکھوں کے نہیں ڈھیلے ہیں سونے کے — محسن کاکوروی

قول فیصل :۔ اب اس جگہ 'ڈلا' زیادہ بولتے ہیں۔

ڈھیلا بازی :۔ ڈھیلا مارنے کی صورت حال، اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ لو اُنے میاں آزاد کی پیٹھ ٹھونکی واہ کیوں نہ ہو پہلے تو جھلایا کہ یہ ڈھیلا بازی چہ معنی دارد مگر پھر تو پھڑک گیا کہ واہ کیا نازک خیال آدمی ہو۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ بصورت جمع 'ڈھیلے بازی' زیادہ مستعمل ہے۔

ڈھیلا بنانا :۔ (متعدی' بیائے معروف) کرہ ابن دور کرنا۔ سیدھا بنانا۔ درست کرنا۔

یاں کے سایہ کا کرو کیا مذکور
رہ سکے کوئی یہاں کب مقدور
جس کسی نے اسے آ کر کیلا
خوب اسے اس نے بنایا ڈھیلا — معروف (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیلا پائجامہ :۔ (بیائے معروف) پائنچوں دار یا بڑی مہری کا پیجامہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دیکھتا کیا ہوں کہ سامنے سے مولوی صاحب ڈھیلا پائجامہ اور پاؤں میں سلیپر پہنے تشریف لا رہے ہیں۔

ڈھیلا پائنچا :۔ (بیائے معروف) بڑے عرض کا پائنچا۔ اردو، صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ قدیم زمانے میں عورتیں ڈھیلے پائنچے کا

پائجامہ پہنتی تھیں۔

ڈھیلا پڑ جانا ، ڈھیلا ہو جانا ۱: (بیائے معروف) لازم) چست نہ رہنا۔ تنگ نہ رہنا۔ کشادہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مشین کے سب پیچ قریب قریب ڈھیلے پڑ گئے ہیں ان کو کسی کاریگر سے کسوا لو۔ اس لئے کہ پیچ ڈھیلے ہو جانے کے بعد مشین چلاؤ تو خراب ہو جاتی ہے۔

ڈھیلا پڑ جانا، ڈھیلا ہو جانا ۲: نرم پڑ جانا۔ غصہ کم ہو جانا۔ کڑا پن نہ رہنا۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

گھ ہوئی تھی وہ ٹیلی اور پیلی
دیکھ کر تیغ پہ ہوئی ڈھیلی ہشت گلزار

ڈھیلا پڑ جانا، ڈھیلا ہو جانا ۳: سست ہو جانا۔ کمزور ہو جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیلا پڑ جانا ، ڈھیلا ہو جانا ۴: نامرد ہو جانا۔ شہوت کم ہو جانا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ جوانی میں بڑی عیاشی کی خوب پیسہ اڑایا اب پیسے بھی ختم ہو گئے اور میاں خود بھی ڈھیلے ہو گئے۔

ڈھیلا پن :۔ (بیائے معروف) کھلاؤ۔ فراخی۔ کشادگی اُردو، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مستری دیکھو اس کرسی میں ڈھیلا پن آگیا ہے اسے ٹھیک کر دو۔

ڈھیلا پھینکنا :۔ (بہر دو یائے مجہول) ڈھیلا پھینک کے خفیہ طور پر کسی کو بلانا۔ اردو مصرف، قریب بہ متروک۔

نہ ڈھیلا پھینکا نہ کھنکارے چپ چلے آئے
کسی کے گھر میں کوئی بے خبر نہیں آتا جانصاحب

قول فیصل:۔ اصلی معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسے "کسی پرانی دھرانی گڑھیا کے کنارے ایک پیشائیں بیٹھے کائی کی کیفیت دیکھ رہے تھے کبھی ڈھیلا اٹھا کر پھینکا چپ۔" (فسانۂ آزاد)

ڈھیلا پیچ ۱: (بیائے اول معروف) سر کے بال ابرو کے اوپر گندھے ہوئے۔ وہ گندھے ہوئے بال جو بھوؤں تک ہوں۔

چوٹی وہ بلا قہر کہ جو مانگ کے جی لے انشاء
اس پر یہ غضب اور چھٹے پیچ ہیں ڈھیلے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اب مستعمل نہیں۔

ڈھیلا پیچ ۲: (بیائے اول معروف) پگڑی کا پیچ جو بھوؤں پر پڑا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اب مستعمل نہیں۔

ڈھیلا پیجامہ :۔ غرارہ دار پیجامہ۔ بڑے بڑے پائنچوں کا پائجامہ۔ ایک برکا پیجامہ برکا پیجامہ۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈھیلا پیجامہ اس پیجامے کو کہتے ہیں جس کا ازار بند ڈھیلا بندھا ہو جیسے: ڈھیلا پیجامہ نہ باندھا کرو دوڑنے میں گر جاتا ہے۔

ڈھیلا چلانا ، ڈھیلے چلانا :۔ (متعدی بیائے مجہول) ڈھیلوں سے مارنا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ بصیغۂ لازم "ڈھیلے چلنا" بولتے ہیں۔ جیسے "آج نخاس میں زبردست جھگڑا ہوا پہلے ڈھیلے چلے اس کے بعد لکھوریاں چلنے لگیں۔" ڈھیلا (ڈھیلے) چلانا بصورت متعدی نہیں بولتے۔ ایسے محل پر ڈھیلے مارنا کہتے ہیں۔

ڈھیلا چلنا ، ڈھیلے چلنا :۔ (بیائے مجہول لازم)۔ ڈھیلے پڑنا۔

باغ عالم میں نہیں بے ثمروں کو کھٹکا بحر
ڈھیلے چلتے ہیں انھیں پر جو پھلا کرتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ڈھیلا چلنا بصیغۂ واحد نہیں بولتے ڈھیلے چلنا بصیغۂ جمع رائج و فصیح ہے۔ جیسا کہ شعر میں بھی ہے۔

ڈھیلا خلخلا :۔ (بیائے معروف) بہت ڈھیلا جیسے ڈھیلا خلخلا کرتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "ڈھیلا خلخل" کہتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے "یہ کرتہ تم نے کس درزی سے سلوایا کہ ڈھیلا خلخل ہے اچھا نہیں معلوم ہوتا۔" تانیث کے لئے "ڈھیلی خلخل" کہتے ہیں۔ جیسے "یہ کیسی ڈھیلی خلخل شیروانی تم نے سی ہے یہ تو بالکل مانگے کی معلوم ہوتی ہے۔"

ڈھیلا ڈھالا ۱: (بیائے معروف) کشادہ، تنگ اور چست کا ضد۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھیلا ڈھالا کرتہ پہننا ان کی وضع میں داخل ہے۔

ڈھیلا ڈھالا ۲: سست۔ کمزور۔ مضمحل۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد اس وقت ساحل بحر کے قریب گئے تو خوجی سے کہا مگر کیسے حضرت آپ تو کچھ ڈھیلے ڈھالے سے معلوم ہوتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھیلا رکھنا :۔ (بیائے مجہول) قبر میں میت کو اتارنے کے بعد اس کے پہلو میں مٹی کا ڈھیلا رکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مرنے کے بعد قبر میں ڈھیلے کی جا بجا
رکھ دینا میرے پہلو میں شیشہ شراب کا جانصاحب

ڈھیلا کرنا ۱: (بیائے معروف) ۱: تنگی اور چستی دور کرنا ۲: سست کرنا۔ مضمحل کرنا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ صرف معنی نمبر ۱ میں بولتے ہیں جیسے "حوض کی ڈاٹ کھولو نہیں بلکہ ڈھیلی کر دو تاکہ پانی بھی نکل جائے اور مچھلیاں بھی سہولت سے پکڑ لی جائیں۔" یا "یہ شیروانی بہت چست ہو گئی ہے اسے ڈھیلی کروا لو۔" معنی نمبر ۲ میں بالکل نہیں بولتے۔

ڈھیلا کرنا۳: (روپے کے لئے)، ادا کرنا۔ دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ جب دوسرے سے جبراً پیسہ وصول کرتے ہیں تو جس سے وصول کرتے ہیں اُس سے کہتے ہیں۔ جیسے "ہمارے سب روپے ڈھیلے کرو ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔" تانیث کے لئے "ڈھیلی کرنا" کہتے ہیں جیسے: ہماری چونی ابھی ڈھیلی کرو۔

ڈھیلا لینا:۔ (بیائے مجہول) مٹی کے ڈھیلے سے پیشاب کی نمی کو خشک کرنا۔ استنجا کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یوں ہی پیشاب کر کے کھڑے ہو گئے پانی نہیں تھا تو ڈھیلا لے لیتے۔

ڈھیلا مارنا۱: کسی کو مارنے کے لئے مٹی یا اینٹ کے ٹکڑے کو زور سے پھینکنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب سنئے کہ بلّی جامن کے درخت پر چڑھ گئی اور بلاؤ دیوار پر بیٹھا رہا نیچے سے ڈھیلے مارتے تھے۔ آخر کار ایک منچلا نے کوٹھے پر سے تاک کے اینٹ ماری اور بلاؤ تڑپ کے بھاگا (فسانۂ آزاد)

ڈھیلا مارنا۲: خفگی سے بات کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان کا مزاج ہمیشہ خراب رہتا ہے۔ بات کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے ڈھیلا مارتے ہیں۔

ڈھیلا ہونا۱: غصّہ کم ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ "ڈھیلا ہونا" نہیں بلکہ "ڈھیلے ہونا" بولتے ہیں جس کا مفہوم ہوا نرم پڑ گئے یعنی غصّہ کم ہو گیا۔ جیسے "بہت اکڑتے ہوئے آئے تھے اُس نے چار موٹی موٹی گالیاں جو سُنا دیں تو ڈھیلے ہو گئے۔" "ڈھیلے ہونا" کی جگہ "ڈھیلے پڑ جانا" زیادہ رائج ہے۔

ڈھیلا ہونا۲: کڑا پن نہ رہنا۔ کھنچاؤ۔ تناؤ نہ رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ستر پھندی مضبوط لگانا ورنہ ریشمی ازار بند ہے پیجامہ ڈھیلا ہو جائے گا۔

ڈھیل چھوڑنا۱: (بیائے معروف) کسنا اور تاننا کا عکس۔ کنکوے کو ڈور پلانا۔ اردو صرف۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ جہاں پر تم نے ڈھیل چھوڑی ہے اگر کنکوے کو کھینچ لیتے تو کاٹ دیتے۔

ڈھیل چھوڑنا۲: تغافل برتنا۔ غفلت سے کام لینا آزادی دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھیل چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکے نے تعلیم کی طرف سے اپنا رُخ پھیر لیا۔

قول فیصل:۔ اپنے محل پر "ڈھیل چھوڑ رکھنا" بھی مستعمل مگر غیر فصیح ہے جیسے: "تم نے تو اپنے لڑکے کی طرف سے بالکل ڈھیل چھوڑ رکھی ہے۔ وہ نہ پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے دن دن بھر محلّے کے بچوں کے ساتھ کھیلا کرتا ہے اور تم کبھی منع بھی نہیں کرتے۔"

ڈھیل دینا۱: (متعدی۔ بیائے اول معروف)۔ مہلت دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ پیسے تو ہم اپنے وصول کر ہی لیں گے جب تک ڈھیل دے رہے ہیں دے رہے ہیں۔

ڈھیل دینا۲: کنکوے کو ڈور پلانا۔ اُڑتے ہوئے کنکوے کو بہت زیادہ ڈور چھوڑنا۔ اردو صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ تمہیں جہاں پر ڈھیل دینا چاہیئے تھی تم نے وہاں پر گھسیٹ لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کٹ گئے۔

ڈھیل دینا۳: بے پروائی کرنا۔ بے توجہی کرنا۔ بے اعتنائی برتنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جوان لڑکی کو اتنی ڈھیل نہ دو ورنہ بعد کو کفِ افسوس ملو گے۔

ڈھیل دینا۴: رکھ دینا۔ دے دینا۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں کسی سے جبراً پیسہ وصول کرتے ہیں۔ اردو صرف، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میں بہت دن سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں آج ملے ہو میرے سب روپے ابھی ڈھیل دو۔

ڈھیل ڈالنا:۔ تغافل برتنا۔ تساہل کرنا۔ سہل انکاری سے کام لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے لڑکی کی شادی کے سلسلے میں تو ایسی ڈھیل ڈالی ہے، جیسے تم سے کوئی مطلب ہی نہیں۔

قول فیصل:۔ باعتبار محل "ڈھیل ڈال رکھنا" بھی رائج ہے جیسے "تم نے ڈھیل ڈال رکھی ہے ورنہ اب تک ہمارا کام ہو گیا ہوتا۔" اس کی تکمیلی صورت "ڈھیل ڈال دینا" بھی رائج ہے جیسے "ہر کام میں تم ڈھیل کیوں ڈال دیتے ہو۔"

ڈھیل کرنا:۔ پہلو تہی کرنا۔ وقت گزارنا۔ وقفہ دینا تضیع اوقات کرنا۔ اردو صرف۔

مثال:

تو بس جو دل شق بھی ہو وہ نالاں ہو کہ کبھی نالہ کشی سے میں کروں ڈھیل نہیں — شاد لکھنوی

نہ کرو ڈھیل جلد باہر جاؤ
کاٹ کر اس کا سر یہاں لے آؤ — (دہشت گلزار)

قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھیل ہونا:۔ تغافل ہونا۔ تساہل ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

کھنچ رہا ہے وہ اگر کھنچ رہنے دو
اپنی جانب سے بھی اب تو ڈھیل ہو — ناسخ

تھی ضد سے انھیں کی ڈھیل اُنہیں
میں ہوتی ہوں اب کیں اُنہیں — عاشق

ڈھیلی:- (بیائے معروف) فراخ، کشادہ۔ تنگ کی ضد۔ اردو، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم نے بالکل خراب میز بنائی اس کی سب چولیں ڈھیلی ہیں۔ برابر ہل رہی ہیں۔

ڈھیلی ۲:- سست کاہل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈھیلی ۳:- نازک، کمزور۔ ناتواں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھیلی ۴:- ڈھیل۔ مہلت۔ آزادی۔ کم توجہی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ڈھیلے پتھرانا:- (بیائے مجہول) آنکھوں کے دیدوں کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ روشنی جاتی رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

پتلیاں آنکھوں کی بن جائیں گی پتھر لے حق ہیں
ایک دن ڈھیلے نظر آئیں گے پتھرائے ہوئے
سحر

قول فیصل:- اب آنکھیں پتھرانا، رائج و فصیح ہے۔

ڈھیلی دینا یا ڈالنا یا چھوڑنا:- (بیائے اول و دوم معروف) آزادی دینا۔ توجہ نہ کرنا۔ مہلت دینا۔ خبر نہ لینا۔ تاخیر کرنا۔ بے پروائی کرنا۔ مرضی پر چھوڑنا۔ اس جگہ ڈھیلی ڈوری چھوڑنا بھی مستعمل ہو۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں ڈھیل دینا کہتے ہیں۔

ڈھیلی ڈوری چھوڑنا:- بے پروائی کرنا۔ کم توجہی کرنا۔ کسی کو آزاد کر دینا۔ کسی شخص کو اس کی مرضی پر چھوڑ دینا۔ باگیں چھوڑنا۔ مہلت دینا۔ تامل کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ کی عورتیں رسی ڈھیلی چھوڑنا کہتی ہیں (ڈوری کی جگہ رسی)

ڈھیلی ڈھالی:- ڈھیلا ڈھالا کی تانیث۔ چست اور تنگ کی ضد، فراخ، کشادہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:- شیخ جی سر پہ پگڑ باندھے، ڈھیلی ڈھالی اچکن پہنے آج نخاس میں دکھائی دیئے تھے۔

قول فیصل:- سست اور مضمحل عورت کو بھی کہتے ہیں جیسے آج سینا کے لئے نہیں کہتیں۔ ڈھیلی ڈھالی کیوں ہو رہی ہو؟ طبیعت کیسی ہے؟

ڈھیلی زناخ:- سست و کاہل عورت۔ اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈھیلے زناخ:- زنانہ مزاج آدمی، کاہل وجود آدمی۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ڈھیلے لگانا:- (بیائے مجہول) ڈھیلے مارنا۔ قریب بہ متروک۔

سودائی جان کر تری چشم سیاہ کا
ڈھیلے مجھے لگاتے ہیں دیدۂ غزال کے
آتش

قول فیصل:- بصورت لازم "ڈھیلا لگنا" اب بھی رائج و فصیح ہے جیسے "میرے سر پہ اس زور سے ڈھیلا آ کے لگا کہ میرا سر گھوم گیا۔" "لگنا" کی جگہ "پڑنا"، ڈھیلا پڑنا بھی بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔

ڈھیلے مارنا:- ڈھیلوں سے کسی کو مارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چشم جاناں کی اگر دشت میں ہم بھولے ہیں یاد
ڈھیلے آنکھوں کے ہمیں آہوؤں نے مارے ہیں
(خواجہ وزیر)

ڈھیلے ہاتھوں سے مارنا:- (ڈھیلے بیائے اول معروف) ہلکے ہلکے مارنا کہ چوٹ نہ لگے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

چپکے چپکے پکارتی تھی کبھی
ڈھیلے ہاتھوں سے مارتی تھی کبھی
شوق

ڈھیم:- (بیائے مجہول) بڑے بڑے ڈھیلوں کو اردو میں ڈھیم کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھیما:- کلوخ۔ ڈھیم۔ ڈھیلا۔ ہندی۔ گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- دبستان لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈھیم بندھنا:- (لازم) پشتہ بندھنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھینا:- (لازم۔ بفتح اول) ڈھہنا۔ گرنا۔ منہدم ہونا۔ مکان کا بیٹھ جانا۔ ٹوٹنا۔ مسمار ہونا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں اس کی تکمیلی صورت (ڈھے جانا) زیادہ رائج ہے۔ جیسے ۱۹۱۵ء کی بارش میں بڑے بڑے مکان ڈھے گئے۔

ڈھینا ۲:- مضمحل ہونا۔ تھکنا۔ دل بیٹھنا۔ جیسے طبیعت ڈھینا ۳:- جاتا رہنا۔ منعدم رہنا۔ جیسے غرور ڈھینا ۴:- دبلا لاغر اور بے سکت ہونا۔ طاقت نہ رہنا۔ تناوٹ کا جاتا رہنا۔ جیسے جسم ڈھینا۔ مستی ڈھینا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ معنی نمبر ۳ میں بولتے ہیں وہ بھی تکمیلی صورت (ڈھے جانا) جیسے ہائی کورٹ سے مقدمہ ہرنے کے بعد خاں صاحب کا سارا زور بل جاتا رہا، "غرور ڈھے گیا"۔ اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ڈھینڈ:- (بیائے مجہول و نون غنہ) توند۔ بڑا پیٹ۔

ہندی، مذکر۔ گنواروں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ سے اس کا تعلق نہیں۔

ڈھینڈا۔ (یائے مجہول و نونِ غنہ) توند۔ بڑا پیٹ۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ یہ لفظ عورت کے ایسے پیٹ کے معنی میں زیادہ مستعمل ہے جو کئی مہینے کا بچہ ہونے کی وجہ سے پھولا ہوا ہو۔ عورتیں طنز اور حقارت سے کہتی ہیں۔ پھولنا اور پھلانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے آجکل بیگم صاحب بہت خوش ہیں ڈھینڈا پھلائے گھر میں پھرا کرتی ہیں۔ "حمل حرام کے معنی میں زیادہ رائج ہے۔

ڈھینڈا جو آنکھ مندی نے پھلایا حرام کا
(پھلانا) ہر باندی کچی پیٹ بھی ہو گا غلام کا
(جان صاحب)

ملتی ہو باغبانوں سے ہو شوق بار کا
(پھولنا) گلزار پھول جائے نہ ڈھینڈا بہار کا جان صاحب

ڈھینڈس ۱ (بیائے مجہول) ترکاری کی ایک قسم جو ٹنڈے کی طرح گول ہوتی ہے اور پکنے پر تری کا مزہ ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

ع کدو ڈھینڈس اور چقندر ہیں آپس میں تینوں ایک
(سودا)

ڈھینڈس ۲ (مجازاً) خصیہ۔ خایہ۔ اردو، عوام کی زبان۔

تاباں یہ غزل اہل شعوروں کے لئے ہے تاباں
احمق نہ کوئی سمجھے تو جانے مرا ڈھینڈس (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام "ڈھینڈس" کی جگہ "کدو" کہتے ہیں۔

ڈھینک ۱ (بیائے مجہول و نون غنہ) بڑا گدھا۔ سارس۔ لم ٹنگو، ہندی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھینک ۲ (کنایتہً) طویل القامت (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھینکا ۱ (نون غنہ) کولھو کی لکڑی۔ ہندی، پورب
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ پورب کی اس زبان سے مستثنیٰ ہے۔

ڈھینکا ۲ سارس۔ لم ٹنگو۔ کلنگ۔ ایک بڑی بڑی ٹانگوں کا مردار خور جانور ۳ دم کلا۔ ڈھیکلی۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ڈھینکا ڈھینکی:۔ (یائے اول و دوم مجہول) کسی کی ضد میں کوئی کام کرنا۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔
قول فیصل:۔ اب عورتیں "ڈھیکا ڈھیکی" (یائے اول و دوم مجہول) یا "ڈھینگا ڈھینگی" (ہر سہ یائے معروف) کہتی ہیں۔

ڈھینکلی ۱ (یائے مجہول و نون غنہ) پانی نکالنے کی لکڑی جس کے ایک طرف بھاری پتھر اور دوسری طرف ڈول کی رسی باندھی جاتی ہے۔ آبکش۔ ہندی، مونث،
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اب بغیر نونِ غنہ لکھتے اور بولتے ہیں۔ یعنی ڈھیکلی۔

ڈھینکلی ۲ آڑی سیون۔ ایک کپڑا سینے کا طریقہ۔ وہ سیون جو سلانٹ ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈھینکلی ۳ دھان کوٹنے کا آلہ۔ دھن کُٹی۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بغیر نون غنہ لکھتے اور بولتے ہیں۔ (ڈھیکلی)

ڈھینکلی ۴ قلابازی (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بلا نون رائج ہے (ڈھیکلی)

ڈھینکلی کھانا (یا) لگانا:۔ (متعدی) قلابازی کھانا۔ معلق زدن کا ترجمہ۔ ہندی۔ گنواروں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کے پہلوان بلا نون غنہ بولتے ہیں (ڈھیکلی کھانا)

ڈھینکی ۱ (نون غنہ یائے اول مجہول) دھن کٹی۔ دھان کوٹنے کا آلہ۔ ہندی، مونث۔ پورب۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ پورب سے مراد اگر لکھنؤ ہے تو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھینکی ۲ آڑی سیون۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈھینگ:۔ (یائے مجہول و نون غنہ) ۱ بڑا گدھا۔ سارس ۲ (کنایتہً) طویل القامت (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ڈھینگر:۔ ضعیف۔ لاغر۔ ہندی۔ صفت۔
(نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام یہ مفہوم جھینگر (یائے معروف و نون غنہ) سے ادا کرتے ہیں۔

ڈے:۔ دن۔ انگریزی۔ مذکر۔ رائج
قول فیصل:۔ ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں تنہا مستعمل نہیں جیسے ابین ڈے، حسین ڈے۔

ڈی۔ ایس۔ پی:۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈیپو ڈل:۔ سب سے بڑا تیز (رسالہ بازاری زبان)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیٹ:۔ (یائے مجہول) تاریخ۔ انگریزی، مونث، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ آنا، پڑنا، لینا، مقرر ہونا، نکل جانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈیٹھ :۔ (بیائے معروف) نظر۔ نگاہ۔ بینائی۔ بصارت۔ قوت بصارت۔ ہندی، مؤنث۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈیٹھ بند :۔ جادوگر۔ کچھ کا کچھ کر دکھانے والا۔ اس جگہ بیشتر ڈٹھ بند بول چال میں ہے، مداری، شعبدہ باز۔ مشعبد۔ ساحر، اردو، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ 'ڈھٹ بند' کہتے ہیں۔ 'ڈیٹھ (ڈٹھ) بند' بالکل نہیں بولتے۔

ڈیٹھ بندی :۔ جادوگری۔ نظر بندی۔ سحر بازی اس جگہ بیشتر ڈٹھ بندی بول چال میں ہے۔ اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'ڈھٹ بندی' کہتے ہیں نہ ڈیٹھ بندی ہے نہ ڈٹھ بندی۔

ڈیڈی :۔ ابا۔ بابا۔ باپ۔ انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

ڈیٹکٹیو پولیس :۔ خفیہ پولیس۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ اس کے بعد ہمایوں فر نے وہ خط دکھایا۔ اور کل مطلب سمجھایا۔ صاحب نے کہا ہم ڈیٹکٹیو پولیس کے ذریعہ سے اس کا پتا چلائے گا۔ (چلائیں گے) (فسانۂ آزاد)

ڈیڈیکیشن :۔ کوئی تالیف کسی کے نام کرنا۔ انگریزی مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

ڈیر :۔ پیارا۔ انگریزی۔ صفت۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ ڈیر رضوان۔ پرسوں تمھارا خط ملا۔ خیریت سے آگاہی ہوئی۔

ڈیرا ۱ :۔ (بیائے مجہول) خیمہ۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل :۔ تنہا بہت کم رائج ہے زیادہ تر خیمہ ڈیرا، یا 'ڈیرا خیمہ' ملا کے بولتے ہیں جو فصیح ہے جیسے اسی وقت خیمہ ڈیرا اکھڑا۔ کوس سفر پر چوب پڑی لشکر نے کوچ کیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

ادھر کے پہلوان بہ فتح و نصرت، ادھر برگشتہ بخت بصد خفت و ذلت اپنے اپنے ڈیرے خیمے کی طرف چلے۔

(طلسم ہوش رُبا)

ڈیرا ۲ :۔ عارضی مکان۔ عارضی قیام گاہ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

گئے گھر سے جو ہم اپنے سویرے
سلام اللہ خاں صاحب کے ڈیرے
وہاں دیکھے کئی طفل پری رو
اٹے سٹے ارے بیٹے اٹے سٹے   میر سوز دہلی

ڈیرا ۳ :۔ گھر، مکان۔ وہ مختصر مکان جو بڑی حویلیوں میں علٰحدہ بناتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈیرا ۴ :۔ زمیندار کا مکان جو گاؤں میں ہوتا ہے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیرا ۵ :۔ قیام۔ اردو، مذکر، متروک

دل وہ مرا خانۂ ماتم ہے شاد
جس میں غم و درد نے ڈیرا کیا   شاد لکھنوی

ڈیرا ۶ :۔ رنڈیوں کا طائفہ۔ ہندی، دیہات کی زبان۔

ڈیرا ڈالنا :۔ (متعدی) خیمہ گاڑنا۔ قیام اختیار کرنا۔ رہ پڑنا۔ چھاؤنی چھانا۔ ہندی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کمی کے ساتھ اس کی تکمیلی صورت 'ڈیرا ڈال دینا' رائج ہو جیسے ہم نے کہا تھا وہ روز میں چلے آنا تم نے تو وہاں ڈیرا ڈال دیا۔

ڈیرا کرنا :۔ (متعدی) اُترنا۔ ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ فروکش ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ڈیرا ہونا ۱ :۔ (لازم) ٹھہرنا۔ قیام ہونا۔ اردو صرف۔ متروک۔

ع خزاں کا آکے جو ڈیرہ ہوا گلوں کے پڑ دیں   اوج

ڈیرا ہونا ۲ :۔ خیمہ گڑنا۔ چھاؤنی پڑنا۔ ہندی۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں متروک ہے۔

ڈیرسر :۔ ایسے شخص کو بطور القاب لکھتے ہیں جس سے برابر کا برتاؤ ہو۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

ڈیری :۔ وہ جگہ جہاں دودھ نکالنے کے لئے گایوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ گوشالہ۔ انگریزی، مذکر۔

(اکیڈنٹک جونیر ڈکشنری)

قول فیصل :۔ ڈیری میں صرف گائیں نہیں بلکہ بھینسیں بھی دودھ نکالنے کے لئے جمع کی جاتی ہیں اور وہ جگہ جہاں ڈیری کا دودھ فروخت ہوتا ہے ڈیری فارم کہلاتی ہے۔ ڈیری فارم مذکر ہے۔

ڈیرے پڑنا :۔ ڈیرے کھڑے ہونا۔ عارضی قیام گاہیں ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

گردمے خانہ فقیروں کے پڑے ہیں ڈیرے
در دولت پہ ترے کرتے ہیں ہیر پھیرے   صفی لکھنوی

(صحیفۃ القوم)

ڈیرے دار (یا) ڈیرے وال :۔ خوشحال کسبی

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اب نہیں بولتے۔

ڈیرے ڈیرے پھرنا :۔ جگہ جگہ تلاش کرتے پھرنا۔

اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دل لشکر میں ایک سپاہی زادے نے ہم سے چھین لیا
ہم درویش طلب میں اسکی ڈیرے ڈیرے پھرتے ہیں میر

ڈیرے ڈالنا ۔ کسی جگہ قیام کرنا۔ ٹھہر جانا۔ کسی جگہ اس ارادے سے ٹھہر جانا کہ اب یہاں سے نہ اٹھیں گے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مرنے جینے کی ہے جگہ اچھی
ڈیرے ڈالیں گے کوئے جاناں میں رضا

ڈیڑھ ۔ ایک اور آدھا کا مجموعی عدد۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی کہتا تھا ڈیڑھ دو کوئی پون
لے یہ یوسف کو بن زلیخا کون (وحشت گلزار)

محل صرف۔ ہم نی انگلہ ہر سال میں چھ مہینے پہاڑ پر رہتا ہے (رہتے ہیں) اور اگر دو من کا وزن ہوتا ہے تو وہاں رہنے سے ڈیڑھ ہی من رہجاتا ہے (سیر کہسار)

ڈیڑھ انچھر ۔ مجازاً جادو کے بول۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

حال غم کے لئے اس کی بھی شہادت ہے ضرور
ڈیڑھ انچھر دل مضطر کو پڑھالوں تو کہوں داغ

ڈیڑھ آنکھا ۔ (نون غنہ) وہ شخص جس کی دونوں آنکھیں چھوٹی بڑی ہوں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لے ہٹو۔ نوج۔ اُس کمبخت کی نہ کوئی صورت نہ شکل۔ رنگ کالا، ہونٹ موٹے، ڈیڑھ آنکھا اور تم چلی ہو لڑکی کو بیاہنے۔

قول فیصل ۔ اس کی تانیث 'ڈیڑھ آنکھی' بھی مستعمل غیر فصیح ہے۔ جیسے عادل صاحب خود تو ڈیڑھ آنکھے تھے ہی بیوی بھی ڈیڑھ آنکھی ملی ہے۔ چلو خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

ڈیڑھ اینٹ کی جُدی مسجد بنانا (یا) چننا ۔ (متعدی) ۔ چھوٹی سی الگ مسجد بنانا۔ اکل کھرے پن اور اکھڑ مزاجی کے سبب سب سے علیحدہ رہنا۔ شرکت پسند نہ کرنا یا کسی کی رائے سے متفق نہ ہونا۔ (یہ محاورہ پٹھانوں سے لیا گیا ہے جو اپنی بد مزاجی اور غرور کے باعث کسی کا احسانمند ہونا یا کسی غیر کی مسجد میں جاکر نماز پڑھنا نہایت شرم کی بات خیال کرتے تھے چنانچہ سلاطین افغانیہ کے زمانے کی مسجدیں جو دہلی کی اطراف میں پاس پاس اور بکثرت پائی جاتی ہیں اس کا سبب یہی ہے) ۲ تھوڑا سا کام کر کے دل کا حوصلہ نکالنا۔ (یہ معنی صرف صاحب گلشن فیض نے لکھے ہیں) اردو۔ محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا" کہتے ہیں۔

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا ۔ الگ ہو جانا۔ سب سے الگ کام کرنا۔ متفق الرائے نہ ہونا۔ سب لوگوں سے الگ چھوٹا سا کام کر کے دل کی ہوس نکالنا۔ اکھڑ پن کی وجہ سے علیحدہ رہنا اور کسی کی شرکت پسند نہ کرنا۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

امیر دیر و حرم سے الگ ہو جاتے ہیں
وہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بناتے ہیں امیر

قول فیصل ۔ 'الگ بنانا' کی جگہ 'جدا بنانا' یا 'جدا چننا' بھی ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے

قوم میں جو ہوتا ہے چھوٹا بڑا
چنتا ہے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا
(گلدستۂ محاورات اردو)

'جدا بنانا' کی جگہ صاحب خزینۃ الامثال نے جدی ہی بناتے ہیں لکھا ہے (یعنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدی جو بناتے ہیں) جو اب نہیں بولتے۔ 'الگ' کی جگہ علیحدہ بھی مستعمل ہے۔

ہو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ
بستر تمام شہر سے باہر لگا ہے اسیر

ڈیڑھ بکائن میاں باغ میں ۔ تھوڑی سی پونجی پر اترانا۔ اردو کہاوت، کم ظرف اور کم حوصلہ کی نسبت بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈیڑھ پا (یا) ڈیڑھ پاؤ ۔ ایک پاؤ اور آدھا پاؤ ۳/۸ سیر۔ آدھ پاؤ اوپر پاؤ سیر۔ ہندی مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "ڈیڑھ پاؤ" ہی کہتے ہیں "ڈیڑھ پا" دہلی کی زبان ہے۔

ڈیڑھ پا چون چوبارے رسوائی ۔ ذرا سا کام اور بہت بڑا اہتمام۔ ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ کہاوت لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈیڑھ پاؤ آٹا اور پل پر رسوئی ۔ کھانا کم اور کھانے والے زیادہ۔ (خزینۃ الامثال)

قول فیصل ۔ اب یہ مثل رائج نہیں۔

ڈیڑھ پہر کی توپ چلنا ۔ شاہی زمانے میں ڈیڑھ پہر کے بعد شب کو ایک توپ سر ہوتی تھی۔ اردو صرف متروک۔

وعدہ کیا تھا شام کا مجھ سے شوق جنھوں نے کل نکو
آج وہ آئے پاس مرے جب ڈیڑھ پہر کی توپ چلی
(حافظ غلام رسول شوق)

ڈیڑھ پئی ۔ ڈیڑھ پاؤ کا وزن۔ ڈیڑھ پاؤ کی مقدار، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ڈیڑھ پئی گھی کا قورمہ بہت زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔

ڈیڑھ چاول اپنے جدا ہی پکاتے ہیں ۔
وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ ہی بناتے ہیں (خزینۃ الامثال)

قول فیصل: اہلِ لکھنؤ اس جگہ بولتے ہیں۔ "وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بناتے ہیں۔"

ڈیڑھ چُلّو: تھوڑی سی۔ کوئی رقیق پینے والی چیز۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ گیا — غالب

قول فیصل: شراب اور پانی کے لئے خصوصیت سے کہتے ہیں۔ جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔ اس جگہ چلو بھر نسبتہً زیادہ رائج ہے۔

ڈیڑھ چلو لہو پینا: بہت غضبناک ہونا۔ مار ڈالنے پر آمادہ ہو جانا۔ مار ڈالنا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل: ڈیڑھ چلو ... الخ کی جگہ نسبتاً ڈھائی چلو ... الخ زیادہ کہتی ہیں۔

ڈیڑھ حاشیے کی جوتی: وہ جوتی جس کے پنّے کا ڈیڑھ حاشیہ کام دار ہوتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل: اب نہیں بولتے۔

ڈیڑھ خمہ: ایک قسم کا حقہ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: آپ تو مزے سے بیٹھے ڈیڑھ خمہ لگائے گڑگڑا رہے ہیں۔ (سیر کہسار)

ڈیڑھ گرہ ۱: ۱½ گرہ۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: بیشتر کپڑے کے ساتھ مستعمل ہے یعنی ڈیڑھ گرہ کپڑا کہتے ہیں۔

ڈیڑھ گرہ ۲: وہ گرہ جو آسانی سے کھل جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں ایسی گرہ کو ڈیڑھ گرہ نہیں ڈھیلی گرہ کہتے ہیں۔

ڈیڑھ گز کی زبان: کمال زباں درازی۔ زبان درازی کا کنایہ۔

(فقرہ) تربیت اچھی نہ ہونے سے لڑکی ہاتھ سے جاتی رہی ڈیڑھ گز کی زبان ساتویں آسمان پر مزاج، لڑکی کیا فرعون بے سامان ہے (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں گز بھر کی زبان۔ ہاتھ بھر کی زبان۔ چار ہاتھ کی زبان۔ اور بارہ ہاتھ کی زبان کہتی ہیں۔ "ڈیڑھ گز کی زبان" نہیں بولتیں۔

ڈیزَل: (بکسر اول و یائے معروف و بفتح سوم) ایک قسم کا روغن۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈِیسنٹ: (بکسر اول و یائے معروف و کسرِ سین و سکون نون و تائے ہندی موقوف) عمدہ۔ خوبصورت۔ انگریزی، صفت، انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف: پینٹ کے لئے آج ایک بہت ہی ڈیسنٹ کپڑا لائے ہیں چلو تمہیں دکھائیں۔ جی خوش ہو جائے گا۔

ڈی۔ سی ۱: ڈپٹی کلکٹر کا مخفف۔ انگریزی۔ مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل: اردو داں حضرات "ڈپٹی کلکٹر" ہی بولتے ہیں۔

ڈی۔ سی ۲: بجلی کے ایک کرنٹ کا نام، انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈَیش: (بفتح اول) چھوٹی لکیر یا نشان جو جملے کے اختتام پر لگاتے ہیں، اختتامیہ نشان جو یوں ہوتا ہے (—) انگریزی، مذکر۔ رائج۔

محل صرف: جملے کے خاتمے پر ڈیش لگا دینے سے جملے کو سمجھ لینے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

ڈیک: (یائے معروف) آگ کا بڑا اونچا شعلہ۔ ہندی، مذکر۔ نور اللغات)

قول فیصل: اردو میں مستعمل نہیں۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم کسی قدر لفظ "لو" کا، سے ادا کرتے ہیں۔ جو اٹھنا کے ساتھ بہ صیغہ جمع (لوکے اٹھنا) زیادہ مستعمل ہے۔

ڈِیک آنہ: چھ آنے۔ ہندی، مذکر۔ دلالوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

ڈیک رُوپَن: چھ روپے۔ ہندی۔ مذکر۔ دلالوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: بالعموم اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیل ۱ (یائے معروف) جسم، جُثّہ۔ عام قد قامت اردو، مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کون سے خوش رو نے پائی ہے یہ ترکیب بدن
حسن کے سانچے میں ڈھالا ہو تمھارے ڈیل کو — عاشق

قول فیصل: بیشتر بڑھانا کے ساتھ اسکا صرف ہے۔

یہ فیل سا جو ڈیل بڑھایا تو کیا کیا
تم کو خدا نے احمقوں کا بادشاہ کیا — جانصاحب

ڈیل ۲: جسامت۔ قد و قامت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: حیوانوں میں زیادہ تر ہاتھی کے لئے کہتے ہیں اور چیز کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ مگر ہر صورت سے غیر فصیح ہے۔

وہ اس کا باڑھ پہ قد اور وہ چھریرا ڈیل
وہ آب و تاب کہ قطعی جوہر ش کی دلیل — انجم (تلوار)

انھیں معنوں میں، ڈیل ڈول، ملا کے بھی بولتے ہیں وہ بھی غیر فصیح ہے۔ جسم، کے معنی میں، گراں ڈیل، ملا کے بولتے ہیں وہ بھی فصیح نہیں ہے۔

ڈیل ۳: وہ سختی جو پاؤں کے انگوٹھے میں جوتے کی رگڑ سے ہو جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیلا (یا) ڈیلیا: ایک پہاڑی درخت کا نام

جس کا زرد یا سرخ اور بڑا پھول ہوتا ہے، ہندی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ نام بالعموم زبانوں پر نہیں آتا۔

ڈیل بڑھانا:۔ قد بڑھانا۔ کوتاہ قد ہونے کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یہ فیل سا جو ڈیل بڑھایا تو کیا کیا
تم کو خدا نے احمقوں کا بادشا کیا — جان صاحب

ڈیلٹا:۔ (بہ یائے مجہول) وہ زمین جس کے بیچ بیچ بہت سے چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہوں جنھیں سمندر کے پانی نے کاٹ کر بنایا ہو۔ انگریزی، مذکر۔ علم جغرافیہ کی اصطلاح۔

ڈیل در گنبد آواز در پشش:۔ اس قد و قامت پر نامرد یا بزدل (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب خزینۃ الامثال نے 'ڈیل' کے ساتھ 'ڈول' بھی لکھا ہے یعنی یوں "ڈیل ڈول در گنبد.... الخ

ڈیل ڈول:۔ تن و توش۔ جان دار کے قد و قامت کا اندازہ۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں آدمی کے لیے مخصوص ہو۔ ہر جاندار کے قد و قامت کی نسبت نہیں کہتے۔

جس نے دیکھا ہو ڈیل ڈول اس کا
سرو و شمشاد کو وہ کیا دیکھے — رضا

محل صرف:۔ ڈیل ڈول کتنا پیارا پایا ہو اللہ رکھے کتنے درست ہیں۔ آپ کے ماشاء اللہ جی خوش ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈیل ڈول:۔ شکل و صورت۔ ہیئت۔ روپ۔ تراش۔ قطع۔ انداز، وضع، ہندی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بہت کمی کے ساتھ 'ہیئت' کے معنی میں بول دیتے ہیں۔ اسی ہیئت میں وضع قطع اور شکل و صورت بھی شامل ہیں۔ یعنی ڈیل ڈول کہہ کر صرف شکل و صورت یا قطع و وضع وغیرہ تنہا مراد نہیں لیتے۔ بلکہ پورے انسانی ہیولے کو مراد لیتے ہیں۔

ڈیلی:۔ (بہ یائے مجہول) روزانہ۔ روز۔ ہر دن۔ بلا ناغہ۔ انگریزی، صفت۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

شہر سے اپنے نکلتا ہے جو ڈیلی اخبار — قومی آواز
اسی اخبار کا ہوں سب سے اہم نامہ نگار — ۱۸ جولائی ۱۹۶۵ء

ڈیلی گیٹ:۔ سفیر۔ ایلچی۔ مختار۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈیم:۔ (بہ فتح اول) باندھ۔ بندھا۔ جو دریا پر پانی روکنے کے لیے باندھا جاتا ہے۔ جیسے بھاکرہ ننگل ڈیم انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ بھاکرہ ننگل ڈیم ہندوستان کا سب سے بڑا ڈیم ہے۔

قول فیصل:۔ عوام "ڈیم" بہ کسر اول کہتے ہیں۔

ڈیمیج:۔ نقصان کا جرمانہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ میرا جتنا نقصان ہو گیا ہے ریلوے کو اس کا ڈیمیج دینا پڑے گا۔

ڈیمرج:۔ ریل یا جہاز کے حدود کے اندر سے وقت مقررہ سے دیر میں مال لے جانے کا محصول۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ جلدی سے مال چھڑا لیجیے ورنہ ڈیمرج دینا پڑے گا۔

ڈیمبڑا:۔ اندھ دنی پھوڑا۔ اردو، مذکر، عورات لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اندھا پھوڑا کہتی ہیں۔ صاحب فرہنگ اثر نے اس کا بدل 'دردنا' بھی لکھا ہو جو میں نے نہیں سنا۔

ڈیم فول:۔ پاجی۔ گدھا۔ نالائق۔ احمق۔ انگریزی صفت، رائج۔

جب اتنی نعمتیں موجود ہیں یہاں اکبر
تو حرج کیا ہو جو ساتھ اس کے ڈیم فول بھی ہو — اکبر الہ آبادی
(نظم: برٹش راج)

ڈین:۔ (بہ کسر اول و یائے معروف) یونیورسٹی میں کسی علم کے کل شعبوں کا افسر اعلیٰ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ آج کل لکھنؤ یونیورسٹی کے ڈین فیکلٹی آف آرٹس مسٹر ایس۔ ڈی سنگھ ہیں۔

ڈینا:۔ وہ ڈنڈا جو مرکھنے بیل کی گردن میں باندھ دیتے ہیں۔ ہندی، مذکر، گنواروں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ڈینجر:۔ ڈر۔ خوف۔ خطرہ۔ مصیبت۔ انگریزی، مذکر۔

ڈینجرس:۔ (بہ کسر اول و نون ظاہر) خوفناک۔ خطرناک۔ انگریزی، صفت، رائج۔

ڈینگ:۔ (یائے معروف و نون غنہ) شیخی۔ تعلی۔ لاف و گزاف۔ لن ترانی۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

ڈینگ آپ کی سب فضول ہے یہ
وہ گل یہ نہیں وہ پھول ہے یہ — گلزار نسیم

ڈینگ اڑانا:۔ دون کی ہانکنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ خوجی کے احباب اور محلے کے لوگ اور دربار کے آدمی جوق جوق جمع ہوئے اور فوجی پیترے بدل بدل کر ڈینگ اڑانے لگے (فسانۂ آزاد)

ڈینگ کی اڑانا:۔ غرور کرنا۔ شیخی بگھارنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام ڈینگ اڑانا کہتے ہیں "ڈینگ کی اڑانا" کوئی نہیں بولتا۔

ڈینگ کی لینا:۔ دون کی ہانکنا۔ شیخی بگھارنا۔

اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم ڈینگ کی بھی تو نہیں لیتے (سیر کہسار)

ڈینگ مارنا:۔ دون کی ہانکنا۔ تعلّی کرنا۔ شیخی بگھارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ جمع کے ساتھ "ڈینگیں مارنا" نسبتاً زیادہ ہو۔

ع بھول جائیں غیر ڈینگیں مار کر رقعا

ڈینگ ہانکنا:۔ دون کی لینا۔ شیخی بگھارنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ جمع کے ساتھ "ڈینگیں" ہانکنا نسبتاً زیادہ ہو۔

خوبی کی اپنی جنت کیسی ہی ڈینگیں ہانکے
اس کی گلی کا ساکن ہر گز ادھر نہ جھانکے میر

ڈینگیا:۔ شیخی مارنے والا۔ دون کی ہانکنے والا۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ اجی جاؤ بھی دیکھ لیا۔ بس زبانی داخلہ۔ ڈینگئے ہو خاصے۔ کہیں کسی روز میں قرولی نہ بھونک دوں۔

(فسانۂ آزاد)

ڈیو:۔ قرض۔ واجب الادا۔ انگریزی، رائج۔

محل صرف:۔ اکی پچاس روپے مجھ پر ڈیو ہیں، ادا کر دوں گا۔

ڈیُوٹ:۔ (بجسر اول ویائے معروف وواؤ مفتوح) لکڑی کا خاص وضع کا بنا ہوا چراغدان جس پر زیادہ تر کڑوے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھا جاتا ہو۔ اردو، مؤنث۔

محل صرف:۔ یاران سرپل نے کہا حضور یہ انے فیشن کی ڈیوٹ تو ہٹائیے۔ لیمپ منگوائیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ قدیم زمانے میں اس کا گھر گھر رواج تھا اور تانیث کے ساتھ اس کا استعمال تھا۔ اب مذکر ہو۔ عوام احمق اور بے وقوف کی جگہ بھی یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے اماں تم آدمی ہو کہ ڈیوٹ۔

ڈیوٹی:۔ فرض منصبی۔ نوکری۔ کام۔ خدمت۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف:۔ آج میں اپنی ڈیوٹی پر نہیں جاؤں گا، چھٹی لے لی ہے۔

قول فیصل:۔ انجام دینا، بجا لانا، دینا، کرنا، لگنا اور لگانا وغیرہ کے ساتھ بھی اس کا صرف ہو۔

ڈیوڑھا: ایک اور آدھا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم جتنا سمجھتے تھے اس سے ڈیوڑھا دعوت میں خرچ ہو گیا۔

ڈیوڑھا:[2] ڈیڑھ کا پہاڑہ۔ اردو، مذکر۔ علم حساب کی اصطلاح۔

ڈیوڑھا:[3] ریل کا انٹر کلاس جس کو ڈیوڑھا درجہ بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ۱۹۴۷ء کے بعد سے یہ درجہ توڑ دیا گیا ہو۔

ڈیوڑھا:[4] ڈیڑھ حصہ زیادہ کی جگہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ضرورت ہے ایک مرغ کی ڈنڈیل ہو۔ تنا ہوا چوڑا چھاتا۔ گتھ جائے تو حریف کو پیٹھ نہ دکھائے بلکہ خون رلائے اور چھکے چھڑوائے۔ سوایا مارے ڈیوڑھا مارے (فسانۂ آزاد)

ڈیوڑھا:[5] ایک قسم کا سود جو پچاس فیصدی لیا جاتا ہے نیز وہ غلہ جو غیر فصل میں ایک من دے کر فصل پر ڈیڑھ من لیں۔ ہندی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ طریقہ دیہاتوں میں رائج ہو۔

ڈیوڑھا مارنا:۔ ٹکڑی کے آتے ہوئے کبوتروں کو چھپی دکھا کے پلٹانا جب پلٹنے لگیں تو دانہ پھینک کے بلا لینا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

ڈیوڑھ لگانا:۔ روپیہ پیسہ یا کسی چیز کو اس صورت سے خرچ کرنا کہ جب تھوڑی سی رہ جائے تو اور آ جائے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم ڈیوڑھ لگنا بھی رائج ہو اور ڈیوڑھ کا تلفظ ڈِیُہڑ کرتے ہیں۔

ڈیوڑھی:[1] پٹا ہوا دروازہ۔ وہ حصہ مکان کا جو بیرونی دروازے سے ملحق ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ ڈیوڑھی بڑے آدمی کے محل کو بھی کہتے تھے جیسے "دیکھتے دیکھتے سیکڑوں ڈیوڑھیاں کھنڈر کے تباہ و برباد ہو گئیں۔"

صبح لیجاتا ہے رقعہ شام کو لاتا ہے پھیر
یار کی ڈیوڑھی تجھے کیا نامہ بر ملتی نہیں ذکر

ڈیوڑھی:[2] باریابی۔ رئیسوں یا امیروں کے یہاں کی آمد و رفت (کھلنا، بند ہونا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ڈیوڑھی:[3] ڈیوڑھا نمبر ۱ کا مؤنث جیسے ڈیوڑھی تنخواہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمھیں جس تنخواہ پر رکھا تھا اس سے ڈیوڑھی تنخواہ دے رہا ہوں مگر تمھارا دماغ نہیں ملتا۔

ڈیوڑھی بند ہونا:۔ امراء کے دروازے پر آنا جانا بند ہونا۔ باریابی سے روکا جانا۔ ہندی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

ڈیوڑھی دار:۔ دربان۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیوڑھی دارنی:۔ ڈیوڑھی دار کا مؤنث۔ اردو، مؤنث۔ قریب بہ متروک۔

ع ہے ڈیوڑھی دارنی کا جو دربان آشنا جانِ جاناں

ڈیوڑھی کھلنا:۔ باریاب ہونا۔ باریابی کی اجازت ملنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

ڈیہہ:۔ بلند جگہ، جو مکانات منہدم ہو جانے سے ٹیلے کی صورت میں ہو گئی ہو۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذ عربی زبان کا نواں، فارسی کا گیارھواں اور اردو کا تیرھواں حرف اس کو ذال معجمہ اور ذال منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ ذال معجمہ فارسی میں نہیں ہے۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ قاعدۂ اہل فارسی کا یہ ہے کہ جب اس حرف کے پہلے صحیح ساکن ہو تو مہملہ ہے ورنہ معجمہ، چنانچہ اس قاعدے کو خواجہ نصیر الدین محمد طوسی نے نظم کیا ہے۔ (رباعی)

آنانکہ بپارسی سخن میرانند در معرض دال ذال را بنشانند۔ ماقبل دے ار ساکن و جز وایے (حرف علت) بود۔ دال ست دگرنہ ذال معجم خوانند۔

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ماورار النہر میں ذال معجمہ نہیں ہے ذال مہملہ ہی ہے۔ ابجد کے حساب سے اس حرف کے ۷۰۰ عدد فرض کیے گئے ہیں عربی فصیح رائج۔

ذَابِح:۔ ذبح کرنے والا، حلال کرنے والا۔ عربی، مذکّر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عربی داں طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے

ذات: ۱۔ کسی چیز کی حقیقت و ماہیت، نفس شے عربی، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اصل میں ذا۔ اسم اشارہ تھا جس کے آخر میں قاعدے کے موافق ہائے وقف بڑھا کے ذاہ کیا اور ہائے وقف کو تے سے بدل کے ذات کر لیا۔ ذات کے لفظی معنی مشارٌ الیہ تھے اسی وجہ سے بمعنی خداوندو ہستی و ہر چیز مستعمل ہوا۔

ذات: ۲۔ دم شخصیت ہستی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کاذب ہو جو بوسے کی بھی رکھتا ہو توقع
کچھ فیض ہو جس سے وہ نہیں ذات تمہاری صبا

قول فیصل:۔ بعض مقامات پر یہ لفظ صفات کا مقابل بن جاتا ہے۔ جیسے آپ کی ذات والا صفات علمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں

ذات: ۳۔ جسم۔ تن۔ اردو متروک۔

محل صرف:۔ اسباب سحر ذات پہ آراستہ کیے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذات: ۴۔ قوم۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

اس نے اُسے خراب کیا جس کے منہ لگی
بد ذات تھی جو دختر رز ذات پر گئی شعور

محل صرف:۔ آدر جادو نے گلے لگایا اور بوسہ لینے کو منہ بڑھایا اس نے ہاتھ سے منہ ہٹا دیا کہا بس مجھ سے ایسی باتیں نہ کرو یہ منہ دیکھے کی محبت ہے مردوں کی ذات بے مروت ہے (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس معنی میں یہ لفظ جات (ہندی) کی بدلی ہوئی صورت ہے۔

ذات: ۵۔ حیثیت، بساط، وقعت، وقارت، اردو، متروک

چار دن زیست کے جو چاہے سو کھیوا ہے رند
پیش ازیں خاک کہ سمجھے تھی کوئی ذات تھی رند

ذات: ۶۔ عزت، آبرو۔ اردو، مؤنث۔

محل صرف:۔ میں آپ کا ملازم ہوں تو اس کے معنی نہیں کہ آپ گالیوں سے بات کریں ہاتھ بیچا ہے ذات نہیں بیچی ہے۔

قول فیصل:۔ اردو میں اس لفظ کا یہی ایک محل استعمال ملتا ہے (ہاتھ بیچا ہے ذات نہیں بیچی)

ذات الجنب:۔ پھیپھڑے کا ورم پلیورسی۔ عربی، مذکر اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ حکمار کا اجماع ہے کہ ذات الجنب سے اچھے ہونے کے بعد پھیپھڑوں کی حفاظت کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہیے اس لئے کہ کمزور ہو جاتے ہیں۔

ذات الذَّنَب:۔ دمدار ستارہ۔ جھاڑو تارہ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

محل صرف:۔ ذات الذنب کے حالات سے علمائے ہیئت واقف ہیں۔ ان کا مقولہ ہے کہ ستارۂ مذکور کرۂ شمس کے گرداگرد اور ستاروں کی طرح دورہ کرتا ہے اور یہ ستارہ ایک جسم مصمت ہے۔ جوف اس میں نہیں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ذاتُ الرِّقاع (رقاع۔ بکسر اول، بمعنی رقعہ کی جمع) ایک قسم کا استخارہ۔ چھ یا نو پرزوں پر کاغذ کے جس پر افعل اور بعض پر لاتفعل لکھ کر جانماز کے نیچے رکھ دیتے ہیں۔ اور بعد نماز اور وظیفہ کے ان پرزوں

میں سے ایک کو اٹھاتے ہیں اگر افعل نکلتا ہے تو سمجھتے ہیں کہ استخارے سے اس کام کی اجازت ہے اگر لاتفعل نکلتا ہے تو ممانعت سمجھتے ہیں۔ عربی، مذکر۔

خونِ جگر کے آنسوؤں میں ہیں تو رقعے ہیں
دیکھو یہ استخارۂ ذات الرقاع دل — رشک

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبان پر رقاع بضم اوّل ہے۔

ذاتُ الرّیہ:۔ پسلی کا درد، نمونیہ۔ عربی مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ ذات الرّیہ میں آلو بخارے کا استعمال اطبا کے نزدیک مفید ہے اور تجربہ بھی اسی کا شاہد ہے۔

ذات الصدر:۔ سینے کا درد، ورم سینہ، عربی، اطبا کی اصطلاح۔

ذاتِ بابرکات:۔ برکتوں والا جسم۔ فارسی ترکیب، مؤنث، متروک۔

محلِ صرف:۔ امیر نے تمام تبرکات جو مزارِ انبیاء علیہم السلام پر سے ملے ہیں۔ ان سب کو ذات بابرکات پر اپنے آراستہ کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل:۔ اب کسی بزرگ اور مقدس شخصیت سے مراد لیتے ہیں۔ جیسے مولانا کی ذات بابرکات سے جو فیض ہم کو پہنچتا رہتا تھا اس کا حصر ناممکن ہے۔ ایسی ہستی صدیوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

ذات باہر:۔ ذات سے نکالا ہوا۔ برادری سے اٹھایا ہوا۔ اردو صفت

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے مہتروں کا قاعدہ ہے کہ جسے ذات باہر کر دیتے ہیں جب تک اس سے پوری برادری کا کھانا نہیں لے لیتے برادری میں شامل نہیں کرتے۔

ذات بنیاد:۔ حسب نسب، قومیت، غصے کے محل پر۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ سینکڑوں باتیں سنائیں کہنے لگی تبرے اوّل و آخر ہر زدوف تیری ذات بنیاد پر زدوف تیرے کہنے پر زدوف (فسانۂ آزاد)

ذات پات:۔ (پات تابع مہمل) ذات یا قومیت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ انسان وہی ہے جو کسی شخص کو حقیر نظر سے نہ دیکھے۔ نہ ذات پات کا خیال کرے۔

قولِ فیصل:۔ اہلِ دہلی اس جگہ ذات جماعت بولتے ہیں۔

ذات پات نہ پوچھے کوئے جینیو ہو باہمن ہوئے
لوگ ظاہر پر نظر کرتے ہیں حقیقت کی کچھ ہر ایک کو کم ہی خبر ہوتی ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل:۔ یہ ہندی کی کہاوت ہے اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے
(پات کی جگہ بھانت بھی بول چال میں ہے) جو شخص محنت اور ریاضت کرتا ہے مقبول ہوتا ہے اور اس کی ذات کوئی پوچھتا ہے۔ یعنے مقبولیت شرافت پر منحصر نہیں ہے۔ کیونکہ فلاں ابن فلاں کوئی چیز نہیں ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔

ذاتِ پاک:۔ مقدس ہستی۔ فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج۔

ہے تیری ذاتِ پاک ہر اک عیب سے بری
بخشی ہے تجھکو حق نے دو عالم کی سروری — لا اعلم

ذات پر جانا:۔ بد قوم پن کرنا، کمینہ پن دکھانا، نازیبا فعل کا مرتکب ہونا۔ جب کسی بد اصل اور کم ظرف آدمی سے کوئی بیہودہ حرکت سرزد ہوتی ہے تو غصے اور حقارت سے اس کی نسبت کہتے ہیں "ذات پر گیا" یعنی بد اصل اور کم ظرف ہونے کی وجہ سے اس سے یہ حرکت سرزد ہوئی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس نے اسے خراب کیا جس کے منھ لگی
بدذات تھی جو دخترِ رز ذات پر گئی — شعور

ذات رات:۔ حسب نسب۔ اردو، مؤنث عورتوں کی زبان۔

گیسو کو مشک اذفر اگر کہئے کیا بعید
دونوں جدا نہیں سر مو ذات رات میں — رشک

ذات سے:۔ (اسم یا ضمیر کے ساتھ) وجہ سے، سبب سے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ افراسیاب نے کہا اے حیرت یہ تمہاری بھینا بی بہار کا سحر تھا کہ شدید آپ میں نہ تھا یہ تمہاری ذات سے اتنا بڑا لشکر میرا ہلاک ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر ایسے شخص کی نسبت استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی کام بگڑتا ہو۔

ذات سے اٹھا دینا:۔ برادری سے خارج کر دینا ذات باہر کر دینا اردو صرف پست طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ کچھ ایسی ہی باتیں لچھو نے کیں کہ چودھری نے ذات سے اٹھا دیا۔

ذات سے گرا ہوا:۔ ذات سے نکلا ہوا۔ مردود، لچا، بے دین، نالائق۔ اردو۔ صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذات سے نکالنا یا باہر کرنا:۔ (متعدی) قوم سے خارج کرنا اردو قلیل الاستعمال۔

ذاتِ شریف:۔ (کنایتہً) چالاک، شریر، عیار، مفسد۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

کی ہے جن کی کہ آپ نے تعریف
وہ کوئی اور ہوں گے ذاتِ شریف — شوق (زہر عشق)

محلِ صرف:۔ خدا کے لئے اتنا تو ضرور بتایئے کہ

اس ٹکڑی میں کون کون ذات شریف جمع تھے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے اس طرح کہ بڑے، یا بڑے ہی، اس کے پہلے لاکے بڑے ذات شریف ہیں، یا، بڑے ہی ذات شریف ہیں، بولتے ہیں۔ جیسے "شاہ جی کی باتوں سے ان کے (آزاد کے) دل پر نقش ہوگیا کہ بڑے ہی ذات شریف ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

ذات غنیمت ہونا:۔ تعریف کے محل پر ایسے شخص کے لئے کہتے ہیں جو صاحب اخلاق اور ...... خوبیوں کا مالک ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج

میری مثنوی سن کے استاد بولے
بہت ذات ہے اب غنیمت تمہاری — اسیر

ذات کی بیٹی ذات ہی میں جاتی ہے:۔ شریف کا پیوند شریف ہی میں ہوتا ہے۔ (نور اللغات، محاورات ہندستان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عام طور سے رائج نہیں۔

ذات مدھ پیے معلوم ہوئے:۔ شراب کا نشہ آدمی کا کچا چٹھا کھول دیتا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ "محاورات ہندوستان" میں یہ مثل لفظ معلوم پر ختم ہوجاتی ہے (یعنی۔ ذات مدھ پیے معلوم) لکھنؤ میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

ذات میں بٹا (دھبا) لگانا:۔ (متعدی) کوئی ایسا فعل کرنا یا ہونا جو خاندان کی بدنامی کا باعث ہو۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

ذات میں دھبا لگ گئے گر برا پیوند ہو
جو پٹے کوڑے سے ہو اس خار کی مٹی خراب — شعور

ذات میں بٹا لگنا:۔ نسل میں عیب لگنا، ایسی برائی پیدا ہونا جس سے خاندان پر اثر پڑے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میزان چشم غیر میں تل بیٹھتے ہیں آپ
بٹا کسی طرح سے نہ لگ جائے ذات میں — اسیر

ذات میں ملانا:۔ برادری میں شامل کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہے بعد مرگ حال شریف و رذیل ایک
مٹی نے کھا کے سب کو ملایا ہو ذات میں — شعور

ذات ذات نہ پوچھے کوئی، جینیو پہن باہمن ہوئی:۔ لوگ ظاہر پر نظر کرتے ہیں حقیقت پر غور نہیں فرماتے۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں ہے۔

ذات و نشا:۔ اچھی نسل کا، اچھی ذات والا خاندانی اردو صفت دہلی کی زبان۔

قول فیصل:۔ دہلی میں عورت کے لئے ذات دنتی بولتے ہیں۔

ذاتونیا (واو معروف):۔ نجیب۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے نور اللغات کی اس لفظ کے رد میں لکھا ہے "معلوم کس محلے کی یہ زبان ہے میں واقف نہیں۔ عورتیں ایسے شخص کو جو اپنے شریف ہونے کی شیخی بگھارے ذات منگتا (عورت کو ذات منگتی) کہتی ہیں۔ نور اللغات میں یہ لفظ درج ہی نہیں" مولف مہذب اللغات عرض رسا ہے کہ لکھنؤ کی عورتیں نہ ذاتونیا بولتی ہیں نہ ذات منگتا (ذات منگتی) بولتی ہیں۔

ذاتی:۔ اصلی، حقیقی، فارسی فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خاندانی شرافت پر ناز نہیں کرنا چاہیے۔ انسان میں ذاتی جوہر کا ہونا ضروری ہے۔

ذاتی:۔ اپنا، نج کا اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گو وہ بڑے آدمی ہیں مگر چونکہ میرے آج کل ذاتی تعلقات ہیں اسی بنا پر بہت زیادہ خیال کرتے ہیں۔

ذاتیات:۔ شخصیت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں (۱) ذاتیات پر اتر آنا (۲) ذاتیات پر حملہ کرنا دونوں کا مفہوم ہے کسی کی ذات یا خاندان میں عیب نکالنا عام اس سے کہ وہ عیب اس کی ذات/خاندان میں ہو یا نہ ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میرے آپ کے کس قدر سنجیدہ گفتگو ہو رہی تھی باتیں کرتے کرتے آپ ذاتیات پر اتر آئے۔

ذاتی تجربہ:۔ اپنی آزمائی ہوئی بات۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذاتی تجربہ جو کچھ ہو میں نے ایک شعر اس مضمون کہا ہے۔ (امراؤ جان ادا)

ذاتی تعلق:۔ خاص تعلق، خانگی معاملہ۔ نج کا لگاؤ۔ نج کا فائدہ۔ عربی الفاظ۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مجھے کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں میں ذاتی تعلق کی بنا پر خود ان سے کہہ سکتا ہوں۔

ذاتی جوہر:۔ وہ خوبی جو کسی شخص کی ذات میں خود موجود ہو اور کسی رشتے یا تعلق کی بنا پر نہ ہو عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ گو وہ خاندانی حکما سے تعلق رکھتے ہیں مگر شاعری حضرت آفتاب کا ذاتی جوہر ہے

قول فیصل:۔ اضافت کے ساتھ جوہر ذاتی کہتے ہیں۔

رباعی

پرساں کوئی کب جوہر ذاتی کا ہے
ہر گل کو گلہ کم التفاتی کا ہے
شبنم سے جو وجہ گریہ پوچھی تو کہا نہیں
رونا فقط اپنی بے ثباتی کا ہے

ذاتی حیثیت: اصلی پونجی، خاص سرمایہ، وسعت خاص، قابلیت خاص، عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں بہت کم بولتے ہیں۔

ذاتی رائے: خاص اپنی رائے جس میں دوسرے کا خیال شامل ہو۔ عربی الفاظ، اردو ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: مگر یہ میری ذاتی رائے ہے ناظرین کو اختیار ہے جو چاہیں قیاس کریں۔ (امراؤ جان ادا)

ذاتی فعل: وہ کام جس کا تعلق صرف کام کرنے والے کی ذات سے ہو دوسروں سے کوئی لگاؤ نہ ہو۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: یہ ان کا ذاتی فعل ہے انجمن سے اس کا کیا تعلق؟

ذاتی لیاقت: خاص اپنی لیاقت یا جوہر اصلی اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: خاندانی وقار و شہرت پر انسان کو غرور نہ کرنا چاہیئے ذاتی لیاقت کی بات ہی اور ہے میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان کی ذاتی لیاقت کیا ہے اخلاق و عادات کیسے ہیں اور آپ ان کا حسب نسب بیان فرما رہے ہیں۔

ذاتی معاملات: اپنے معاملات۔ نجی امور، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: میں نے بھی دنیا دیکھی ہے میں اپنے ذاتی معاملات میں کسی سے رائے نہیں لیتا۔

ذاکر: (مادہ ذکر) ۱۔ ذکر کرنے والا ۲۔ ذکر جلی یا خفی کرنے والا۔ عربی، مذکر،

قول فیصل: اب یہ لفظ مخصوص ہے اس شخص سے جو منبر پر بیٹھ کے نظم یا نثر میں فضائل و مصائب اہل بیت بالخصوص ذکر شہیدان کربلا کرے یہ خاص اہل تشیع کی اصطلاح ہے

نہیں کسی کو غم شاہ دیں میں تشویش نفیس
بکا کا ذاکر و سامع کو اک ہی حج نفیس

لفظ حسین کے ساتھ ذاکر حسین زیادہ کہتے ہیں۔

ذال: حرف کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ: یہ پروردگار کا فضل و کرم ہے کہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ عربی، آیت کلام پاک، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل: جب کسی کو اچھی حالت میں یا کسی ترقی کی منزل پر دیکھتے ہیں جب یہ آیت پڑھتے ہیں۔

ذائقہ: ۱۔ ایک حس کا نام، زبان میں ہوتا ہے چکھنے کی قوت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل: ان معنی میں زیادہ تر قوت ذائقہ بولتے ہیں، عربی میں تائے مدوّر کے ساتھ ذائقہ ہے۔

ذائقہ: ۲۔ لذت، مزہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ذائقہ شیرۂ جاں سے ہے سوا بوسے کا
تا لب گور نہ بھولے گا مزا بوسے کا — ناسخ

ذائقہ: ۳۔ لطف، چسکا۔ (پڑنا کے ساتھ)۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ ان معنی میں 'چسکا پڑنا' یا 'مزہ پڑنا' بولتے ہیں۔

ذائقہ بدلنا: لذت اور ہونا، مزہ دوسرا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذائقہ ہونٹوں کا بدلے گا نہ مسّی ملئے
ہوں گے یہ قند سیہ اب تو شکر پارے ہیں — وزیر

ذائقہ پانا: مزہ پانا، لذت پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خضرؑ کو جو نہ ہوا چشمۂ حیواں میں نصیب
ہم نے وہ ذائقہ قاتل تہہ خنجر پایا — اسیر

ذائقہ چکھانا: ذرا سی کوئی چیز کھانے کے لیے دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: مؤلف نور اللغات نے اس کا ایک مفہوم 'سزا دینا' لکھا ہے۔ مگر لکھنؤ میں 'سزا دینا' کا مفہوم 'مزہ چکھانا' سے ادا کیا جاتا ہے۔ البتہ کسی کے ساتھ 'موت کا ذائقہ چکھانا' بولتے ہیں جیسے "ایک زنگی نے ..... میرے شوہر کو کہ ہنوز اس نے شربت وصل نہ پیا تھا کہ ذائقہ تلخی موت کا چکھایا"۔ (طلسم ہوش ربا)

پیش کردہ مثال میں 'ذائقہ تلخی موت کا چکھایا' استعمال ہوا ہے۔ اب لفظ 'تلخی' کے ساتھ یہ صرف زبانوں پر بالکل نہیں آتا۔

ذائقہ چکھنا: مزہ معلوم کرنا، لذت سے آشنا ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ایک شرط ہے کہ اگر تو حیرت کا سر لاکر ملکہ مہرخ کو نذر دے تو ذائقہ شربت وصل کا میرے چکھے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذائقہ حاصل ہونا: لذت ملنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

جب لب شیریں سے گالی دی ہو۔ ہم کو یار نے
ذائقہ حاصل ہوا ہے۔ شہد زہر آمیز کا — آتش

ذائقہ دار: لذیذ، خوش مزہ۔ فارسی صفت

محل صرف: آہا ہا! کیا ذائقہ دار حلوا ہے۔

قول فیصل: عام طور سے اس کا تلفظ 'ذائقے دار' کیا جاتا ہے جو اردو ہے۔

ذائقہ کھو دینا: مزہ نہ باقی رکھنا، لذت مٹا دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

بوسہ ہے اس کے لب کا خط آنے سے ناگوار
شربت کا ذائقہ اثر سم نے کھو دیا — اسیر

ذائقہ لینا: (متعدی) لذت حاصل کرنا۔ کوئی

چیز مزے لے لے کر کھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محل صرف:۔ جلدی سے کھاؤ تم تو ذائقہ لے رہے ہو وہاں وقت سے پہنچنا ہے۔

ذائقہ ملنا:۔ لذّت حاصل ہونا، مزہ ملنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ہٹتے نہیں ہیں قبر سے میری سگ وہما
کچھ تو ہے ان کو ذائقہ استخواں ملا — اسیر

ذَبح:۔ ۱ (بفتح اول وسکون دوم) گلا کاٹنا، گردن پر چھری پھیرنا۔ عربی مصدر، فصیح، رائج۔

ع وقت ذبح شاہ دیتے تھے صدا المدد رسول اللہ خدا — ناظم

قول فیصل:۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

ذبح:۔ ۲ حکم شریعت کے موافق حلال جانور کی قربانی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے کھال نہ اتارنا چاہیئے۔
قول فیصل:۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ذِبحِ عظیم:۔ (ذِبح: بکسر اول وسکون دوم) قرآن کی آیت وَفَدَینَاہُ بِذِبحٍ عَظِیمٍ:۔ اس آیت سے مراد امام حسین علیہ السلام کی ذاتِ گرامی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

تو نفسِ مطمئن ہے، تو ذبحِ عظیم ہے
دفتر ہے تیری مدح کا قرآن اے حسینؑ — انور رائے بریلوی

ذبح کرنا:۔ ۱ جس جانور کا گوشت کھانا شرعاً جائز ہے اس کو چھری چاقو وغیرہ سے حلال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ عجیب ماجرا ہے کہ بروز عید قرباں
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا — انشاؔ

قول فیصل:۔ اگر اسلامی شریعت کی پابندی کے بغیر بھی کوئی جانور ذبح ہو تو اس کے لئے بھی یہی بولیں گے۔ جیسے "وہ ہرن زمین پر گرا۔ صاحب بہادر نے مرکب سے کود کر اسے ذبح کیا"۔

ذبح کرنا:۔ ۲ قتل کرنا، گلے پر چھری پھیرنا، گردن کاٹ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ چالاک نے کہا اے والد ماجد ساحر کا قاعدہ ہے کہ جب مرتا ہے۔ بیر اس کے غل مچاتے ہیں۔ اگر اس کو آپ ذبح کرتے اور شور و غل ہوتا نیچے کوٹھے کے انتظام او رمنصرم جو پلنگ آپکا لائے ہیں موجود تھے فوراً صدا سن کر دوڑے آتے۔ اور گرفتار کر لیتے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذبح کرنا:۔ ۳ گلوکاری کا کمال دکھلا کے یا کسی ادا سے دیکھنے اور سننے والے کو تڑپا دینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ شرارہ حالت ذوق میں آکر رونے لگی۔ عمرو (بہ شکل عورت) نے گانا موقوف کیا۔ شرارہ نے کہا اری بسمل کیوں چھوڑتی ہے ذبح کیا ہے تو دم نکل جانے دے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذَبِیحُ اللہ:۔ حضرت اسمٰعیلؑ پیغمبر کا لقب۔ خلف نبی خدا جناب ابراہیمؑ خلیل اللہ۔ عربی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل:۔ ایک بار جناب ابراہیمؑ نے متواتر تین شب خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ہاتھ سے اپنے فرزند اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہا ہوں۔ نبیؑ تھے اشارہ قدرت سمجھے اور ذبح کرنے کے لئے اسمٰعیلؑ کو مقام "منا" میں لائے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کے بیٹے کی گردن پر چھری پھیری۔ اُدھر بحکم خدا جنت سے دنبہ آکے ذبح ہو گیا اور حضرت اسمٰعیلؑ بچا لیے گئے اس روز سے جناب اسمٰعیلؑ کا لقب ذبیح اللہ ہو گیا۔ یہ واقعہ ۱۰ ذی الحجہ کا ہے۔ مسلمان اس خوشی میں ہر سال اسی تاریخ کو عید مناتے ہیں عیدگاہوں اور مسجدوں میں جمع ہو کے نماز پڑھتے ہیں آپس میں گلے ملتے ہیں اور بکرے دنبے وغیرہ کی قربانی کرتے ہیں۔ 'ذبیح خدا' بھی کہتے ہیں اور شعرا ضرورتاً ذبیح بھی نظم کرتے ہیں اس طرح کہ ساتھ ہی خلیل (ابراہیم) کا ذکر بھی لاتے ہیں۔

ذَبِیحہ:۔ (بفتح اول ویائے معروف) قربانی کا جانور جو عنقریب ذبح کیا جانے والا ہو شرع کے موافق حلال کیا جانے والا جانور۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ ذبح کرنے سے پہلے ذبیحے کو سیر و سیراب کر لینا چاہیئے حکم ہے کہ بھوکا پیاسا نہ ذبح کرو۔
قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے 'ذبح ہو جانے کی صورت'، جیسے:۔ مچھلی پانی سے زندہ نکال لی جائے تو حلال ہو جاتی ہے۔ گویا یہی اس کا ذبیحہ ہے۔

ذَبِیحَین:۔ (بفتح اول وچہارم) ذبیح کا تثنیہ۔ رسولؐ اسلام کے والد ماجد جناب عبداللہ اور حضرت اسمٰعیلؑ سے مراد ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کعبے کا سواد صفحۂ عین
شکر فی نسخہ ذبیحین — (چراغ کعبہ)

ذَخّار:۔ (بفتح اوّل وتشدید دوم) موجیں مارتا ہوا، 'موجزن' خوب پانی سے بھرا ہوا۔ بحر (دریا) کی صفت۔
محل صرف:۔ دلارام جادو پہاڑ بنی ہوئی پانچسو کوس نکل گئی اسی طرح کوہستان اور دریائے ذخّار سب مقام طے کیے۔ (طلسم ہوش ربا)
قول فیصل:۔ اس کا صحیح املا 'زخّار' ہے (ذ) کی جگہ (ز) جو زخر سے مشتق ہے، عربی میں زخر کے معنی ہیں دریا کا چڑھنا یعنی پانی سے پُر ہونا اور موجیں مارنا۔

ذخائر:۔ ذخیرہ کی جمع۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ کون سی انسانیت ہے کہ عوام بھوکوں مرتے رہیں اور گیہوں کے ذخائر سڑتے رہیں۔

ذخیرہ:۔ ۱ خزانہ ۲ گودام ۳ جمع، پونجی۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات و بہار عجم)

قول فیصل:۔ اردو میں جمع، پونجی، سرمایہ کے معنی میں بولتے ہیں۔

طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا
توشہ تھا مغفرت کا ذخیرہ نجات کا — انیس

موجودہ دور میں زیادہ تر جمع کئے ہوئے غلّے کو ذخیرہ کہتے ہیں۔

ہوں وہ لاغر میں کہ میرے واسطے
ایک دانہ بھی ذخیرہ ہو گیا — (لا علم)

عربی میں تائے مدّور کے ساتھ 'ذخیرۃ' ہے جس کے لغوی معنی ہیں "وہ چیز جو وقتِ ضرورت کے لئے چھپا کے رکھ چھوڑی جائے"۔ اس کا مادہ 'ذخر' ہے جس کے معنی ہیں "وقت ضرورت کے لئے چھپا رکھنا"۔

ذخیرہ اندوز۔ قانون کے خلاف بہت سا غلّہ جمع کر کے رکھ لینے والا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، اخباری زبان۔

محل صرف:۔ ذخیرہ اندوز کا دل انسانی ہمدردی سے خالی ہوتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی۔ خلاف قانون غلّہ جمع کرنے کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مؤنث، اخباری زبان۔

محل صرف:۔ بڑھتی ہوئی گرانی کی روک تھام اس طرح ہو سکتی ہے کہ ذخیرہ اندوزی ختم کر دی جائے۔

ذخیرہ کرنا:۔ (متعدّی) جمع کرنا، وقت ضرورت کام آنے کے لئے رکھ چھوڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف: جوانی میں جو کچھ کمائے اس میں سے تھوڑا بہت بڑھاپے کے لئے بھی ذخیرہ کرلے تو بہتر ہے۔

ذخیرہ ہونا:۔ (لازم) وقت ضرورت کے لئے کسی چیز کا چھپا کے رکھ لیا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف:۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومنین کے اعمال اللہ کے یہاں ذخیرہ ہیں۔

ذرا:۱ قلیل، کم، تھوڑا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کہہ دیا تھا کہ ابھی اختر نے بھی کھانا نہیں کھایا ہے۔ مگر تم نے اس کے لئے ذرا بھی نہیں چھوڑا سب کھا گئے۔

قول فیصل:۔ عربی میں ذرّۃ (بالفتح و تشدید دوم) ہے مندرجہ ذیل معنی ہیں: ۱ چھوٹی چیونٹی ۲ سورج کی کرنوں کے چھوٹے چھوٹے اجزا جو روشن دانوں میں لہراتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۳ وزن میں جو کا سواں حصہ ریت میں ابرک کے وہ ریزے جو دھوپ میں چمکتے رہتے ہیں۔

فارسیوں نے ذرّہ کر لیا ان کی تقلید میں اردو شعرائے بھی ذرّہ کہا۔

ذرّہ رہتی نہیں حرارت عشق
حسن پر جب زوال آتا ہے — امانت

پھر تشدید اڑا کے 'ہ' کو الف سے بدل لیا۔ موجودہ دور میں ذَرَا کا املا 'ذرا' ہو گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

ذرا:۲ تھوڑا وقت کچھ دیر، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کی شکایت سر آنکھوں پر کیا کریں بھائی ذرا بھی وقت نہیں ملتا کس وقت خط لکھیں دفتر کا کام اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ دم لینے کی فرصت نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب کچھ سوچ کر بولے اچھا ذرا ٹھہر جائیے۔ میں دو چار شعر کہہ لوں تو چلوں۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا:۳ کچھ، کسی قدر، اردو، فصیح، رائج

محل صرف:۔ دوپہر ڈھلے (آزاد) ایک قصبے میں پہنچے۔ بیل کے پیڑ کے سائے میں بستر جمایا..... تھکے ماندے چلے آتے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے ذرا دل کو ڈھارس ہوئی۔ پاؤں پھیلا کر لمبی تانی تو دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا:۴ بالکل۔ اردو، فصیح، رائج۔

رنج راحت فزا نہیں ہوتا
اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا — مومن

مجھ کو گھر کا پتا نہ تھا معلوم
تم کہاں ہو ذرا نہ تھا معلوم — (نالۂ رسوا)

کہاں تک مرثیہ ہندوستان کا اب لکھے شاعر
کہ قبضے میں طبیعت ہے نہ قابو میں ذرا دل ہے — (فسانۂ آزاد)

ذرا:۵ حسن کلام کے لئے زائد بھی آتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بھائی یہ تم نے نایاب چیز پائی ہے ذرا مجھے دو تو اچھی طرح دیکھوں یہ تم کہاں سے لائے۔ (طلسم ہوش ربا) ایضاً۔ شاہ جی نے شراب کی ترنگ میں مارے ڈر کے اپنی بیتی صاف صاف کہہ سنائی جس کو ہم اپنی زبان میں ادا کرتے ہیں۔ ذرا کان دھر کر سنیئے۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا:۶ تھوڑی دیر کے لئے، کچھ وقفے کے لئے۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا ادھر آؤ تم تو جیسے ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو جلدی کیا ہے چلے جانا۔

ذرا:۷ یونہی سا بھی، آہستہ سے بھی۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ گلفام، سیم اندام ٹھٹھر گئی طرف سیمین کو دوسرے ہاتھ میں لیا اور پیڑ کے سائے میں

بیٹھ کر ستانے لگی۔

آزاد۔ ہم بھی ہمراہ رکاب ہیں۔ ہم تاڑ گئے کہ نزاکت کے مارے ہلکا پھلکا برتن ہی پہاڑ ہو گیا۔ اشارے کی دیر ہے۔ ذرا لب ہلاؤ تو ہاتھ بٹالوں۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا بھی:۔ کچھ بھی، تھوڑا سا بھی۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

کر دو تمیز یار و جھوٹے سچے خیر خواہوں میں
اگر تم کو ذرا بھی امتیاز حق و باطل ہے (فسانۂ آزاد)

ذرات:۔ چمک دار اجزا، ذرّہ کی جمع۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

نبیؐ کے جو زیر قدم آ گئے
وہ ذرّات روشن ستارے ہوئے (آزاد رائے بریلوی)

ہر زرد پنکھڑی ہے اک اجڑی ہوئی بہار
عبرت سے دیکھ باغ کے ذرات سوگوار (جوش ملیح آبادی)

ذرات دل پہ اپنے نظر کر تو عندلیب
کتنے دبے پڑے ہیں خزانے بہار کے (جگر مراد آبادی)

ذرا دانت تلے زبان دے:۔ تامل کر۔ دم لے۔ ٹھہر جا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں جلدی جلدی باتیں کرنے والے کی نسبت کہتی ہیں مثلاً "ارے اس قدر تیز بولتا ہے کہ تالو سے زبان نہیں لگتی"۔

ذرا ذرا:۔ ۱ کچھ کچھ، دھیرے دھیرے، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بچہ جب ذرا ذرا چلنے لگتا ہے تو ماں خوشی سے پھولے نہیں سماتی۔

ذرا ذرا:۔ ۲ تھوڑا تھوڑا۔ رتی رتی۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ندر کی مٹھائی ہے کُل آدھ پاؤ منگوائی تھی اسی میں ذرا ذرا سب کو پہنچانا ہے اور تم کہاں ضد کئے جا رہے ہو کہ ہمیں اور دیجئے۔

ذرا ذرا سے:۔ چھوٹے چھوٹے ننھے منے سے اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ طوطوں کو ذرا ذرا سے پنجروں میں بند کر کے "نبی جی بھیجو اور رست گردت" پڑھاتے ہیں یہ کچھ اس خیال سے نہیں کہ طوطے بہشت یا برگ کی ہوا کھائیں بلکہ صرف اپنا دل بہلانے کے لئے۔ (فسانۂ آزاد)

شعر: بچے ذرا ذرا سے بیاہی بنے ہوئے ۔ تجم آفندی

ذرا ذرا کر:۔ تھوڑا تھوڑا کر کے۔ عورتیں "ذرا ذرا کرکے" کی جگہ بولتی ہیں۔ نور اللغات میں اس طرح درج ہیں۔

جوئے کی جس دن سے لت پڑی ان کو کیا کہوں حال تجھے فضہ
جو چاندی سونا تھا لائی بیچ کے لے گئے وہ ذرا ذرا کر (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب عورتیں "ذرا ذرا کر کے" ہی بولتی ہیں، "ذرا ذرا کر" متروک ہے۔

ذرا سا:۔ ۱ چھوٹا، بالکل منا سا۔ اردو فصیح، رائج

قدکشی آج وہ سروں سے ہیں کرتے جاتے
کل کی ہے بات ہوئے تھے جو ذرا سے پیدا ۔ آتش

ذرا سا:۔ ۲ تھوڑا سا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آزاد۔ (ایک سیمتن عورت سے جو پانی بھر رہی ہے) کیوں نیک بخت ہمیں ذرا سا پانی نہیں پلاتیں۔ بھر نا دو بھر ہو تو لاؤ ہم بھر لیں۔ تم بھی پیو، ہم بھی پئیں۔ احسان ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا سا:۔ ۳ تھوڑی دیر کا، کچھ دیر کا، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نقل ہے کہ ایک صاحب نے اپنے غلام کو... حکم دیا کہ جا کر بازار میں تاک لگائے اگر انگور ہاتھ آئیں فوراً خرید لائیے۔ غلام نے ایک دلبر میوہ فروش.... کی دکان کئی خوشے خریدے اور سیر گشت کرتے ہوئے خراماں خراماں آقا کے پاس لے گیا۔ وہ نہایت ہی بددماغ ہوئے۔ فرمایا ذرا سا کام اور یہ تاخیر اتنی دیر میں تو میں لندن ہو آتا۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا سا منہ نکل آیا:۔ خوف یا رنج کے اثر سے چہرہ اتر گیا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

مر گئے نام شفا سن کے زہے خواہش مرگ
منہ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا ۔ داغ

توبہ جو میں نے کی نکل آیا ذرا سا منہ
وہ رنگ روپ ہی نہیں صبح بہار کا ۔ داغ

ذرا سی آبرو ہے:۔ یہ جملہ وہاں بولا جاتا ہے جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ تم ان کے مقابل کے نہیں ہو تم کو ایسا نہ چاہئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ کی زبان پر یہ جملہ نہیں آتا۔

ذرا سی بات:۔ ۱ تھوڑی سی بات۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یا حضرت اک ذرا سی بات کو آپ نے کتنا طول دیا۔ قسم لیجئے جو میں نے آپ کو چور بنایا ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا سی بات:۔ ۲ تھوڑی سی مصیبت، معمولی صدمہ کی بات۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہیں چاہئے کہ دل کو مضبوط کرو ذرا سی بات میں نہ گھبرا جایا کرو۔ دیکھو تو وہ قادر مطلق کیا کرتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذرا سی بات کا افسانہ بنا دینا:۔ (متعدی) معمولی سی بات کو بڑھا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر: ذرا سی بات کا دنیا دیتی ہے افسانہ ۔ لااعلم

ذرا سی بات کو طول دینا:۔ معمولی بات کو بڑھا کے تکرار کرنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔ (دیکھو ذرا سی بات نمبر۱)

ذرا سی بات ہے:۔ آسان کام ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ مشکل سے مشکل کام ان کے آگے ذرا سی بات ہے۔

ذرا سی جان:۔ چھوٹا سا، ننھا سا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذرا سی جان ہے پر دل جگر پروانے کا دیکھو
کہ جلتی آگ میں کس شوق سے گر گر کے جلتا ہو   امیر

ذرا سی جان اور یہ عزم، ہمدردی کے قابل ہو   اکمالؔ
کوئی بڑھ کے شریک ہمت پروانہ ہو جائے   لکھنوی

ذرا سے میں:۔۱ معمولی بات پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بات تو سنو تم تو ذرا سے میں بگڑ جاتے ہو۔

ذرا سے میں:۔۲ معمولی حرکت پر تھوڑا سا چلنے میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رکشا کرو پیدل نہ جاؤ ذرا سے میں تو ہانپنے لگتے ہو۔

ذرا سینک کر بجائیے گا:۔ جلدی نہ کیجئے یہ کام کرنے سے پہلے کچھ سوچ سمجھ لیجئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

بولی چپ رہئے منھ کی کھائیے گا   شوقؔ
اک ذرا سینک کر بجائیے گا   (زہر عشق)

ذرا ظہور (یا) ذری ظہور:۔ ظہور، بفتح اول و واؤ معروف) کچھ کچھ، کسی قدر، تھوڑا بہت۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں مستعمل نہیں، صرف اثباتی معنوں میں بولتے ہیں جیسا کہ ان اشعار سے ظاہر ہے۔

وہی ہے مہر میں ذرہ میں ہے جو رنگ نمود   راسخ
کسی میں تیز کسی میں ذرا ظہور آیا

جو حلال کر رہا ہے نہ اٹھا چھری گلے سے
کہ ذرا ظہور تسمہ ابھی تو لگا ہوا ہے   شادؔ

ذرا عقل کے ناخن لو:۔ ہوش کی باتیں کرو، بیوقوفی کی باتیں نہ کرو۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا عقل کے ناخن لو میاں کس چکر میں پڑے ہو بھلا نواب صاحب اپنی لڑکی کی شادی تم سے کر دیں گے اپنی حیثیت تو دیکھو۔

ذرا کی ذرا۔ ذری کی ذری:۔ تھوڑی دیر کے واسطے، لمحہ بھر کے واسطے (فقرہ) ذرا کی ذرا بیٹھ جاؤ بات سن لو (ایامی) مجھ کو اپنی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں ذری کی ذری ہمسائے میں جا کھڑی ہوتی ہوں تو تراہ تراہ مچ جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ صرف دہلی کی عورتوں سے مخصوص ہے لکھنؤ کی بوڑھی عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

ذرا منھ سنبھال کے:۔ اس شخص سے بطور دھمکی کہتے ہیں جو سخت کلامی کرتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب 'منھ' کی جگہ 'زبان' کہتے ہیں (ذرا زبان سنبھال کے)

ذرا میں:۔ ذرا سی دیر میں۔ ذرا سی بات میں، لمحہ بھر میں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ کیسا ہی سخت آدمی ہو ان کی باتوں سے ذرا میں موم ہو جاتا ہے۔

ذرا نہ ہونا:۔ رتّی بھر نہ ہونا، شمہ برابر نہ ہونا، بالکل نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان میں شوخی ذرا نہیں ہوتی
اس بلا کی ادا نہیں ہوتی   (نالۂ رسوا)

ذرا ہوش میں آؤ:۔ ذرا سمجھو، ہوش کی باتیں کرو یہ کیا حماقت ہے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں پوچھ کچھ رہا ہوں تم جواب کچھ دے رہے ہو ذرا ہوش میں آؤ کیا نشہ میں ہو۔

ذرائع:۔ وسیلے، واسطے، ذریعہ کی جمع۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سرحد پر پھر جنگ چھڑنے والی ہے۔ (ایضاً) جن کی آمدنی کے ذرائع محدود ہوں ان کو سنبھال کے پیسہ اٹھانا چاہیئے۔

ذرّوں:۔ (واؤ مجہول) ذرّہ کی جمع۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اختر خجل ہیں زین جواہر نگار سے   انیس
ذرّوں نے چن لئے ہیں ستارے غبار سے

ذرّوں کی روشنی پہ ستاروں کا تھا گماں
نہر فرات بیچ میں تھی مثل کہکشاں   انیس

ذرّہ:۔۱ (عربی۔ ذرّۃ۔ فارسیوں نے ذرّہ کر لیا) وہ چھوٹے چھوٹے اجزا جو شعاع آفتاب کے ساتھ روشندان میں یکساں چمکتے اور لہراتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ روشن دان میں شعاع آفتاب کے یہ مہین مہین ذرّے اس طرح چمک رہے ہیں معلوم ہوتا ہے افشاں اُڑ رہی ہے۔

ذرّہ:۔۲ بالو کا وہ ریزہ جو تیز روشنی میں چمکتا رہتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دور کیوں جا یہ زمیں کیا کم ہے
بلکہ ہر ذرّہ نیا عالم ہے   مرزا رسوا

قول فیصل:۔ کنایۃً حقیر اور ناچیز کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے "میں تو ایک ذرّہ تھا، نالی میں پڑا ہوا کیڑا تھا آپ نے آدمی بنا دیا۔"

نارسے نور کی جانب اُسے لائی تقدیر
ابھی ذرّہ تھا ابھی ہوگیا خورشید منیر — انیس

ذرّہ :۳ ذرّے کے برابر، قلیل، تھوڑا سا۔ اردو متروک۔

کرے طلوع اگر مہر فکر کا میرے
نہ آفتاب میں ذرّہ رہے درخشانی — سودا

ذرّہ بھی نہیں ہے زرِ قاروں کی یہاں قدر
دنیا کو سمجھتے ہیں ترے در کے گدا خاک — صبا

قولِ فیصل :۔ اس کا استعمال ہمیشہ نفی کے ساتھ ہوا جیسا کہ شعروں میں ذرّہ نہ رہے، اور ذرّہ بھی نہیں ہے سے ظاہر ہے۔ ایک شعر اور ملاحظہ ہو

ذرّہ رہتی نہیں حرارتِ عشق
حسن پر جب زوال آتا ہے — امانت

اب ان معنی میں اسے ذرا (بہ تخفیف) ہی بولتے ہیں مندرجۂ بالا اشعار سے یہ بھی ظاہر ہے کہ 'نہ رہنا' اور 'نہ ہونا' وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

ذرّہ :۴ وہ جزو جو قابلِ تقسیم نہ ہو۔ اردو، مذکر،
محلِ صرف :۔ ایٹم بم کے ذرّات انتہا سے زیادہ باریک ہوتے ہیں۔ کوئی ذرّہ جزوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

ذرّہ :۵ ٹکڑا، ریزہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال
محلِ صرف :۔ کل پاؤ بھر شکر آئی تھی جو مہمانوں میں ختم ہوگئی آج ایک ذرّہ نہیں ہے جائے کیونکر بنے۔

ذرّہ برابر :۔ رتی بھر، شمہ برابر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جا نہیں سکتا جناں میں یہ عقیدہ ہے مرا
دشمنی رکھتا ہے جو ذرّہ برابر آپ سے — اعجاز

ذرّہ بھر :۔ ذرا سا۔
(فقرہ) اس میں ذرّہ بھر جھوٹ نہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس جگہ لکھنؤ میں ذرّہ برابر زیادہ بولتے ہیں۔

ذرّہ بے مقدار :۔ بے وقعت، بے حیثیت، حقیر، ناچیز، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ جو آج باوقعت و با اعتبار ہے کل ذرّہ بے مقدار۔ (ایامی)
قولِ فیصل :۔ اپنے لئے بھی انکسار سے کہتے ہیں جیسے۔ حضرت بندہ تو آپ صاحبوں کا خاک پا ہے ایک ذرّہ بے مقدار، ناچیز آدمی کہ شاہی اور شہزادگی اور سلطانی اور خسروی کس کی (فسانۂ آزاد)
'بے وقعت' کے معنی میں کمی کے ساتھ ذرّہ بے قدر بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہے جہاں اک ذرّہ بے قدر حاتم کی سخا — نور
وہ سخی سرکار ہے سرکار زین العابدین — ولی بریلوی

ذرّہ پرور :۔ (بے اضافت) ناچیز کی قدر کرنے والا، حقیر کو نوازنے والا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال
قولِ فیصل :۔ اب اس محل پر زیادہ تر ذرّہ نواز بولتے ہیں۔ البتہ شعرا کبھی کبھی آفتاب کی صفت قرار دیتے ہوئے نظم کر دیتے ہیں (آفتابِ ذرّہ پرور)

حال پر اپنے توجہ کی نظر تھی جن دنوں
آفتاب ذرّہ پرور جلوۂ جانانہ تھا — آتش

ذرّہ پروری :۔ (بے اضافت) حقیر نوازی۔ فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف :۔ میرے اشعار اس قابل کہاں کہ آپ ایسے استاد تعریف کریں، یہ آپ کی عزت افزائی و ذرّہ پروری ہے۔

ذرّہ ذرّہ :۱ تفصیل کے ساتھ، بے کم و کاست۔ اردو فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا خدا کو ذرّہ ذرّہ معلوم ہے۔

ذرّہ ذرّہ :۲ ایک ایک ذرّہ، ہر ذرّہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

پرزے پرزے ہو جہانِ آباد
ذرّہ ذرّہ ہو فضا میں برباد — (مرزا رسوا)

ذرّہ نواز :۔ ناچیز کو نوازنے والا، غریب پرور فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ میں آپ کا دامن دولت چھوڑ دوں یہ ہو ہی نہیں سکتا ایسا ذرّہ نواز آقا مجھے کہاں ملے گا۔

ذرّہ نوازی :۔ بڑی شخصیت کا کسی ناچیز شخص کی قدر دانی کرنا۔ جب کوئی بڑی شخصیت والا اپنے سے کم حیثیت والے کے کمال کی تعریف کرتا ہے تو وہ کم حیثیت والا انکسار سے کہتا ہے۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ آزاد (بغل گیر ہو کر) حضرت یہ آپکی ذرّہ نوازی ہے کہ آپ ایسا فرماتے ہیں ورنہ من آنم کہ من دانم۔ (فسانۂ آزاد)

ذری :۔ بعض زبان دانوں نے مونث کے لئے 'ذرا' کی جگہ ذری کہا ہے۔ لیکن اب لکھنؤ میں اس جگہ 'ذرا' ہی مستعمل ہے۔

سوکھ کر خار ہو سوجھے نہ ذری آنکھوں سے — شاد
نرگس اے گل تجھے دیکھے جو بری آنکھوں سے — (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب بھی کبھی کبھی ذری کی بگڑی ہوئی شکل 'ذئی سا' کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔ جیسے۔ ذئی سا پانی مجھے بھی دید یجئے۔ لفظاً بالکل متروک ہے۔

صاحب نور اللغات نے یہ جو لکھا ہے کہ 'بعض زبان دانوں نے مونث کے لئے ذرا کی جگہ ذری کہا ہے' صحیح نہیں غالباً اُن کا یہ قول شاد کے مندرجہ شعر میں ذری آنکھوں کے ٹکڑے کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ شعر میں ذری بطورِ

قافیہ استعمال کیا گیا ہے۔ تذکیر و تانیث کا اس میں کوئی سوال ہی نہیں، یہ لفظ تذکیر و تانیث دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوا۔ اپنے قول کی تائید میں نثر کی ایک مثال پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو: "میں لاکھوں روپوں کی باتیں بتاتی ہوں۔ ذری خیال کر کے سنو۔۔۔ دھیان نہ بٹاؤ، آگے تم جانو، تمہارا کام جانے" (اسیر کہار)

دراصل یہ عورتوں کی زبان ہے۔ دوسری مثال فسانۂ آزاد کی ملاحظہ ہو: "میاں جانے والے! او میاں جانے والے!!! اے ذری ادھر تو دیکھو یا الٰہی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں"۔ مثال نمبر۱ میں ذری بمعنی تھوڑا سا کچھ اور مثال نمبر۲ میں 'ذرا دیر کے لئے' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ذرّے بھر کی چیز: ۔ چھوٹی سی چیز جیسے انسان کے بدن میں ایک اور ذرّے بھر کی چیز آنکھ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذرّیت: ۔ (ذرّیات، جمع) انسان یا جن کی نسل، بال بچے، آل اولاد۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیارِ شام میں ذرّیتِ مشکل کشا گزری عشقؔ

قول فیصل: ۔ بروزن فاعلن بھی کہتے ہیں۔

ذرّے سے آفتاب کرنا: ۔ حقیر کو بلند مرتبہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نگاہِ لطف و عنایت سے فیض یاب کیا
مجھے حضور نے ذرّے سے آفتاب کیا جلیلؔ

ذری سے میں اُبل پڑنا: ۔ کسی نازیبا حرکت کی معمولی سی ترغیب و تحریص پر بے قابو ہو جانا اور نازیبا حرکت کرنے پر آمادہ ہو جانا یا کرنے لگنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: ۔ آج تو نہیں کل سمجھاؤں گی کہ تجھے یہ کیا ہو گیا ہے ذری سے میں اُبل پڑی ہاتھ پکڑ کے نکال باہر کر دوں گی۔ (کامنی از سرشار)

ذریعہ: ۔ (بفتح اوّل و یائے معروف) عربی۔ ذریعت، وسیلہ، طفیل۔

بُت ہیں روٹھے ہوئے خدا ناخوش
اپنی بخشش کا کیا ذریعہ ہے منیر شکوہ آبادی

(نور اللغات)

قول فیصل: ۔ اہل لکھنؤ 'طفیل' کی جگہ ذریعہ نہیں بولتے شعر میں بھی 'وسیلہ' کی جگہ 'ذریعہ' کہا گیا ہے۔ طفیل کا مفہوم نہیں پیدا ہوتا۔

ذریعہ آمدنی: ۔ پیسہ پیدا ہونے کی صورت۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ ہم علم ہی کی روٹی کھاتے ہیں۔ یہی ہمارا ذریعہ آمدنی ہے۔

ذریعہ پیدا کرنا: ۔ (لازم) رسائی کی صورت نکالنا، کسی تک پہونچنے کی سبیل نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ تم نے ان تک پہونچنے کے لئے کیا اچھا ذریعہ پیدا کیا ہے۔ تعریف نہیں ہو سکتی۔

قول فیصل: ۔ اس کا متعدی ذریعہ پیدا ہونا، بھی رائج، و فصیح ہے۔ جیسے کسی سے کہو سنو جب تو کوئی ذریعہ پیدا ہو ورنہ تم سمجھتے ہو کہ آج کل نوکری یوں ہی مل جائے گی اس زمانے میں نوکری ملنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

ذریعہ تلاش کرنا: ۔ سبیل ڈھونڈھنا، کسی تک پہنچنے کا راستہ ڈھونڈھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ حکام تک رسائی کے لئے پہلے کوئی ذریعہ تلاش کرو تو کامیابی ہو سکتی ہے۔

ذریعہ ڈھونڈھنا: ۔ وسیلہ تلاش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خلیفہ کچھ ذریعہ ڈھونڈھتا تھا
نصیب اس کے سبب سے ہو چلا تھا (الف لیلہ نو منظوم)

ذریعہ معاش: ۔ آمدنی کی صورت۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ غریب زردوزی کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے یہی اس کا ذریعہ معاش ہے۔

قول فیصل: ۔ اختیار کرنا، ڈھونڈھنا، ہونا اور نہ ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ذریعہ نجات: ۔ مصیبت سے چھٹکارا ہونے کی صورت، بخشش کی سبیل۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: عشق الٰہی کی سچی تڑپ انسان کے لئے ذریعہ نجات ہے۔

ذریعہ نکالنا: ۔ راہ نکالنا، سبیل نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ خدا کے فضل سے آپ کا تو بڑا رسوخ ہے۔ کوئی ذریعہ نکالئے کہ میں با کار ہو جاؤں۔ بیکاری اب کُھل رہی ہے۔

ذریعہ نکلنا: ۔ وسیلہ پیدا ہونا، راہ ممکن ہونا، سبیل نکلنا، رسائی کی صورت پیدا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ تکمیل فعل کے لئے ذریعہ نکل آنا کہتے ہیں۔ جیسے، ایک ذریعہ نکل آیا ہے امید ہے کہ اب میرا تبادلہ ہو جائے گا۔

ذریعہ ہونا: ۔ سبیل ہونا، صورت ہونا، وسیلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ بھوک اور قحط سے نجات پانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ ملک کا ایک ایک بچہ آپس میں ایک دوسرے سے ایثار و ہمدردی کا برتاؤ کرے۔

قولِ فیصل :۔ سلبی معنی میں بھی بولتے ہیں (ذریعہ ہونا) جیسے :۔ ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جو ہم کو نواب صاحب تک پہنچا دے ۔

ذریعے سے :۔ وسیلے سے ، راہ سے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ (ایک مقام پر) نقارہ اور چوب پہاڑ پر رکھی رہتی ہے اور سلیمان اس کے ذریعہ سے نامہ و پیام افراسیاب سے کرتا ہے (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ اسی محل پر صرف ذریعے (بحذفِ لفظ سے) بھی بولتے ہیں ۔ جیسے : ایک خط ڈاک کے ذریعے روانہ کیا اور ایک خط دستی بھیجا دونوں کے جواب سے ابھی تک محروم ہوں ۔

ذرّے کو آفتاب بنانا :۔ ناچیز کو اعلیٰ مرتبے پر پہونچانا ۔ اردو محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

حرؑ کو فلک جناب بنایا حسینؑ نے ۔۔۔ انور
ذرّے کو آفتاب بنایا حسینؑ نے ۔۔۔ رائے بریلوی

ذَقَن :۔ ۱ ٹھوڑی عربی ، مذکر ، قلیل الاستعمال

ہے صفائی کے سبب عکس مسوں کا اس پر ۔۔۔ خواجہ
خط سے یہ سبز نہیں ہے ذقن سرخ ترا ۔۔۔ وزیر

ذقنؔ ، زنخداںؔ ، لبؔ و دہاںؔ و رخؔ و جبینؔ و نمکؔ تبسّم
سکھاتے ہیں اس پری کو کافریاں کے سب قتلِ عام آنکھوں ۔۔۔ انشا

ذقن :۔ ۲ زقند کا مخفف ، جست ۔ اردو ، مونث ، متروک

محلِ صرف :۔ صحن سے جو طرارہ بھرا تو تڑسے بام پر ..... وہاں سے ایک ذقن میں مہتابی پر ہو رہیں اور وہاں سے پھلانگ ماری تو پھر دن سے صحن میں ۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اصولاً اس کا املا ز ، سے ہونا چاہیئے (زقن) اس لئے کہ اردو ہے ۔ اب اس جگہ زقند ہی بولتے ہیں ۔

ذقند بھرنا :۔ جست کرنا ، اچھل کے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو رہنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ پھر دم دبائے ہوئے ذقند بھری تو دو چار اکوں کو گرا دیا کسی کی کمانی توڑ دی ، کسی کے انجر پنجر الگ کر دیئے ۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ 'ذقند' کا املا 'ز' سے (زقند) ہونا چاہیئے مگر فسانۂ آزاد میں 'ذ' ہی سے درج ہے ۔

ذکا :۔ ذہانت ، تیزیٔ طبع ، زود فہمی ۔ عربی ، مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

طرفہ لہریں لے گا دریائے سخن
ہے ذکائے طبع میری موج زن ۔۔۔ منیر لکھنوی

قولِ فیصل :۔ ذکا ایک خاص قوت ہے جو ہر شخص کی طبیعت میں نہیں ہوتی ۔ برخلاف فہم کے کہ وہ ایک عام قوت ہے جس میں صرف طبیعتوں کے اعتبار سے خصوصیت اور عمومیت ہوتی ہے ۔

ذکا :۔ آفتاب کا اسم علم ۔ عربی ، غیر منصرف ۔

قولِ فیصل :۔ یہ لفظ اردو کے لئے بالکل غیر مانوس ہے ۔

ذکاوت :۔ (بفتح اول و چہارم) ذہن کی تیزی پیچیدہ بات کو جلد سمجھ لینے کی قوت ، عربی ، مونث ۔ فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ حسن آرا :۔ آپ کی ذکاوت اور طبّاعی پر صاد ہے آپ بڑے ذی لیاقت آدمی ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

ذِکْر :۔ ۱ شہرت ، آوازہ ۔ عربی ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

قولِ فیصل :۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

ذکر :۔ ۲ تعریف ، ثنا ، مدح ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج

یہ کس کا ذکر ہے ، کس کی ثنا ہے ، کس کا بیاں ۔۔۔ روپ کماری
کہ خم ہے خود لئے تسلیم خامہ دو زباں ۔۔۔ صاحبہ

قولِ فیصل :۔ کرنا اور کے ہونا ساتھ اس کا صرف ہے ۔

ذکر :۔ ۳ شرف ، بزرگی ۔ عربی ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو میں ان معنی میں بالکل رائج نہیں ۔

ذکر :۔ ۴ نماز ، دعا ۔ عربی ، مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو میں نہ تو نماز ہی کو ذکر کہتے ہیں اور نہ دعا ہی کی جگہ بولتے ہیں ۔

ذکر :۔ ۵ دل کی زبان سے خدا کا نام لینا ، یادِ الٰہی ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ذکرِ معبودِ حقیقی سے ہے تر خشک زباں ۔۔۔ لا اعلم

ذکر :۔ ۶ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کی سیرت کا تذکرہ ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ ارشادِ ختمی مرتبتؐ ہے زینت دو اپنی مجلسوں کو ذکرِ علیؑ سے اس لئے کہ ان کا ذکر میرا ذکر ہے اور میرا ذکر خدا کا ذکر ہے اور خدا کا ذکر عبادت ہے ۔

ذکر :۔ ۷ چرچا ، تذکرہ ۔ عربی لفظ ، مذکر ، فصیح ، رائج

جل گئے پروانے شمعیں پانی پانی ہو گئیں
میرا تیرا ذکر جس دم انجمن میں رہ گیا ۔۔۔ تجر

قولِ فیصل :۔ آنا ، چلنا ، نکلنا ، نکالنا ، نیز ہونا اور نہ ہونا ، وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

علم و حکمت کی انھیں فکر نہیں
ایسی باتوں کا کہیں ذکر نہیں ۔۔۔ مرزا رسوا

ذکر :۔ ۸ بیان ، کسی ایک امر کا بیان ۔ عربی لفظ ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ اصحاب لیاقت و ارباب ذکاوت نے بہ تقدم گہر ریزی سلک عبارت آرائی و ذکر صنائع و بدائع اشعار نازک خیالی اصل مضمون کی جانب توجہ نہیں فرمائی ۔ (فسانۂ آزاد)

ذَکَر :۔ ۱ (بفتحتین) (ذکور ۔ جمع) نر ، عربی ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ لفظ معناً اور بطور واحد اردو کے لئے غیر مانوس ہے ۔ عربی داں طبقہ اس کی جمع ذکور بولتا ہے ۔

ذَکَر :۔ ۲ آلۂ مردی ، عضو مخصوص ۔ عربی ، مذکر ،

فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذکر کی ٹوپی کو فصحا سر حشفہ کہتے ہیں۔

قول فیصل:۔ اگر گالی کے طور پر استعمال ہو تو بازاری زبان ہے۔

ذکر اٹھانا:۔ بات نکالنا، تذکرہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بٹھلا کے جو رے کا ذکر اٹھا کر
جو سر میں وہ لوٹتی سراسر (گلزار نسیم)

ذکر اذکار:۔ تذکرہ، کسی کے متعلق بات چیت۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس صحبت میں ہر قسم کے ذکر اذکار رہتے تھے کبھی شاہی زمانے کے قصے چھڑ گئے کبھی شاعری پر بحث ہونے لگی کبھی لغوی تحقیقات ہونے لگی اور کبھی شعر خوانی۔ (حیات رشید)

ذکر ارّہ:۔ ایک قسم کا صوفیوں کا ذکر جس سے قلب کی صفائی بہت جلد ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات و بہار عجم)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

ذکر العیش نصف العیش:۔ عیش کا ذکر آدھا عیش ہے یعنی عیش و عشرت کی بات چیت سے بھی طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور عیش کا سا لطف حاصل ہوتا ہے۔ عربی مقولہ، عربی دانوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ یوں بھی استعمال ہوا ہے۔

ذکر کو عیش کے کہتے ہیں کہ ہے نصف العیش
ہجر میں وصل کی تقریر بہت اچھی ہے (سودا)

ذکر آنا:۔ (اچھی یا بری صفت یا فعل یا شخص یا چیز کے لیے) تذکرہ ہونا، بیان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذکر ہر مصرعے میں آیا ہے خدا کی شان کا
لوگو! بیت اللہ مطلع ہے مرے دیوان کا (صفت) جان صاحب

ذکر آیا جب بھوؤں کا گر پڑے ہم سر کے بل
(چیز) آستیں سجدے کی سنکر فرض سجدہ ہو گیا (خواجہ وزیر)

ذکر بیان ہونا:۔ قصہ سنایا جانا، سلسلے کے ساتھ کسی کا تذکرہ کیا جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ افراسیاب ہر جگہ سیر کرتا پھرتا ہے اور ہر مقام میں باغ اور عمارتیں اور سیر گاہیں اور مکانات افراسیاب کے تعمیر ہیں کہ ذکر ان کا بروقت داخلہ عمرو اور طلسم کشا شاہزادہ اسد کے بیان ہوگا۔ (طلسم ہوش ربا)

ذکر جمیل:۔ تذکرہ جو نیکی کے ساتھ کیا جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رسول پاک کا ذکر جمیل ہوتا ہے (لا اعلم)

ذکر چلانا:۔ تذکرہ چھیڑنا، کسی کے متعلق کچھ کہنا۔ اردو صرف، متروک۔

تب کہا میں یار یہ کیا ہے بلا
کہنے لاگا ذکر اس کا مت چلا (سودا)

ذکر چلنا:۔ کسی کا تذکرہ ہونا، کسی کے متعلق بات ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کوئی آئے اس بزم سے کیا نکل کر
کہ رہ رہ گیا ہے مرا ذکر چل کر (داغ)

ذکر چھڑنا:۔ (لازم) کسی بات کے بیان کی ابتدا ہونا، بات چیت شروع ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ یاران سرپل کی بیٹھک ہے۔۔۔ جام اور بادہ گلفام کا ذکر چھڑے یہ حقانی باتیں مزہ کرکرا کیے دیتی ہیں۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ذکر چھڑ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

سہم کے رہ گئی دل میں توبہ
ذکر جب چھڑ گیا مے کشی کا (انور رائے بریلوی)

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہونچی تری جوانی تک (لا اعلم)

ذکر چھیڑنا:۔ کسی بات کے بیان کی ابتدا کرنا، بات چیت شروع کرنا، کسی کے متعلق گفتگو کا آغاز کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں ذکر لیلیٰ و مجنوں نہ چھیڑیے
چپ رہیے بس نہ گور کے مردے اکھیڑیے (آتش)

محل صرف:۔ یاروں نے دیکھا کہ پھر سیلاب جنوں کا جوش ہے۔ پھر رخصت عقل و ہوش ہے۔ ناچار بلیغ نے ایک اور ذکر چھیڑا۔ (فسانہ آزاد)

ذکر خیر:۔ ۱۔ وہ تذکرہ جو خداوند عالم کو پسند ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

شعر: یہ بزم ذکر خیر کی ہے ذکر شر نہ ہو (لا اعلم)

ذکر خیر:۔ ۲۔ وہ گفتگو جو کسی غائب شخص کی اچھائی کا پہلو لیے ہوئے ہو۔ (مجازاً) کسی کا تذکرہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ مختلف افعال کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ مثلاً (چھیڑنا) "کھانے کے بعد آپ کا ذکر خیر چھیڑا بڑی دیر تک آپ ہی کی باتیں ہوتی رہیں۔" (رہنا) "ہر وقت آپ ہی کا ذکر خیر رہتا ہے۔" (سننا) "دوسرے صاحب گلا پھاڑ پھاڑ کر غل مچاتے ہیں کہ الحمد للہ اچھا ہوں بفضل خدا سے۔ دعائے خیر عرض کرتا ہوں۔ گو آپ کی خدمت میں نیاز نہ حاصل ہوا، مگر آپ کا ذکر خیر اور نام نیک سن کر بے اختیار جی چاہا کہ ملوں۔" (فسانہ آزاد) (ہونا) "حضور، خدا کی قسم اس وقت آپ ہی کا ذکر خیر تھا۔" (فسانہ آزاد)

طنزاً بھی مستعمل ہے، جس کا مفہوم ہے، کسی کے

متعلق وہ گفتگو جو مذمت کا پہلو لیے ہوئے ہو، جیسے اچھا یہ چھٹن صاحب کا ذکرِ خیر تھا ارے وہ بڑے ذات شریف ہیں۔

ذکرِ عیش بہ از عیش:۔ عیش کا ذکر عیش سے اچھا ہوتا ہے یعنی عیش دعشرت کی باتوں میں عیش سے زیادہ لطف ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اس روز جو کمسن برابر والیاں بن ٹھن کے آئی تھیں اُن کا حال سنیئے۔ ذکرِ عیش بہ از عیش (کامنی از سرشار)

ذکر کرنا:۔ ۱۔ تذکرہ کرنا۔ اردو، صرف اَفصح رائج

محلِ صرف:۔ خداوندتعالے نے بختیارک سے کہا ارے حرامزادے شیطان میری لڑکیوں کا کیوں ذکر کرتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذکر کرنا:۔ ۲۔ (کنایۃً) یادِ الٰہی کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ذکرِ مذکور:۔ تذکرہ، بات چیت، گفتگو۔

ابھی بہو سے کچھ ذکرِ مذکور مت کرو (مراۃ العروس)

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں عورتیں زیادہ تر ذِکَر اذکار کہتی ہیں (ذکر بکسرِ اول و فتحِ دوم)

ذکرِ مکاں از ادبِ مکیں:۔ مکان کا ذکر مکین یعنی مکان میں رہنے والے کے ادب سے ہوتا ہے۔ یہ فقرہ اس وقت بولتے ہیں جب کسی ایسی چیز کا ذکر کیا جاتا ہے جو خود قابلِ ذکر نہیں ہوتی بلکہ اس کا تعلق کسی دوسری قابلِ ذکر ذات سے ہوتا ہے فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہم کعبے کا ذکر اس لئے کرتے ہیں کہ وہ خدا کا گھر ہے۔ ذکرِ مکان از ادبِ مکیں۔

ذکر ہونا:۔ (اچھی یا بری صفت یا فعل یا شخص یا چیز سے مختص) بیان ہونا، تذکرہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

مدح میں بارہ اماموں کی کہوں بارہ جو شعر جان
(صفت) عرش پہ ہو ذکر اس بارہ دری کی شان کا عتاب

گرچہ ہے کس کس خرابی سے ولے باایں ہمہ
(شخص) ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے غالب

ذکور:۔ (بضمِ اول واوِ معروف) اناث ما(دائیں) کا مقابل، ذکر (نر) کی جمع۔ عربی، مذکر، عربی داں اردو دانوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اگر کسی جوان لیڈی کو ذکور سے کم ملتے جلتے دیکھا تو کہا کہ فلاں لیڈی گو کم سن ہے مگر مردوں کی صورت سے اس کی طبیعت نفور ہے (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ لفظ ذکور کے ساتھ ہی عورت یا لیڈی جیسا کہ اوپر ہے کم اور لفظ اُناث، زیادہ لاتے ہیں جیسے ذکور و اناث، ذیل کی مثالوں سے یہ امر بخوبی واضح ہو جائے گا۔

"ایک مقام پر پہونچے چپہ چپہ رشکِ بہشت جنت شدّاد، ذکور چست وچالاک اُناث مست و فرح ناک۔" (فسانۂ آزاد)

دل سے لگی ہے کہ ہندی (ہندستانی) آدمی بن جائیں ذکور حلیۂ شائستگی سے مشیّن ہوں، اناث زیورِ تعلیم سے مزیّن ہوں۔" (فسانۂ آزاد)

ذکی:۔ ذہین، ہوشیار، تیز فہم، بات کی تہ تک جلد پہنچ جانے والا، عربی، صفت، مذکر، عربی دانوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میاں میں تو لڑکپن ہی سے ذکی تھا۔ والد مرحوم بالکل بے وقوف تھے مگر اماں جان بلا کی عورت تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذکی الحس:۔ ۱۔ حساس آدمی ۲۔ وہ شخص جس کا حس تیز ہو جائے۔ عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ۱۔ آپ ان کو بے وقوف سمجھتے ہیں ارے وہ بڑے ذکی الحس انسان ہیں تمہاری باتوں سے فوراً سمجھ جائیں گے۔ ۲۔ "بحران کا مرض آدمی کو ذکی الحس بنا دیتا ہے۔"

قولِ فیصل:۔ معنی نمبر ۲ میں اطبا کی اصطلاح ہے۔

ذکی الطبع:۔ تیز طبیعت، سریع الفہم، پیچیدہ سے پیچیدہ بات کو حل کر لینے والا، عربی، ترکیب عربی داں طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ نہایت تربیت یافتہ لیڈی ہیں۔ ذکی الطبع، حلیم المزاج، خوش فکر، ہنس مکھ، خندہ پیشانی۔ (فسانۂ آزاد)

سبحان اللہ۔ آپ تو واقعی بڑے ذکی الطبع آدمی ہیں کیا چٹکیوں میں نقشہ حل کیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ذلالت:۔ (بضمِ اول صحیح بفتحِ اول غلط) خوار کرنا، ذلیل کرنا، عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ کمینہ پن، (تہذیب سے گرا ہوا فعل) کے معنی میں بفتحِ اول (ذَلالت) بولتے ہیں۔ جو اردو ہے جیسے۔ "آج آپ نے ان لوگوں کی ذلالت دیکھ لی پورا اسلام پڑھ گئے۔ مگر آپ کا مقطع نہیں پڑھا اور آپ ہیں کہ انھیں کا دم بھرتے ہیں۔"

ذِلّت:۔ (بکسرِ اول و فتحِ دوم مشدد) بے عزتی، خواری، رسوائی، ہتک، تحقیر، بے وقعتی، توہین، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تم جو تُو کہہ کے پکارو سرِ محفل مجھ کو
فخر ہو جائے مرے واسطے ذلت کیسی رند

یہ طفلِ ناداں غریقِ غفلت ہوائے ذلت میں تن رہے ہیں
سمجھ نہیں ہے نظر نہیں ہے، بنائے جاتے ہیں بن رہے ہیں
سید اکبر حسین، اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل:۔ رسوائی نیز خواری کے ساتھ بصورت مترادف بھی بولتے ہیں۔

ہائے وہ ذلت و خواری کے مزے — مرزا رسوا

ذلت اٹھانا:۔ رسوا ہونا، شرمندہ ہونا، ذلیل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا مزہ انجمن یار میں دل پاتا ہے
ذلتیں روز اٹھاتا ہے وہیں جاتا ہے — امیر

محل صرف:۔ بولو اب کیا رائے ہے ہنسی روپے بے غم کھاؤ گے یا ذلت اٹھاؤ گے۔ (فسانۂ آزاد)

ذلت اٹھنا:۔ ذلت کی برداشت ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ بغیر بلائے آپ کے ساتھ دعوت میں کیونکر چلا چلوں۔ مجھ سے یہ ذلت نہ اٹھے گی۔

ذلت پانا:۔ ذلیل ہونا، رسوا ہونا، خوار ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ لقا چھوٹا ہے اگر وہ خدا ہوتا اس حال کو نہ پہنچتا اور عمرو کے ہاتھ سے ذلت اس کا کوئی دوست نہ پاتا۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلت چھانا:۔ نکبت برسنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ صرف لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا نثراً استعمال ہوتا ہے نہ نظماً۔

ذلت حاصل ہونا:۔ رسوائی ہونا، خواری ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ افراسیاب نے اپنے بائیں ہاتھ کو دیکھا تھا اس میں معلوم ہوا تھا کہ دو پہر اس وقت کے تجھ پر سخت ہیں ذلت حاصل ہوگی۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلت دینا:۔ شرمندہ کرنا، خفیف کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج انھوں نے میرے گھر آکے مجھے بڑی ذلت دی۔

ذلت سہنا:۔ اپنی بے عزتی کو برداشت کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مال دار ہو جانے سے کیا ہوتا ہے۔ وہ ہیں تو میرے عزیز مگر ان کے یہاں ملازمت کرلوں یہ ذلت مجھ سے نہیں سہی جائے گی۔

ذلت کا سامنا ہونا:۔ بے عزتی ہونا، رسوائی ہونا، خواری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خصم دو جوروؤں کا اے بوا جو سر کا پانسا ہو جب
بدی جس سے کرے گا سامنا ہوئے گا ذلت کا — جان صاحب

ذلت کھینچنا:۔ بے عزتی اٹھانا، رسوائی کو برداشت کرنا، خواری و ذلت سہنا، بے وقعت ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

چاہا ہم نے کیا کیا تھا پر اپنا چاہا کچھ نہ ہوا
عزت کھوئی ذلت کھینچی، عشق نے خوار و زار کیا — میر

ذلت گوارا کرنا:۔ ذلت سہنا، بے عزتی اٹھانا، بے وقعتی کی تاب لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس طرح کرتا ہے وہ ذلت گوارا آدمی
فی الحقیقت کچھ نہیں غیر خیال خام حرص — آتش

ذلت نصیب ہونا:۔ بدنامی اور رسوائی ہاتھ آنا، عورتوں کی زبان میں تھکا فضیحتی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مجھ بدبخت نے عمر بھر میں ایک لڑکا پایا اس میں بھی ذلت ہی نصیب ہوئی وائے ناکامی۔ (فسانۂ آزاد)

ذلت ہونا:۔ رسوائی ہونا، تحقیر ہونا، شرمندگی ہونا، خفت ہونا، سبکی ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہران نے کہا خالہ جان اس عیار کے ہاتھ سے مجھے ذلت ہوئی ہے۔ اس کو میرے حوالے کیجیے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلیل:۔ ۱ (بفتح اول یائے معروف) بے عزت، خوار، رسوا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

احمد کے بھٹے احد میں فقط مرتضیٰ کفیل
تم جانتے ہو خوف سے پنہاں جو تھے ذلیل — تعشق

قول فیصل:۔ عربی میں اس کی جمع اَذلّا ہے، جو اردو میں رائج نہیں۔

ذلیل:۔ ۲ کمینہ، سفلہ، عربی الفظ، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بات کہتے ہو اور پھر جاتے ہو بڑے ذلیل اور نہایت کمینے آدمی ہو۔

قول فیصل:۔ معنی کے اعتبار سے اردو ہے۔

ذلیل:۔ ۳ لوگوں میں برا مشہور ہو جانے والا عام اس سے کہ وہ برا نہ ہو، رسوا، بدنام، وہ شخص جس کی برائی لوگوں کو معلوم ہو جائے، عربی الفظ، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آدمی کو شرافت کے ساتھ زندگی گزارنا چاہیے۔ ذلیل ہو کے جیا تو کیا جیا۔

قول فیصل:۔ معناً اردو ہے۔

ذلیل:۔ ۴ سبک، خفیف، نظر سے گر جانے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے، جو تم مجھے ہر طرف ذلیل کرتے پھرتے ہو۔

ذلیل کرانا:۔ ذلیل کرنا کا متعدی المتعدی، رسوا کرانا، بدنام کرانا، شرمندہ کرانا، لوگوں کے سامنے کسی کی بری گت بنوانا اس طرح کہ اس کی بے عزتی ہو۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ افراسیاب نے سحر ذکر کے برق خاطف کو ہوشیار کیا اور کتاب سامری دیکھی حال معلوم ہوا کہ تیرے ہی سحر نے اسے ذلیل کرایا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ اس جگہ ذلیل کروانا بجائے کرانا کے فصیح ہے۔

ذلیل کرنا :۔ شرمندہ کرنا، بدنام کرنا، رسوا کرنا، لتاڑنا، لوگوں کے سامنے کسی کی بری گت بنانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ (میں ابھی) افراسیاب کو نامہ لکھاتی ہوں کہ مونڈی کاٹے تجھے وہ ذلیل کرکے طلسم سے نکال دے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلیل ہونا :۔ خفیف ہونا، رسوا ہونا، لوگوں کی نظر میں بے وقعت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تم سے ملتے نہ ایسے ہوتے
(طلسم ہوش ربا)

ذم :۔ برائی، ہجو، مذمت، عربی، مونث۔

میں کسی کے نہیں ہوں درخور ذم
کریں جو چاہیں مدح و ذم میری — منیر

قول فیصل :۔ اب اہل لکھنؤ مذکر ہی بولتے ہیں۔ فارسی اور اردو میں بلا تشدید مستعمل ہے جیسے "تمہارے شعر میں جو ذم تھا وہ میں نے نکال دیا اب دیکھو شعر کہاں پہنچ گیا"۔ لیکن فارسی ترکیب میں پہلے آئے گا تو مشدد رہے گا۔

ذم کا پہلو نکلنا :۔ تعریف کی بات سے مذمت پیدا ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کسی کی شان میں ایسی بات نہ کہو جس میں ذم کا پہلو نکلے۔ پہلے بات کو تولو پھر منھ سے بولو۔

قول فیصل :۔ انھیں معنوں میں ذم کا پہلو ہونا بھی مستعمل ہے جیسے "تمہارے اس شعر میں ذم کا پہلو ہے"۔

ذم نکالنا :۔ (شعر و سخن سے مختص) شعر وغیرہ کو اصلاح دے کے برائی سے پاک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف :۔ اس مصرعے میں ذم کا پہلو ہے مصرع بدلوا اور یہ ذم نکالو ورنہ مشاعرے میں ہنسے جاؤ گے۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ذم نکال دینا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے تمہارے شعر میں جو ذم تھا وہ میں نے نکال دیا۔ اب دیکھو شعر کیا سے کیا ہوگیا۔ اور کہاں سے کہاں پہنچ گیا

ذم نکلنا :۔ شعر وغیرہ کا وہ عیب دور ہونا جس میں برائی کا پہلو ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ ذم جو تمہارے شعر میں ہے کسی صورت سے نکلنا چاہیئے کسی اور رخ سے مصرع لگاؤ۔ میں بھی کوشش کرتا ہوں۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ذم نکل جانا زیادہ رائج اور نسبتہً فصیح ہے۔ جیسے :۔ ذم نکل جائے تو اس شعر میں جو تخیل تم نے نظم کی ہے وہ بری نہیں ہے اچھا دیکھو میں اس پر غور کروں گا۔ اس کا ایک مفہوم ہے "تعریف میں برائی کا پہلو ہونا" جیسے اس غریب نے تو آپ کی تعریف میں یہ جملہ لکھا ہے اور آپ فرما رہے ہیں اس میں ذم نکل رہا ہے۔ یہ تو سوچئے کہ آپ اس کے محسن ہیں اور برابر اس کا خیال کرتے رہتے ہیں بھلا وہ آپ کو برا کہہ کے اپنا نقصان کریگا؟

ذِمہ :۔۱ (بالکسر عربی ذِمّۃ، عہد امان) ضمانت، کفالت، ذمہ داری۔ عربی لفظ ہند، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کے ماقبل میرا (یا) ہمارا (ضمیریں) لا کے میرا ذمہ (یا) ہمارا ذمہ بولتے ہیں مفہوم یہ ہوتا ہے تم فلاں کام کرو میں ضمانت لیتا ہوں تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔

لگاؤ تو ذرا اے حضرتِ ناصح کہیں دل کو
مرا ذمہ محبت سے نہ ڈرنا بے خطر رہنا — داغ

تم آج روک کے اشکوں کو مسکرا دو تو
بہار جھینپ نہ جائے تو پھر مرا ذمہ (لا اعلم)

قول فیصل :۔ ذِمّہ کی جمع عربی میں ذِمَم ہے جو اردو میں رائج نہیں۔ اس کا صرف لینا کے ساتھ (ذمہ لینا) ہے جو رائج و فصیح ہے۔ جس کے معنی ہیں ذمہ دار بن جانا، اور ضامن ہو جانا، جیسے آپ ذمہ لیں تو میں پانچ روپے ان کو دے دوں یوں تو نہیں دوں گا۔ کیونکہ یہ لے کے دینے کا نام نہیں لیتے۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ اب تو میں صرف اسی صورت میں ان کو روپیہ دے سکتا ہوں کہ آپ اس بات کا ذمہ لے لیں کہ یہ اپنے وعدے کے مطابق روپیہ واپس کر دیں گے۔

ذِمّہ :۔۲ امانت، سپردگی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذِمّہ :۔۳ جواب دہی، مواخذہ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ذِمّہ دار :۔ جواب دہ، ضامن، کفیل۔ فارسی ترکیب، اردو صرف مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نواب صاحب کو بھی کہتے ہی بن پڑی کہ اچھا اگر استانی جی اس بات کی ذمہ دار ہیں تو بسم اللہ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اس کا تلفظ ذِمّے دار بھی ہے اور ذمہ دار بھی۔ اس کا صرف بنانا، بن جانا، بننا اور ہونا، کے ساتھ ہے۔ جیسے (بنانا) آپ کسی کو ان کا ذمہ دار بنا دیجئے تو ٹھیک رہے گا (بن جانا) کسی کام کا ذمہ دار بن جانا تو آسان ہے لیکن میدان عمل میں کارکردگی دکھانا بہت مشکل ہے (بننا) اگر آپ اس کام کے ذمہ دار بنے ہیں تو پورا بھی کیجئے۔ (ہونا) جب ان پر سے ہر شخص کا اعتماد اٹھ چکا ہے تو بھلا ان کا ذمہ دار کون ہوگا۔

ذِمّہ داری :۔ ضمانت، کفالت، جواب دہی فارسی ترکیب، اردو صرف، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب تم نے خود معاملہ طے کرلیا تو

اب میری ذمہ داری ختم ہو گئی اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

قول فیصل :- تلفظ ذمّہ داری اور ذمّے داری دونوں طرح ہے۔ اس کی جمع ذمّے داریاں بھی مستعمل ہے۔

دار العمل ہے فاعل ذی ہوش کا یہاں
مقدور بھر ہیں جس کی بڑی ذمّے داریاں — آل رضا

ذمّہ داری سنبھالنا :- کام کو بخوبی انجام دینے کی ضمانت لینا، کوئی کام اپنے سر لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- میں بڑھاپے کے سبب بہت کمزور ہو گیا ہوں اب گھر کی ذمہ داری تم سنبھالو۔

ذمّہ داری سونپنا :- اپنا اہم کام کسی دوسرے کو سپرد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں زیادہ کام مجھ سے نہیں ہوتا ہے، اسی وجہ سے میں نے اپنے سب کاموں کی ذمہ داری اپنے بڑے بیٹے کو سونپ دی ہے۔

ذمّہ داری کا کام :- اہم معاملہ سوچ سمجھ کے کرنے کا کام۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میں انجمن کا سکریٹری نہیں بن سکتا اس لیے کہ بہت مصروف آدمی ہوں اور یہ بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔

قول فیصل :- کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے 'میں جانتا ہوں کہ وہ کوئی ذمہ داری کا کام بخوبی نہیں کر سکتے اس لیے کہ ہمیشہ کے لاابالی انسان ہیں اور اب تو یوں بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ آئے دن بیمار رہتے ہیں'۔

ذمّہ داری کو ذمّہ داری سمجھنا :- ذمہ داری کے کام کو اسی طرح انجام دینا جس طرح ہونا چاہیے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم نے وعدہ تو کر لیا ہے کہ میں آپ کا یہ کام ضرور کر دوں گا۔ مگر مجھے امید کم ہے اس لیے کہ تم کسی ذمہ داری کو ذمہ داری نہیں سمجھتے ہو۔ لاابالی آدمی ہو۔

ذمّہ داری لینا :- کسی کام کو انجام دینے کا عہد کرنا، ذمہ داری کا کام اپنے سر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جب تم سے یہ کام ہو نہیں سکتا تھا تو ذمہ داری کیوں لی تھی پہلے ہی انکار کر دیتے۔

ذمّہ ڈالنا (یا) ذمّہ کرنا :- (متعدی) سپرد کرنا، سونپنا، سپرد کرنا، تفویض کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- (ذمّہ کا تلفظ ذمّے) اہل لکھنؤ 'ذمّے کرنا' بولتے ہیں، 'ذمّے ڈالنا' زبانوں پر نہیں آیا۔

ذمّہ کرنا (یا) لینا :- (متعدی) ضامن ہونا۔ جوابدہ بننا۔ اقرار کرنا۔ ہامی بھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ 'ذمّہ کرنا' نہیں بولتے۔ صرف ذمّے لینا بولتے ہیں جس کی مثال ذمّہ نمبر ۱ میں لکھ دی ہے۔

ذمّہ وار :- ذمّہ دار۔ اردو، دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کے عوام 'ذمّے وار' کہتے ہیں۔

ذمّہ ہونا :- ضمانت ہونا، عہد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس بارے میں ہرگز ہرگز دخل نہ دو۔ خورشید دولھا کو میں سمجھا لوں گی۔ میرا ذمہ ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ذِمّی :- وہ غیر مذہب کا آدمی جو اسلامی حکومت کے ماتحت ہو اور معیّن کیا ہوا خراج ادا کرتا ہو اسلامی حکومت کا غیر مسلم خراج گزار۔ عربی، مذکر، اصطلاح فقہ۔

قول فیصل :- زیادہ تر کافر ذمّی کہتے ہیں۔ جیسے 'اسلامی حکومت کافر ذمّی کے تحفظ کی ضامن ہوتی ہے'۔

ذمّے :- اسم یا ضمیر کے ساتھ، سر پر، ذات پر۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تمہارے ذمّے یہ الزام ہے کہ تم نے نواب صاحب کے گھر میں چوری کروائی۔

جو بے صبر مشہور کرتے ہو تم
مرے ذمّے بہتان دھرتے ہو تم — داغ

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم نکلتا ہے 'سپردگی میں'۔

اپنے ذمّے یہ کام لو مجھ سے
اختیاراتِ عام لو مجھ سے — (نالۂ رسوا)

ذمّے کرنا :- سپردگی میں دینا، سونپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دفتر کا سب کام اس وجہ سے تمہارے ذمّے کر دیا کہ تم ذمہ داری سمجھتے ہو۔

ذمّے سے پاک ہونا :- عہد کو پورا کرکے فراغت پانا۔ اردو صرف، متروک۔

سر قلم گر پاؤں یہ قاتل کے کٹائے گردن
اپنے ذمّے سے تو صد شکر کہ ہم پاک ہوئے — میر

قول فیصل :- لفظ 'اپنے' اس محاورے کا خاص جزو ہے جو علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ شعر میں 'اپنے ذمّے' سے ظاہر ہے۔

ذمّے لینا :- اپنی سپردگی میں کوئی کام لینا، ضامن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جو کام ہم سے نہ ہو سکے وہ کام ہم اپنے ذمّے کیوں لیں۔

قول فیصل :- اس کے پہلے 'اپنے' (ضمیر) آتا ہے جو اس کا خاص جزو ہے۔ جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

ذمیمہ :- (بفتح اول و یائے معروف) بری، خراب، نازیبا۔ عربی، صفت، مؤنث، عربی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف :- انسان کو لازم ہے کہ اخلاق ذمیمہ

سے پرہیز کرے اور افعال ناشائستہ سے گریز کرے۔ انسانیت اسی کی متقاضی ہے اور خدا بھی اسی سے راضی ہے (ایضاً) صبح چوسر، شام چوسر، ادھر چوسر، اُدھر چوسر۔ الہیٰ خیر اور لطف یہ کہ بگاڑنے کو موجود کہ ہم شریف ہیں، تربیت یافتگی کا دم بھرتے ہیں ہیچمدان دیگرے نیست اور افعال ایسے قبیحہ و ذمیمہ (فسانۂ آزاد)

ذَنب (ذمب) گناہ۔ ذنوب جمع عربی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ عربی داں طبقہ ذنب و گناہ، یا ذنب و معصیت یا حیائے ذنب، کی ترکیب سے کبھی کبھی تحریراً استعمال میں لاتا ہے جو کسی حد تک غنیمت ہے۔ تنہا ذنب کہنا اردو جیسی نرم و نازک زبان پر ایک طرح کا ظلم ہے۔ جیسا کہ اس شعر میں ہے۔

خدا معاف کرے ذنب اپنا اے سالم　　قران
نہ روسیاہ اٹھیں روز حشر مرقد سے　　السعدین

ذنوب جو اس کی جمع ہے وہ بھی تنہا مستعمل نہیں۔ غفران ذنوب (گناہوں کی بخشش) کی ترکیب سے کبھی کبھی عربی داں طبقہ تحریراً استعمال کر لیتا ہے۔

ذنب:۔ بفتحتین، آسمان پر ایک شکل ہے جو بڑے سانپ سے مشابہ ہے اس کی ایک طرف کو ذنب اور دوسری طرف کو راس کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

ذنب تھا سنبلہ میں حوت میں راس　　الف لیلہ
اسی سے ہو بخیر انجام کتھی آس　　(منظوم)

قول فیصل:۔ ایک ستارے کو بھی کہتے ہیں جو گھوڑے کی دم سے مشابہ ہوتا ہے۔

ذو:۔ (مرکبات میں) خداوند، صاحب، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اس مصرعے میں لفظ جواد، ذومعنیین ہے
انیس ؎ شبیر بھی سخی ہیں فرس بھی جواد ہے: جواد معنی سخی بھی ہے اور تیز رفتار گھوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوَاتُ الاَذنَاب:۔ دُم دار ستارے۔ عربی، مذکر، عربی داں طبقے کی زبان۔

دیکھ اجرام ذوات الاذناب
ان کے میقات اور ان کے اسباب　　مرزا رسوا

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ذواذناب، اور صاحب لغات کشوری نے ذوذوابہ، اور ذوذنابہ لکھا ہے لیکن ان تینوں صورتوں سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذَوَاتُ الاَعلام:۔ زنانِ بازاری، پیشہ ور عورتیں۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اس عورت کے چال چلن اچھے نہیں اس کا شمار ذوات الاعلام میں کرنا چاہیے۔

قول فیصل:۔ ذوات ذات کی جمع۔ اعلام علم کی جمع ہے۔ عرب میں پیشہ ور عورتیں اپنے کو پہچنوانے کے لیے اپنے کوٹھوں پر جھنڈے لگا دیتی تھیں۔

ذو اضعافِ اَقل:۔ جو عدد کئی عددوں پر پورا پورا تقسیم ہو اور اس سے چھوٹا کوئی عدد نہ ہو کہ ان عددوں پر پورا پورا تقسیم ہوتا ہو تو اس عدد کو ان عددوں کا ذو اضعاف اقل کہتے ہیں۔ جیسے بارہ جو ۴۔۳۔۲۔۶ کا ذو اضعاف اقل ہے۔ عربی، مذکر، ریاضی کی اصطلاح۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ اسی کو باضافۂ لفظ مشترک، ذواضعاف اقل مشترک بھی کہتے ہیں۔

ذُوالاِحترام:۔ محترم، مرتبے والا، قابل احترام عربی، صفت، فصیح، رائج۔

؎ کہتے ہیں یہ نبی سے امام ذوالاحترام　　تعشق

ذوالجلال:۔ صاحب جلال۔ عزت والا۔ دبدبے والا۔ یہ نام اسمائے الہیٰ میں سے ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جناب زینب نے جب دیکھا کہ وہ سوار بڑھا چلا آ رہا ہے منع کرنے کے باوجود نہیں مانتا بیٹھی تھیں شیر ذوالجلال کی غیظ آ گیا بڑھ کے لگام فرس پر ہاتھ ڈال دیا اور فرمایا اے سوار میں کب سے منع کر رہی ہوں کہ ادھر نہ آ اس طرف رسولؐ کے ناموس ہیں مگر تو نہیں مانتا۔ یہ سنتے ہی سوار نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دی۔ اور فرمایا بیٹی تو نے نہیں پہچانا میں ترا باپ علی ابن ابی طالب ہوں۔

ذوالجلال وَالاِکرام:۔ خدائے تعالیٰ جو بزرگی اور عزت والا ہے۔ عربی فقرہ قلیل الاستعمال،

قبلۂ چشم و دل بہادر شاہ
مظہر ذوالجلال والاکرام　　غالب

قول فیصل:۔ شعر میں انتہائی غلو سے کام لیا گیا ہے جس کا ذمہ دار خود شاعر ہے۔

ذوالجناح:۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے گھوڑے کا نام، جو کربلا میں آپ کے ساتھ تھا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

؎ یہ ذوالجناح شہنشاہ خوشخصال کا ہے　　مونس

ذوالفقار:۔ (ذو: صاحب۔ الف لام وصفی، فقار: پیٹھ کی ہڈیاں) اس تلوار کی پشت مہرہ ہائے پشت کی طرح سیدھی نہ تھی اس وجہ سے یہ نام ہوا۔ خان آرزو نے خیابان میں لکھا ہے کہ بکسر فا غلط ہے یہ تلوار جنگ بدر میں رسولؐ مقبول کے ہاتھ آئی اور آپ نے حضرت علیؑ کو عطا فرمائی بعض لوگوں نے غلطی سے سمجھ رکھا ہے کہ اس تلوار کی دو زبانیں تھیں۔ فارسی شعرا نے اسی خیال سے ذوالفقار کو دوسر لکھا ہے۔ عربی۔ مونث (نوراللغات)

قول فیصل:۔ مستند روایت یہ ہے کہ ذوالفقار جنگ احد میں نازل ہوئی اور اس پر یہ فقرے تحریر تھے۔

لاسیف الاذوالفقار ولافتیٰ الاّ علیؑ

داؤد کی زرہ شہ والا کے بر میں تھی
اور ذوالفقار حیدرِ صفدر کمر میں تھی — انیسؔ

ذُوالقرنین :۔ (قرنین، تثنیہ قرن بمعنی گیسو و شاخ کا) سکندر کا لقب۔ جو مشرق سے مغرب تک گیا تھا بعض کہتے ہیں اس کے سر پر دو گیسو تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ذوالقرنین جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ اور تھا نہ یہ سکندر جو مقدونیہ کا بادشاہ تھا عربی مذکر رائج

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں، کتب تواریخ میں (سکندر) نام..... کے دو مشہور بادشاہ جن کے زمانے میں باہم بہت سا تفاوت ہے، پائے جاتے ہیں۔ ..... اول کو ذوالقرنینِ اکبر کہتے ہیں اور اسی کے وقت میں حضرت خضرؑ کا ہونا ثابت کرتے ہیں۔ ذوالقرنین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی پیشانی یعنی ماتھے کے دونوں گوشے نہایت ابھرے ہوئے تھے لیکن جو لوگ اس میں رائے لگاتے ہیں ان میں سے کسی نے لفظی معنی کی رعایت سے یہ بیان کیا کہ اس کے دو گیسو تھے۔ چوں کہ قرن گیسو کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ وہ مشرق سے مغرب تک گیا جو دنیا کی دو مجازی سمتیں ہیں اس سبب یہ لقب پڑا۔ یوں کہو کہ نور و ظلمت میں داخل ہونے کے باعث اس خطاب سے مخاطب ہوا۔ قرآن شریف میں اسی ذوالقرنین کی طرف اشارہ ہے۔ تاریخ جہاں والے نے اسد یا جوج اس کی بنائی ہوئی لکھی ہے۔ دوسرے کا نام سکندر رومی یا سکندر اعظم ہے جو...... مغرب سے مشرق تک کا فاتح ہوا ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس کو بھی ذوالقرنین کہنے لگے ہیں۔

ذُوالاِکرام :۔ زندگی والا، پروردگار عالم۔ عربی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ذوالکرام :۔ وہ شخص جس کے اعضا نہایت متناسب ہوں، کوئی عضو بدنما نہ ہو، حسین چہرے اور خوبصورت ہاتھ پاؤں والا۔ رسولؐ اور دیگر معصومینؑ کی صفت، عربی، صفت، رائج۔

یہ جبریلؑ بولے نبیؐ سے کلام
بڑے ہو تمھیں اے نبیؐ ذوالکرام (نورنامہ ۱۸۹۵ء)

قول فیصل :۔ شاہِ ذوالکرام، شہنشاہِ ذوالکرام کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔ اور نبی ذوالکرام (بے اضافت) جیسا کہ شعر میں ہے اب بالکل نہیں بولتے اس جگہ نبیِ ذوالکرام (باضافت) فصیح و مستعمل ہے۔ رسولِ ذوالکرام و امام ذوالکرام کی ترکیبیں بھی رائج و فصیح ہیں۔

ذوالکَرَم :۔ بخشش والا، درگزر کرنے والا۔ جیسے ربِّ ذوالکرم۔ عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

یکساں کسی کا حال جہاں میں رہا ہے کم
پھیرے گا دن کبھی نہ کبھی ربِّ ذوالکرم — تعشق

ذُوالمِنَن :۔ صاحب احسانات، احسان اور بخشش کرنے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شہ نے کہا کہ اس میں نہیں جائے دم زدن
بیٹا یہی ہے مصلحتِ ربِّ ذوالمنن — انیسؔ

قول فیصل :۔ عربی میں انھیں معنوں میں ذوالمنن بھی ہے جو اردو میں استعمال نہیں ہوتا۔

ذوالنُّورَین :۔ (نورین، نور کا تثنیہ) حضرت عثمانؓ کا لقب ان کے نکاح میں آنحضرتؐ کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے رہیں۔ عربی۔ مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ یہ اصطلاح حضرات اہل سنت کی ہے اور انھیں کا یہ قول بھی ہے۔ شیعوں کے نزدیک جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے علاوہ رسول مقبولؐ کی کوئی بیٹی ہی نہیں تھی۔ یہ دونوں بیٹیاں جن کا اوپر ذکر ہے ام المومنین جناب خدیجہ کی بھانجیاں تھیں جو جناب خدیجہ کی کفالت میں ہونے کے سبب سے بنات رسولؐ کہلاتی تھیں۔

ذوالنُّون :۔ (نون، مچھلی) حضرت یونسؑ کا لقب جو چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے، عربی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ جناب یونس علیہ السلام کا یہ لقب عربی تک محدود ہے اردو میں بالکل مستعمل نہیں البتہ مصر کے ایک صوفی بزرگ کا لقب ہے، جو ذوالنونِ مصری کہلاتے ہیں۔

ذوبحرین :۔ وہ مصرع یا وہ شعر یا وہ نظم جو دو بحروں میں کہی یا پڑھی جائے۔ عربی، صفت، اصطلاح شعرا۔

محلِ صرف :۔ سے روضہ شاہ شہیداں کوئی دیکھے تو سہی، یہ مصرعہ ذوبحرین میں ہے۔ اس کا ایک وزن ہے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن اور دوسرا وزن ہے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔

ذوجسدین :۔ ستارہ عطارد۔ کیونکہ اس کا گھر جوزا ہے جسے جسدین اور دو پیکر کہتے ہیں۔ عربی۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ذوذنب :۔ دمدار ستارہ جسے عوام جھاڑو تارہ کہتے ہیں۔

لہرائے تھے سانپ یوں سڑک پر
جس طرح کہ ذوذنب فلک پر (طلسم ہوش ربا)

ذوذوائب :۔ دُمدار ستارہ۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

سنبل میں تھا طرز ذوذوائب
شبنم میں تھا جلوۂ کواکب (طلسم ہوش ربا)

ذُوردیفین :۔ وہ غزل یا قصیدہ یا سلام وغیرہ

جو دو ردیفوں میں ہو۔ عربی، صفت، اصطلاح شعرا۔
محلِ صرف :۔ آپ کی وہ غزل جو ذو ردیفین میں ہے اس کی کیا تعریف ہو، اس قید و بند کے ساتھ کیا کیا شعر نکالے ہیں۔

ذَوق :۱ چکھنے کی قوت۔ چاشنی۔ عربی۔ مذکر، (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ذوق :۲ مزہ، نشاط، خوشی، حظ، لطف۔ فارسی۔ مذکر۔ (نور اللغات و بہارِ عجم)

ذوق :۳ اَدَبیت، سخن فہمی، سمجھنے کا سلیقہ، طبیعت داری۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ سخن فہمی میں تو مرحوم کا جواب نہ تھا نہایت عمدہ ذوق رکھتے تھے۔

ذوق :۴ دلچسپی، کسی بات کا نہایت شوق، شوق کا مقابل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ لاحول ولا قوۃ۔ لکھنا پڑھنا چھوڑا، احباب سے ملنا ترک کیا، خط کتابت سے ہاتھ دھویا جو پیدا کیا وہ سب کھویا۔ مطالعۂ کتب کا شوق، اخبار بینی کا ذوق، صبح چوسر، شام چوسر، ادھر چوسر، اُدھر چوسر۔ الٰہی خیر۔ (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل :۔ رکھنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "مولانا محمد حسین آزاد مرحوم صرف ایک اچھے نثر نگار ہی نہ تھے شعر و سخن سے بھی ذوق رکھتے تھے۔

شوق تھا ان کو علم و حکمت سے
(ہونا) ذوق تھا نکتہ ہائے فطرت سے (نالۂ رسوا)

ذوق :۵ شیخ محمد ابراہیم دہلوی کا تخلص۔
محلِ صرف :۔ ذوقؔ دہلوی کا استادوں میں شمار ہے
قولِ فیصل :۔ آپ غالبؔ کے ہم عصر اور بہادر شاہ ظفر شہنشاہ ہندوستان کے استاد تھے۔

ذوق افزا۔ ذوق فزا :۔ ذوق بڑھانیوالا۔ فارسی۔ صفت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ عام طور سے رائج نہیں۔

ذوقِ تماشا :۔ دیدار کی تمنا، دیکھنے کا اشتیاق، ملاقات کی بے اختیار خواہش۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

امید نہیں ان سے ملاقات کی ہرچند
آنکھوں سے مگر ذوقِ تماشا نہیں جاتا جرأت

ذوق چَش :۔ حظ اٹھانے والا، مزہ حاصل کرنے والا۔ فارسی، صفت۔ قلیل الاستعمال۔

کہیں تھا ذوق چشِ تلخ کامی فرہاد سیّد ضامن علی
کہیں تھا نازکشِ دلربائی شیریں جلال لکھنوی

قولِ فیصل :۔ یہ ترکیب عام نہیں ہے۔

ذوقِ چمن زِخاطرِ صیّادمی رَوَد :۔ صیّاد کے دل سے چمن کا لطف جاتا رہتا ہے۔ یعنی جو کام اپنے شوق سے کیا جاتا ہے اس میں بہت لطف آتا ہے اور جو کام ضرورت کے ماتحت مجبوری سے کرنا پڑتا ہے اس میں کوئی مزہ نہیں باقی رہتا۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذوقِ سخن :۔ شعر و ادب سے دلچسپی۔ فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

چار دن سے نہیں یہ شوقِ سخن
بچپنے سے مجھے ہے ذوقِ سخن مرزا دسرابی اے

ذوق سے :۔ شوق سے، مزے سے، دلچسپی کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ مرحوم کو خدا وند عالم غریقِ رحمت کرے میرے شعروں کو بہت پسند فرماتے تھے۔ نہایت ذوق سے سنتے تھے اور دل کھول کے داد دیتے تھے۔

ذوقِ گل چیدن اگر داری بہ گلزارے برَو :۔ اگر تجھے پھول چننے کا شوق ہے تو کسی چمن میں جا۔ یعنی اگر تم کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو گھر سے نکلو اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مناسب تدبیریں اختیار کرو۔ بغیر تھوڑی سی دوڑ دھوپ کیے گھر بیٹھے رہنے سے کوئی مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذوق میں شوق نفع میں لڑکا۔ ذوق میں شوق دستوری میں بچّہ :۔ مفت کی آمدنی کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو۔ مثل۔ (نور اللغات و محاوراتِ ہندوستان)
قولِ فیصل :۔ محاوراتِ ہندوستان میں صرف صورت اول درج ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

ذوق و شوق سے :۔ گہری دلچسپی کے ساتھ، بڑی چونپ سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ آپ کے رسالے کا ہر مضمون معیاری ہوتا ہے۔ میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں۔
قولِ فیصل :۔ پڑھنا، کی طرح سننا، کے ساتھ بھی اس کا صرف زیادہ ہے۔ جیسے "میر انیس کا کلام مجھے بہت پسند ہے۔ ان کے مرثیے میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھتا بھی ہوں اور سنتا بھی ہوں۔ واقعتاً جواب نہیں ہے۔

ذومعنی :۔ بامعنی، ضد مہمل کا۔ عربی۔ صفت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ اردو والوں نے اس کے معنی بدل لیے ہیں۔ اُس بات کو یا اس لفظ کو کہتے ہیں جو دو معنی رکھتا ہو۔ جیسے "تم تو ایسی ذومعنی بات کہتے ہو کہ دماغ پریشان ہو جاتا ہے صاف صاف کیوں نہیں کہتے" (یا) "میر انیس کے اس شعر میں لفظ

جواد، ذو معنی ہے یعنی دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

؎ شبیر غنی بھی سخی ہیں فرس بھی جواد ہے۔

یہ ذو معنی اردو ہے۔

ذو معنیین صاحب دو معانی۔ پہلودار بات۔ عربی، صفت، قلیل الاستعمال۔

کبھی ہر بات لطیفہ کبھی ذو معنیین
بات چیت آپ کی حضرت کبھی سیدھی نہ ہوئی — بحر

قول فیصل:۔ صحیح از روئے لغت یونہی ہے مگر عموم ذو معنی کہتے ہیں جو اردو ہے۔

ذوی الاحترام:۔ عزت و حرمت والا، صاحب اعزاز، جس کا احترام کیا جائے۔ عربی صیغۂ جمع، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خیام ذوی الاحترام نصب ہونے لگے ..... بیچ لشکر میں چشمۂ آب کے قریب بارگاہِ فلک فرسا نصب ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اردو میں بہ صیغۂ واحد بھی استعمال ہوا ہے۔

بردہر آصف الدولہ جس کا ہے نام
سلیماں شکوہ و ذوی الاحترام — میر حسن

ذوی الارحام:۔ وہ کل افراد جو ذوی الفرائض اور عصبہ نہ ہوں۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ جو میت کی طرف منسوب ہوں یعنی لڑکیوں کی پوتیوں کی اولاد۔ ۲۔ جن کی طرف میت منسوب ہو۔ ۳۔ جو میت کے ماں باپ کی طرف منسوب ہوں جیسے بھتیجا اور بہن کی اولاد۔ ۴۔ جو دادا نانا یا دادی نانی کی طرف منسوب ہوں۔ عربی ترکیب، صیغۂ جمع مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ ترکیب اردو کے لئے غیر مانوس ہے

ذوی الاقتدار:۔ صاحب زور و توانائی، سکت والا (مجازاً) صاحب مقدور، معزز، مرتبے اور روپے پیسے والا۔ عربی ترکیب، صیغۂ جمع، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب لڑکی کچھ سیانی ہوئی تو اس کی شادی کی فکر پیدا ہوئی۔ بڑے بڑے نام آور، ذی شان، ذوی الاقتدار کے یہاں سے پیغام آنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

ذوی الفرائض:۔ وہ وارثان شرعی جن کے حصے قرآن شریف میں مقرر ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ ترکیب عربی ادب تک محدود ہے۔

ذوی القدر:۔ قدرت والے، عزت والے، بڑے لوگ۔ عربی ترکیب، صیغۂ جمع، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں رہبر دیں سالک منہاج محمد
شاہان ذوی القدر ہیں محتاج محمد — وحید برادر زادہ انیس

ذوی القربیٰ:۔ عزیز، قریب، ایک خاندان کے، ایک جد کی اولاد، وہ لوگ جو آپس میں ایک دوسرے کے قرابت دار ہوں۔ عربی، صفت، مذکر، عربی ترکیب صیغۂ جمع عربی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ذوی القربیٰ کی اعانت کرنا اہل دول کا اولین فریضہ ہے۔

ذہانت:۔ ذہن کی تیزی، جلد سمجھ لینے کی قوت، اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

ع امتحاں ہے مری ذہانت کا — تنویر

قول فیصل:۔ عربی میں نہیں آیا ہے بقول صاحب قاموس الاغلاط شام و مصر کے مقالات و مجلات میں پایا جاتا ہے۔ بہرصورت واو عطفی و ترکیب اضافی کے ساتھ اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

ذہب:۔ سونا۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ تو خالص عربی لغت ہے۔ اردو کو اس سے کیا سروکار۔

ذہن:۔ (بکسر اول و سکون دوم) قوت فہم سمجھنے کی قوت، زیرکی، دانائی، ادراک کی قوت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ذہن پایا ہے کس قیامت کا — تنویر

ایک ہے وہ جسے کہتے ہیں شعور
جس سے ہے ذہن میں ہر شے کا ظہور — مرزا رسوا

ذہن پر چڑھنا:۔ یاد آنا، بھولی ہوئی بات یاد آنا اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

چڑھے ذہن پر نہ زباں پر مرے چار حرف وصال اب
تو پھر آگے کہنے کا لطف کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — داغ

ذہن پہنچنا:۔ خیال جانا، سمجھ میں آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سوچ کر کہنے لگا خیر میں سمجھا مطلب
دیر سے فکر میں تھا ذہن مرا پہنچا اب — رشید

ذہن رجوع ہونا:۔ دماغ متوجہ ہونا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

مختلف گو کہ ہوں اوقات رجوع
ایک ہی سمت ہو جب ذہن رجوع — مرزا رسوا

ذہن رسا:۔ ایسا ذہن جو ہر بات کو بہت جلد سمجھ لے بات کی تہ کو جلد سے جلد پہنچ جانے والا ذہن۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انسان اگر ذہن رسا رکھتا ہے تو مشکل سے مشکل گتھیاں بات کی بات میں سلجھا سکتا ہے۔

واں ذہن رسا کا حوصلہ پست رہے
رفعت یہ مصر کے مناروں کی ہے (فسانۂ آزاد)

ذہن سے اترنا:۔ دھیان سے اترنا، یادداشت سے خارج ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذہن سے اتری ہوئی بات ذرا مشکل سے یاد آتی ہے۔

قول فیصل:۔ تکمیل فعل کے لئے ذہن سے اتر جانا،

کہتے ہیں۔ جیسے "آپ نے غزل کے لئے کہا ضرور تھا مجھے بھی یاد آرہا ہے مگر کیا کہیں مصروفیتیں ایسی ہیں کہ ذہن سے اتر گیا۔"

ذہن قاصر ہونا:۔ کسی بات کے سمجھنے میں دماغ کا کام نہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس زباں سے ہو توصیف النصاریٰ شہ
ذہن قاصر ہے اور عقل حیران ہے (انور راے بریلوی)

قول فیصل:۔ ہونا کو حذف کرکے بھی استعمال کرتے ہیں۔

آنکھوں کی صفت میں ذہن قاصر
اعجاز نما کہوں کہ ساحر (طلسم ہوش ربا)

ذہن کا بغارہ کھلا ہونا:۔ ذہن کا جلد جلد کام کرنا، مشکلات کا حل جلد جلد سمجھ میں آنا۔ اردو صرف۔

محل صرف:۔ واللہ ذہن کا بغارہ کھلا ہوا ہے قربان اپنے استاد کے کیا دور کی کوڑی لاتا ہوں، ہم نے سب پاپڑ بیلے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ مرزا کا استعمال ہوا ہے اب نہیں بولتے۔

ذہن کا پکا ہونا:۔ تیز طبیعت ہونا، ہوشیار ہونا، چالاک ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ میاں آزاد نے دیکھا کہ نواب کا ہزار ہا روپیہ بٹیروں کے پھیر میں ناحق گھوما جاتا ہے۔ ذہن کے پکے تو تھے ہی سوچے کہ آؤ آج ان سب کو اڑا دیں تو اچھی دل لگی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن کند کرنا:۔ سمجھنے کی قوت کو سلب کرنا، ذہن کو اس قابل نہ رکھنا کہ وہ سمجھ کے کام کرسکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لڑکے کو ابتدا ہی سے فارسی پڑھانا اس کا ذہن کند کرنا ہے پہلے اردو پڑھائیے جب اس میں عبور ہو تو بسم اللہ فارسی سہی۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن کند ہونا:۔ ۱۔ فہم و ادراک (سمجھنے) کی قوت سلب ہونا، دماغ میں صلاحیت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لڑکے کو پہلے مادری زبان کی تعلیم دینا چاہیئے اس کے بعد انگریزی کی۔ ابتدا ہی سے انگریزی پر لگا دینے سے ذہن کند ہوتا ہے۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت (ذہن کند ہوجانا) نسبتہً زیادہ رائج ہے۔ جیسے "لڑکے کو سمجھا سمجھا کے بہت اور نرمی کے ساتھ پڑھانا چاہیئے۔ ہر وقت زد و کوب کرنے سے ذہن کند ہوجاتا ہے۔

ذہن کند ہونا:۔ ۲۔ اس جگہ کہتے ہیں جب کوئی موقع کی بات خیال میں آئے اور اس کو کہنا چاہیں۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

بلا مجھ کو دارو کوئی تیز و تند
کہ ہوتا چلا ہے مرا ذہن کند (میر حسن)

قول فیصل:۔ میر حسن نے "ذہن کند ہوتا چلا ہے" استعمال کیا ہے لیکن اب اس صورت سے نہیں بولتے اب اہل لکھنؤ "ذہن کند ہوچلا ہے" کہتے ہیں۔ تکمیل فعل کے لئے ذہن کند ہوجانا، بولتے ہیں۔ جیسے، رئیس کے مصاحبین سب حاضر جواب تیز طبیعت، زباں دراز، فقرہ باز، ٹھٹھول، ضلع جگت میں طاق، پھبتی کہنے میں مشاق آوازہ کسنے میں شہرۂ آفاق تھے۔ پھبتی نہ کہیں تو ذہن کند ہوجائے (فسانۂ آزاد)

ذہن کو کندی ہونا:۔ ذہن کند ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ ان کی طبیعتوں کو انقباض ان کے ذہن کو کندی ہوتی ہے۔ (مرأۃ العروس)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر کہیں گے "ذہن کند ہوتے ہیں۔"

ذہن کھلنا:۔ عقل کا تیز ہوجانا، ہر بات کو سوچ سمجھ لینے کی صلاحیت پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ روزانہ لوگ مجھے بنایا کرتے تھے جب میرا ذہن کھلا تو وہ روز کی محفل ہی برخاست ہوگئی۔

ذہن کی تیزی:۔ سوجھ بوجھ، چالاکی، ہوشیاری، عیاری۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شمیمہ نے کہا کیا خوب اب جو شاہزادی کے بس نہ چلا تو خفت ہم پر مٹائی.... ماشاء اللہ کیا ذہن کی تیزی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذہن کی رسائی:۔ فکر کی بلند پروازی، تخیل کی پہنچ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اے سبحان اللہ واہ کیا فکر ہے۔ ذہن کی رسائی اس کے معنی ہیں۔ سبحان اللہ۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن نہ لڑنا:۔ فہم میں نہ آنا، ذہن کا بات کی تہ کو نہ پہنچ سکنا۔ اردو صرف، متروک۔

یہ سن کر عرض کی اس نے دوبارا
نہیں لڑتا ہے ذہن اس میں ہمارا (بہشت گلزار)

ذہن لڑانا:۔ غور کرنا، سوچنا، سمجھنا، بھولی ہوئی بات کو یاد کرنے کی کوشش کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا دیر غور کرو اور ذہن لڑاؤ تو ممکن ہے کہ سو روپیہ کا حساب یاد آجائے۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم "ذہن لڑنا" بھی ہے۔ جیسے "یا الٰہی یہ آواز تو سنی ہے مگر اس وقت ذہن نہیں لڑتا۔" (فسانۂ آزاد)

ذہن لڑنا:۔ خیال کی رسائی ہونا، الم سمجھ میں آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لالہ:۔ جادو برحق۔ یہ سب ساحری کا

کھیل ہے مُل (لیکن) میاں کا ذہن خوب لڑا۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن میں آنا:۔ کوئی تدبیر یکایک سمجھ میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ برق کے ذہن میں آیا کہ اگر طلسم ظاہر میں رہوں گا تو استاد چادر چھین لیں گے۔ لہٰذا چادر جمشید اپنے پاس رکھوں جمشید کو نہ دوں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کا ایک مفہوم ہے "اچانک کسی بات کا خیال آنا" جیسے "عمرو بارگاہ میں بیٹھا تھا کہ یکایک ذہن میں آیا کہ اے عمرو اتنی بڑی ذلت تیری ذات سے شاہ طلسم کو ہوئی۔ یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی تیری تلاش میں آتا ہوگا۔"
(طلسم ہوش ربا)

ذہن میں بات آجانا:۔ کسی کے سمجھانے سے اس بات کا عقل میں آجانا جس کی طرف سے غفلت رہی ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں نے لجاجت اور منت سماجت سے کہا کہ میں غریب الوطن آدمی ہوں۔ مجھے دولت ثروت سے سروکار نہیں۔ خدا نے مجھ کو بہت کچھ دولت عطا کی ہے اور میری شادی بھی ہوگئی میں حسن آرا بیگم سے اقرار کرکے آیا ہوں کہ بعد واپسی شادی کروں گا ...... الغرض اس بت سیم بدن کے ذہن میں بات آگئی اور مجھے رہا کر دیا۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن میں بات آنا:۔ غور کرنے پر کوئی بات سمجھ میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کی گفتگو سن کے میرے ذہن میں اک بات آتی ہے۔ کہیے تو کہہ دوں، معاف کیجیے گا آپ کسی کو کھاتا پیتا نہیں دیکھ سکتے۔ حامد نے پکا مکان بنوایا ہے تو آپ کو کیوں کھل رہا ہے۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ذہن میں بات آجانا، نسبتہً زیادہ رائج ہے جیسے "بس ہمارے ذہن میں بات آگئی کہ یہ سب جادوگر ہیں۔" (فسانۂ آزاد)

ذہن میں بیٹھنا:۔ کسی بات کا سمجھ میں آنا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کی بات اچھی طرح میرے ذہن میں نہیں بیٹھی۔

ذہن میں رہنا:۔ ہر وقت خیال میں رہنا، ہمہ وقت یاد رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم کو تو بس ایک چال سوجھتی ہے اور یہاں دس بیس چالیں ذہن میں رہتی ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

ذہن میں ہونا:۔ دماغ کے اندر محفوظ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو کہ خارج میں نہ ہو ایسی شئ
اس کا مفہوم مگر ذہن میں ہو (مرزا رسوا)

ذہن نشین کرا دینا:۔ (متعدی) سبق وغیرہ یاد کرا دینا، بات کو اس طرح سمجھا دینا کہ یاد رہ سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں امین آباد جا رہا ہوں اچھے صاحب کا لڑکا آئے تو اسے سبق دے دینا مشکل الفاظ کے معنی لکھوا دینا اور محاورات کا مفہوم اچھی طرح سے ذہن نشین کرا دینا۔ لڑکا ذہین ہے تمہیں زیادہ محنت نہیں پڑے گی۔

قول فیصل:۔ اسی محل پر ذہن نشین کر دینا، بھی رائج ہے۔

ذہن نشین کر لینا:۔ (متعدی) یاد کر لینا، حافظے میں محفوظ کر لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ غالب کے ان اشعار کا مطلب اچھی طرح سے ذہن نشین کر لو بہت ممکن ہے اگلی امتحان میں بھی آجائیں۔

ذہن نشین کرنا:۔ سمجھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ ذہن نشین کرنا نہیں بلکہ ذہن نشین کرا دینا یا کر دینا ہے۔ جس کا مفہوم ہو کسی کے دل نشین کرا دینا یا حافظے میں محفوظ کر دینا اور ذہن نشین کرنا کا مفہوم سمجھانا نہیں بلکہ سمجھنا ہے جیسے "ہم مطلب بتاتے جائیں تم ذہن نشین کرتے جاؤ۔" مؤلف نور اللغات نے اس کا ایک مفہوم تشفی کر دینا، بھی لکھا ہو وہ بھی لکھنؤ میں رائج نہیں۔ اس کا لازم ذہن نشین ہونا بھی مستعمل ہے۔

ذہن نشین ہو جانا:۔ حافظے میں محفوظ ہو جانا، سبق وغیرہ یاد ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہیں چھٹی کی بہت فکر رہتی ہے پہلے سبق یاد کر لو جب خوب ذہن نشین ہو جائے تو جانا۔

ذہن و ذکاوت:۔ ذہن اور ذہن کی تیزی عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مترادف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ عورتیں مردوں سے ذہن و ذکاوت میں کسی طرح کم نہیں ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

ذِہنی:۔ ذہن سے منسوب۔ عربی، فصیح، عربی

ایک رشتہ ہے لزوم ذہنی
جس کے تابع ہیں رسوم ذہنی (مرزا رسوا)

ذہنیت:۔ افتاد طبیعت، قماش، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم بھی عجب ذہنیت کے آدمی ہو۔

قول فیصل:۔ عام بول چال میں بر وزن فاعلن ہے۔ شعرا دونوں طرح سے نظم کرتے ہیں۔ یعنی بر وزن مفعولن بھی لاتے ہیں۔

ایسی مئے سے کروں پرہیز عیاذاً باللہ
واعظا پست ہے کس درجہ تری ذہنیت — اکمال لکھنوی

ذُہُول :۔ بھول جانا، غفلت، عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں ۔

ذہین :۔ وہ شخص جس کا ذہن تیز ہو، عربی، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ وہ بہت ذہین آدمی ہے ۔ آپ کا کام بخوبی انجام دے سکتا ہے ۔

ذی :۔ حیثیت، مثلاً اس نے اپنی ذی سے بڑھ کر کام کیا ۔

دیتے ہو گالیاں مجھے انصاف تو کرو
لائق تو ایسی باتوں کے بندے کی ذی نہیں — انشا
(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ کلیات انشا میں "ذی" ذ سے (ذی) لکھا ہوا ہے ۔ اہل لکھنؤ ذ سے لکھتے اور بولتے ہیں ۔ زیادہ تر اہل لکھنؤ شان کے معنوں میں بولتے ہیں جیسے یہ میری ذی کے خلاف ہے ۔ میں ذکان نہیں رکھوں گا ۔

ذی :۔ (مرکبات میں) صاحب، خداوند ۔ عربی، فصیح، رائج ۔

قول فیصل :۔ عربی لفظ ذو (صاحب ۔ والا) ہمیشہ اسی کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے اس کی تشریح اس طرح ہے ۔

ذو حالت رفع میں ۔ ذا حالت نصب میں ۔ ذی حالت جر میں ۔ (مذکر کے لئے) ذو کی ذَوُو اور اولو ذا اور ذی کی جمع ذوی اور اولی ہے ۔ مؤنث کے لئے ذات ۔ ذات ذوات اور ذات کی جمع ذوات اور اولات آتی ہے ۔ اردو میں عربی نحو کی طرح مختلف حالتیں مستعمل نہیں ہیں ۔ البتہ بلا امتیاز حالت و جنس ذو ۔ ذی اور ذات واحد کے لئے اور جمع کیلئے ۔ ذوی اولو اولی مستعمل ہیں جیسے ذوالقدر ۔ ذی علم ۔ ذات الجنب ذوی الاحترام، اولوالعزم ۔ اولی اجنحہ وغیرہ ۔ اس تشریح کے بعد جمع کو واحد کی جگہ استعمال کرنا صحیح نہ ہوگا جیسے میر حسن نے کہا ہے ۔ بدہر آصف الدولہ جس کا ہے نام سلیمان شکوہ و ذوی الاحترام ۔ اسی طرح اولوالعزم کا اطلاق واحد پر صحیح نہ ہوگا ۔ جیسے زید اولوالعزم ہے کہنا غلط اور یا ذوالجلال بھی کہنا درست نہ ہوگا ۔ بلکہ یا ذا الجلال کہنا چاہئے کیونکہ یہ حالت نصبی ہے ۔

ذیابیطس :۔ پیشاب میں شکر آنے کا مرض، عربی، مذکر، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ ذیابیطس کے مریض کو میٹھی چیزوں کا استعمال مضر ہوتا ہے ۔

ذی اختیار :۔ صاحب حکومت، حکومت والا، صاحب اختیار ۔ با اختیار ۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ اس وقت ماشاء اللہ وہ ذی اختیار ہیں جسے چاہیں ملازمت دے دیں ۔

ذی استعداد :۔ لائق، قابل، بہت زیادہ پڑھا لکھا، عربی الفاظ، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ بتاؤ ہمارے مدرسہ میں سب سے زیادہ ذی استعداد کون سا مدرس ہے ؟

ذی الحجہ (بکسر حائے مہملہ) مسلمانوں کا بارھواں قمری مہینہ جس میں مسلمان حج کرتے ہیں ۔ عربی، مذکر ۔

گلے کٹتے ہیں لاکھوں عید قرباں میں بھی یہ غم ہے
دہم ذی الحجہ کی بھی عشرۂ ماہ محرم ہے — شعور

قول فیصل :۔ حج عربی میں ایک بار حج کرنے کو کہتے ہیں، عربی قاعدہ سے ذوالحجہ ہونا چاہئے تھا لیکن بالعموم زبانوں پر ذی الحجہ ہی ہے ۔ فارسیوں نے الف لام حذف کرکے ذی حجہ کرلیا ۔

ع اسی ذی حجہ تک مطلب مرے دل کے عنایت ہوں — میر

اردو والوں نے ہ کو حذف کرکے ذی الحج کرلیا ۔

ذی آبرو :۔ آبرو والا، معزز شخصیت ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج ۔

نہ کر ہرزہ گردی جو ذی آبرو ہے
نکلتا نہیں آئینہ گھر سے باہر — شاد

ذی پایہ :۔ عزت دار، مرتبے والا، ذی شرف، فارسی ترکیب، فصیح، رائج ۔

شہر محبوب میں وہ ذی پایا
ساتھ ابن وزیر کے آیا — قلق

ذی تبار :۔ عالی خاندان، اچھے خاندان والا ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ چرخ بہار مع سرداران ذی تبار ملکہ اختر پاس آئیں ۔ (طلسم ہوش ربا)

ذی جاہ :۔ صاحب جاہ ۔ فارسی، فصیح، رائج ۔

ذی مرتبہ و ذی شوکت و ذی جاہ کہیں ہم
کیونکر نہ دو عالم کا شہنشاہ کہیں ہم — وحید

ذی عزت :۔ عزت دار، صاحب اعزاز، عربی الفاظ، قلیل الاستعمال ۔

ذی حق :۔ حقدار، مستحق، عربی، قلیل الاستعمال ۔

ذی حس :۔ جاندار، جو حس رکھتا ہو، عربی الفاظ، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ جانور سہی مگر ذی حس تو ہے اندر باندھو ورنہ سردی میں اینٹھ جائے گا ۔

ذی حشم :۔ صاحب حشمت ۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج

اگر سپرد نہ عباس کے علم ہوتا
خلاف حکم ید اللہ ذی حشم ہوتا — میر نفیس

ذی حیات :۔ جاندار ۔ زندہ ۔ بقید حیات ۔ عربی، صفت، فصیح، رائج ۔

ع سیراب اس کے فیض سے ہیں جملہ ذی حیات — قدر

ع جو ذی حیات تھے وہ سب خدا کی یاد میں تھے — نفیس

ذی رُتبہ :۔ صاحب منصب، عہدہ دار، رتبے والا
عربی، صفت، فصیح، رائج۔

ع ذی رتبہ و ذی شوکت و ذی جاہ کہیں ہم وحید

ذی رُوح :۔ جان دار۔ عربی، صفت، فصیح، رائج

ع ذی روح ہیں قائل کہ یہی جان جہاں ہے وحید

ذی شان :۔ صاحب شوکت، شان والا،
عربی، صفت، فصیح، رائج۔

اس طرح وہ ہوتے تھے ذی شاں کے مقابل
جس طرح قمر مہر درخشاں کے مقابل وحید

ذی شعور :۔ سمجھ دار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ ساحرانِ مذکور حسب الحکم شاہ ذی شعور
لاٹ لے کر روانہ ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذی شوکت :۔ صاحب شکوہ، شان والا۔ عربی،
صفت، فصیح، رائج۔

ع ذی رتبہ و ذی شوکت و ذی جاہ کہیں ہم وحید

ذی عزّت :۔ عزت دار، معزز۔ عربی، صفت،
فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ ایک ذی عزت انسان پر چوری کا
الزام لگانا انتہائی کمینہ پن ہے۔

ذی عقل :۔ سمجھ دار، عقلمند، عربی، صفت، فصیح، رائج
محل صرف :۔ اکثر تربیت یافتہ، ثقاتِ مسن ان کے بالکل اخفے
پر گنگا اور قرآن اٹھاتے ہیں۔ کوئی ذی عقل سمجھائے تو الٹی
آنتیں گلے پڑیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذیقعدہ :۔ مسلمانوں کا گیارھواں قمری مہینہ۔ فارسی،
مذکر، فصیح، رائج۔

ہے بارہ مہینوں میں عجب ذیقعدہ
ہے گیارھویں تاریخ ولادت ان کی عشق

قول فیصل :۔ عربی میں ذی القعدہ تھا فارسیوں
نے الف لام اور آخری ت، حذف کر کے ذی قعد کرلیا۔
عربی میں قعدہ بیٹھنا۔ چونکہ اہل عرب اس مہینے میں
لڑائی نہیں لڑتے تھے اس وجہ سے یہ نام ہوا۔

ذی کمال :۔ صاحب کمال، باکمال۔ عربی، صفت
فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ یہ کوئی کلیہ نہیں ہے کہ ذی کمال سے
لوگ محبت ہی کرتے ہیں۔

ذیل :۱ دامن۔ اور ہر چیز کا نیچے کا حصہ۔ عربی،
مذکر۔
قول فیصل :۔ اس کی جمع اَذیال اور ذُیول ہے۔
اردو میں مستعمل نہیں۔

ذیل :۲ نیچے درج کیے گئے، عربی، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ یہ روپیہ حسب تفصیل ذیل تقسیم کر دینا۔

ذیل :۳ علاقہ، حلقہ۔ مذکر
(فقرہ) تمہارے ذیل کے سب پٹواری برخاست ہوگئے۔
(نور اللغات)
قول فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

ذیل :۴ گروہ، زمرہ، واسطہ، آڑ، عربی، قلیل الاستعمال

ذیل دار :۔ وہ سرکاری عہدیدار جس کے ماتحت چند
گاؤں یا قصبے ہوں۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔
(نور اللغات)

ذیل ذیل :۔ گروہ گروہ، ایک دوسرے کے ساتھ۔
عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف :۔ دونوں لشکر خیل خیل و ذیل ذیل وارد
دشت قتال ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذیل میں :۱ نیچے، تحت میں۔ اردو، فصیح، رائج۔

دل کی حالت میں نے لکھی ہے جہاں
حال اپنا بھی ہے اس کے ذیل میں نشتر

ذیل میں :۲ زمرے میں، شمار قطار میں۔ اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم تو ہیں کس ذیل میں دیکھ اس کی آنکھ
ہوش اہل قدس کا زائل ہوا میر

ذیل میں :۳ طفیل میں، وسیلے سے، سبب سے۔ اردو،
صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ تمہاری خوش قسمتی تھی کہ تم مقدمہ جیت
گئے اور تمہارے ذیل میں دیگر مجرم بھی صاف بری ہوگئے

ذی لیاقت :۔ صاحب لیاقت۔ فارسی ترکیب،
فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ آپ بڑے ذی لیاقت آدمی ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

ذی مرتبہ :۔ رتبے والا۔ صاحب عزت۔ فارسی
ترکیب، فصیح، رائج۔

کیا کیا نہ محمدؐ کے مدارج ہوئے اعلیٰ
ذی مرتبہ ایسے نہ سلیمانؑ تھے نہ یحییٰ وحید

ذی مروّت :۔ مروت والا، فارسی ترکیب،
فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ ہنس مکھ، خندہ پیشانی، خوبرو، ذی
مروت..... شہزادوں میں فرد ہیں (فسانۂ آزاد)

ذی مقدرت :۔ صاحب حیثیت، صاحب مقدور
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ ایک ن..... ایک اب صاحب ذی مقدرت کے
یہاں چوری کرنے کا شوق چرّایا (فسانۂ آزاد)

ذی وجاہت :۔ وجاہت والا۔ صاحب وجاہت
فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ افسوس بڑی ذی وجاہت ہستی اٹھ گئی۔

ذی وقار :۔ معزز، ذی وجاہت، فارسی، فصیح رائج

ع تھی گرد فوج بیچ میں سلطان ذی وقار وحید

ذی ہوش :۔ صاحب ہوش، سمجھدار، فارسی، فصیح، رائج۔

ع دانا بھی ہے غافل ذی ہوش کا یہاں آل رضا

ر

ر :۔ عربی کا دسواں، فارسی کا بارھواں، اُردو کا چودھواں حرف۔ اس کو رائے مہملہ، رائے غیر منقوطہ اور رائے قرشت بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے دو سو عدد فرض کیے گیے ہیں۔ بعض کلمات ہندی میں یہ حرف مصدریت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے جھگڑ، پھیر پھار۔

را :۔ کو، کے لیے، کے واسطے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مجھ پر ظلم نہ کرو، خدارا میرے جتنے رُوپے تم پر باقی ہیں مجھے دے دو میں آج کل سخت پریشان ہوں۔

راب :۔ پتلا گُڑ جو ایک خاص طریقے سے گنّے کے رس کو پکا کے بنایا جاتا ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

جان صاحب رہی نہ بات کی قدر
قند بکتا ہے راب کی مانند — جان صاحب

رابڑی :۔ شکر ملا ہوا گاڑھا دُودھ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کسی زمانے میں فیض آباد کی رابڑی بہت عُمدہ ہوتی تھی اب وہ بات نہیں رہی۔

قولِ فیصل :۔ دہلی میں 'ربڑی' کہتے ہیں۔

رَابطَہ :۔ میل جول، تعلق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زن وشو میں اخلاص باہم ہوا
اس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا — میر

قولِ فیصل :۔ عربی میں 'رابطت' ہے۔ صاحب بہارِ عجم لکھتے ہیں :۔

چیزے راکہ بچیزے بہ بندند و بمعنی جماعہ از اسپان کہ بجائے بستہ باشند و لشکرے پا برجا کہ از پیش دشمن نگریزند نیز آمدہ۔

رابطہ :۔ قرابت، رشتہ۔ فارسی، مذکر۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رابطہ بڑھانا :۔ (متعدی) تعلق پیدا کرنا، ربط و ضبط پیدا کرنا، رسم و راہ بڑھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر اک سے رابطہ اس نے بڑھایا
کمالِ خلق سے سب کو لُبھایا — تسلیم لکھنوی (صبحِ خنداں)

رابع :۔ چوتھا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ سُنا ہے کہ شہید رابع کے مزار کی تعمیر از سرِ نو ہونے والی ہے۔

رابعاً :۔ چوتھی دفعہ۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں نہیں بولتے۔

رابعہ :۔ چوتھی۔ عربی، صفت، مؤنث۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں معناً مستعمل نہیں صرف لڑکیوں کا نام رکھا جاتا ہے۔

رابعۂ بصری :۔ بصرے کی ایک زاہدہ عورت کا نام جو پاکدامنی میں مشہور تھیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث۔

قولِ فیصل :۔ مؤلف فسانۂ آزاد لکھتے ہیں "ظرفائے بصرہ میں سے چار بزرگوار جن میں سے ہر ایک بذلہ سنجی میں طاق اور لطیفہ گوئی میں مشّاق تھا، حضرت رابعۂ بصری کے پاس گئے۔ ایک نے کہا اے رابعہ ذکور کامل العقل ہیں اور اُناث ناقص العقل۔

رابعہ نے پوچھا وجہ۔ بُرہان؟ فرمایا کہ ان کے نقصانِ عقل کی یہی دلیل کافی ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر سمجھی جاتی ہے دوسرے صاحب نے فرمایا کہ آج تک کسی عورت نے پیغمبری کا درجہ نہیں حاصل کیا۔ تیسرے بزرگوار بولے کہ عورتیں مہینے میں تین دن رُوزہ و نماز سے باز رہتی ہیں۔ چوتھے بُزرگ نے فرمایا کہ پس دلائل متذکرہ بالا سے ثابت ہے کہ عورتوں پر مَردوں کو فضیلت ہے۔

رابعہ نے کہا کہ آپ کی دلیلیں اور اعتراض ہمارے سر آنکھوں پر لیکن تنہا پیش قاضی روی راضی آئی کا نقشہ ہے۔ اگر کسی عورت سے پوچھیے تو وہ بھی عورتوں کی تین فضیلتیں بیان کر سکتی ہے اوّلاً عورتوں میں کوئی ایسی نہیں نکلی جس

کہ نہ مرد ہو نہ عورت. ثانیاً آج تک کوئی ایسی عورت نہیں سُنی گئی جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو یہ بے ادبی صرف مردوں سے سرزد ہوئی. ثالثاً انبیاء اور اولیا اور صلحا اور صدیقوں نے عورتوں ہی کے بطن میں پرورش پائی.

جب سب پر ظاہر ہے کہ اُناث کو ذکور پر جس قدر فضیلت ہے اسے ذکور اپنے غرور کے سبب سے تسلیم نہیں کرتے ہیں.

یہ برجستہ جواب سُن کر چاروں کے حواس خمسہ مختل ہو گئے.

رائبیلی :۔ ایک بیل کا نام. اُردو، متروک.

گُل بہار و بنفشہ و سوسن
گیندا رائبیلی کوئی غنچہ دہن — ہشت گلزار

قولِ فیصل :۔ اب اس کا نام 'رائے بیل' ہے.

رائپٹا :۔ زوردار طمانچہ. اُردو، مذکر، عوام کی زبان.

قولِ فیصل :۔ دینا، رسید کرنا، مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے :۔ چھوٹے چور نے جیسے ہی رائپٹا دیا، غلام پہلوان نے بھی رائپٹا رسید کیا.

رائپڑ :۔ بنجر. ہندی، صفت. (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے.

رانپی :۔ لوہے کا ایک خاص وضع کا اوزار جس سے چمڑا کاٹتے اور چھیل کے صاف کرتے ہیں. اُردو، مؤنث، جوتا بنانے والوں کی اصطلاح.

ع رانپی سے ناک کاٹ کے دستہ گھسیڑ دوں (نا معلوم)

قولِ فیصل :۔ اب زیادہ تر زبانوں پر رنپی ہے.

رات :۔ شب. اُردو، مؤنث، فصیح، رائج.

نورِ مہتاب ہے دھوئیں کی مثال
ہائے کیا آج رات کالی ہے — ناسخ

قولِ فیصل :۔ بعض فصحا 'رات کو' کی جگہ صرف 'رات' کہتے ہیں.

کس بات پہ رات اس نے نہ تلوار نکالی
سو مرتبہ کی میان میں سو بار نکالی — جلال

لیکن اب 'رات کو' ہی فصیح ہے.

رات کو آنکھ اگر کھُل گئی سوتے سوتے
صبح کر دی دلِ ناشاد پہ روتے روتے — مؤلف

رات اپنی ہے :۔ فرصت کافی ہے. اُردو صرف، غیر فصیح، رائج.

محلِ صرف :۔ چلتے ہیں، جلدی کیا ہے. رات اپنی ہے اور پھر اتوار بھی ہے. فرصت ہی فرصت ہے.

راتا رات :۔ رات بھر. اُردو، عورتوں کی زبان (فقرہ) راتا رات چل کر منزل تمام کر دی (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں. بقول صاحب فرہنگ اثر لکھنؤ میں عورتیں "راتوں رات" یا "راتی رات" (رات ہی رات کا مخفف) بولتی ہیں". مؤلف فرہنگ اثر کو اتنا اور اضافہ فرما دینا چاہیئے تھا کہ "راتی رات" عورتوں سے خاص ہے اور "راتوں رات" مرد بھی بول دیتے ہیں جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے. "دو گھنٹے کے بعد میاں آزاد گھوڑے پر سوار ہوئے اور راتوں رات دریا کے کنارے کنارے چلے". (فسانۂ آزاد)

راتا راتی :۔ رات ہی رات میں، اندرونِ شب میں. اُردو صرف، عورتوں کی زبان.

محلِ صرف :۔ سارا کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ خالہ کا انتقال ہو گیا روتی پیٹتی شوہر کے ساتھ راتا راتی خالہ کے یہاں پہونچ گئی.

رات اندھیری ہونا :۔ گھٹا وغیرہ چھا جانے کی وجہ سے رات کا تاریک ہونا. اُردو صرف، فصیح، رائج.

محلِ صرف :۔ گھٹا بھی گھری ہوئی ہے اور رات بھی اندھیری ہے. اس وقت نہ جاؤ، کہنا مانو کل چلے جانا.

قولِ فیصل :۔ جمع کے ساتھ 'راتیں اندھیری ہونا' بھی رائج و فصیح ہے.

کیا خوف جو برسات کی راتیں ہیں اندھیری
داغوں سے چراغاں ہیں چمن میں پرِ طاؤس — امیر

'ہونا' کو حذف کر کے بھی فصحا استعمال کرتے ہیں.

ع وہ رات اندھیری وہ ڈراتا جنگل — تعشق

رات آنا :۔ رات کی ابتدا ہونا، رات کا وقت آنا. اُردو صرف، فصیح، رائج.

قسمتوں سے جو ترے وصل کی رات آئی ہے
میں سمجھتا ہوں ستاروں کی برات آئی ہے — انور رائے بریلوی

رات آنکھوں میں کاٹنا :۔ (متعدی) رات بھر جاگ کے گزارنا، تمام رات بالکل نہ سونا. اُردو صرف، متروک.

محلِ صرف :۔ قاسم کی بیوی نے تمام رات آنکھوں میں کاٹ دی. لیکن قاسم نہ آنا تھا نہ آیا. (داستان الف لیلہ)

قولِ فیصل :۔ اصل محاورہ "آنکھوں میں رات کاٹنا" تھا جو اب متروک ہے. جیسے :۔ "نواب صاحب نے سرہانے بیٹھے بیٹھے تڑکا کر دیا، مغلانیوں اصیلوں نے آنکھوں میں رات کاٹی. (فسانۂ آزاد)

اب تکرار کے ساتھ "آنکھوں آنکھوں میں رات کٹنا" رائج و فصیح ہے.

آنکھوں آنکھوں میں کٹی رات الٰہی توبہ
سُننے لائق ہیں مصیبت کی ہماری باتیں — حبیب

رات آنکھوں میں کٹنا ۔ (لازم) رات بھر نیند نہ آنا ۔ اُردو ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ اصل محاورہ 'آنکھوں میں رات کٹنا' تھا جو اب متروک ہے ۔

گیا جس روز سے وہ راحتِ جان
نہ آیا خواب آنکھوں میں کٹی رات — شاد

اب انکار کے ساتھ 'آنکھوں آنکھوں میں رات کٹنا' رائج و فصیح ہے ۔

راتِب ۔ (بکسر سوم) ثابت ۔ ایک جگہ ٹھہرا ہوا ۔ عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محلِ صرف ۔ سُنا ہے کہ ٹھہرے کی مسجد کے امام راتب کا آج انتقال ہو گیا ۔

قولِ فیصل ۔ تنہا مستعمل نہیں ، ترکیب کے ساتھ کہتے ہیں ۔

راتب ۔ کتے بلی کی خوراک جو روزانہ مقررہ مقدار میں دی جائے ۔ اُردو ، فصیح ، رائج ۔

نہ ٹھور رہا ہے کا راتب کا نے ٹھکانا ہے
ہر ایک بھوک سے سوئے عدم روانا ہے — سودا

قولِ فیصل ۔ فارسی میں روزینہ ، روزانہ ، درو زیانہ عربی میں وظیفہ و شبار ۔ انگریزی میں "DAILY ALLOWNSE OF FOOD." کہتے ہیں ۔ عوام اس کا تلفظ راتَب (بفتح سوم) کرتے ہیں ۔

راتب ۔ معمول کے علاوہ گھوڑے کا دانہ ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

راتَب ۔ (بفتح سوم) معمول کے مطابق روزانہ کسی جگہ دودھ یا گوشت بھیجنا یا دینا ۔ اُردو ، دودھ والوں اور قصائیوں کی اصطلاح

محلِ صرف ۔ میر صاحب کے یہاں ایک سیر دودھ کا راتب لگا ہوا ہے ۔

قولِ فیصل ۔ لگانا ، لگا ہونا کے ساتھ صرف ہے ۔ فصحائے لکھنؤ راتَب (بفتح سوم) بولتے ہیں ۔

راتب باندھنا ۔ مقرر کر لینا ، وظیفہ قرار دے لینا ۔ اُردو صرف ، متروک ۔

محلِ صرف ۔ اور تم نے اپنا راتب باندھ لیا ہے کہ جھٹلاتے ہی پھرو گے ۔ (ترجمۃ القرآن)

راتب خور ۔ وظیفہ خوار ۔ اُردو ، صفت ، عوام کی زبان ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل ۔ بہارِ عجم میں 'راتبہ خوار' و 'راتب خوار' ہے ۔ مگر اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

رات بڑھنا ۔ دن کے بہ نسبت رات بڑی ہونا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

خط سے پنہاں عارض رشک قمر ہونے لگا
رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا — وزیر

قولِ فیصل ۔ اس کی تکمیلی صورت (رات بڑھ جانا) بھی رائج و فصیح ہے جیسے ۔ جب سے سردیاں شروع ہوئی ہیں رات کافی بڑھ گئی ہے ۔ ہر شام سے سو رہو تو دو بجے آنکھ کھل جاتی ہے پھر نیند نہیں آتی ۔

رات بستے بستے ۔ رات ختم ہوتے ہوتے ، سویرا ہونے تک ۔

شمع کے مانند سرگرم طلب رہنا ہے شرط
رات بستے بستے منزل زیر پا ہو جائے گی — اثر

قولِ فیصل ۔ اب قریب بہ متروک ہے ۔

رات بسنا ۔ رات کو کسی جگہ قیام کرنا ، شب باش ہونا ۔ اُردو صرف ، متروک ۔

رات بس کر نہیں آتی ہو زمانے میں صبح
میر امروز کی خاطر جو ہے فردا ہے کل — میر

رات بسے کا رستہ ۔ وہ رستہ جس کے طے کرنے میں ایک رات بیچ میں رہنا پڑے ، یعنی چار پہر کا راستہ ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ع رستہ ہے یاں سے رات بسے کا نجف کو جا — انیس

راتب لگانا ۔ (متعدی) کتے بلی کا راتب مقرر کرنا ، دودھ اور گوشت کا مقررہ وزن کے ساتھ روزانہ لینا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ تم روزانہ دودھ استعمال کرتے ہو تو راتب کیوں نہیں لگا لیتے ۔ دودھ والا آ کر دے جایا کرے گا ۔

رات بولنا ۔ رات کا سناٹا ہونا ، رات کا سائیں سائیں کرنا ۔ اُردو صرف ، متروک ۔

کچھ شبِ وصل میں بھی چین نہ پایا ہم نے
رات بولے ہے پری مرغ سحر کے بدلے — عارف

رات بھاری ہونا ۔ تکلیف اور مصیبت کی رات کا کاٹے نہ کٹنا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

یوں نزاکت سے گراں سرمہ ہے چشم یار کو
جس طرح ہو رات بھاری مردم بیمار کو — ناسخ

مرض عشق سے اُمید نہیں بچنے کی
کل سے بھاری ہی مجھے اے دل ناراج کی رات — امیر

رات بہت آنا ۔ رات زیادہ گزرنا ، آدھی رات سے زیادہ ہونا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کھول کر زلف کو کہتے ہیں ادا مجھ سے شبِ وصل
رات آئی ہے بہت آپ اب آرام کریں — امیر

رات بھر ۔ تمام شب ، ساری رات ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

اک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا
پو پھٹتے ہی جگ آنکھوں کا ٹوٹا — (گلزار نسیم)

محلِ صرف ۔ میرا پلنگ اٹھا لے جائیں رات بھر

میں تمھارے پاس رہوں اور صبح ہوتے پھر میرا پلنگ اسی جگہ بچھا دیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات بھر پیسا اور چپنی بھر اٹھایا۔ محنت بہت، حاصل کم۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

رات بھر کا جاگا۔ وہ جو رات بھر نہ سویا ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حاصل کلام اجلال بالائے بام آ کر رات بھر کا جاگا تھا پلنگ پر سو رہا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات بھر گایا بجایا سویرے بھیّا کے لَو نہیں۔ کسی کام کا قریب الاختتام ہونے پر بے نتیجہ ثابت ہونا۔ اُردو مثل، بازاری زبان۔

رات بھر ممیائی اور ایک بچہ بیائی۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں محنت بہت اور فائدہ کم ہو۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

رات بھر میں۔ ایک رات کے اندر، شام سے لے کے صبح تک۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ رات بھر میں وہ پلاؤ پکتا تھا صبح کو وہ خانہ ساز پلاؤ اپنا تصنیف کیا ہوا اور اپنے ہاتھ کا پکایا ہوا سب کو کھلاتی تھیں۔ (سیر کہسار)

رات بھرے کو۔ ایک رات کے لیے۔ اُردو صرف، متروک۔

ستانہ صبح کو اُڑ جائیں گے ہم اے صیاد
چمن میں رات بھرے کو لیا بسیرا ہے　　شاد

قولِ فیصل۔ اب اس جگہ "رات بھر کو" رائج اور فصیح ہے۔

رات بھیگنا۔ رات کا سرد ہونا، شب کا ابتدائی حصہ گزرنا جس کے بعد خنکی ہو جاتی ہے۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

عرق آیا جو زلفوں پر شب وصل
کہا اُس نے اب بھیگی ذرا رات　　شاد لکھنوی

بھیگی ہوئی رات آبرو سے
داخل ہو کعبے میں وضو سے　　محسن کاکوروی

قولِ فیصل۔ مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے۔

"رات بھیگنا رات کا کافی حصہ گزر جانا ہے۔ سردیا خشک ہو کر نہ ہو مگر نصفِ شب تک۔ اس کے بعد رات ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے۔"

مؤلف فرہنگ اثر نے نصف شب کی جو قید لگائی ہے اس سے مجھے اختلاف ہے۔ رات جو جو گزرتی ہے وہ وہ بھیگتی جاتی ہے اور یہ بھیگنا شب کا ابتدائی حصہ گزر جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اپنی تائید میں ایک مثال پیش کر رہا ہوں جس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جائے گا۔

"جب رات خوب بھیگی اور پچھلا پہر ہوا۔ گھڑیالی نے چار کا گجر بجایا۔" (سیر کہسار)

رات بھیگی بھیگی ہونا۔ رات خنک ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا تری زُلفِ سیہ کو دیکھ کر شرما گئی!
بھیگی بھیگی رات ہے اے مہ لقا برسات کی　　امیر

رات بیتنا۔ رات کا گزرنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

پر از بس کہ ہو گیا تھا موسم شام
یوں نہیں واں رات بیتی کام و ناکام　　سودا

رات پڑی ہے۔ بہت رات باقی ہے۔ اُردو فقرہ۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

جب کہیے شب وصل چلو سو رہیں اے جان
جھنجلا کے وہ کہتے ہیں ابھی رات پڑی ہے　　امیر

رات پکڑنا۔ رات پانا۔ عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) مریض گھڑی ساعت کا مہمان ہے رات پکڑنے کی کیا اُمید ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رات پہاڑ ہونا۔ رات بڑی ہونا کہ کاٹے نہ کٹے، رات بہت ہی طول و طویل معلوم ہونا، رات کاٹے نہ کٹنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ صنوبر آگے بڑھی شب تیرہ و تار میں اسی سمت کا رُخ کیا کوہستان و خارستان کا راستہ لیا رات پہاڑ ہو گئی۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل۔ "رات" کی جگہ "شب" بھی کہا ہے۔

ہو گئی مجھ کو شبِ فرقت پہاڑ
چھپ رہی کیونکر نہیں کہسار صبح　　ناسخ

رات پھٹ پڑے۔ رات (کسی پر) ٹوٹ پڑے۔ اُردو۔

چھپنے اختر جو غیر اُس کے کسی رات
الٰہی پھٹ پڑے تاروں بھری رات　　شاد

قولِ فیصل۔ "رات پھٹ پڑے" کوئی محاورہ نہیں۔ نہ معلوم شاد نے اس کا کیا مفہوم لیا ہے۔ محاورہ تو یہ آسمان پھٹ پڑے نہ کہ رات پھٹ پڑے۔ خیر اگر استعمال بھی ہوتا تھا تو اب نہیں بولتے۔

رات تمام ہونا۔ رات ختم ہونا، رات گزر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس عرصے میں رات تمام ہوئی۔ ساحرِ مشرق جھولی زر تار شعاع کی لیے چرخِ شعبدہ باز پر آیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات تھوڑی سوانگ بہت۔ رات تھوڑی کہانی بہت، وقت تھوڑا ہے اور کام بہت۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

بن جو کچھ بن سکے جوانی میں
رات تھوڑی سی ہے بہت ہے سوانگ — میر

رات تیر کرنا ۔ (یائے مجہول) تکلیف سے رات بسر کرنا ۔ اردو ، عورتوں کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

محلِ صرف ۔ آج رات یہیں نہ تیر کیجیے ۔ فجر کو اپنے چل دیجیے گا ۔ ہم تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہیں ۔
(فسانۂ آزاد)

رات تیر ہونا ۔ (یائے مجہول) تکلیف سے رات کٹنا ، شب بہ مشکل گزرنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

المختصر ان باتوں میں کچھ رات ہوئی تیر
اول سے سوا آخر شب نے کیا اندھیر — اوج

قولِ فیصل ۔ محتاط فصحائے لکھنؤ بالکل استعمال نہیں کرتے ۔

رات جانا ۔ رات گزرنا ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ میاں آزاد نے کہا حضرت اب رات جاتی ہے چلیے ۔ اب انتظار کس کا ہے ۔
(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل ۔ اب 'رات گزرنا' ہی فصیح ہے ۔

رات چلنا ۔ رات کا رخصت ہونے لگنا ، رات کا گزرنے لگنا ۔ اردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

جب شبِ وصل ان سے بات چلی
بات کی بات ہی میں رات چلی — داغ

رات دن ۔ آٹھوں پہر ، شب و روز ، ہر وقت ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

رات دن چہلیں رہا کرتی تھیں سرداروں میں
عیش و عشرت کا وہاں گرم تھا ہر سو بازار
(طلسم ہوش ربا)

رات دن ایک کر دینا ۔ کمال محنت کرنا ، کسی کام میں بڑی دوڑ دھوپ کرنا ، بے انتہا سعی و کوشش کرنا ۔ اردو محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ ہم نے 'تفریحی دنیا' کی تیاری میں رات دن ایک کر دیے ۔

قولِ فیصل ۔ 'رات دن ایک کر دیا' بطور واحد بھی بولتے ہیں ۔ لیکن 'رات دن ایک کر کے' زیادہ مستعمل ہے ۔

رات دن کا فرق ہونا ۔ بہت بڑا فرق نمایاں ہے ۔ اردو مثل ۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل ۔ یہ دہلی کی زبان ہے ۔ دن کو مقدم کر کے بھی کہا ہے

دن رات کا ہو فرق تمھارے مزاج میں
دن کو جدا مزاج تو شب کو جدا مزاج — داغ دہلوی

رات ڈھلنا ۔ رات گزرنا ، نصف شب گزر جانا ، آدھی رات کے بعد رات ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ کیا آدھی رات ڈھل گئی ؟ باتوں باتوں میں یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ رات کدھر گئی ۔
(فسانۂ آزاد)

رات رات بھر ۔ ساری ساری رات ، پوری پوری شب ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ باہر والیوں کے ساتھ رات رات بھر بیٹھے رہو تو نیند کا نام نہ ہو ۔ (سیر کہسار)

رات رہے ۔ جب کچھ رات باقی ہو ۔ ایسے وقت جب تھوڑی رات باقی ہو ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

عاشور کی شب ہو تیری سحر میدان عمل میں بات رہے
انصارِ شہِ دیں آپس میں کرتے تھے یہ باتیں رات رہے
(قرار لکھنوی)

قولِ فیصل ۔ 'کچھ' اور 'تھوڑی' کے اضافے کے ساتھ 'کچھ رات رہے' 'تھوڑی رات رہے' زیادہ بولتے ہیں

ہم نے جانا نہ شب وصل کا آنا جانا
آئے وہ رات گئے چل دیے کچھ رات رہے — جلیل

رات رہے سے ۔ ایسے وقت سے جب تھوڑی رات باقی ہو ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

محلِ صرف ۔ وہ رات رہے سے اٹھ کے چلے گئے کسی سے ملے بھی نہیں ۔

رات زیادہ آنا ۔ رات کا بڑا حصہ گزر جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ اب رات زیادہ آ گئی ہے سو رہو سویرے اسکول بھی جانا ہے ۔

رات سولی پر کاٹنا ۔ بڑی مصیبت میں رات بسر کرنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

شمع نے رو رو کے کاٹی رات سولی پر تمام
شب کو جو محفل سے تو اے زیبِ محفل اٹھ گیا — ظفر

قولِ فیصل ۔ اب 'رات کانٹوں پر بسر کرنا' زیادہ بولتے ہیں ، جو فصیح بھی ہے ۔

رات قیامت کی پڑنا ۔ قہر کی رات ہونا ، مصیبت کی رات ہونا ۔ اردو صرف ، متروک ۔

کیا قیامت کی پڑ گئی تھی رات
روزِ محشر سے لڑ گئی تھی رات — عروج

قولِ فیصل ۔ اصل محاورہ 'قیامت کی رات پڑنا' تھا جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے ۔

رات کا پیٹ بھاری ہے ۔ رات سب کی عیب پوش ہے ، رات سب کی رازدار ہے ۔ کہاوت (لکھنؤ) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

رات کاٹنا ۔ تکلیف سے رات بسر کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

دل سے حیلے ہزار ہا کر کے
رات کاٹی خدا خدا کر کے — (نالۂ رسوا)

قولِ فیصل :۔ یوں بھی کہا ہے۔

ضبط کب تک ہو محبت کے گرفتاروں سے
بس ہو تو کاٹیے اس رات کو تلواروں سے — تعشق

رات کانٹوں پہ بسر کرنا :۔ بے چینی سے رات گزارنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یاد مژگاں میں سحر کی ہم نے
رات کانٹوں پہ بسر کی ہم نے — لاأعلم

رات کٹنا :۔ رات گزرنا، رات بسر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دوشالوں میں سحر گزری کسی روز
کسی شب اپنی کملی میں کٹی رات — شاد

رات کڑی ہونا :۔ رات تکلیف دہ ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

لب پاں خوردہ پر مسی کی دھڑی
دل بیمار پر تھی رات کڑی — داغ دہلوی

رات کو :۔ رات کے وقت، اس وقت جب کہ رات ہو۔ اُردو، فصیح، رائج۔

ان کی آرائش بھی ہوتی ہے موافق وقت کے
دن کو منھ دھویا گیا گیسو سنوارے رات کو — رشید

راتُ کو جاگی آئے دن کو منھ پھیلائے :۔ کام میں عجلت کرنے والا۔

(محاورات ہندوستان و گنجینۂ اقوالِ امثال)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں

رات کو صبح کرنا، رات صبح کرنا :۔ رات گزارنا، رات تمام کرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

ع رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جوں توں شام کیا — میر

ع عاشق گریاں نے رات اپنی تڑپ کر صبح کی — آسی رجون پوری

رات کھایا یاد نہیں رہتا :۔ بڑا احسان فراموش ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رات کی رات :۔ صرف ایک رات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آج گویا کہ ہے برات کی رات
اور ہے انتظار رات کی رات — (نائلہ رسوا)

رات کی رات کا مہمان ہونا :۔ ایک رات کا مہمان ہونا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

رات کی رات کا مہماں ہے مریضِ ہجراں
صبح تم آئے تو کیا آئے سحر کچھ بھی نہیں — داغ

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ایک رات کا مہمان ہونا، بولتے ہیں۔ ایک شب کا مہمان ہونا بھی ہے۔

ع آ تا میرے اک شب کے میں مہمان محبوا! — لاأعلم

رات کی نیت حرام :۔ عورتوں کے خیال میں رات کو کوئی تجویز کرنا منحوس ہوتا ہے۔ جب رات کے وقت کوئی تجویز کرتے ہیں تو یہ فقرہ "رات کی نیت حرام" زبان پر لاتے ہیں۔ اُردو جملہ، عورتوں کی زبان۔

رات گزارنا :۔ رات تمام کرنا، صبح کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آخر کار انھیں باتوں میں تڑپ تڑپ کے رات گزار دی۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات گزرنا :۔ (لازم) رات کٹنا، شب تمام ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ برق نے قران سے کہا کسی طرح اسے ہلاک کر دو۔ یہ رات گزرنے نہ دو اگر صبح ہو گئی تو لشکر مہ رُخ ہلاک ہوگا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت (رات گزر جانا) بھی رائج و فصیح ہے۔

غصے کو جانے دیجیے آرام کیجیے!
فرقت میں رات تین پہر تو گزر گئی — شعور

رات گئے :۔ ایسے وقت جب رات زیادہ گزر چکی ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نے جانا نہ شبِ وصل کا آنا جانا
آئے وہ رات گئے چل دیے کچھ رات رہے — جلیل

قولِ فیصل :۔ زور دینے کے محل پر بڑی رات گئے، بھی بولتے ہیں۔

نیند آئی ہے بڑی رات گئے آئے ہو
سُرخ آنکھوں میں کھلا نشۂ صہبا کیا — داغ

رات گئی بات گئی :۔ موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہوتا۔ اُردو مثل، فصیح، رائج۔

پیری نے فصاحت زباں بھی کھو دی
لو صبح ہوئی رات گئی بات گئی — رشید لکھنوی

رات ماں کا پیٹ (ہے) :۔ رات کے عیب مخفی رہتے ہیں یا رات کو سب آرام پاتے ہیں۔ (نور اللغات و محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

رات والا :۔ (کنایۃً) اُلّو۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ اس نیم پر ابھی رات والا بول رہا تھا۔ میرے تو حواس باختہ ہو گئے۔

رات والا :۔ ۲ ہیضہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رات والا :۔ ۳ چاند۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں دا دپر والا، کہتی ہیں

راتْ و دنْ :۔ روز و شب، دن رات، فارسی ترکیب، اُردو صرف، جہلا کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ صاحبِ نفائس اللغات نے عطف کے ساتھ رات و دن لکھا ہے اور مثال میں ایک فارسی کا شعر بھی پیش کیا ہے مگر اصولاً غلط ہے اس لیے کہ واو عاطفہ دو اُردو لفظوں کے درمیان نہیں آتا۔ فصحائے لکھنؤ 'رات دن' یا 'دن رات' بولتے ہیں بس۔ جہلا اور عوام "رات و دن" بولتے ہیں۔

راتوں رات :۔ ع رات ہی رات میں، رات ہی میں۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ راتوں رات نواب صاحب اپنے گھر پہونچے (فسانۂ آزاد)

راتوں رات :۔ ع رات بھر، تمام شب، ساری رات۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف :۔ دو گھنٹے کے بعد میاں آزاد گھوڑے پر سوار ہوئے اور راتوں رات دریا کے کنارے کنارے چلے سحر کاذب کے وقت انھوں نے ذرا دم لیا۔

(فسانۂ آزاد)

راتوں روئی ایک ہی مرا

رات دن پیا اور چھینی بھر اُٹھایا۔ بڑی مشقت کے بعد تھوڑا کام یا فائدہ۔

(محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رات ہو جانا :۔ دن ختم ہو کر رات کا وقت آ جانا، سورج غروب ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ عمرو بطور مخفی چلا اس طرح میں رات ہو گئی کہ مسافر چرخ سرائے مغرب میں جا کر فروکش ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات ہی رات :۔ رات کے پردے میں، شب کے اندھیرے میں، دن نکلنے سے پہلے۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اس شیر سے مقابلہ کرنا تمھاری عقل کا قصور ہے۔ کوئی تدبیر کرو، یا رات ہی رات اپنے شہر کو چلے جاؤ۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ عورتیں 'راتی رات' کہتی ہیں۔

رات ہی راتا :۔ پردۂ شب میں۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف :۔ رات ہی راتا اس نے لشکر تیار کیا، طرف کوہ عقیق کے گیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ اب عورتیں 'راتی راتا' بولتی ہیں۔

راتی راتا :۔ پردۂ شب میں۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ چور کا دل ہی کتنا، آیا تو مگر پولیس کے ڈر سے راتی راتا چلا گیا۔

قولِ فیصل :۔ اسی محل پر 'راتا راتی' بھی بول دیتے ہیں

راٹھور :۔ (ھ۔ مضبوط) ایک قسم کے راجپوت۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں صرف ایک مشہور راجپوت کے نام کا جزو بن کے یہ لفظ آتا ہے 'امر سنگھ راٹھور' اس کے علاوہ نہیں سُنا گیا۔

راج :۔ ع بادشاہت، فرمانروائی۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بن بن، جنگل جنگل، کوہ و دامن میں گھومتا ہوا سوہنا رانی کے راج میں پہونچا۔

(فسانۂ آزاد)

راج :۔ ع ریاست، خوش حالی، فارغ البالی۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

مر جاؤں گی میں ساتھ جو وارث کا چھُٹ گیا
آگے قدم بڑھا تو مرا راج لُٹ گیا (انیس)

راج :۔ ع معمار، مکان بنانے والا، تعمیر کرنے والا۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قضا کے راج کی صنعت گری دیکھ (شاہ حاتم)
نبیؐ کی آل کی بارہ دری دیکھ (اُستاد سودا)

قولِ فیصل :۔ عربی میں 'راز' بمعنی سردارِ معماراں ہے اب عام طور سے کاریگر یا معمار کہتے ہیں۔ عوام کی زبانوں پر 'مستری' بھی ہے۔

راج :۔ ع دَور دورہ، اثر و اقتدار۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

اک جہاں ہے بندۂ زُلفِ بُتاں
پھر ہوا کالوں کا راج اچھا ہوا (راسخ)

راجا :۔ ع والیِ حکومت، بادشاہ، فرمانروا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ والیِ حکومت خواہ ہندو ہو یا مُسلم دونوں کے لیے مستعمل ہے اور اس کی جمع 'راجاؤں' اور 'راجگان' ہے۔

راجا :۔ ع سخی، فیاض۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا :۔ ع بھولا بھالا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا :۔ ع (کنایۃً) امیر، دولت مند۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ہر امیر، دولت مند کو راجا نہیں کہتے

راج استھان :۔ مذ (ہندی، مذکر) ۱۔ شاہی محل۔ ۲۔ دار السلطنت۔ ۳۔ دربارِ عام، دیوانِ عام

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ حضرات اہلِ ہنود کی زبان ہے، اُردو میں مستعمل نہیں۔

راجا اِندر :۔ پریوں کا بادشاہ، فرضی قصّوں تک محدود ہے۔ مجازاً اس شخص کو کہتے ہیں جس کی صحبت میں بہت سی حسین عورتیں رہتی ہوں۔

اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

مسلّمِ صرف :۔ جب دو گھڑی گزری دھوالے ہو شی کا اچھی طرح سے سب کے دماغوں میں سرایت کر گیا اور اس کے نشے میں کہنے لگے فی الحقیقت پریاں ناچ رہی ہیں دیکھو وہ راجہ اندر سامنے بیٹھے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راجا اندر کا اکھاڑا :۔ (کنایتہً) پریوں کے فرضی بادشاہ کا دربار، (مجازاً) خوبصورت عورتوں کا مجمع، عیش و عشرت کا مقام، رقص و سرود کی محفل۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

کوچے کوچے وہ جلسہ ہوتا ہے
راجہ اندر کا کیا اکھاڑا ہے — قلق

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف مختلف صورتوں سے ہے مثلاً راجا اندر کا اکھاڑا نظر آنا، راجا اندر کے اکھاڑے کی سیر دکھانا وغیرہ۔ جیسے :۔

"لالہ رخوں کا مجمع، ہر سمت گل لالہ کھلا، صحرا نہ تھا راجا اندر کا اکھاڑا نظر آتا تھا۔ (طلسم ہوش رُبا)

(ایضاً) عمرو نے کہا حضور میں ایک بتّی ایسی روشن کرتا ہوں کہ اس کی روشنی میں پریاں ناچتی ہوئی نظر آتی ہیں اور راجا اندر کے اکھاڑے کی سیر دکھاتی ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راجا بلاوے ٹھاڑا آوے :۔ حاکم کے سب لوگ مطیع فوراً حاضر ہوتے ہیں۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا جوگی کس کے میت :۔ بادشاہ اور بھکاری کسی کے دوست نہیں ہوتے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے نہیں بولتے۔

راجا چھوڑے نگری جو بھاوے سو لے :۔ جب آدمی اپنے مرتبے سے گر گیا پھر جو جی چاہے وہ کرے۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا دھراج :۔ راجاؤں کا راجا، بڑا راجا۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں بالعموم مستعمل نہیں۔

راجا راج پرجا سُکھی :۔ جہاں کا حاکم اچھا ہوگا۔ وہاں کی رعایا آرام سے رہے گی۔ (نور اللغات و رسالہ بازاری زبان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا رکھے رانی کھائے :۔ کماتا کوئی ہے اڑاتا کوئی ہے۔ (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

راجا روٹھے گا اپنی ریاست سے نکال دے گا اس کے سوا اور کیا کرلے گا :۔ اس موقع پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ کوئی ناراض ہو کر ہم کو کیا نقصان پہونچائے گا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا :۔ یعنے آقا بہت کرے گا موقوف کر دے گا۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ کسی کے روٹھ جانے کی پروا نہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بازاری زبان مؤلفہ خبیر لکھنوی میں ایک ٹکڑے کا اس کے بعد اضافہ ہے یعنی پوری مثل یوں تحریر ہے۔ "راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا۔ رانی روٹھیں گی اپنا سُہاگ لیں گی"۔ یعنی بادشاہ ناراض ہوگا شہر بدر کر دے گا۔ رانی روٹھیں گی تو اپنے خاوند کی ہو رہیں گی۔ لکھنؤ کی عورتیں یہ مثل بغیر "اپنا"، "اپنی" کے یوں بھی بولتی ہیں۔ "راجا روٹھیں گے راج لیں گے، رانی روٹھیں گی سُہاگ لیں گی"۔

جیسے :۔ "بنّو نے جب دیکھا کہ نجبن نے پھر لاڈو کا جنبہ کیا تو اٹھ کے چلی گئی لاڈو نے اشارے سے کہا کہ روٹھ کے بھاگ گئیں۔ نجبن بولی۔ بھاگ جانے دو۔ روٹھ کے میرا کیا کرلیں گی۔ راجا روٹھیں گے راج لیں گے، رانی روٹھیں گی سہاگ لیں گی"۔ (سیر کہسار)

جس صورت سے صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اس صورت سے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کا پرچانا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے :۔ بادشاہوں کی صحبت میں بڑا خطرہ ہے۔ (نور اللغات و محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا کا دان پرجا کا اشنان :۔ دولت مند کی سخاوت رعایا یا محکوم کی ریاضت برابر ہے۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کا دوجا بجری کا تیجا خراب ہے :۔ راجا کی دوسری اولاد (بیٹا) اور بجری کا تیسرا پیدا ہونا خراب ہے۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کرے سو نیاؤ پانسہ پڑے سو داؤ :۔ حاکم کا فیصلہ انصاف۔ بازی جیتے داؤ پائے۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا کس کے یار جوگی کس کے میت:۔ ان کی دوستی قابلِ اعتبار نہیں۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

راجا کیا جانے بھوکے کی سار:۔ بھوک کی قدر عافیت یا حال دولت مند کیا جان سکتا ہے۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راجا کی بیٹی کرم کی ہیٹی:۔ دولت مند کی اولاد مگر بدنصیب۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

راجا کی سبھا نرگ کو جائے:۔ خوشامدیوں کو حق و باطل سے کیا سروکار۔ ان کو ہاں میں ہاں ملانے سے کام۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کے گھر آئی رانی کہلائی:۔ جب کسی غریب آدمی کی بیٹی کسی امیر کے گھر بیاہی جائے تو اس کی نسبت بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ محاوراتِ ہندوستان میں لفظ "ترت" کا اضافہ ہے یعنی یوں "راجا کے گھر آئی ترت رانی کہلائی"۔ مطلب یہ ہوا کہ "امیر کی ذرا سی توجہ ترقی کا باعث ہوتی ہے"۔ لکھنؤ کے عوام کمی کے ساتھ مثل بولتے ہیں۔

راجا کے گھر موتیوں کا کال:۔ جس لیاقت کا آدمی ہو اس کے پاس ویسا سامان نہ ہو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محروم وصل گو ہر دنداں سے ہے منیر
راجا کے گھر میں موتیوں کا کال ہو گیا — منیر

قولِ فیصل:۔ منیر نے ضرورتِ شعری کے تحت "میں" کا اضافہ کر کے "راجہ کے گھر میں" الخ کہا ہے ورنہ حقیقتاً "راجا کے گھر موتیوں کا کال" ہی بولتے ہیں۔

راجا گھائل کا سوانگ بھرا:۔ خونا خون ہو گیا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا نل پر بپتا پڑی بھونی مچھلی جل میں گری:۔ بنے ہوئے کام کا بدقسمتی سے بگڑ جانا۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

راجا مہرا:۔ کہاروں کا چودھری۔ اُردو، کہاروں کی زبان، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف:۔ ایک مقام پر دیکھتے کیا ہیں کہ پچاس ساٹھ کہار اڈے پر جمع ہیں۔ ایک کہار نرسنگھا بجاتا ہے چار پانچ جوڑی چھوٹی جھانجھ بجانے میں مصروف ہیں۔ دس پندرہ گردن ہلا ہلا کر بھجن اور گیت گاتے ہیں... چند کہار ڈولیوں کے اندر بدمست پڑے ہیں۔ کچھ ادھر کچھ ادھر نشے میں چور کھڑے ہیں..... ہنڈے میں دارو کھری ہے کوڑا چل رہا ہے.... راجا مہرا اڈے کے چودھری بالتشبیہ فغفور چین بنے بیٹھے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

راجا ہو کر چوری کرے نیاؤ کون کرے:۔ حاکم ظالم ہو تو عدل کون کرے۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ حضرات اہلِ ہنود کی زبان ہے۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

راجا ہوئے تو کیا ہوئے وہی جات کے جاٹ:۔ مال و دولت ذات اور اصل کو نہیں بدلتی۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجائی:۔ (بڑا) ہندی۔ مؤنث۔ ۱۔ بادشاہی، حکومت، حاکمی۔ ۲۔ امیری، دولت مندی۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج بنس:۔ شاہی خاندان۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

راج بنسی:۔ ۱۔ شاہی خاندان کا آدمی۔ ۲۔ دو رنگا سانپ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج بنسی:۔ ایک راجپوت قوم کا نام۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

راج بہا۔ رج بہا:۔ چھوٹی نہر جو بڑی نہر سے نکالی جائے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راج بھنڈار:۔ (ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان) ۱۔ شاہی خزانہ، بیت المال۔ ۲۔ سرکاری مال خانہ، سرکاری گودام گھر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راج بھنگ ہونا:۔ سلطنت پر زوال آنا۔ راج گدی جاتی رہنا۔ (نور اللغات و لغتِ دہلی)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج بھینٹ:۔ وہ نذرانہ جو بادشاہ کے حضور میں پیش کیا جائے۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راج پاٹ:۔ (بڑا) حکومت، سلطنت۔ اُردو۔

مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بادشاہ نے کہا جو میرے سوالوں کا جواب دے دے گا اس کو اپنا آدھا راج پاٹ دے دوں گا اور لڑکی کی شادی اس سے کردوں گا۔

راج پاٹ:۔ عورت کا سہاگ۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راج پتنی:۔ ملکہ، رانی۔ ہندی، مؤنث۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج پتی:۔ ہندو شاہزادوں کا لقب، ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راجپوت:۔ شاہزادہ۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس جگہ 'راجکمار' کہتے ہیں۔

راجپوت:۔ چھتری، ہندوؤں کی ایک مشہور قوم جو بڑی جنگجو ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ مسافر بھی چھتری آدمی ... ایک دفعہ ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ بڑھ کر جو ایک چانٹا دیتا ہے تو ایک گنوار ... دھم سے زمین پر۔ دوسرے نے جو یہ کیفیت دیکھی تو لٹھ تانا۔ لٹھ کا تاننا تھا کہ (وہ) راجپوت، بغلی ڈوب کر جا پہونچا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کی تانیث 'راجپوتنی' ہے۔

راج پھوڑا:۔ وہ بڑا پھوڑا جو اکثر پیٹھ پر ہوتا ہے۔ اور اس سے آدمی جانبر نہیں ہوتا، سرطان۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج تلک:۔ گدی نشینی کی رسم۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ خاص ہندی لغت ہے۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

راج تلک دینا یا راج گدی دینا:۔ (متعدی) گدی نشین کرنا، تخت پر بٹھانا۔ (لغت دہلی)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجح:۔ فائق، غالب۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

راج دربار:۔ دربارِ شاہی۔ اردو، مذکر۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج درشن:۔ راجا کی زیارت، دربارِ شاہی کی زیارت۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دلارا:۔ راج کمار، شہزادہ۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دلارا:۔ نازپروردہ، نہایت پیارا، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

گردونِ منقبت کا ستارا حسینؑ ہے
بنتِ نبیؐ کا راج دلارا حسینؑ ہے — محشر لکھنوی

قولِ فیصل:۔ اس کی تانیث 'راج دلاری' ہے جو بہت کم مستعمل ہے۔

راج دوار:۔ شاہی محل کا دروازہ، راجہ کی ڈیوڑھی۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راج دھانی:۔ دارُالسّلطنت، سلطنت کا صدر مقام۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دہلی ہندوستان کی راج دھانی ہے۔

راج دُہائی:۔ دادخواہی، انصاف چاہنا، بادشاہ یا سرکار سے زیاد کرنا۔ ہندی، مؤنث، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم:۔ (۱) سرکاری فرض۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم:۔ (۲) شاہی کام۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم:۔ (۳) جنگی قوم کے فرائض۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم:۔ (۴) شاہی مذہب، سرکاری مذہب۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج ڈنڈ:۔ کر، ٹیکس، محصول، سرکاری جرم کی سزا، سرکاری جرمانہ۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راج رانی:۔ ہر دیوتا کی استری کا لقب۔ ہندی، مؤنث، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج رچانا:۔ (متعدی) سکھ دینا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تیری بیٹی بھیک منگائے، تیرا بیٹا راج رچائے۔

راج رچنا:۔ (لازم) حکومت کرنا، عیش سے امیرانہ زندگی بسر کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سونی مدت کی آج سیج سجیں
اپنے من مانے دل کا راج رچیں — عروج

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر لکھنؤ کی عورتیں 'راج راجنا' بھی بولتی ہیں۔ جیسے:۔ "تم بغیر کسی تحقیق کے لڑکی کی شادی وہاں کر تو دو دیکھنا انشاءاللہ راج راجے گی۔"

راج روگ:۔ مہلک بیماری، کوڑھ۔ ہندی، مذکر۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لغت دہلی میں کوڑھ کے بجائے

دتّپ دتّ، لکھا ہے۔ اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

راج روگ: (کنایۃً) طول طویل مقدمہ۔ (نور اللغات و لُغت دہلی)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجِس: ایک نہایت مضبوط قسم کا لوہا جس کے چاقو بنائے جاتے ہیں۔ اُردو، مذکّر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ... اور تیغیں بھی راجس کے ہاتھ کی۔ اصل ولایتی اور باڑھ بھی وہ جو میاں گھسیٹے نے رکھی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

راج سبھا: دربارِ شاہی۔ ہندی، مؤنث، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج سبھا: اسمبلی۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

قولِ فیصل: زیادہ تر 'اسمبلی' بولتے ہیں۔

راجستھان: جمہوریۂ ہندوستان کے ایک صوبہ کا نام جس کا صدر مقام جے پور ہے۔

راج سہاگ قائم رہے: دُعا ہے جوان اور شوہر دار عورت کو دُعا دیتی ہیں۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

تم سے بیاہا تو اُس کے جاگے بھاگ
رہے قائم ہمیشہ راج سہاگ (منیر)

قولِ فیصل: رکھنا کے ساتھ (راج سہاگ قائم رکھنا) بھی رائج ہے۔

وارث کو نہ میسر کوئی ہو غم
رکھ راج سہاگ میرا قائم (طلسم ہوش رُبا)

راجع: پھرنے والا، رجوع کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں کس سے مضاف یہ عجائب
راجع ہے کدھر ضمیرِ غائب (محسن کاکوروی)

راج کاج: سلطنت کا کاروبار۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج کا راج میں ناج کا ناج میں بیاج کا بیاج میں سماج کا سماج میں: اپنے اپنے محل پر ہر ایک بات۔ (رسالہ بازاری زبان)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج کرنا: (متعدی) بادشاہی کرنا، حکومت کرنا، سلطنت کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تمھارے ہاتھ کی لکیریں بتا رہی ہیں کہ تم کسی وقت میں راج کروگے۔

راج کرنا: (کنایۃً) خوش ہونا، عیش سے زندگی بسر کرنا، چین کرنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: بنانے والی کو میں کچھ کہتی ہوں بھلا ہمارے بنانے سے مجھے کیا مل جائے گا۔ راج کروگی تم اور چین کروگی تم یا تمھاری بہنیں۔ مجھے تم کیا نئے دوگی۔ (سیر کہسار)

راج کرے: برباد ہو، تباہ ہو، بھاڑ میں جائے۔ اُردو صرف، عورات دہلی کی زبان۔

کردیا تو نے خفا مجھ سے مرے انشا کو
یہ تری راج کرے شوخ مزاجی باجی (انشا)

راج کرے یہ اُلفت: آگ لگے اس چاہت کو۔ (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج کل: شاہی خاندان۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج کمار: ولی عہد۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل: 'راجہ کا بیٹا' اور 'شاہزادہ' یہ دو معنی اور بڑھانا چاہیئے۔ اس لیے کہ ولی عہد راجہ کے بڑے بیٹے کو کہتے ہیں۔ تینوں معنی 'اُردو ہندی لُغت' میں درج ہیں۔ اس کی تانیث 'راج کماری' ہے۔

راج کوی (یا) راج کبی: ملک الشعرا۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج گدّی: شاہی تخت۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: بڑا ظالم آدمی تھا چاہتا تھا کہ باپ کسی صورت سے مریں تو راج گدّی لے۔ مگر راجہ کے مرتے ہی ایسا انقلاب آیا کہ عوام نے راجہ کے چھوٹے بیٹے کو راجہ مان لیا۔

راج گرو: راجہ کا استاد۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج گھاٹ: دریا کا وہ کنارہ یا گھاٹ جہاں راجہ یا بادشاہ نہاتا ہو۔ اُردو، مذکر۔

راج گھاٹ: مہاتما گاندھی کی سمادھی (یادگار) کا نام۔

راج گیر: معمار، کاریگر۔ اُردو، قریب بہ متروک۔

قولِ فیصل: معماری کے پیشے کو 'راج گیری' کہتے تھے۔ 'راج گیر' کی جگہ اب کاریگر، معمار کہتے ہیں اور عوام 'مستری' کہتے ہیں۔

راج لُٹ جانا: (کنایۃً) شوہر کا مر جانا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

مر جاؤں گی میں ساتھ جو وارث کا چھوٹ گیا
آگے قدم بڑھا کہ مرا راج لُٹ گیا (انیس)

راج مارگ: شاہراہ، بڑی اور چوڑی سڑک۔

ستارۂ عام۔ ہندی، مذکر، حضرات اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج مزدور: معمار اور قلی۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

راج نیتی: (بیائے معروف) سیاست، ملکی سیاست، شاہی سیاست۔ ہندی، مؤنث۔ حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

قولِ فیصل: اس صورت سے ملا کے نہیں بولتے۔

راجواڑا: راجاؤں کا ملک، راجہ کی عملداری۔ اردو، مذکر۔

ہے جوشِ شباب کا ہنگام
راجواڑوں سے آرہے ہیں پیام عروج

قولِ فیصل: اب عام طور سے "رجواڑا" کہتے ہیں۔

راجہ: والیِ حکومت، ریاست کا مالک۔ اردو، مذکر۔

محلِ صرف: راجہ بھوج کے عہد میں دریا دھری بھی مدارس نسواں کی معلمہ تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: اس کا املا الف سے ہونا چاہیے مگر رسم خط یہی ہو گیا ہے۔

راج ہٹ، بالک ہٹ، تریا ہٹ، جوگی ہٹ: یہ سب لوگ بجز من کے اور کسی کی نہیں سنتے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں راج ہٹ، بالک ہٹ، تریا ہٹ، یہی تینوں فقرے زبانوں پر ہیں۔ جوگی ہٹ نہیں بولتے۔

راج ہنس: قاز۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اردو میں نہیں بولتے۔

راجی: امیدوار۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اردو میں مستعمل نہیں۔

راچھ: جلاہوں کی دندانے دار کنگھی جس سے ایک ایک تار کپڑے کا نکال لیتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

راچھ: بڑھئی اور راج وغیرہ کے اوزار۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راچھ: لکڑی یا شہتیر کے اندر کا پکا حصہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راچھس بیاہ: بے قاعدہ شادی، وحشیانہ شادی۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راچھس بیلا: جھٹ پٹے کا وقت۔ ہندو عقیدے کے مطابق راکشش اسی وقت اپنے گھروں سے باہر نکلتے ہیں۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راح: شراب۔ عربی، مؤنث۔

محلِ صرف: ان کے سرہانے ایک گلبل ہزار داستان، نشۂ راحِ ریحانِ نسیم میں سرخوش و مخمور چہک چہک کر کہہ رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: یہ لفظ تعلیم یافتہ طبقہ بھی کم بولتا ہے۔

راحت: آسائش، آرام۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

لحد کوئی اپنی بناتا نہیں
جگر جو کر عقبیٰ میں راحت کی ہے (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل: اس کا مادہ "روح" ہے جس کی جمع "راحات" ہے۔

راحت اٹھانا: چین کرنا، آرام اٹھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کنج تربت میں اٹھائی ہے یہ راحت اے شاد
جی اٹھیں بھی صفت مرد تو پھر مر دیکھیں شاد

راحت افزا: آرام بڑھانے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: بڑی تعریف سنی ہے۔ جمنا سبزہ بہت رہتا ہے اور عجب راحت افزا مقام ہے۔ (سیر کہسار)

راحت پانا: چین پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم نے دلّی سے سوا پائی دکن میں راحت
کون کہتا ہے کہ پردیس برا ہوتا ہے داغ

راحت پرست: خوشی اور آرام چاہنے والا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات و بہارِ عجم)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ اس جگہ "راحت پسند" بولتے ہیں۔

مداحیِ اہلِ بیت کی محنت کا کام ہے
راحت پسند وہ یہ بڑی زحمت کا کام ہے مؤدب

راحت پذیر: آرام کرنے والا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: لشکر نے کمر کھولی، سرداروں نے بھی زرہ اتاری۔ راحت پذیر ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

راحتِ جاں: دل خوش کرنے والا۔ بیشتر بیوی، اولاد اور معشوق کے لیے مستعمل۔ فارسی، صفت، مذکر۔

اپنے نزدیک تو ایسا نہیں وہ راحتِ جاں
نہیں آتا ہے کسی طرح یقیں لیکن ہاں امیر واسوخت

قولِ فیصل: لکھنؤ میں راحتِ جان زیادہ تر فرزند یا بمنزلۂ فرزند جو ہو اس کو کہتے ہیں اور زیادہ تر مخطوط میں۔

لکھتے ہیں جیسے ،نورِ چشم راحت جان طول عمرہٗ اور کبھی کبھی راحت جان و دل بھی بول دیتے ہیں۔

"اے راحت جان و دل ہمارے
تنہا ہمیں چھوڑ کر سدھارے (طلسم ہوش رُبا)

راحت جان (بغیر اضافت) زگجتروں کو چھیل کر شکر ملاتے ہیں اور اس کو راحت جان کہتے ہیں۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں کہتے۔

راحت طلب :۔ آرام طلب ۔ فارسی ،صفت ، فصیح ، رائج۔

قاتل خنجر بے تیغ کے سایے سے اس لیے
ایسا نہ ہو کہے کوئی راحت طلب مجھے (اسیر)

قولِ فیصل :۔ آرام طلبی کے معنی میں 'راحت طلبی' بھی رائج و فصیح و مؤنث ہے۔

راحت طلب ہونا :۔ آرام کا طالب ہونا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

اچھی طرح دبا نا مجھ کو فشارِ تربت
راحت طلب بہت تھا ہر استخوان بدن کا (جلال)

راحت رساں :۔ راحت پہونچانے والا۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ع راحت رساں طلیع ، نمودار نامدار (انیس)

راحت کدہ ، راحت گاہ :۔ (اول مذکر دوم مؤنث) تعظیم یا محبت سے دوسرے کے گھر کو کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بہار عجم میں راحت گاہ ہے 'راحت کدہ' نہیں ہے۔

درد بکشود شاد بلا بر اثر و غم در پیش
تاب راحت گر تسلیم پریشاں رفتم (عرفی)

اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

راحت ہونا :۔ آرام ہونا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

لاکھ راحت ہو تو دم زیست سے گھبراتا ہے
نزع میں زانوئے محبوب پہ چین آتا ہے (تعشق)

راحتی :۔ وضو کا طشت ۔ فارسی ، مؤنث ۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

راحل :۔ کوچ کرنے والا ۔ عربی ، صفت ۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو کے لیے غیر مانوس ہے۔

راحلہ :۔ (عربی ، راحلۃ آخر کی ت مُبالغے کے لیے) سواری کا جانور نر ہو یا مادہ ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

وافر تھے راحلے متعدد ہر ایک تھے
دس دن کی راہ ہوتی تھی ایک ایک دن میں طے (مونس)

قولِ فیصل :۔ اس کا مادہ 'رحل' اور جمع 'رواحل' ہے جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

راحم :۔ رحم کرنے والا ۔ عربی ، صفت ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ع تو راحم و غفار ہے تو مالک و مختار (ادب لکھنوی)

راد :۔ پیپ ۔ ہندی ، مؤنث ۔

راد بہتی ہے زخم سے اس کے
سخت زحمت میں ہو گئی دن سے (قرآن السعدین)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں بالکل مستعمل نہیں

رادھا :۔ کرشن جی کی ایک گوپی کا نام جو اُن کی محبوبہ تھیں ۔ ہندی ، مؤنث ، اہلِ ہنود کی زبان

آزادی کی رادھا پیاری
بیٹھی ہیں پہنے جوڑا بھاری (اکبر الٰہ آبادی)

رادھا نگری :۔ رادھا نگر کا بنا یا ہوا ایک قسم کا ریشمی کپڑا ۔ اُردو ۔

رادھا کو اپنی یاد کرے کیا وہ مال ہے
کون اس سے رادھا نگری کا کرتا سوال ہے (جان صاحب)

قولِ فیصل :۔ اب اس کپڑے کا رواج نہیں رہا لہٰذا کوئی بولتا بھی نہیں۔

رادھا کو یاد کرو :۔ جاؤ ، ہوا کھاؤ ۔ اُردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

گر مُچلکا نہ اس کا دیجے آپ
اپنی رادھا کو یاد کیجے آپ (شوق)
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لفظ 'اپنی' اس مثل کا خاص جز ہے یعنی 'اپنی رادھا کو یاد کرو' شعر میں بھی اسی طرح استعمال ہوا ہے۔

راڈ :۔ ڈنڈے کی طرح کا گول شیشے کا بنا ہوا آلہ جو بجلی کی تیز روشنی دیتا ہے ۔ انگریزی ، مذکر ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ کمرہ بڑا ہے بجائے بلب کے راڈ لگاؤ تو روشنی کافی ہو جائے گی۔

راڑ :۔ ۱ جھگڑا ، ۱ فساد ، ۲ بچوں کا کسی چیز کے لیے ضد کرنا ، مچلنا ۔ ہندی ، مؤنث ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس کا رسم الخط ہائے مخلوطی کے ساتھ (راڑھ) بھی ہے اور بولنے میں بھی اکثر ہائے مخلوطی کی آواز نکلتی ہے۔

راڑ بڑھانا :۔ قصہ بڑھانا ۔ ہندی ، دہلی کے ہندوؤں کی زبان ۔ (نور اللغات)

راڑ کرنا :۔ جھگڑا کرنا ، ضد کرنا ۔ اُردو صرف ، دہلی کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

راڑ مچانا :۔ جھگڑا کرنا ، ضد کرنا ۔ ہندی ، ٹھیٹ کا بول ہے۔

"تورے کنو نے راڑ مچائی" (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ یہ صرف ہندی ٹھمریوں اور گیتوں تک محدود ہے۔ اردو میں عام طور سے رائج نہیں۔

راڑھ کی لینا۔ بے جا بات منوانے کے لیے ضد کرنا، غلط بات پر اڑ جانا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تمھیں تو روپے گواہی کے مل رہے ہیں تم راڑھ کی لے رہے ہو۔ راضی نہیں ہو رہے ہو یہ کون سی حماقت ہے۔

راڑھ لانا۔ بے جا ضد کرنا، نیل مچانا، جھگڑا کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ وہ خبیثہ ہنستی ہوئی اس کے پاس آئی اور گویا ہوئی، "اے واہ! تم تو خوب راڑھ لائے، مچل کر پاؤں پھیلائے۔" (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر زیادہ تر "راڑھ کی لینا" بولتے ہیں۔

راڑھ لگانا۔ کسی کام میں الجھاوا پیدا کرنا، رکاوٹ ڈالنا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راڑیا:۔ بد ضدی بچہ، بد ضدی فقیر۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ہے مخلوطی کے ساتھ (راڑھیا) بولتے ہیں، عوام کی زبان ہے، معنی اول میں بالکل نہیں بولتے۔ معنی نمبر ۲ میں کمی کے ساتھ بولتے ہیں مگر بچے کی خصوصیت نہیں بڑے کو بھی کہہ دیتے ہیں جیسے، "تم نگوڑی گھڑی روپے کا تقاضا کرتے ہو وہ دیتا نہیں، اب نہ مانگنا۔ وہ بڑا راڑھیا ہے۔"

راز:۔ پوشیدہ بات، بھید۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نالے اب کرتا ہوں جب دل کا پتا ملتا نہیں،
چپ رہوں کیوں، خود نقاب اپنی الٹ دی راز نے
ثاقب لکھنوی

رازِ افشا کرنا۔ راز کھولنا، پوشیدہ بات کو ظاہر کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کیا مجال میں اور کسی کے راز کو افشا کروں۔ مگر آپ کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ کسی جوانِ طناز پر دل آیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

راز پر اطلاع پانا۔ راز سے باخبر ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ افراسیاب نے کہا، سچ ہے رازِ خداوند پر کون اطلاع پاتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ کسی کے ساتھ "راز سے مطلع ہونا" بولتا ہے۔

رازِ پنہاں:۔ پوشیدہ بات۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

آپ نے اس ناز سے مارا خدنگ
دل میں آ کے رازِ پنہاں ہو گیا
مؤلف

راز تہ کرنا۔ دل کی بات دل میں رکھنا، راز چھپانا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

گل اگر سن گن ہو بیٹھے بھید کچھ کہہ کر گئے
بلبلو! کتنے ہی غنچے رازِ دل تہ کر گئے
درد

راز جاننا۔ پوشیدہ بات سے خبردار ہونا، بھید سے آگاہ ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تو رازِ طلسم جانتی ہے اور عمرِ طلسم آخر ہو چکی ہے۔ عمرو کسی کے ہاتھ مارا نہ جائے گا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رازِ جلی ہونا:۔ راز ظاہر ہونا۔ اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھو اعجازِ حسینؑ ابنِ علیؑ
تا کہ ہو رازِ خفی تجھ پر جلی
مرزا رُسوا

راز چھپانا۔ راز پوشیدہ کرنا، بھید نہ کہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

میں تو رازِ دل چھپاؤں پر چھپا رہنے بھی دے
جان کی دشمن ہے ظالم آنکھ للچائی ہوئی
امیر

رازِ خفی:۔ پوشیدہ راز۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

شبیر چراغِ حرمِ لم یزلی ہے
اللہ کا ہر رازِ خفی اس پہ جلی ہے
لا اسلم

رازِ خود با یار خود چنداں کہ بتوانی مگو:۔ جہاں تک ہو اپنا راز اپنے دوست سے بھی نہ کہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رازدار۔ رازداں۔ کسی کے راز کو پوشیدہ رکھنے والا، کسی کے راز کو جاننے والا، محرمِ راز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دونوں آزاد اور فرانسیسی مل جل کر رہتے تھے کہ فرانسیسی نے کہا حضرت اب ہم اور آپ رازداں ہو جائیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ رازدار وہ ہے کہ جو راز کو جانتا ہو اور چھپائے رکھے لیکن رازداں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ راز کو چھپائے رکھے۔

رازداری:۔ بھید چھپانا، راز کو راز رکھنے کی صورت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ بات ہر ایک سے بتانے کی نہیں ہے رازداری سے کام لینا۔

رازِ دل:۔ دل کا بھید۔ فارسی ترکیب،

مذکر، فصیح، رائج۔

غیروں کو تو راستہ بتایا
یاروں سے بھی رازِ دل چھپایا (فسانۂ آزاد)

رازِ دل جز بیار نتواں گفت:۔ دل کا بھید دوست کے سوا کسی سے نہیں کہا جا سکتا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

(فرہنگِ امثال)

راز رکھنا:۔ بات کو چھپانا، راز کو پوشیدہ رکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بات تو ہم تم سے کہے دیتے ہیں مگر اسے راز رکھنا۔

راز روشن کرنا:۔ راز فاش کرنا، راز کھولنا۔ اُردو صرف، متروک۔

ذکر کرتے ہیں رُدئے روشن کا
راز کردیں نہ میرے لب روشن جلیل

رازِ سربستہ:۔ ایسا راز جو ظاہر نہ ہو سکا ہو، مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی دل اُن کے ٹٹولے تو سہی
رازِ سربستہ کو کھولے تو سہی مرزا رسوا

رازِ سربستہ ہونا:۔ راز پوشیدہ ہونا۔ اُردو صرف۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہوا داغِ محبت سے ہوا دل سربمہر
یہ نہیں ممکن کہ میرا رازِ دل سربستہ ہو ذوق

راز سے آگاہ ہونا:۔ چھپی ہوئی بات سے باخبر ہونا، بھید سے واقف ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہاں جو کوئی رازِ طلسم سے آگاہ ہے وہ شاید اس کو ہمو بچا دے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راز سے ماہر ہونا:۔ کسی کی پوشیدہ بات سے واقف ہونا، کسی کا رازدار ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

اس قرینے سے یہ ہوا ظاہر
راز سے ان کے ہے یہی ماہر دولت رائے شوقی

راز سے محرم ہونا:۔ کسی کی پوشیدہ بات سے آگاہ ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اے حاجت یار و ہمدم نہیں
کوئی راز سے اس کے محرم نہیں تسلیم (صبح خنداں)

راز فاش کرنا:۔ (متعدی) پوشیدہ بات ظاہر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی کہ تم میرا راز فاش کر دوگے۔

راز فاش ہونا:۔ (لازم) راز کھلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستی میں کوئی راز جو آگہی سے فاش ہو
معذور ہے ابھی کہ نیا بادہ خوار ہے جون پوری آسی

رازِق:۔ رزق دینے والا، پروردگار، روزی رساں، خدا کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اللہ بڑا رازق ہے۔ پتھر کے کیڑے کو بھی رزق دیتا ہے۔

رازقہ:۔ رزق، روزی۔ اُردو، مذکر۔

(فقرہ) ٹیکس کا قانون بنا کر رازقہ بند کیا گیا۔

(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ عورتیں بولتی تھیں۔ اب متروک ہے۔

راز کھلنا:۔ (لازم) راز ظاہر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دبا کے نالوں کو دل میں رکھا کر لیتی آمیش تنگ ہو کر
مگر نہ جانا کہ رازِ اُلفت کھلے گا چہرے کا رنگ ہو کر

اختر بہاری

راز کہنا:۔ راز ظاہر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اپنا راز ہر ایک سے کہنا عقلمندی کی دلیل نہیں۔

راز کھولنا:۔ (متعدی) راز ظاہر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی انگلوں پہ بے جوانی حیا کرے گی نہ پاس باقی
شبِ وصال ان کے راز ہمدم حجاب کھولے گا تنگ ہو کر

اختر بہاری

راز معلوم ہونا:۔ راز سے آگاہی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلوم ہو چکا ہے دُنیا کا راز پھر بھی
ہم ہیں کہ مست غفلت دل ہو کر بے خبر ہیں اختر لکھنوی

راز و نیاز:۔ خلوت میں عاشق و معشوق کے رمز و کنایات، اخلاص و محبت کی باتیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہنگامۂ راز و نیاز گرم ہے ادھر شوق اُدھر شرم ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ ذکر الٰہی سے بھی کنایہ ہے۔

اُٹھ اکر وقتِ نماز جاتا ہے
وقتِ راز و نیاز جاتا ہے لا اعلم

متعدی معنی میں اس کا صرف 'ہونا' کے ساتھ (راز و نیاز ہونا) ہے۔

آج روزِ وصال ہے فانی
موت سے ہو رہے ہیں راز و نیاز فانی بدایونی

بصیغۂ لازم 'کرنا' کے ساتھ (راز و نیاز کرنا) بھی استعمال کرتے تھے جو اب متروک ہے۔

کہہ اٹھا کیا یوں وہ راز و نیاز
کہ پڑھتا کہ ہو کوئی جیوں نماز (نور نامہ)

راز و نیاز کی باتیں:۔ پیار، اخلاص کی

باتیں، عاشق و معشوق کے رمز و کنایہ۔ اردو۔

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ باعتبارِ لکھنؤ قلیل الاستعمال ہے۔

راس : سر، سردار۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

؎ راسِ طاعت تھی عبادت حیدرِ کرار کی — رشک

قولِ فیصل :۔ اب ان معنی میں 'راس و رئیس' نسبتاً زیادہ مستعمل ہے۔

راس : اصل۔ عربی، مذکر، متروک۔

راس مطلب ہے کہ سر کبر سے رکھنا خالی
ہوں سرتاب وہ سودائے جہاں بھر دینا — رشک

قولِ فیصل :۔ فارسی میں راہ و جادہ کو بھی 'راس' کہتے ہیں۔

راس : خشکی کا وہ قطعہ جو دور تک پانی میں چلا گیا ہو۔ اردو، علم جغرافیہ کی اصطلاح

مصنف صرف :۔ ہندوستان کے نقشے میں راس کماری کے پاس جزیرہ لنکا بالکل ناریل کی صورت سے نظر آتا ہے۔

راس : زاویے کا سر، زاویے کی نوک۔ اصطلاح اقلیدس۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راس : بوجھ اٹھانے اور دودھ دینے والے جانوروں کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے جیسے :۔ ایک راس گاؤ۔ فارسی، متروک۔

قولِ فیصل :۔ چونکہ عربی میں 'راس' سر کو کہتے ہیں اس لیے قدیم زمانے میں بوجھ اٹھانے اور دودھ دینے والے جانوروں کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اب یہ اصطلاح صرف قصابوں تک محدود رہ گئی ہے اور وہ ذبح کیے جانے والے جانور کو 'راس' کہتے ہیں۔ جیسے :۔ آج کمیلے میں عبدالرحیم نے دس راسیں کیں۔ 'کاٹنا، کٹنا اور کرنا' کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

راس : (راست کا مخفف) سازگار، موافق، مبارک، ٹھیک۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ آنا، لانا، اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

راس : چپ کی ضد، داہنا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رحمت کے لباس میں چپ و راس
شیث و ادریس و خضر و الیاس — محسن کاکوروی

قولِ فیصل :۔ یہ لفظ 'راست' کا مخفف ہے۔ تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ 'چپ و راس' یا 'راس و چپ' کہتے ہیں۔

راس : آسمان کے بارہ برجوں میں سے ہر ایک کو راس کہتے ہیں۔ سنسکرت، نجومیوں کی اصطلاح۔

راس : طالع، قسمت کا ستارہ۔ اردو، مؤنث، اہلِ نجوم کی اصطلاح۔

کنیا تھی غرض کہ راس اس کی
پوری یہ ہوئی نہ آس اس کی — (گلزارِ نسیم)

راس : رشی۔ سنسکرت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

راس : انبار۔ سنسکرت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ دیہاتی زبان میں غلے کے صاف کیے ہوئے ڈھیر کو راس کہتے ہیں۔

راس : لگامِ فرس، گھوڑے کی لگام۔ اردو، مؤنث، سلوتریوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل :۔ 'تھامنا' کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ جیسے :۔ "کوچبین راس تھامے تخ تخ کرتا جاتا تھا"

(فسانۂ آزاد)

راس : کھیل، ناچ، تماشہ جس کو راس لیلا بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راس : گود، آغوش۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راس اٹھانا : کھیت میں سے اناج کے صاف کیے ہوئے ڈھیر کو لے جانا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راس اٹھانا : بیلوں کی رسی جو ہاتھ میں بندھی ہوئی ہو اس کو تاننا۔ (لغتِ دہلی)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں گھوڑے کی باگ اٹھانے کو 'راس اٹھانا' کہتے ہیں جو سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

راس اٹھانا : کرشن میلے کا سوانگ اٹھانا۔ (لغتِ دہلی)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راسُ البضاعت : اصل سرمایہ، پونجی۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

وہ آسودہ حالوں کا راس البضاعت
وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت — حالی

راسُ الجدی : وہ نقطہ جہاں سورج کے پہونچنے سے سردی شروع ہو جاتی ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

راسُ الرئیس : رئیسوں کا سردار۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

راسُ السرطان : وہ نقطہ جس پر سورج کے پہونچنے سے گرمی شروع ہو جاتی ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

راسُ المال : سرمایۂ تجارت، سرمایہ قبول، اصل

پونجی ۔ عربی ۔ مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کس قدر تھوڑا سا راس المال تھا
رفتہ رفتہ کس قدر اب بڑھ گیا (قرآن السعدین)

راس آنا ۔ ۱؎ سزاوار ہونا، موافق آنا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

دیا ہے زہر مرے چارہ گر نے تنگ آکر
دوا تو خوب ملی ہے جو آئے راس مجھے (داغ)

قول فیصل :۔ نفی اور اثبات دونوں صورتوں سے اس کا استعمال ہے ۔ جیسے "اس شہر کی آب وہوا اب خستہ حالوں کو راس آتی نہیں معلوم ہوتی ۔"

(یادگار غالب)

"کیوں صاحب! پیٹ سے پاؤں نکالے ۔ معلوم ہوتا ہے روم کی آب وہوا بہت راس آئی ۔"

(فسانۂ آزاد)

راس آنا ۔ ۲؎ سازگار ہونا، مبارک ہونا ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج ۔

قول فیصل :۔ اس کا استعمال سلبی معنوں میں ہے ۔

آفت جاں ہوئی اس روئے کتابی کی یاد
راس آیا نہ مجھے حافظ قرآں ہونا (آتش)

راس بٹھانا ۔ گود لینا، متبنّٰی کرنا ۔ اردو مصدر ۔

(گلشن فیض)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں "گود بٹھانا" بولتے ہیں ۔

راست :۔ ۱؎ (بروزن کاشت) درست، سچ، برحق، واقعے کے موافق ۔ فارسی، فصیح، رائج ۔

نہیں اس میں کچھ جھوٹ میں نے لکھا
لکھا اس میں سب راست ہے اور بجا (نورنامہ)

راست ۔ ۲؎ سیدھا، ٹیڑھا کا مقابل ۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال ۔

راست ۔ ۳؎ چپ کا مقابل ۔ فارسی، قلیل الاستعمال ۔

ع جس وقت دست راست کٹا ہوگیا تمام (مؤلف)

راست آنا ۔ (فارسی راست آمدن کا ترجمہ) ۔ سازگار ہونا، ٹھیک بننا ۔ اردو مصدر، متروک ۔

بتاؤ الیس بنا کر صورتیں آدم سے تا عیسٰی
تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا (محسن کاکوروی)

راست باز ۔ صادق، دیانت دار، حق بات کہنے والا ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ میں راست باز آدمی ہوں کبھی اپنی خواہش اور اہل رائے کے خلاف کوئی کلمہ زبان پر نہ لاؤں گا ۔ اس میں چاہے جو ہو ۔ (فسانۂ آزاد)

راست بازی ۔ ایمان داری، دیانت داری، سچائی ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ وہ جب ملتے ہیں اپنی تعریفوں کے پل باندھ دیتے ہیں ۔ آج کہنے لگے "میں راست باز آدمی ہوں ۔ کبھی کوئی بات خلاف واقعہ نہیں کہتا ۔" میں نے کہا ۔ "جی کیوں نہیں ۔ بڑے سچے ہوئے ہیں آپ کی راست بازی کے ۔"

راست دروغ برگردن راوی ۔ کسی بیان سے اپنی ذمہ داری برطرف کرنے کے لیے مستعمل ہے ۔ فارسی فقرہ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں قصہ گو حضرات کہانی شروع کرنے سے پہلے یوں کہتے تھے ۔

"راست دروغ برگردن راوی، آنکھوں کی دیکھی کہتے نہیں کانوں کی سنی کہتے ہیں ۔"

اب لفظ "راست" اس کا جز نہیں رہا ۔ تعلیم یافتہ حضرات "دروغ برگردن راوی" کہتے ہیں ۔

راست راست بے کم وکاست ۔ سچ سچ بغیر کسی کمی کے ۔ فارسی، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف :۔ حضور بندہ تو راست راست بے کم وکاست عرض کرتا ہے ۔ (دبیر کمہار)

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر "بے کم وکاست" کہتے ہیں ۔

راست کردار ۔ سچ بولنے والا ۔ فارسی، ترکیب، قلیل الاستعمال ۔

بولا ہنس کر وہ راست کردار
یہ جھوٹ نہیں ہے اے دل افگار (اختر (شاہ اودھ))

راست گفتار ۔ سچ بولنے والا ۔ فارسی، ترکیب ۔

(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ اب یہ ترکیب بہت کم زبانوں پر آتی ہے ۔

راست گو ۔ صاف گو، سچا ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ حقیقی سکون چاہتے ہو تو راست گو بنو ۔

راست گو مفلس مجلس میں جھوٹا ۔ مفلس کی سچی بات کا بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا ۔

(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ صاحب محاورات ہندوستان نے بھی یہ مقولہ لکھا ہے ۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

راست گوئی ۔ صداقت، حق پسندی ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ راست گوئی دل کو قوی رکھتی ہے ۔

اے راست گوئی کیا قہر ہے تو
اے حق پرستی کیا زہر ہے تو (حالی)

راست لانا ۔ سازگار کرنا، مبارک کرنا، حسب منشا کرنا ۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ "راس لانا" بولتے ہیں، جیسے ۔ "کتابوں کی تجارت کے سلسلے میں یہ میرا پہلا سفر ہے ۔ دعا کیجیے خدا راس لائے ۔"

راست مزاج: نیک مزاج، معتدل مزاج۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اُردو میں بالکل مستعمل نہیں۔

راست معاملہ: وہ شخص جس کی معاملت صاف اور سچی ہو۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اب بالکل نہیں بولتے۔

راستہ: (۱) راہ، سڑک۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: رات کے دو بج چکے ہیں۔ سناٹے کا راستہ ہے۔ اس وقت نہ جاؤ، یہیں آرام کرو۔

قول فیصل: فارسی میں حسب ذیل معنی میں اس کا استعمال ہے (۱) بازار کی دکانوں کی صف۔ (۲) سیدھی اور ہموار راہ۔ (۳) وہ شخص جو سب کام اپنے ہاتھ سے کرے۔

اس کا مخفف رستہ ہے۔ صاحب برہان نے اس کا املا راستا لکھا ہے اور بہار عجم میں "راستہ" درج ہے۔ اُردو میں یہ لفظ اس کثرت سے مستعمل ہے کہ اردو سمجھا جانے لگا ہے۔ اس کا استعمال اُردو میں ترکیب سے نہیں ملتا۔

راستہ: (۲) ڈھنگ، انداز، وضع، طریقہ۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: تم نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ اچھا نہیں ہے۔

راستہ: (۳) تدبیر، صورت۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: تمھیں کوئی راستہ نکالو۔ میری عقل کام نہیں کرتی۔

راستہ بتانا: جب کسی صفت یا کمال میں کسی کو کسی سے بڑھا چڑھا کے ظاہر کرنا ہوتا ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

یہ حسن خط نے انھیں رہنما بنایا ہے
جناب خضر کو بھی راستہ بتاتے ہیں — داغ دہلوی

محل صرف: مانگ موتیوں سے بھری عجب عالم دکھاتی تھی۔ جادۂ کہکشاں کو راستہ بتاتی تھی۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل: ٹال دینا، دم دینا، فریب دینا کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہے۔

توبہ کر، اس کے دم میں آؤں
ایسوں کو تو راستہ بتاؤں — عاشق

راستہ بچانا: راستہ کترانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہمارے گھر کی طرف بھول کے جو نکلے
وہ سر جھکا کے چلے راستہ بچا کے چلے — شعور

راستہ بھولنا: (۱) راہ بھٹکنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: ایک نے پوچھا بھلا ابن انس یہاں کیونکر آیا۔ کسی نے کہا پری مار لایا ہے۔ کسی نے کہا راستہ بھول کے بستی کی طرف نکل آیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: جب کوئی عزیز یا دوست بہت دنوں کے بعد آتا ہے تو محبت آمیز طنز سے کہتے ہیں "آج کہاں راستہ بھول گئے؟"

راستہ پانا: منزل پر پہونچنے کے لیے راہ پانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

تھک گئے پاؤں چلوں گا کب تک
راستہ کوئی نہ پایا اب تک — مرزا رسوا

راستہ چلا جانا: راہ طے ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: شاہزادے نے کہا کوئی مرکب ہوتا تو راستہ جلدی چلا جاتا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل: نفی کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔ جیسے "پاؤں من من بھر کے ہو رہے ہیں۔ راستہ نہیں چلا جا رہا ہے۔"

راستہ چلنا: راہ میں چلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: طاؤس نے ایک ساحر مقبول کو دیکھا قریب آکر پوچھا تو کون ہے یوں بے خوف راستہ چلتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راستہ دکھانا: (۱) انتظار کرانا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف: تم نے آج بہت راستہ دکھایا۔ کہاں بیٹھ رہے تھے۔

راستہ دکھانا: (۲) راہ بتانا۔

ہم ایک رستہ گلی کا اس کی دکھا کے دل کو ہوئے پشیماں
یہ حضرت خضر کو جتا دو کسی کی تم رہبری نہ کرنا — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل: لغت قائم کیا ہے راستہ دکھانا، اور مثال میں جو شعر لکھا ہے اس میں "رستہ" نظم ہوا ہے۔ خیر۔ اس صورت سے لکھنؤ میں قلیل الاستعمال ہے۔

راستہ دیکھنا: (کنایتہً) انتظار کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ناز معشوق سے غمزے میں زیادہ نکلی
آئی جب راستہ برسوں ہی قضا کا دیکھا — آتش

راستہ دینا: راستہ چھوڑ دینا۔ رستے سے ہٹ جانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

ع راستہ دو بھئی خاتون زیارت کے لیے — تعشق

قولِ فیصل:۔ ایسے محل پر بھی بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنی زمین پر دوسرے کو ہمیشہ کے لیے راستہ چلنے کی اجازت دے دے جیسے: "محمود نے مقدمے کی نوبت نہیں آنے دی صلح کر لی اور احمد کو راستہ دے دیا۔"

راستہ روکنا:۔ آگے بڑھنے میں مزاحم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

راستہ روک کے کہہ لوں گا جو کہنا ہے مجھے
کیا ملو گے نہ کہیں راہ میں آتے جاتے (زند)

راستہ سیدھا لینا:۔ بغیر کسی طرف کو مڑے کہیں کو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع میں بڑھ کے راستہ لوں سیدھا تری گلی کا (لا علم)

راستہ سیدھا ہونا:۔ راستے میں پھیر نہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خضر دل بھی ہے بھٹکتا آکے میری مانگ میں
دیکھنے میں راستہ سیدھا یہ ہے ظلمات کا (حبیب جان صاحب)

راستہ کاٹ کے چلنا:۔ چلتے ہوئے راستے کو چھوڑ کے دوسرا راستہ اختیار کرنا، کترا کے چلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میرے روپے ان پر آتی تھے مجھے سامنے سے جو آتے دیکھا تو راستہ کاٹ کے گلی میں چلے گئے۔

قولِ فیصل:۔ راستہ چلنے میں بلّی سامنے سے ادھر سے اُدھر چلی جاتی ہے تو کہتے ہیں "بلّی راستہ کاٹ گئی"۔ بعض شکّی حضرات اس کو بدشگونی سمجھتے ہیں۔

راستہ کاٹنا:۔ کسی کو روانگی کے وقت ٹوک دینا یا کوئی ایسا امر پیش آنا جس کو بدشگونی مانا جاتا ہے۔ مثلاً بلّی کا سامنے سے گزر جانا یا کسی کا چھینک دینا۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ بلّی کے سامنے سے چلے جانے کو "راستہ کاٹنا" کہتے ہیں۔ اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

راستہ کٹنا:۔ راستہ طے ہونا، سفر تمام ہونا، قطع مسافت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مضائقہ نہ ہو تو ہمارا آپ کا ساتھ ہو۔ ایک ہی درجے میں بیٹھیں۔ خوب گپیں اڑیں کسی طرح راستہ تو کٹے۔ (فسانۂ آزاد)

راستہ کرنا:۔ نئی راہ پیدا کر لینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہماری زمین پر انھوں نے اپنا راستہ کر لیا ہے۔ یہ اچھا نہیں کیا۔

راستہ کھلنا:۔ راہ ظاہر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دخترِ کوکب بُرّاں نے دریائے خون رواں خشک کیا، پُل پر بیزاداں تو ڑا، راستہ کھلا۔ (طلسم ہوش رُبا)

راستہ لینا:۔ کسی طرف روانہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بے خودی جائے یہ دم بھر مجھے منظور نہیں
ہوش آیا کہ لیا راستہ مے خانے کا (جلیل)

قولِ فیصل:۔ ایسے محل پر کہ جب کسی کو اپنے پاس سے ہٹانا مقصود ہوتا ہے تو عوام لفظ "اپنا" کا اضافہ کر کے "اپنا راستہ لو" کہتے ہیں۔

راستہ ملنا:۔ راہ دریافت ہونا، راستہ پانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ وہ پیر پکارا کر ہاں ہاں نوجوان کیا غضب کرتا ہے۔ دانستہ دہنِ اژدر میں قدم دھرتا ہے۔ اس پہاڑ کے اُدھر طلسمات ہے۔ بلا کی جگہ ہے۔ وہاں کا گیا ہوا پھرا نہیں ملکِ عدم کے سوا راستہ ملا نہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راستہ ناپنا (۱):۔ جب کوئی تھوڑی دیر کے لیے آئے اور آ کر چلا جائے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ راستہ ناپنے آیا تھا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تم ابھی آئے اور ابھی جا رہے ہو کیا فائدہ ہوا۔ کیا راستہ ناپنے آئے تھے۔

راستہ ناپنا (۲):۔ راستہ چلنا، راستہ طے کرنا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

یار تک یار کہاں پاتے ہیں
راستہ ناپ کے رہ جاتے ہیں (فسانۂ آزاد)

راستہ ناپنا (۳):۔ اِدھر سے اُدھر بلا وجہ چلنا۔ اُردو محاورہ، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہم یہاں کھڑے ٹاپتے تھے اور راستہ ناپتے تھے۔ راستہ دیکھتے دیکھتے طبیعت گھبرا گئی۔ (فسانۂ آزاد)

راستہ ناپو:۔ جاؤ چلے جاؤ۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جاؤ راستہ ناپو۔ آج سے یہاں قدم نہ رکھنا۔

راستہ نکالنا:۔ تدبیر نکالنا، تلاش کرنا، سُراغ لگانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مرے تلاش کے ہرکارے ہیں جہاں پیما
تمہارے گھر کا بھی راستہ نکالیں گے (رشک)

راستہ نہ پانا:۔ راستہ نہ ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم سب اپنے اپنے ملک کے شاہزادے ہیں۔ بہر شکار نکلے تھے اس صحرا میں آ کر پہونچے۔ اس سے پھر کے نہ جا سکے کس لیے کہ جب جاتے ہیں راستہ نہیں پاتے۔ آخر بہ ناچاری اسی جگہ بود و باش اختیار کی ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راستہ ہو جانا یا ہونا: راستہ ظاہر ہونا، راہ پیدا ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ملکہ نے اپنی وزیر زادی سے کہا کہ... اس وقت تو کوئی ایسا سحر کر کر راستہ ہو جائے اور میں اسد کو مکان کے اندر لے جاؤں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راستی: سچائی، دیانت داری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

گ راستی موجب رضائے خدا است — لا اعلم

راستی: کجی کا مقابل۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

راستی کی عطا صنوبر کو
پیچ سنبل کو آب گوہر کو — شوق لکھنوی

راستی پر ہونا: سیدھا ہونا، موافق ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زلف پیچاں ہے کجی پر تو نظر ٹیڑھی ہے
راستی پر ہے نگہ ہم سے پتہ یار بہت — سحر

راستی را زوال کے باشد: سانچ کو آنچ نہیں، سچائی کو زوال کہاں۔ (فرہنگ امثال)

قولِ فیصل: پڑھا لکھا طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

راستے گلی کی ملاقات: سرسری ملاقات، کبھی کبھی کی ملاقات۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: میں ان سے تمہاری سفارش نہیں کروں گا۔ میرے ان کے کوئی خاص تعلقات نہیں ہیں یا راستے گلی کی ملاقات ہے۔

راستی موجب رِضائے خدا ست: سچائی خدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔ سچ بولنے سے خدا خوش ہوتا ہے۔ (فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل: پڑھا لکھا طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

راستے میں ٹوکنا: راہ چلتے میں روک کے کسی سے کوئی بات کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: میں بھی شریف آدمی ہوں آپ بھی شریف ہیں اگر آپ نے راستے میں ٹوکا تو اچھا نہ ہوگا۔

قولِ فیصل: اس محل پر "راستے گلی میں ٹوکنا" بھی کہتے ہیں۔

راس چکر: منطقۃ البروج۔ وہ دائرہ جس پر آسمان کے بارہ بُرج واقع ہوئے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: علم نجوم و ہیئت کی اصطلاح ہے۔

راسخ (بکسرِ سوم): مضبوط، پکا، پائدار۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

دل میں راسخ ہو گئی اسلام کی حقانیت
کفر اک آوازۂ باطل بنا عاشور کو — انور رائے بریلوی

قولِ فیصل: اس کا مادہ 'رسخ' ہے۔ اس کی جمع ذوی العقول کے لیے 'راسخین' اور غیر ذوی عقل کے لیے 'راسخات'۔ یہ دونوں صورتیں اُردو کے لیے غیر مانوس ہیں۔

راسخ: شیخ غلام علی راسخ شاگرد میر تقی میر ۱۱۶۲ھ میں بمقام عظیم آباد پیدا ہوئے۔ شروع میں مرزا فدوی اور مرزا شرر کو کلام دکھاتے تھے لیکن آخر میں باقاعدہ طور پر میر تقی میر کے شاگرد ہو گئے۔ ۱۲۲۱ھ تک کلکتہ، غازی پور، دہلی اور لکھنؤ کی سیاحت میں مصروف رہے۔ اس کے بعد اپنے وطن مالوف واپس آئے اور شعر و شاعری کا مشغلہ وہاں بہت زور و شور سے شروع ہو گیا۔ چھہتر برس کی عمر پا کر ۱۲۳۸ھ یا ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی۔ زبان پاکیزہ اور طرز بیان صاف اور سادہ ہے۔ سادہ اشعار کے ساتھ رنگین اشعار بھی بہت ملتے ہیں۔ جب لکھنؤ میں تھے تو نواب آصف الدولہ اور غازی الدین حیدر کی تعریف میں قصیدے بھی کہے تھے۔

راسخ العقیدہ: پختہ عقیدے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: مرحوم بڑے راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔

راس دھاری: وہ ناچنے والے لڑکے جو کرشن جی اور اُن کی گوپیوں کی نقل کرتے ہیں۔ ہندی، اہلِ ہنود کی اصطلاح۔

راس سنبھالنا: گھوڑے کی باگ اُٹھانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: سوار فوراً گھوڑے پر بیٹھا جلدی سے راس سنبھالی اور ایڑ دے کر روانہ ہو گیا۔

قولِ فیصل: اس معنی میں 'راس تھامنا' اور 'راس اُٹھانا' زیادہ بولتے ہیں۔

راس لانا: مُبارک کرنا، پورا کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تم کو خداوند عالم یہ شادی راس لائے۔

راس لیلا: کرشن جی اور ان کی گوپیوں کا کھیل۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

راس ملنا: دو شخصوں کے طالع کا یکساں ہونا، موافقت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ہمارا اور تمھارے چچا زاد بھائی کا نام ایک ہے دونوں کی راس ملتی ہوئی ہے۔

راس نشیں: گود لیا ہوا لڑکا۔ اُردو، صفت، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ اس محل پر 'لے پالک' یا 'متبنّٰی' بولتے ہیں۔

راس نہ آنا: موافق نہ آنا، مُبارک نہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

گ - راس آیا نہ ہمیں چاک گریباں ہونا — لا اعلم

راس نہ ہونا:۔ سزاوار نہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

جور و جفا میں یار بہت ہوگیا دلیر
کرنے کو کی پہ راس نہیں ہے وفا ہمیں — یقین دہلوی

راسُو:۔ نیولا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم نے بھی راسو ایک پالا ہے
جھٹنے کا یہ ڈھب نکالا ہے — (قرآن السعدین)

راس و ذنب:۔ راہو اور کیتو۔ ان دو ستاروں کا نام جن کے سبب سے سورج گہن اور چاند گہن ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، نجومیوں کی اصطلاح۔

راسی:۔ ایک قسم کی شراب۔ اُردو، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

نہ خالص اگر ہو تو راسی ملے
بہت سی نہ گر ہو ذرا سی ملے — (طلسم ہوش رُبا)

راشِد:۔ ہدایت پانے والا۔ عربی، صفت۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ اُردو میں زیادہ تر نام رکھنے کے کام آتا ہے۔ جیسے، راشد حسین، محمد راشد۔

راشن:۔ فوجی خوراک، رسد۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

راشن اب کم اس کا کرنا چاہیئے
تنگ آیا ہوں میں اس کی طرز سے — (قرآن السعدین)

راشن کارڈ:۔ وہ کارڈ جس کی مدد سے کنٹرول کی دکان سے غلّہ وغیرہ ملتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہارا راشن کارڈ بھر گیا چار باغ میں دفتر سے کسی دن جاکے بدلوا لو۔

راشننگ آفیسر:۔ راشن کے محکمے کا افسر۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

راشی:۔ رشوت دینے والا۔ عربی، صفت۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں رشوت لینے والے کو "راشی" کہتے ہیں جیسے:۔ "افسر ابھی تک دونوں طرف خراب ہیں، فرق صرف اس قدر ہے کہ ترکی افسر راشی ہیں اور روسی افسر راشی نہیں ہیں۔" (فسانۂ آزاد)

ان معنوں میں عربی نہیں ہے۔ عربی میں رشوت لینے والے کو "مُرتشی" کہتے ہیں جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

راضی:۔ (بروزنِ قاضی) خوش، شاد۔ عربی، فصیح، رائج۔

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغر تمہارے خوں کا ٹھکانا کہیں نہیں — انیس

قولِ فیصل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

راضی اس پر کرو کہاری کو
کہ اُتر وا دے وہ سواری کو — (کرنا) شوق

نہ راضی ہو گُل سے نہ ہو باغ سے
بہلتا رہے سوزشِ داغ سے — (ہونا) تسلیم (صبحِ خنداں)

رَاضی:۔ متفق، مطمئن۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی۔

راضی برضا:۔ خدا کے حکم پر رضامند۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع بہرِ خیر سدھارو کہ میں راضی برضا ہوں — انیس

راضی بنانا:۔ (متعدی) ٹھیک بنانا، مارنا، پیٹنا۔ درست کرنا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

راضی خوشی:۔ (تابع فعل) صحیح سالم، بھلا چنگا، تندرست، چین چان سے، امن وامان سے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راضی رَاضی:۔ رضامندی سے، خوشی سے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ مؤلفِ فرہنگِ اثر نے لکھا ہے "اس جگہ "راضی خوشی" بھی بولتے ہیں۔" جس کا یہ مطلب ہوا کہ "راضی راضی" بھی لکھنؤ کی زبان ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور "راضی خوشی" بھی اب قریب بہ متروک ہے۔

راضی کرنا:۔ (متعدی) آمادہ کرنا، رضامند کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ "میں، سامنے جو کمرہ ہے اس میں جاکر ٹھہرتی ہوں تو اس جوان کو میری صحبت کے لیے راضی کرکے وہاں بھیج دے۔ میں خطا تیری معاف کردوں گی۔" (طلسم ہوش رُبا)

راضی نامہ:۔ باہمی فیصلے کا نوشتہ، وہ نوشت جو مدّعی اپنے دعوے سے باز آنے کی نسبت عدالت میں پیش کرتے ہیں، باہمی فیصلے کی وہ تحریر جو سرکار میں داخل کی جائے۔ فارسی، مذکر۔ (نوراللغات و اعظم اللغات)

راضی ہونا:۔ مطمئن ہونا، رضامند ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمرِ بے کار نہ ہرگز کھو تو
اپنی تقدیر پہ راضی ہو تو — مرزا رسوا

راضی ہونا:۔ آمادہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ "آذر جادو نے دیکھا کہ یہ ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ راضی ہے یہ سمجھ کر ہاتھ پکڑ لیا۔" (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسے:۔ "خان سمجھا کہ یہ عاشق طلسم کشا کی ہے مجھ سے راضی نہ ہوگی۔" (طلسم ہوش رُبا)

رَاعی:۔ گلّہ بان، (کنایۃً) بادشاہ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ عربی لغت ہے اہلِ لکھنؤ صرف معنی اوّل میں استعمال کرتے ہیں۔ مؤلفِ فرہنگِ اثر نے لکھا ہے۔ "بعض ہندو نومسلموں کو بھی "راعی" کہتے ہیں۔ کیونکہ

جب اسلاف ہندو تھے "رائے" خطاب تھا۔ رائے کثرت استعمال سے "رائی" ہو گیا۔" مؤلف فرہنگ اثر کی یہ تحقیق ممکن ہے صحیح ہو مگر اب ان معنوں میں رائج نہیں۔

رَاغ:۔ سبزہ زار، پہاڑ کے نیچے کا میدان۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

اے جنوں تیرے واسطے سب ہیں
باغ کس کا ہے راغ کس کا ہے
صبا

رَاغِبْ:۔ رغبت کرنے والا، خواہش مند، مائل۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رَافَتْ:۔ (بروزن آفت) رحمت کی شدت، مہربانی۔ عربی، مؤنث، عربی داں طبقے کی زبان۔

راز و نیاز اس کا ہے خصم سے زیادہ
ہم پر نہیں ہے رافت اس ترک جاناں کی
حسن

رَافِضِی:۔ (روافض جمع، مذکر مستعمل ہے) رافضہ کی طرف منسوب۔ رافضہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے سردار کو چھوڑ دے۔ شیعوں کے ایک فرقے کا نام جس نے زید بن علی کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اُن کو چھوڑ دیا۔ عربی، مذکر، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ حضرات اہلِ سُنّت کی اصطلاح اور وہ بالعموم شیعہ کو کہتے ہیں۔

رَافِع:۔ (خفض ضد ہے رفع کی۔ خفض پست کرنا، رفع بلند کرنا۔ خدا کے خافض اور رافع ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے فرمانبردار کو قرب کی دولت عطا فرما کر انھیں بلند کرتا اور نافرمانوں کو بارگاہ عالی سے دور کر کے پستی میں ڈالتا ہے) ۱۔ بلند کرنے والا۔ ۲۔ حرف کو پیش دینے والا۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بصرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

رَاقِمْ:۔ لکھنے والا۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب تک پُرانے زمانے کے حضرات عبارت ختم ہونے کے بعد دستخط سے پہلے راقم الحروف لکھ دیتے ہیں۔

رَاقِمُ الحُرُوفْ:۔ اِس تحریر کا لکھنے والا، اس مضمون کا لکھنے والا۔ عربی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَاکِبْ:۔ عرب اُونٹ کے سوار کو اور فارسی گھوڑے کے سوار کو کہتے ہیں۔ عربی، فصیح، رائج۔

دیکھا تو دو تھے راکب و مرکب پڑے ہوئے
تلوار کو یہ پُونچھ رہے تھے کھڑے ہوئے
تعشق

رَاکِٹ:۔ (ROCKET) (بفتح اول و بکسر سوم) ہوائی چھچھوندی، بان (آتش بازی)۔ زمانہ حال کا وہ خودکار آلہ جس کے ذریعے سے مصنوعی سیارے کو خلا میں چھوڑا جاتا ہے اور جو اٹھی توپ اور بم کو اُڑاتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ روس والے بہت کوشاں ہیں کہ راکٹ کے ذریعے سے چاند پر پہونچ جائیں۔

رَاکَسْ:۔ وہ شخص جو نہایت محنت کش اور جفاکش ہو۔ (سرمایۂ زبانِ اُردو)

"راکس کے معنی دیو یا بھوت پریت کے ہیں۔ مجازاً جو بڑا ایٹھو ہو۔ ممکن ہے کہ عوام جفاکش آدمی کو راکس کہتے ہوں۔ عام طور پر محنتی اور جفاکش آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ کام کرنے میں بھوت ہے۔ نہ کہ راکس ہے۔ 'راکس' ہندی 'راکشس' کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔" (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے۔ مزاحیہ عنوان سے کہتے ہیں مثلاً "آدمی ہو کہ برم راکس"۔

رَاکِع:۔ رکوع کرنے والا۔ عربی، صفت، عربی داں طبقے کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ بولتا ہے۔

رَاکھ:۔ مٹی، خاک، بھبھوت، کسی جلی ہوئی چیز کی خاک۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

موتی کی وہ راکھ پھینک بر تھی
یا گرد یتیمی گوہر تھی!
اختر (شاہ اودھ)

رَاکھ:۔ پتھر کے کوئلوں کا مہین چورا جو تعمیر کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اُردو، مؤنث، معماروں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ اسے "کالی راکھ" زیادہ کہتے ہیں۔ عوام اور دیہاتی ہر راکھ کو "راکھی" کہتے ہیں۔

راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ جانا:۔ جل کے خاکستر ہو جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھ لینا جو رہا سوز دروں یوں چندے
رہ گئے راکھ کا ہم ڈھیر سراپا ہو کر
زند

قولِ فیصل:۔ اب "خاک کا ڈھیر ہو کے رہ جانا" زیادہ مستعمل ہے۔

راکھ کرنا:۔ جلا کے خاک کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس نے موتیوں کو راکھ کیا
اور بھبھوت اس کا اپنے منھ پہ ملا
(طلسم ہوش رُبا)

راکھ ہو جانا یا ہونا:۔ (لازم) جل کر خاکستر ہو جانا، خاک میں مل جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اگر کی بتّی میں یہ خاص صفت ہے کہ اگر جلا دو تو پوری جل جاتی ہے اور بجھتی نہیں، یہاں تک کہ راکھ ہو جاتی ہے۔

رَاکھِی:۔ رنگین ڈورا جو ہندو سلونو میں کلائی پر باندھتے ہیں۔ ہندی، مؤنث۔

راکھیاں لے کے سلونو کی برہمن نکلیں
تار بارش کا نہ ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل
محسن کاکوروی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ اہلِ ہنود کی زبان ہے۔

رَاگ:۔ گانے کا طریقہ، گیت، نغمہ، وہ آواز

جو کئی سُروں سے مرکب ہو کر نکلے۔ اُردو، مذکر، فنِ موسیقی کی اصطلاح۔

ع عجب راگ کو بھی ملا ہے اثر (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل: ہندوستان میں چھ راگ ہیں۔ (۱) بھیروں۔ (۲) مالکوس (۳) سری راگ (۴) میگھ راگ (۵) ہنڈول راگ (۶) دیپک راگ۔

راگ الاپنا۔ کسی راگ کو دیر تک گائے جانا۔ اُردو، گویّوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل: جب کوئی ایک ہی بات گھڑی گھڑی کہے جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ "تم اپنا ہی راگ الاپے جاؤ گے یا میری بھی سُنو گے"۔

راگ بجانا۔ باجے میں دُھن بجانا۔ اُردو مصدر، گویّوں کی اصطلاح۔

جینا ہے تو دکھ بھی ہیں سُکھ بھی رُونا بھی ہے ہنسنا بھی ہے
بین ایک ہی ہوتی ہے جس پر سب راگ بجائے جاتے ہیں
آرزو لکھنوی (سُریلی بانسری)

راگ پورنا۔ لمبی چوڑی کہانی چھیڑنا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

"لکھنؤ میں راگ چھیڑنا یا چرخانا ندھنا سے ادا کرتے ہیں۔ رام کہانی چھیڑنا بھی کہتے ہیں"۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں نہ راگ پورنا بولتے ہیں اور نہ چرخانا ندھنا سے مطلب ادا کرتے ہیں۔

راگ چھیڑنا۔ راگ شروع کرنا۔ اُردو موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

کہنا ہو درد دل اگر شرح ستم نا ز سے
چھیڑ دیں کا راگ چھیڑ و سوز اور گداز سے (رُوحِ سخن) امجد

راگ دینا۔ جنون اور آسیب کو راگ سُنانا، جب راگ سُنایا جاتا ہے آسیب زدہ کھیلنے لگتا ہے۔

نہ کیونکر شیخ کو پھر کہئے شیخ ستو آج
دیا جو راگ کسی نے وہیں حرارہ لیا جرأت
(نور اللغات)

قولِ فیصل: اب یہ مصدر قریب بہ متروک ہے۔

راگ دینا۔ دم دینا، فریب دینا، بھانسا دینا۔ اُردو، بازاری زبان۔

محلِ صرف: مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہارے رُوپے کل دے دوں گا جب میں آج پہونچا تو قسمیں کھا کے کہنے لگا، بٹوہ گر گیا۔ سالے نے مجھے راگ دے دیا۔

راگ راگنی۔ موسیقی۔ اُردو، مؤنث، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

جوڑی جوڑی بنے بنی کی
سنگت ہوتی راگ راگنی کی (گلزارِ نسیم)

راگ راگنی ہاتھ باندھے کھڑی ہیں۔ عمدہ گانے والے کی تعریف میں یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: یہی معلوم ہوتا تھا کہ راگ راگنی ہاتھ باندھے کھڑی ہیں جسے دیکھو گردن ہلاتا ہے (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) جس وقت سب پریاں مل کر مبارک باد گائیں اس وقت تو یہی معلوم ہوتا تھا راگ راگنی ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: بطور واحد جیسا کہ مثال نمبر ۲ میں استعمال ہوا ہے اب یوں ہی بولتے ہیں۔ بصیغۂ جمع مستعمل نہیں۔

راگ رنگ۔ (کنایۃً) عیش و عشرت، کھیل تماشا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع سحر دست راگ رنگ میں تھے سارے بادہ کش عشق

قولِ فیصل: راگ اُردو، رنگ فارسی، صاحب نفائس اللغات نے راگ و رنگ، لکھا ہے جو اصولاً غلط ہے۔ لیکن ایک ایرانی شاعر محسن تاثیر کا ایک شعر بھی پیش کیا ہے ؎

دگر از شیوہ ہائے راگ و رنگش
برقص آرد فلک را ساز چنگش

اس کے باوجود محتاط فصحائے لکھنؤ ایسی ترکیبوں سے احتیاط کرتے ہیں۔

راگ سب بھول گئے۔ اوسان خطا ہو گئے، چوکڑی سب بھول گئے۔ (امثالِ ہندوستان)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راگ گانا۔ (لازم) گیت گانا، نغمہ شروع کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع سوزِ دل سُنائے جا، غم کا راگ گائے جا امجد

راگ گانا۔ (کنایۃً) رام کہانی کہنا، ایک ہی بات کو برابر کہے جانا۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: جب سے آئے ہیں دوسرے کو بات نہیں کرنے دیتے اپنا ہی راگ گائے جاتے ہیں۔

راگ گانا۔ بچوں کا رونا، برابر روئے جانا۔ (لغتِ دہلی)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راگ لانا۔ (لازم) غُل کرنا، بگڑنا، لڑنے کو تیار ہونا، بے موقع بے محل آزردہ ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: خوجی نے کہا، لائے ہیں تم کو التجا کر کے۔ کفر توڑا خدا خدا کر کے۔ اب راستے میں راگ نہ لائیے گا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: مجازاً وعدہ خلافی کرنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

واں جا کے وہ اس کو سوچی بے لاگ
لے چلیے تو راجہ لائے گا راگ (گلزارِ نسیم)

راگ مالا اث۔ وہ کتاب جس میں راگ کے اصول درج ہوں۔ ہندی، مؤنث۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

راگ مالا اث۔ (مجازاً) طول طویل داستان، ایسا لایعنی قصہ چھیڑ دینا کہ جو ختم ہونے کو نہ آئے۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بولا کر نہ چھیڑ راگ مالا
غم چھیڑے اور ہو دوبالا — شوق قدوائی

قولِ فیصل: چھیڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

راگ مالا اث۔ (کنایتہً) جال، فریب، ڈھوکا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مکر میں نے نہ اس پر ہاتھ ڈالا
کرتا وہ اور ہی کچھ راگ مالا — (الف لیلہ نو منظوم)

راگ میں آنا فریب کھانا، دھوکا کھانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: وہ مجھ سے یہ کہہ کے روپے لے گیا کہ میری ماں کی حالت خراب ہے۔ میں راگ میں آگیا اور روپے دے دیے نتیجہ یہ ہے کہ آج تک نہ ملے۔

راگ نکالنا فیل لانا، چھیڑ چھاڑ کی باتیں کرنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف: نبض دیکھی تو اور راگ نکالا۔ کہنے لگے باتیں کرو ہم سے۔ تب تو میں نے دولہا بھائی کو بُلایا اور کہا واہ صاحب آپ تو اچھے ڈاکٹر (ڈاکٹر) کو لائے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

راگنی ہر راگ کے مختلف شعبے قرار دیے ہیں۔ ہر شعبے کو راگنی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں چھتیس راگنیاں قرار دی گئی ہیں۔ اُردو، مؤنث، گویّوں کی اصطلاح۔

اپنی دُھن میں وہ اس طرح گائی
راگنی ہاتھ باندھ کر آئی — قلق

راگنی آکے کھڑی ہونا اچھا گانے کی تعریف میں کہتے ہیں۔

حسن آواز گلو کے صدقے
راگنی آکے کھڑی ہوتی ہے — شعور

قولِ فیصل: صاحب فرہنگ اثر کہتے ہیں کہ: "شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں اس موقع پر کہتے ہیں کہ راگ راگنی ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔" بہر حال یہ موسیقی دانوں کی اصطلاح ہے۔

راگ و رنگ رقص و سرود۔ فارسی ترکیب، اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: دارالامارہ میں سامانِ دعوت مہیّا کیا، ناچ راگ و رنگ کا جلسہ ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

راگے ایک قسم کا سلاحِ جنگ۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف: اور وہ خودِ ہودؑ اور زرہِ داؤدؑ اور کمانِ صالحؑ اور نیزۂ سام بن نوحؑ اور موزے، راگے، چار آئینے وغیرہ ہیں۔ ان سب تبرکات کو ذاتِ بابرکات پر اپنی آراستہ کیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

راگیا ڈھوکا دینے والا، فیل کرنے والا۔ اُردو، بازاری زبان۔

محلِ صرف: بیسوں وعدے کیے مگر آج تک ایک پیسہ نہیں ادا کیا۔ جب کہو ایک نہ ایک عذر کر دیتا ہے۔ بڑا راگیا آدمی ہے۔

رال اث۔ چیڑ کا گوند۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: عمرو نے کہا۔ پانچ سیر چربی اور اسی قدر رال اور گھی وغیرہ منگائیے۔ حسب الحکم اسی وقت جو اشیا طلب کیں حاضر ہو گئیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

رال اث۔ وہ لُعابِ دہن جو بچوں اور بوڑھوں کے منھ سے بلاارادہ نکلتا ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

کس قدر تجھ کو حسیں پیدا کیا اللہ نے
او پری! تجھ پر نہ کیونکر رال ٹپکے حور کی — زند

قولِ فیصل: کبھی کبھی دوا یا منجن لگانے کے بعد جو لُعاب منھ سے نکالا جاتا ہے اسے بھی رال کہتے ہیں۔

رال اُڑانا (متعدی) رال (گوند) کو آگ پر شعلے بھڑکانے کے لیے پھینکنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اکثر بھیڑ والے بھوائی کی آڑ سے رال اُڑا کر جہنم کا سماں دکھاتے ہیں۔

رال بند ب۔ وہ مخصوص وضع کا موٹا چھوٹا سا کپڑا جو بچوں کے گلے میں اس لیے ڈال دیتے ہیں کہ رال بہنے سے کپڑے خراب نہ ہوں۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رال بہنا (لازم) لُعابِ دہن کا منھ سے جاری ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا اس آتش باز کے لونڈے سے اتنا شوق میر
بہ چلی ہے دیکھ کر اس کو تمھاری رال کچھ — میر

رال ٹپک پڑنا فریفتگی ہونا، رغبت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: افراسیاب کی، ملکہ شبنم کو دیکھ کر رال ٹپک پڑی۔ (طلسم ہوش رُبا)

زاہدِ خشک کی بھی رال ٹپک پڑتی ہے
تر و تازہ اگر انگور نظر آتے ہیں — داغ

رال ٹپکنا:۔ (لازم) منھ سے رطوبت کا نکلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بجا ہے اشک اگر یادِ لبِ شیریں میں گرتے ہیں
ٹپکتی ہے ہمیشہ رال لڑکوں کی مٹھائی پر — امیر

رال ٹپکنا:۔ (کنایتہً) منھ میں پانی بھر آنا، جی چاہنا، کمال رغبت ہونا، کسی چیز کا بہت زیادہ خواہش مند ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

شیریں لبوں کے اوپر رال اپنی ہے ٹپکتی
بوسے کا نام سُن کر ہم منھ پسارتے ہیں — آتش

رال ٹپکی پڑتی ہے:۔ کمال رغبت ہے، شوق کے مارے بیتاب ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ اچھے سے سب کی لڑتی ہے
تیری تو رال ٹپکی پڑتی ہے — شوق

رال گرنا:۔ (لازم) رال ٹپکنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

کیا شوق بوسۂ لبِ شیریں کروں بیاں
اس پر تو میری رال ہی اے یار گر پڑی — رنگ

رام:۔ مطیع، فرمانبردار۔ فارسی، صفت، غیر فصیح، رائج۔

ہتھکنڈوں سے غلام کرتا ہے
کن فریبوں سے رام کرتا ہے — (لاعلم)

قولِ فیصل:۔ تنہا مستعمل نہیں۔ زیادہ تر کرنا، ہونا ہی کے ساتھ صرف ہے۔

رام:۔ پروردگار، خدا۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

رام:۔ رام چندر جی کا خطاب۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

رامائن:۔ وہ رزمیہ کتاب جو بالمیک نے سنسکرت میں اور تلسی داس نے ہندی بھاشا میں رام چندر جی کے حالات میں لکھی ہے۔ یہ حضرات اہلِ ہنود کی مقدس کتابوں میں سے ہے۔ ہندی، مؤنث، رائج۔

رام چھوڑے اجودھیا من بھاوے سو لے:۔ (مثل) نگراں یا حاکم کی غیر موجودگی میں ریاست کا انتظام درست نہیں رہتا۔ ابتری پھیلتی ہے۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رام بھجن:۔ رام کی تعریف کے اشعار۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

رام بھجو:۔ بڑی لگنے میں جب بھرا ہوا پُر اوپر آتا ہے تو بیل ہنکانے والے کو خبردار کرنے کے لیے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ ہندی جملہ، ہندو کسانوں کی اصطلاح۔

رام پھل:۔ ایک قسم کا میٹھا پھل، شریفہ۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر "شریفہ" ہی مستعمل ہے۔

رام ترئی:۔ ایک قسم کا کدو۔ ہندی، مؤنث، اہلِ ہنود کی زبان۔

رام جانے:۔ خدا جانے، خدا معلوم، اللہ جانے، خدا کو خبر ہے۔ ہندی جملہ، اہلِ ہنود اور دیہاتیوں کی زبان۔

رام جانے:۔ خدا جانتا ہے، خدا شاہد ہے، خدا کی قسم۔ واللہ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

رام جنی:۔ ہندو قوم کی کسبی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رام جی نے بیٹا دیا وہ بھی مسلمان کا، پوری کچوری کھاتا نہیں مانگے ٹکڑا نان کا:۔ بڑی آرزوؤں سے ایک چیز حاصل ہوئی وہ بھی ناکارہ۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے مثل کا پہلا جزو (رام جی نے بیٹا دیا وہ بھی مسلمان کا) زبانوں پر ہے جو عورتوں اور عوام کی زبان ہے۔

رام دانہ:۔ ایک بیج کا نام جس کی مالا بناتے ہیں۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے اہلِ لکھنؤ اُس ایک قسم کے اناج کو کہتے ہیں جس میں گڑ یا شکر ملا کر لیا بنائی جاتی ہے اور رام دانے کی لیا، کہلاتی ہے۔

یہ بُت وہ ہیں کہ سدا جیتے جی خدائی کی
مرے تو خاک سے روئیدہ رام دانہ ہوا — شاد لکھنوی

رام دُہائی:۔ خدا کی قسم، خدا کی پناہ۔ ہندی، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

رام ڈول:۔ رام جی کا ڈول۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ آج چوہٹیوں سے رام ڈول اُٹھے گا دیکھنے چلو گے؟

رام رام:۔ ہندوؤں کا باہمی سلام۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔ پڑھا لکھا طبقہ نمسکار، نمستے اور کبھی کبھی "جے ہند" بولتا ہے۔

رام رام:۔ توبہ توبہ، غضب خدا کا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ٹھاکر کاشی سنگھ اور لالہ ہری چند... باہم گفتگو کرنے لگے کہ گوشت کھانا بُری بات ہے۔ لالہ نے کہا۔ رام رام! کوئی جانور بچنے نہیں پاتا۔
(فسانۂ آزاد)

رام رام:۔ بھٌ صاحب سلامت، جان پہچان، واقفیت۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

یہ سُنا ہے کہ برہمن سے بھی
شیخ کی رام رام ہوتی ہے — داغ

رام رام کیجیو (یا کرو) توبہ توبہ کرو، خدا خدا کرو۔ (لغت دہلی)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے لکھنؤ کے ہندو حضرات (رام رام کرو) بولتے ہیں۔

رام رام جپنا:۔ رام رام کا ورد کرنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ عقیدت مند ہندو عورتیں رام رام جپتی ہوئی کسی قریب کے مندر میں جا رہی ہیں۔
(میرا پہلا گناہ: عزیز الرحمٰن)

رام رام جپنا پرایا مال اپنا:۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بظاہر نیک ہو لیکن دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کی کوشش کرتا ہو۔ اُردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

رام رام ستّ:۔ اہلِ ہنود مُردے کو لے جاتے وقت کہتے ہیں۔

محلِ صرف:۔ اس اثنا میں دُور سے رام رام ست کی آواز آئی۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے ہندو حضرات (ہے) کے اضافے کے ساتھ (رام رام ست ہے) اور (رام نام ست ہے) کہتے ہیں۔

رام رام۔ رام رام شام بڑ سلام بندگی برجان پہچان واقفیت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام رام سب ہی کہیں جپ رت کہے نہ کوئے
ایک بار جو جپ رت کہے تو سب دلدر پار ہوئے
پیروں فقیروں کی آس چھوڑ کر خدا سے جو لو لگائے تو فوراً مقصد حاصل ہو۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام رام کارن سب دھن ڈالا کھو
مُورکھ جانے گر پڑا وہ دن دونا ہو:۔
احمق لوگ خرچ فی سبیل اللہ کو پھینک جانا خیال کرتے ہیں لیکن اس کا اجر روز بروز بڑھتا ہے۔
(محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام رام کرنا:۔ بطور (متعدی) سلام کرنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تمھیں چاہیئے ہے کہ صبح کو اُٹھ کے سب بڑوں کو رام رام کیا کرو۔

رام رام کرنا:۔ بڑ توبہ توبہ کرنا، پناہِ خدا مانگنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

کُڑھ گیا دل بیان پر میرے
برہمن رام رام کرنے لگا — عروج

رام رام کو آلکسی بھوجن کو تیار:۔ کھانا کھانے کو تیار عبادت کے لیے بیمار۔
(محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام رام کہنا:۔ (متعدی) توبہ کرنا، پناہ خدا مانگنا۔ ہندی، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

دیکھ کر ان کے تئیں بنیئے تمام
بند کر آنکھوں کو کہتے رام رام — سودا

رام رَس:۔ بڑ نمک۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام رَس:۔ بڑ خدا کی محبت، پرمیشور کی بھکتی۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

بھنگاں، شراباں، پوستاں بھر بھر پیالہ پیوتے
جن رام رس چاکھا نہیں عملی ہوا تو کیا ہوا
(بھجن۔ کبیر داس)

رام رنگی:۔ شراب۔ اُردو، مؤنث۔ متروک۔

ندایم منکر صہبا ولیک می گویند
کہ رام رنگی ما نشۂ دگر دارد — (طالب عاملی)

قولِ فیصل:۔ یہ نام جہانگیر نے رکھا تھا جو رائج نہ ہو سکا۔

رام رولا:۔ بڑ مذہبی ذوق شوق، دینی ولولہ بڑ بھجن گانا، مناجات خوانی۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام سَر:۔ بانسری۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

ہاتھ سے نَے کو کھویا جان صاحب وہ نہ لائے
پاؤں بھی ان کے پڑی میں رام سر کے واسطے

رامِشگر:۔ (بروزن دانشور) مطرب، گویّا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ وہ باغ نہایت آراستہ و پیراستہ ہوا ساقیانِ خوش ادا و مغنّیانِ زہرہ لقا لولیانِ قمر پیکر و رامشگرانِ سیم بر حاضر ہوئے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رامِشگری:۔ گانا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ میدان میں ایک ایوان سپہر لوا ہے۔

چو طرفہ سبزۂ رو ئیدہ کی لہک اور گلہائے مشک بیز کی مہک بقول عنایت اللہ خورد آگاہ نمک ریزی۔

سبزان بہار درامشگری مرغان چمن زار۔ (فسانۂ آزاد)

رام کاجی:۔ سادہ لوح، بھولا بھالا۔

(لغت دہلی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام کرنا:۔ (متعدی) مطیع کرنا۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

کافر عشق بھی بنا کمبخت

پھیر نہ اس کو جلال رام کیا — جلال

قول فیصل:۔ ان معنی میں 'رام بنانا' بھی تھا جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

رام کرے:۔ = خدا کرے، کہیں ایسا نہ ہو، نہ ہو دا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے دیہاتی حضرات اہل ہنود صرف معنی نمبر ا میں بولتے ہیں۔ معنی نمبر ۲ میں مستعمل نہیں۔

رام کلی:۔ ایک راگنی کا نام۔ اُردو، مؤنث، گویوں کی اصطلاح۔

لے وہ لی آسماں پہ زہرہ چلی

لگی بایاں بجانے رام کلی — (گلشن عشق)

رام کہانی:۔ ۱ رام چندر جی کی بڑی اور طولانی داستان۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

رام کہانی:۔ ۲ (کنایۃً) طولانی سرگزشت، مصیبت کا قصہ، مصیبت کا بیان۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

جب سے دل زندہ تو نے ہم کو چھوڑا

ہم نے بھی تری رام کہانی چھوڑی — حالی

رام کہانی:۔ ۳ لاحاصل باتیں، بیکار قصہ۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

بات وہ کہہ کہ مرے خواہ ترے کام کی ہو

ایسی اے بُت نہ سُنا رام کہانی مجھ کو — امیر

رام کی مایا:۔ ایشور کی لیلا، خدا کی قدرت، فطرت، نیچر۔

(لغت دہلی)

قول فیصل:۔ اس محل پر ہندو حضرات "ایشور کی مایا" اور "بھگوان کی لیلا" زیادہ بولتے ہیں۔

رام لیلا:۔ دسہرے کا میلا، رام چندر جی کی فتح یابی کی نقل جو ہندو حضرات کوار کے مہینے میں کیا کرتے ہیں۔ ہندی، مؤنث، رائج۔

رام نومی:۔ رام چندر جی کی پیدائش کا دن، ہندوؤں کا ایک تہوار جو ہمیشہ چیت کے پچھلے پاکھ کی نویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

رام ہونا:۔ مطیع ہونا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

رام اس چرب زبانی سے نہ ہوگا وہ گل

روغن قاز نہ مل نام خدا اے بلبل — اسیر

ران:۔ ۱ جانگھ، زانو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تھا زیر راں محمد ذیشاں کا راہوار — مؤدب

محل صرف:۔ کوان نے جو یہ ماجرا دیکھا تو فوراً اپنی ران کو چاک کر کے خون اس کا چند سنگریزوں پر چھڑک کر سحر دم کر کے چاروں طرف پھینک دیے۔

(طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ اس کی اُردو جمع (ی ن) کے ساتھ 'رانیں' اور اپنے محل پر (و ن) کے ساتھ 'رانوں' مستعمل ہے۔

(رانیں) جوبن سے بھری ہوئی وہ رانیں

قربان ہزار دل سے جانیں — (طلسم ہوش رُبا)

(رانوں) ملکہ خواب ناز میں ہے ایک پائنچہ

رانوں تک چڑھا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ران:۔ ۲ (جانوروں کے لیے) چوتڑ، سرین، ذبح کیے ہوئے جانور کا پچھلے پاؤں کا صاف کیا ہوا حصہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بھیڑ ذبح ہونے اور صاف ہونے کے بعد دست اور رانیں الگ کر لینا یہ خاص طور سے سمجھانے جائیں گی۔

رانا:۔ راجہ، راجپوت کا خطاب جو راجہ کے بیٹے کو ملتا ہے۔ اودے پور کے راجوں کا لقب۔ ہندی، مذکر۔

(نور اللغات و بہار عجم و ہندی اُردو لغت)

ران اکھڑنا:۔ شہسوار کی ران کا گھوڑے کی پیٹھ پر اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

رفتار جب کمیت نفس کی بگڑ گئی

جس نے پھر اس پر ران جمائی اکھڑ گئی — شاد

قول فیصل:۔ اب عام طور سے 'پٹری اکھڑنا' بولتے ہیں۔

رانبھنا:۔ (لازم) گائے کا چلانا، گائے کا بولنا۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ران پٹری:۔ شہسواری۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شہزادہ اسد نوجوان نیر ساحراں لیے مرکب کوہ کفل پر سوار ران پٹری کی ردگرٹ دکھاتا ... ظاہر ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

ران پٹری جمانا:۔ گھوڑے کو قاعدے سے دوڑانا، شہسواری دکھانا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد تو ران پٹری جمائے ہی تھے وہ تو نمرہ بچ نکلے، آ گئی بی بی صاحب کے ماتھے گئی۔

(فسانۂ آزاد)

رانپی:۔ (بہ نون غنہ) راپی، رنبی۔ لوہے کا ایک خاص وضع کا اوزار جس سے چمڑا کاٹتے اور چھیل کر صاف کرتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :۔ اب جوتا بنانے والوں کی زبانوں پر رنپی، یا رانپی زیادہ ہے رنپی کا تلفظ رپمی)

رانْ تلے آنا ۔ (لازم) زانو کے نیچے آنا، سواری دینا، آسن تلے آنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

رانْ تلے دَبانا ۔ (متعدی) آسن تلے دبانا، آسن لینا، قابو میں لانا، گھوڑے پر سوار ہونا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ سلوتریوں کی اصطلاح ہے

رانُ جمانا ۔ شہسوار کا اپنی رانوں سے گھوڑے کی پیٹھ کو کس لینا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

رفتار جب کمیت نفس کی بگڑ گئی
جس نے پھر اس پہ ران جمائی اُکھڑ گئی — شاد

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم 'ران جمنا' بھی ہے وہ بھی غیر فصیح ہے۔

اُکھڑ کے ران کسی شہسوار کی نہ جمی
عنانِ توسنِ عمرِ رواں جہاں بھڑکا — شاد

اب 'پٹری جمانا' زبانوں پر زیادہ ہے جو فصیح ہے۔

رَانجھا ۔ (بہ نونِ غنّہ) پنجاب کی ایک مشہور داستانِ عشق کا ہیرو۔ جو ہیر (یائے معروف) نام کی لڑکی پر عاشق تھا ہندی، مذکّر، رائج۔

رانجھن گول ۔ ایک قسم کا بہت بڑا مٹکا۔ ہندی، مؤنث۔ (عجائب اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَانْد ۔ (بہ نونِ غنّہ) جھگڑا، بکھیڑا۔ ہندی، مؤنث، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راند جانا ۔ (متعدی) مردود ہونا، خروج ہونا، نکالا جانا، ذلیل ہونا، ذلیل کیا جانا، پامال ہونا، اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

دونوں آنکھیں تھیں گنہگار محبّت دل نہ تھا
مُفت میں راندا گیا ہے ایک بے تقصیر بھی — جلال

قولِ فیصل :۔ بہ صیغۂ جمع 'راندے جانا' بھی مستعمل ہے

دم بھر آرام نہیں چرخ کو دیکھ اے ظالم
راندے جاتے ہیں غریبوں کو ستانے والے — جلال

راند کاٹنا ۔ (متعدی) جھگڑا طے کرنا، جھگڑا چکانا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

رَاندنا ۔ نکال دینا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

رَاندنا ۔ چرخہ چلانا۔ اس معنی میں 'راندھنا' بھی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانده ۔ (نون غنّہ) مردود، نکالا ہوا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں تنہا نہیں بولتے صرف 'راندہ درگاہ' کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

راندۂ درگاہ :۔ وہ شخص جو درگاہِ الٰہی یا دربار شاہی سے نکالا گیا ہو، مردود۔ فارسی، صفت فصیح، رائج۔

ناصح بکا کرے نہیں دینے کے ہم جواب
کیا بات کیجیے راندۂ درگاہ عشق سے — سحر

قولِ فیصل :۔ اصولاً رانده (بضم اول وحذف الف) بولنا چاہیے۔ مگر بالعموم زبانوں پر بفتح اوّل و سکون دوم آتا ہے۔

راندۂ درگاہ ہونا ۔ معتوب ہونا، مردود ہونا، درگاہِ الٰہی یا دربار شاہی سے نکالا جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

فصلِ گل میں عام تھا دربارِ سرکارِ جنوں
راندۂ درگاہ تھا جو آج کل زنداں میں نہ تھا — منیر

راندھنا ۔ (راء اوّل نونِ غنّہ) پکانا، اُبالنا۔ اس جگہ بیشتر بول چال میں رینڈھنا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ 'راندھنا' کوئی نہیں بولتا، 'رینڈھنا' بھی نہیں زبانوں پر نہیں بلکہ عورتیں زیادہ تر پکانا کے ساتھ (پکانا رینڈھنا) بولتی ہیں۔ جیسے "مجھے آج شام کو شادی میں جانا تھا اس لیے میں نے پکا رینڈھ کے چار بجے سے چھٹی کرلی۔"

راندھنا ۔ چلانا، چھیڑنا۔ اُردو، لکھنؤ کی زبان (فقرہ) تم اپنا چرخا راندھتے ہو کسی کی نہیں سُنتے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ اثر کہتے ہیں کہ "لکھنؤ میں چرخا ناندھنا سُنا ہے ناندھنا بمعنی شروع کرنا"۔ لیکن لکھنؤ میں 'راندھنا' اور 'ناندھنا' دونوں ہی نہیں بولتے۔

رَانڈ ۔ (نونِ غنّہ) بیوہ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع رانڈیں تمھیں پکار رہی ہیں جواب دو — تعشق

رَانڈ ۔ محتاج، دست نگر، بے وارثی۔ (لغات النسا)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے،

رَانڈ ۔ کلمۂ تحقیر اُردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ سوت نے طعنے دے دے کے میرا کلیجہ چھلنی کر دیا ہے۔ یہ رانڈ مجھ کو زندہ نہیں رہنے دے گی۔

رَانڈ ۔ مطلّقہ عورت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ بیوہ عورت کو 'رانڈ' کہتے ہیں جو اوپر درج ہو چکا ہے۔

رَانڈا ۔ وہ مرد جس کی عورت مرگئی ہو۔ جو اوپر درج ہو چکا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عوام اور عورات لکھنؤ ان معنی میں

(رنڈوا) بولتی ہیں۔

رانڈ اپنوتی کرنا۔ (متعدی) ایک دوسرے کو بیوہ اور بے اولاد کہنا، کوسا کاٹی کرنا، کوسنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانڈ بیوہ۔ وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہمایوں فر کی مادر ضعیفہ نے کلیجہ تھام کر کہا کہ ہائے یہ رانڈ بیوہ کا بچہ، بن باپ کا بچہ اپنی بوڑھی ماں کو چھوڑ چلا، بیٹا! مجھے کس کے سپرد کیا۔ (فسانۂ آزاد)

رانڈ رونا یا رنڈ رونا۔ عورتوں کا سا رونا، بیوہ کی طرح رونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانڈ رونا یا رنڈ رونا۔ قصۂ غم، داستان الم، بیان مصیبت، بپتا، بے لطف و بے مزہ کہانی۔ (لغات النسا و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

رانڈ رہے جو رنڈوے رہنے دیں۔ بیوہ اپنی قسمت پرست کر رہے اگر رنڈوے اسے فریب میں نہ لائیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ عورتوں میں بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

رانڈ بھانڈ بھانڈ بگڑے برے۔ ان سب کا موافق رکھنا مصلحت ہے۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رانڈ سانڈ سیڑھی سنیاسی ان سے بچے تو سیوے کاشی۔ رانڈ سانڈ بلند سیڑھی اور سنیاسیوں کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔

یہ سب آدمی کو بہت ستاتے ہیں۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانڈ کا چرخا۔ طول و طویل بات۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ خط ہے یا طومار یا طول امل یا شیطان کی آنت۔ خط کیا رانڈ کا چرخا ہے خلاصہ۔ (فسانۂ آزاد)

رانڈ کا رونا بازار کا سودا کس نے سنا۔ ان دونوں کی داد رسی نہیں ہوتی۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رانڈ کا سانڈ۔ وہ شخص جو بیوہ ماں کی کمائی کھا کھا کر موٹا تازہ ہو جائے۔ (لغات النسا)

قول فیصل:۔ عورات لکھنؤ بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

رانڈ کا سانڈ۔ بے ننگ، بے پروا، نڈر، بے باک، خود سر، نکھرے آزاد، آزاد طبع۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

رانڈ کا سانڈ۔ بدطینت، آوارہ، بد اطوار۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ وہ لگوٹا سرن دن رات اسی فکر میں رہتا ہے۔ بارہ برس کی جوان خوبصورت جورو کو چھوڑ کے چاریوں کو ڈھونڈتا پھرتا ہے موا رانڈ کا سانڈ۔ (کامنی از سرشار)

رانڈ کا سانڈ سوداگر کا گھوڑا۔ کھائے بہت چلے تھوڑا۔ توانا اور کاہل آدمی۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اس طرح لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانڈ کی رانڈ۔ بیوہ کی بچی، کلمۂ تحقیر و دعائے بد۔ ہندی۔ اہل ہنود حضرات کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رانڈ کی رانڈ۔ غریب سے غریب، بہت مفلس، نادار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانڈ کے چرخے کی طرح چلا ہی جاتا ہے۔ بڑا بکی ہے چپ نہیں ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عورتوں میں بہت کمی کے ساتھ رائج ہے۔

رانڈ ہونا۔ (لازم) بیوہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دار جہاں سے حق کا فدائی گزر گیا
تم رانڈ ہو گئیں مرا بھائی گزر گیا
مؤلف

رانڈی کے گھر رانڈی عاشقوں کے گھر گراکا۔ بازاری طوائف کے گھر تو طوائف زادی بچے اور عاشقوں یعنی تماش بینوں کے گھر فاقہ ہوئے۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ران سواری۔ شہسواری کا فن۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مرتضیٰ حسین صاحب چابک سوار ران سواری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

ران سے پھر جانا۔ گھوڑے کے پلے خفیف سے اشارے پر گھوم جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جو بے لگام بھی پھیر دو تو ران سے پھر جائے
غریب ایسا کہ کچھ بھی اس پہ ہوئے سوار قدر بلگرامی

رَان سے رَان باندھنا: (کنایۃً) دوڑ نہ ہونے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "ٹانگ سے ٹانگ باندھنا" بولتے ہیں۔

رَانگ: اِ۔ (بروزن داغ) رانگا۔ مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عوام اور عورات لکھنؤ بھی کبھی کے ساتھ "رانگ" بول دیتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر لکھنؤ میں "رانگا" ہی مستعمل ہے۔

رَانگ: اِ۔ سبز پتے کا عرق۔ اُردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

"لکھنوی معنی نہ معلوم کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں میرے کان آشنا نہیں۔ لکھنؤ میں بھی رانگ یعنی رانگا مستعمل ہے۔ عورتیں برابر بولتی ہیں کہ دل رانگ رانگ ہوا جاتا ہے یعنی ڈوبا جاتا ہے، بیٹھا جاتا ہے۔"

دل رانگ رانگ سدھ نہیں کچھ اپنے حال کی
تصویر اک تھکے ہوئے حزن و ملال کی اثر
(فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ کی عورتیں "دل رانگ رانگ ہونا" کی بجائے "دل یا طبیعت رانگا رانگا ہونا" زیادہ بولتی ہیں۔

رانگا: قلعی۔ اُردو، مذکر، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اللہ رحم کرے لکھنؤ کی زبان پر۔ رانگا ظروف پر قلعی کے لیے استعمال ضرور ہوتا ہے مگر رانگے کو قلعی کوئی نہیں کہتا۔ لوٹے پر قلعی ہونے کو کوئی گنوار بھی نہ کہے گا کہ لوٹا رانگا ہو گیا۔

رانگ بھریا یا رانگ بھریا:۔ وہ شخص جو رانگ کا زیور اور کھلونے بنا کر بیچتا ہے۔ بیشتر "رنگ بھریا" مستعمل ہے۔ ہندی، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

رانگ کی طرح پگھلنا:۔ (لازم) دن بدن دُبلا اور لاغر ہونا، دفعتہً جھٹک جانا۔ اُردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

رانگ ہو جانا: اِ۔ خفیف، ذلیل ہونا، رائگاں ہو جانا۔ ۲۔ کم قیمت ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رانگ ہو جانا، رانگ ہونا: (کنایۃً) نرم ہو جانا، پگھل جانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانگ ہیرے کو کاٹتا ہے:۔ کبھی ناتواں تندرست پر غالب آجاتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رانگے کا تعزیہ:۔ ایک قسم کا تعزیہ۔ اُردو صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عاشورے کے دن پو پھٹنے کے وقت تعزیے نکلے۔ رانگے کا تعزیہ، جَو کا تعزیہ، موم کا تعزیہ، کھیلوں کا تعزیہ۔ (فسانۂ آزاد)

رانوں پر ہاتھ دے دے مارنا:۔ (لازم) افسوس کرنا، ہاتھ ملنا۔

یاد میں اس کی ساق سیمیں کی
دے دے ماروں ہوں ہاتھ رانوں پر میر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اب ان معنوں میں "زانو پر ہاتھ مارنا" بولتے ہیں۔

رَانی: اِ۔ ہندو عورتوں کا معزز خطاب۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

رَانی: اِ۔ راجہ کی بیوی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بن بن، جنگل جنگل، کوہ و دامن گھومتا ہوا موہنا رانی کے راج میں پہونچا۔ (فسانۂ آزاد)

رانی خان کا سالا: (حقارتہً) رستم کا سالا، افلاطون کا بچہ۔ متکبر۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رانی روٹھے گی اپنا سہاگ لے گی کیا کسی کا بھاگ لے گی:۔ اس موقع پر بولتے ہیں جب یہ کہنا ہو کہ کسی کے روٹھ جانے کی کچھ پروا نہیں ہے۔ عورت کی نسبت مستعمل ہے۔ اُردو مثل۔

(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ عورات لکھنؤ اس مثل کو یوں بولتی ہیں۔ "راجا روٹھیں گے راج لیں گے، رانی روٹھیں گی سہاگ لیں گی۔"

رانی کو رانا پیارا کانی کو کانا پیارا:۔ یعنی ہر شخص کو اپنا ہم جنس پیارا ہوتا ہے۔ ہر ایک کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ بدصورت ہو۔ اُردو مثل۔ (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

رَانی گھن:۔ وہ خانگی لڑائی جو مدت تک گھر میں رہے۔ ہندی، مؤنث۔

درِ دولت پہ آپ جاؤں گی
وہیں رانی گھن اب مچاؤں گی منیر
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

راؤ:۔ ۱ راجہ کا بیٹا۔ ہندی، مذکر۔

بابل بساطیوں کے نگر کا تو راؤ ہے
نوشہ مرے کو آرسی مصحف کا چاؤ ہے — سودا دہلوی

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائو:۔ ۱ ایک سرکاری خطاب۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

رائو بہادر، رائے بہادر:۔ ایک خطاب جو سرکار کی طرف سے ہندوؤں کو عطا ہوتا ہے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہیں۔

راوت:۔ ۱ بہادر، سورما۔ ہندی، مذکر، متروک۔

ع کمر میں رکھتے ہیں تلوار راوت بیشتر سیدھی — آتش

راوت:۔ ۱ بھنگیوں کی ایک قوم جو دوسرے کا جھوٹا کھانا نہیں کھاتی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

راوٹی:۔ ۱ جھروکہ، کھڑکی۔ (عجائب اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راوٹی:۔ ۱ ایک قسم کا چھوٹا خیمہ، چھولداری۔ اردو، مؤنث، متروک۔

محلِ صرف:۔ اس دلبر سیم تن، گل رخ، غنچہ دہن نے ایسی زغند بھری کہ تڑ سے راوٹی کے اوٹ میں ہو رہی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کی جمع 'راوٹیاں' بھی مستعمل تھی۔ جیسے:۔ اردوئے معلی کا طور مقرر ہوا ہے جو بے کنڈلیاں راوٹیاں استادہ ہوئیں لشکر اترا۔

(طلسم ہوش ربا)

راوٹی:۔ ۱ چھپر پڑا ہوا بالاخانے پر بنا کوٹھا۔ اردو، مؤنث، متروک۔

محلِ صرف:۔ سپہر آرا جھپٹ کے کمرے میں ہو رہی۔ روح افزا تڑ سے وہیں بیٹھ گئی۔ حسن آرا نے زقند بھری تو راوٹی میں نگر بہار النساء نے بیڈھب آنکھیں لڑائیں مرزا ہمایوں فر نے بہت ہی جھک کر دور ہی سے آداب عرض کیا۔ (فسانۂ آزاد)

راؤ چاؤ:۔ اخلاص، لاڈ پیار، ناز نخرا، خوشی، دل لگی، چاہ۔ ہندی، مذکر۔

(فقرہ) اپنے خاوند سے سب راؤ چاؤ کرتے ہیں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راول:۔ ۱ راجہ، بادشاہ۔ ہندی۔

(ہندی اردو لغت)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راول:۔ ۱ سردار ۲ سپاہی ۳ (پنجاب) جوگی

(نور اللغات و ہندی اردو لغت)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راول:۔ ۱ بہادر، سورما۔ ہندی، مذکر۔

(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راولا۔ رولا:۔ جھگڑا، بے اصل فساد، شور غوغا۔ (نور اللغات و ہندی اردو لغت)

قولِ فیصل:۔ عورات لکھنؤ صرف 'رولا' بولتی ہیں۔ جیسے:۔ "میری کوئی خطا نہیں تھی دولھا بھائی نے بلاوجہ میرے اوپر رولا کیا۔"

راولا انا:۔ تازہ فساد کھڑا کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راولیا:۔ راول کی تصغیر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس کی صحت بہت مشتبہ ہے۔ 'راول' اسم ہے بمعنی بہادر، سورما۔ 'راولیا' صفت ہے ایسا شخص جس میں سورما کی شان ہو نہ کہ راول کی تصغیر۔ ملاحظہ ہو فیلن پلیٹس بھی یہی کہتا ہے۔

(فرہنگ اثر)

لیکن اہلِ لکھنؤ کسی بھی معنی میں نہیں بولتے۔

راون:۔ لنکا کے ایک راجہ کا نام جو سیتا جی کو اٹھا لے گیا تھا۔ اردو، مذکر، رائج۔

آتشِ عشق نے راون کو جلا کر مارا
گرچہ لنکا سا تھا اس دیو کا گھر پانی میں — میر

راون کی سینا:۔ ۱ راجہ راون کی سیاہ خام اور سیاہ پوش فوج ۲ کالے کلوٹے لڑکوں کی جماعت۔

(لغت دہلی)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

راوی:۔ ۱ روایت کرنے والا، بیان کرنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ راوی کہتا ہے کہ جب لقا ہزار شکل سے بھاگا تھا۔ زلزلۂ قاف، ثانی سلیمان، حمزہ صاحب قراں ...... نے لشکر ظفر پیکر...... لقائے بے بقا کے ہمراہ روانہ فرمائے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل:۔ 'راوی' علم حدیث کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو کسی معصوم سے نسبت دیتے ہوئے کوئی بات بیان کرے۔

راوی:۔ ۱ پنجاب کے پانچ دریاؤں میں سے ایک دریا کا نام۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

راوی چین لکھتا ہے۔ راوی چین ہی چین لکھتا ہے:۔ بہت آرام سے گزر رہی ہے، بڑے مزے میں زندگی گزر رہی ہے، کوئی تکلیف و پریشانی نہیں ہے۔ اردو فقرہ،

غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ پہلی صورت زیادہ مستعمل ہے۔

راہ: ۳ قاعدہ، قانون ۴ پردۂ موسیقی کا مقام۔ ۵ نوبت ۶ مرتبہ۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی بھی معنی میں اُردو میں مستعمل نہیں۔

راہ: ۵ انتظار۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

للہ قدم شرم کے کوچے سے نکالو
بازار میں ہم دیکھتے ہیں راہ تمھاری — امانت

راہ: ۶ روش، راستہ، سڑک، مسلک۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہے یہی مسلک تسلیم و رضا
ہیں اسی راہ پہ سب اہل صفا — مرزا رسوا

محل صرف۔ عمرو کے کہنے سے عیار علیحدہ ہوئے مہتر قراں کسی طرف، برق زنگی ایک جانب، ضرغام کسی طرف، جانسوز کسی راہ، سب الگ الگ چلے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راہ: ۷ ڈھب، غرض، مطلب، سبیل۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

اس راہ سے ہے یہ دلِ محزوں کا تقاضا
یاں گھر میں کہیں چھپ رہوں پہلے سے میں دیکھا — اوج لکھنوی

راہ: ۸ ربط، رسائی، میل جول، دوستی، آشنائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل کو چاہ ذقن کی چاہ نہ تھی
کسی یوسف لقا سے راہ نہ تھی — شوق

راہ: ۹ خبر، آگاہی، واقفیت۔

یہ حکایت جو کبھی ہم نے تو وہ غیرت ماہ
ایک ہشیار تھا سمجھا کہ یہ کچھ اور ہے راہ — امیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

راہ: ۱۰ طریقہ، ڈھنگ، انداز۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پیش آئے کبھی تو محبت کی راہ سے
شکوے کرے نگاہ بھی مل کر نگاہ سے — جلال

قول فیصل۔ اس کی جمع "راہیں" بھی مستعمل ہے جیسے۔
"بیوی برا نو یا بھلا تھیں وہ راہیں ہی نہیں معلوم کہ میاں قابو میں آجائیں۔" (فسانۂ آزاد)

راہ: ۱۱ تدبیر۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل میں گزر کرو مری آنکھوں میں گھر کرو
دو ایک راہیں اور بھی ہیں رسم و راہ کی — جلال

راہ: ۱۲ راگ، جیسے گیت کی۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

راہ: ۱۳ سلسلہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پھر ملاقات کا بھی تو کوئی ٹھہرے گا طریق
راہ تو نکلے کہیں اس سے شناسائی کی — رند

راہ: ۱۴ (کنایۃً) حیلہ، بہانہ۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

دیکھ لیا تجھ کو اسی راہ سے
نامہ بروں کا تو بھلا ہوگیا — رشک

راہ: ۱۵ ("سے" کے ساتھ) راستہ، ذریعہ، وسیلہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قراں نے غبار بے ہوشی کا مشعل پر ڈال کے ببران کے منھ پر لگا دی اس نے اپنا منھ ہٹایا مگر دھواں ناک کی راہ سے دماغ میں پہنچ گیا ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

راہ اُلٹی ہونا۔ سیدھا راستہ چلتے چلتے پیچھے کی طرف مُڑ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کج ادائی سے ہے اُلٹی ترے رخسار کی راہ — آتش

راہِ آہن: ریلوے، ریل کی پٹری۔ (فرہنگ فارسی جدید)

راہب: ۱ نصاریٰ کا پادری، قوم نصاریٰ کا پارسا اور پرہیزگار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

راہب: ۲ تارکُ الدنیا۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اُردو داں طبقہ ان معنی میں نہیں بولتا۔

راہ باٹ: رستہ۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

جو اور بوم ہو سو مادہ یہ لگے وہ نر
جو راہ باٹ میں آتا ہے صبح و شام نظر — سودا

راہ باریک ہونا۔ راہ تنگ ہونا، گلی تنگ ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سر سے پاؤں تک نظر کیونکر کمر سے بچ کے جائے
راہ ہے باریک آخر یہ کدھر سے بچ کے جائے — شوق قدوائی

راہ بتانا: ۱ (متعدی) رستے کا پتا دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چشم غزالیں سرمہ آگیں سرمستان خمخانہ عشق کے لیے مے خانہ تھیں دیدارِ بے خودی کی راہ بتاتی تھیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راہ بتانا: ۲ ہدایت کرنا، رہنمائی کرنا، تدبیر بتانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع نجات کی ہمیں راہیں بتا کے دم نکلا — شرف

راہ بتانا: ۳ رخصت کرنا، ٹالنا، اپنے سامنے سے ہٹانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "راہ بتا دینا" زیادہ رائج ہے۔

کون سنتا ہے تری جوشِ جنوں میں ناصح
خضر بھی آئیں تو ہم راہ بتا دیتے ہیں — صبا

راہ بتانا: ۴ نکال دینا، موقوف

کر دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ بتانا ۔ف۔ فریب دینا، دھوکا دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "راہ بتا دینا" زیادہ رائج ہے۔

سبزہ رنگان جہاں جیلے ہیں آفت کے
حضرتِ خضر کو بھی راہ بتا دیتے ہیں
— قلق

صاحب نور اللغات "دریائے زبانِ اُردو" نے ان معنی کی مثال میں یہ شعر درج کیا ہے ؎

تونے آوارہ کیا خضرؑ کو بصحرا صحرا
نوحؑ کو راہ بتا کر لبِ دریا مارا
— برق

صاحب فرہنگ اثر کہتے ہیں۔ "تونے" کی ضمیر بظاہر خدا کی طرف پھرتی ہے۔ نعوذ باللہ خدا اور نبی نوحؑ کو گمراہ کرے اور فریب دے۔ استغفر اللہ! راہ بتانا، ہدایت و رہنمائی کرنا ہے۔ ممکن ہے کہ "تو" کا اشارہ عشق کی طرف ہو ع نکہتِ گل نے بتائی مجھے گلزار کی راہ — آتش"

راہ بتانا ۔ف۔ کسی بات کا ڈھنگ سکھانا، طریقہ بتانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں "راہ بتلانا" بھی ہے جو غیر فصیح ہے ؎

قیس و فرہاد کو بتلاؤں گا کچھ عشق کی راہ
اب کی گر سیر طرفِ دشت و جبل جاؤں گا
— ذوق

راہبر ۔ف۔ راستہ دکھانے والا، ہدایت کرنے والا، رہنما، سردار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں
— غالب

راہبری ۔ف۔ رہنمائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا راہبری مونسِ خضرؑ کی صورت
بند آنکھ ہوئی تھی کہ کٹی راہ عدم کی
— امیر

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں "رہبری" اور "رہنمائی" زیادہ بولتے ہیں۔

راہ بند کرنا ۔ف۔ راستہ روکنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ راہ بند کر دی ہے ہر جگہ چوکی بٹھا دی ہے کہ پکار ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راہ بند ہونا ۔ف۔ راستہ رُکا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اس کوچے میں جاتے ہی قضا آئی ہماری
جنت میں بھی یارب نہ ہوئی راہ قضا بند
— داغ

راہ بھٹکنا ۔ف۔ راستہ بھول جانا، راستہ بہک جانا، ایک راہ بھول کے دوسری راہ چلا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کیفیں سے صاحب قران نے تمام کیفیت بیان کی اور صاف کہا کہ فلاں باغ میں میرا ناموس ہے دخترِ عدیل میں اسی کے مقابلے کے واسطے چلا تھا راہ بھٹک کر اس طرف چلا آیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

(ایضاً) دُلہن۔ دن کو سپنے کا حال کہنے سے مسافر راہ بھٹک جاتے ہیں۔ (رکاتبی از رستار)

راہ بھلانا ۔ف۔ گمراہ کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ بھولنا ۔ف۔ راہ گم کرنا، رستہ فراموش کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہارا خیال محال بیکار ہے دشمن ان کے کسی بلا میں پھنسے یا راہ بھولے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "راہ بھول جانا" زیادہ رائج ہے۔

کعبے میں جاکے بھول گیا راہ دیر کی
ایمان بچ گیا مرے مولانے خیر کی
— (امراؤ جان ادا)

راہ بھولنا ۔ف۔ (کنایۃً) اتفاقاً بہت دن کے بعد کہیں چلا جانا یا چلا آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی دن تو ہوئے یوسف لقا تازہ دماغ اپنا
کبھی تو راہ ادھر بھی تیری بوئے پیرہن بھولے
— آتش

راہ پانا ۔ف۔ گنجائش پانا، موقع پانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

راہ پائے ترے کوچے میں جو وہ آنے کی
نہ رکھے بادِ صبا پاؤں گلستاں میں کبھی
— ناسخ

راہ پر آنا ۔ف۔ (لازم) سیدھے راستے پر آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ آئے راہ پہ وہ عجز بے شمار کیا
شبِ وصال بھی میں نے انتظار کیا
— لا علم

راہ پر آنا ۔ف۔ (کنایۃً) کہنا ماننا، مرضی پر چلنا، نیک بننا، مانوس ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آہی جاتا وہ راہ پر غالبؔ
کوئی دن اور بھی جیے ہوتے
— غالب

راہ پر آنا ۔ف۔ گمراہ کا راہِ راست پر آنا، بد افعال کا نیک کردار ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کہیں ایسے بگڑے سنورتے بھی دیکھے
نہ آئیں گے وہ راہ پر دیکھ لینا
— داغ

راہ پر لانا ۔ف۔ راہِ راست بتلانا، رہنمائی کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اوّل سے حُسن عشق کو لایا ہے راہ پر
عاشق بچگور و زِ ازل سے ہے راہ پر
— آتش

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے "اپنے ڈھب کا بنانا":

تیرے کہنے سے سرِ راہ بھی چل بیٹھیں گے
ہم نشیں پہلے اسے راہ پہ تو لا تو سہی — معروف

راہ پر لگا لانا:۔ (متعدی) اپنے موافق بنا لینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

راہ پر ان کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں
اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں — داغ

قولِ فیصل:۔ اب ان معنی میں "راستے پر لگا لینا" زیادہ بولتے ہیں۔

راہ پر لگانا:۔ (۱) رہنمائی کرنا، راستے پر ڈالنا، ڈھرے پر لگانا، سکھانا۔ اردو صرف، فصیح و رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم تو ان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی ہیں، جس راہ پر لگا دیں گے اسی پر چلتے چلے جائیں گے۔

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر "راستے پر لگانا" بھی بولتے ہیں جو رائج و فصیح ہے جیسے: "ہمیں مولوی صاحب پر پورا پورا اعتماد ہے کہ وہ لڑکے کو کسی غلط راستے پر نہیں لگائیں گے۔"

راہ پر لگانا:۔ (۲) (کنایۃً) موافق کرنا، سیدھا کرنا، راضی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

راہ پر حضرتِ زاہد کو لگا ہی لائے
سچ تو یہ ہے کہ مے آشام بڑے پہنچے ہیں — داغ

راہ پر لے آنا:۔ راہِ راست بتانا، رہنمائی کرنا، نیک بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہمیں امید نہیں تھی کہ لڑکا سنبھل جائے گا مگر مولوی صاحب اسے دو ہی مہینے میں پڑھا کے راہ پہ لے آئے۔

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم "اپنے ڈھب کا بنانا" بھی ہے

آخر کار اس پری کو راہ پر لے آئیں گے
عشق اپنا خضر ہو گیا غم، جو غولِ اغوا ہیں — جگر

راہ پر ہونا:۔ راستے پر ہونا، کسی کے طریقے پر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بر نظمیوں کی راہ پہ تھا پائے انتظام
دنیا کے دستِ نحس میں تھی دین کی زمام — جوش

راہ پوچھنا:۔ کسی سے راستے کا پتہ دریافت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع پوچھتا پھرتا ہوں ایک ایک سے تاتار کی راہ — آتش

راہ پھرنا:۔ راستے کا مڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کروں گا بت کی زیارت بھی اب تو حج کو چلوں
حرم سے دیر کی جانب بھی راہ پھرتی ہے — امیر

قولِ فیصل:۔ اب زیادہ تر زبانوں پر بجائے "راہ" کے "راستہ"، اور "راستہ" ہے اور وہ بھی "مڑنا" کے ساتھ۔ جیسے: "شہدرے تک جب پہونچو گے تو وہیں سے نرود پتورا کی طرف راستہ مڑا ہے۔"

راہ پیدا کرنا:۔ (متعدی) تعلقات بڑھانا، ربط و ضبط پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صلایہ صید گاہِ عشق میں آتی ہے بزرگوں سے
نشانہ تیر کا ہو راہ کر قربت اک سے پیدا — آتش

راہ پیدا ہونا:۔ (لازم) جگہ حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یار کے دل میں کہاں سے راہ پیدا ہو سکے
آہ میں تیری ہے عالم گردنِ مغرور کا — آتش

راہ پیما:۔ راہ رو۔ فارسی، صفت۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں "راہرو" اور "رہرو" ہی مستعمل ہے۔

راہ تکنا:۔ (لازم) انتظار کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

شہِ دیں دیکھتے ہیں شوقِ حرم میں یوں سوئے میداں
کہ جیسے کوئی آنے کی کسی کے راہ تکتا ہے — انیس

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر "راہ دیکھنا" فصیح ہے۔

راہ جاتے:۔ راستہ چلتے وقت۔ اردو صرف، متروک۔

تجھ سے دو چار ہوگا جو کوئی راہ جاتے
پھر عمر چاہیے ہوگی اس کو بحال آتے — میر

راہ جاری ہونا:۔ راستے پر آمد و رفت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس مو کمر کی یاد میں رہتے ہم اس قدر
جاری ہمارے عہد میں راہِ عدم نہیں — شور

راہ جانا:۔ راستہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوچے قاتل کو چلیں ہم تو عدم کو پہونچیں
راہ جاتی ہے ادھر ہو کے ہمارے گھر کو — امیر

راہ خیبی:۔ توشۂ عاقبت، وہ مٹھائی جو برہمن کو مُردے کی نجات کے واسطے دی جاتی ہے۔ ہندی، مؤنث، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راہ چلتا:۔ راہگیر، راہرو، وہ شخص جس سے کچھ شناسائی اور تعارف نہ ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دیکھو چپ رہو راہ چلتے سب باتیں سنتے ہیں۔ تم بہتابی پر، ہم یہاں بے قفل بجانے کا کون موقع ہے بھلا۔ (فسانۂ آزاد)

خدا جانے کہا کس کو ستم گر راہ چلتوں نے
خفا کیوں ہو کوئی بازار کی گالی بھی گالی ہے — داغ دہلوی

قولِ فیصل:۔ اس کی جمع "راہ چلتوں" بھی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ اے واہ بوا زعفران۔ اب تو راہ چلتوں کو بھی میاں بنانے لگیں۔ ذری پہچانو تو یہ ہیں کون۔

(فسانۂ آزاد)

راہ چلتوں سے لڑنا:۔ خواہ مخواہ ہر شخص سے لڑنا، بے سبب لڑنا، دہلی میں اس جگہ

رکھتا نہیں طریقِ وفا میں کبھی قدم
ہم کچھ نہ سمجھے راہ روش اپنے یار کی　　میر

راہ روکنا:۔ (لازم) راستہ بند کرنا، مزاحم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کسی مسافر کی راہ روکنا قزاقوں کا کام ہے۔

راہ رویّہ:۔ انداز، طریقہ۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ لوگوں کا راہ رویّہ بول چال پسند نہ تھی۔

(امراؤ جان ادا)

راہ ریت:۔ (یائے معروف) انداز۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان، متروک۔

صورت اچھی تھی بات چیت اچھی
ملنے جلنے کی راہ ریت اچھی　　منیر

راہ ریت:۔ رسم و رواج، میل جول۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

راہزن:۔ قزاق، لٹیرا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کچھ نہیں غم ہے بہت بھاری جو اسبابِ سفر
کوئی تو رستے میں ہم کو راہزن مل جائے گا　　اسیر

راہزنی:۔ لوٹنا، گمراہ کرنا، ڈاکا۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں "رہزنی" (بحذفِ الف) زیادہ بولتے ہیں جیسے "بارہ بنکی کے راستے میں رہزنی کے واقعات اکثر پیش آتے رہتے ہیں"۔

راہ سجھانا:۔ (متعدی) تدبیر بتانا، راہ دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نمودِ خط نے سجھائی ہے راہ روپوشی
وفورِ حسن اسے بے حجاب رکھتا تھا　　رشک

راہ سوجھنا:۔ (لازم) تدبیر سمجھ میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کیا سوجھے اندھیرے میں ترقی کی راہ　　راسخ

راہ سے:۔ رسم و رواج کے مطابق، سیدھی طرح، قاعدے سے۔ اردو صرف، متروک۔

ڈھونڈھ اس کو لیکن اے دل راہ سے
بے طریقہ جستجو اچھی نہیں　　صبا

راہ سے:۔ راستے سے، ذریعے سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خوجی ... کسی بہانے اٹھے اور اٹھ کر کھپریل کے پچھواڑے ایک موکھے کی راہ سے سٹ گنا کیے۔　　(فسانۂ آزاد)

راہ سے:۔ خیال سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ صنوبر جب قریب کمند کے پہونچی دل اس کا دھڑکنے لگا اور حفظِ ماتقدم کی راہ سے پکار کر اس نے کہا اے عیار میں نے تجھے پہچانا۔

(طلسم ہوش ربا)

راہ سے بے راہ ہونا:۔ (لازم) نیکی کا راستہ چھوڑ کے برائی کا راستہ اختیار کرنا، اپنی اچھی وضع کو بری وضع سے بدل لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کھتریوں کا یستھوں میں ابھی بارہ برس کی کنواری بیٹھی ہیں کیا مجال کہ ذرا راہ سے بے راہ ہوں۔

(کامنی از سرشار)

راہ سے جا لگنا:۔ ٹھکانے سے جا لگنا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ سے چلنا:۔ وضع داری کی زندگی بسر کرنا، مناسب برتاؤ کرنا۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ سیدھی لگی ہے:۔ راستے میں پھیر نہیں ہے بالکل سیدھا چلا گیا ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جانا اگر حرم کو ہے منظور اے امیر
تو اے کدے سے راہ ہے سیدھی لگی ہوئی　　امیر مینائی

راہ سیدھی لینا:۔ ایسے راستے کو اختیار کرنا جس میں پھیر نہ ہو بالکل سیدھا منزل پر پہونچاتا ہو۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

الٰہی راہ سیدھی اک تری الفت کی لیتا ہے
کوئی دوزخ کی لیتا ہو کوئی جنت کی لیتا ہو　　داغ

قولِ فیصل:۔ اصل محاورہ "سیدھی راہ لینا" ہے۔

راہ سے گزر کرنا:۔ کسی طرف سے آنا یا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گزرتی ہے شمیمِ زلفِ یار اس راہ سے اکثر
نہ ہوگی روزنِ دیوار کی بو نافِ آہو میں　　ناسخ

راہ صاف کرنا:۔ (متعدی) راستے کو خس و خاشاک سے پاک کرنا، راستہ صاف کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غل تھا کہ صاف کرتے چلو آگے راہ کو
سمجھے نہ تازیانہ کسی برگ کاہ کو　　عشق

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم "راہ صاف ہونا" بھی ہے۔ وہ بھی فصیح ہے۔

راہ طے کرنا:۔ راستے پر چل کے مسافت طے کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تین شبانہ روز راہ طے کی اور کوئی جائے سکونت و آسائش نظر نہ آئی۔ تیسرے روز ایک سوادِ شہر دکھائی دیا۔ شہزادہ افتاں و خیزاں وہاں پہونچا۔　　(طلسم ہوش ربا)

راہِ عدم دکھانا:۔ مار ڈالنا، ملکِ عدم میں پہونچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حسینہ نے... افراسیاب (کے) گلے میں باہیں ڈال کر بہ ناز و تبختر کہا کہ اب دیر نہ فرمائیے

اس موذی کو راہ عدم دکھائیے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راہ غلط کرنا۔ بھٹک کے غلط راستے پر چلے جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع کی غلط راہ عدم کیا باعث — شعور

راہ فرار لینا۔ بھاگ کھڑے ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قبائے تنگ بدن پر سنوار لی سب نے
قرار چھوڑ کے راہ فرار لی سب نے — اوج

راہ قطع کرنا۔ (متعدی) راستے کو طے کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایک مسافر کٹھن منزلوں کو طے کرتا ہوا، دُشوار گزار راہوں کو قطع کرتا ہوا پیادہ چلا جاتا تھا۔

راہ قطع ہونا۔ (لازم) راستہ تمام ہونا، مسافت ختم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

راہ کا پھیر:۔ راہ کی کجی، راستے کا پھیر۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دیر میں کعبے گیا میں خانقہ سے اب کی بار
راہ سے مے خانے کی اس راہ میں کچھ پھیر تھا — اسیر

قولِ فیصل:۔ اس معنی میں "راہ کا چکر" بھی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

راہ کا پیچ:۔ راہ کی کجی، راہ کا چکر۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آئے گا پیچ میں ہے خواہشِ رفعت جس کو
دیتے ہیں سخت اذیت رہِ کہسار کے پیچ — ناسخ

راہ کاٹ جانا:۔ عورت کا سامنے سے گزر جانا، جو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

الٰہی خیر ہو ہم رہ رَوؤں کی
زنِ دُنیا گئی راہِ سفر کاٹ — شاد لکھنوی

قولِ فیصل:۔ اس کا فاعل عورت ہے۔ یہ فعل ہمیشہ اپنے فاعل کے ساتھ آتا ہے۔ جیسا کہ شعر میں عورت کی جگہ "زن" استعمال کیا گیا ہے۔

راہ کاٹنا[1]۔ (متعدی) راستہ کترا کے چلنا، راستہ بدلنا، ایک راستے کو چھوڑ کے دوسرے راستے پر ہو لینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ عمرو بھی پھرتا ہوا لشکر میں عیاری کرنے کے قریب اُس کے لشکر کے آیا اور سقّوں کو پانی چھڑکتا دیکھ کر راہ کاٹ کر اور طرف چلا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ مجازی معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

کوئے قاتل میں ملا جادۂ شمشیر مجھے
کاٹ کر راہ کدھر لے گئی تقدیر مجھے — اسیر

راہ کاٹنا[2]۔ راستہ چلتے ہوئے آدمی کے سامنے سے بلّی یا سانپ وغیرہ کا اِدھر سے اُدھر نکل جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زُلف حائل ہے نگہ رخسارِ جاناں پر نہ ڈال
ہے شگون بد بڑا جب سانپ کاٹے راہ کو — آتش

قولِ فیصل:۔ سانپ یا بلّی کے اس فعل کو لوگ شگونِ بد خیال کرتے ہیں اور پھر اس وقت تک راستہ نہیں چلتے ہیں جب تک کوئی رہرو اس راستے سے نہ گزر جائے۔

راہ کاٹنا:۔[3] راہ چلتے کے آگے سے نکل جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہ کاٹنا:۔[4] مسافت طے کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سفر دور دراز ہے۔ سوتے جاگتے ٹھہرتے بھاگتے راہ کاٹیں۔ (فسانۂ آزاد)

راہ کترانا:۔ جس راستے پر چل رہے ہوں اس راستے کو چھوڑ کے دوسری راہ پر چلنے لگنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ مختلف صورتوں سے مستعمل ہے۔ مثلاً "راہ کترا کے آنا" جیسے:۔ "برق راہ کترا کر باورچی خانے کی طرف آیا۔" (طلسم ہوش رُبا)

"راہ کترا کے چلنا" جیسے:۔ "قِراں ... دُور سے سقّوں کو پانی چھڑکتے دیکھ کر ... راہ کترا کر چلا۔" (طلسم ہوش رُبا)

"راہ کترا کے نکلنا یا (تکمیل فعل کے لیے) نکل جانا"۔

(نکلنا) میرے گھر کی راہ کترا کر نکلتا ہے وہ ماہ
رہتی ہر فرقت کی شب باہر ہی باہر چاندنی — ناسخ

(نکل جانا) "برق راہ کترا کر لشکر سے نکل گیا۔" (طلسم ہوش رُبا)

راہ کٹنا:۔ (لازم) رستے کی مسافت طے ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا راہ بری موت نے کی خضرؑ کی صورت
بند آنکھ ہوئی تھی کہ کٹی راہ عدم کی — اسیر

قولِ فیصل:۔ اس محل پر "راستہ کٹنا" یا "کٹ جانا" زیادہ مستعمل ہے۔

ع راستہ کٹ گیا باتوں میں وہ تنہا ہو گیا — مؤلف

راہ کرنا[1]۔ (متعدی) ربط ضبط پیدا کرنا، موافقت پیدا کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تھی کج رَوی ضرور مگر ہائے بے بسی
تیری تلاش کے لیے دُشمن سے راہ کی — احسن

قولِ فیصل:۔ "عقیدت رکھنا" کے معنوں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

خدا کا سجدہ جو رکھتا ہے سنگ پر جائز
یہ اہلِ شرع بتوں سے بھی راہ کرتے ہیں — اسیر

راہ کرنا۔ ۲: رسائی پیدا کرنا، جگہ کرنا، گھر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اٹھا اٹھا کے جو پردہ نگاہ کرتے ہیں
ہمارے دل میں وہ در پردہ راہ کرتے ہیں — اسیر

راہ کرنا۔ ۳: ادائے قرض کی صورت نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ کرنا۔ ۴: تدبیر کرنا، کوئی صورت نکالنا۔ اردو صرف، متروک۔

رستے ہیں بند بھیڑ سی ہے بھیڑ ہر طرف
محشر میں اس کے ڈھونڈھنے کی راہ کیا کروں — شرف

قول فیصل:۔ اب اس جگہ "راہ (یا) راستہ نکالنا" بولتے ہیں۔

راہ کڑی ہونا:۔ راستے کا دشوار گزار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہنچتے ہیں سب اس منزل پر مر کر
عدم کی راہ بھی کتنی کڑی ہے — امیر

راہ کو جانا:۔ (متعدی) کسی طرف کو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

راہ عدم کو جاتے ہیں خاموش قافلے
بھر جرس ہر سر غبار اس سبیل کا — آتش

قول فیصل:۔ اب "کو" کی جگہ "کی طرف" زیادہ بولتے ہیں جو فصیح بھی ہے۔

راہ کو کاٹنا:۔ (متعدی) ایک راستے کو چھوڑ کے دوسرے راستے کو اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برق و شمشیر کی اچھی نہیں چالیں چلنیں
راہ کو کاٹتے جادے کو جلاتے نہ چلو — آتش

راہ کھلنا۔ ۲: بندش موقوف ہونا، پابندی اٹھ جانا، عائد کی ہوئی قید کا ختم کر دیا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شگاف چرخ سے اے آہ کیا ہوا حاصل
کہ اور راہ کھلی ہر بلا کے آنے کی — داغ

راہ کھلنا۔ ۳: راستے کی بندش اٹھ جانا، وہ راستہ جو کسی وجہ سے بند کر دیا گیا ہو اس کا کھول دیا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ نثر:۔ دل آرام نے افسوں پڑھ کر دستک دی راہ کھل گئی۔ (طلسم ہوش ربا)

راہ کھوٹی کرنا۔ ۱: (متعدی) چلنے میں دیر کرنا، راستے میں رکنا۔

راہ کھوٹی کیے عاشق کی چلے جاتے ہیں
سن تو لیتے وہ عدم کے سفری کا شکوہ — جلال

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کا مفہوم ہے "جانے یا چلنے میں دیر کرا دینا" نہ کہ جو مؤلف نور اللغات نے تحریر کیا ہے۔

راہ کھوٹی کرنا۔ ۲: ہوتے ہوئے کام کو روکنا، خلل انداز ہونا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) پرائی بیٹی کی کیوں راہ کھوٹی کرتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس صورت سے نہیں بولتے۔

راہ کھوٹی ہونا:۔ (لازم) منزل طے ہونے میں دیر لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھینچ لی ہے تو لگانے میں تامل نہ کرو
کھوٹی ہوتی ہے میاں آپ کی تلوار کی راہ — آتش

راہ کی بات:۔ (کنایۃً) قاعدے کی بات، ٹھکانے کی بات۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ اب زیادہ تر "قاعدے کی بات" بولتے ہیں یا "اچھی بات" کہتے ہیں۔ عورتیں اور عوام "ٹھکانے کی بات" بولتے ہیں۔

راہ کی روٹی:۔ وہ کھانا جو مسافر ساتھ لیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم "راستے کا کھانا" سے ادا کیا جاتا ہے۔

راہگر (یا) رہگرا۔ راہرو۔ فارسی، صفت۔ اردو میں بیشتر رہگرا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

"مجھے ان الفاظ کی تحقیق نہ ہو سکی، راہگیر کا شبہہ ہوا وہ علیحدہ درج ہے نہ معلوم ہوا کہ رہگرا ہمعنی راہرو کیا نکلا ہے۔" (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ "راہ گیر" یا "رہ گیر" بولتے ہیں۔

کوئی شامت زدہ رہ گیر ادھر آنکلا
گرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن — شبلی نعمانی

صاحب بہار عجم نے "رہ گرائی" انھیں معنوں میں درج کیا ہے جو اردو میں مستعمل نہیں۔

راہ گزار:۔ راستہ، سڑک۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ شعراء ضرورت شعری کے ماتحت استعمال کرتے تھے اب بالکل رائج نہیں۔

راہ گزر:۔ راستہ، گلی، سڑک۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اے مہدی دیں آپ گزرتے ہیں جدھر سے
مدت سے میں وہ راہ گزر ڈھونڈھ رہا ہوں — دلاور

قول فیصل:۔ پہلے مذکر بھی استعمال ہوتا تھا۔ مگر اب بالاتفاق مؤنث بولتے ہیں۔ چنانچہ رند نے اس کے مخفف "رہ گزر" کو مذکر کہا ہے۔

رونق افزا بام پر وہ بیشتر ہونے لگا
بند ہمارے بھیڑ کے اب رہ گزر ہونے لگا — رند لکھنوی

راہ گلی میں: راستے گلی میں، راستے میں۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہیں ہو راہ گلی میں سلام ہو جائے
ملازمت کو نہ رکھیے مکان پر موقوف — سحر

قولِ فیصل:۔ اب 'راہ گلی' کی جگہ 'راستے گلی' بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

راہ گم کرنا:۔ راستہ بھول جانا، رستہ بھٹک جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کسی کے گھر کی کبوتر نے راہ گم کی ہے
اِدھر اُدھر کئی دن سے تباہ دیکھتے ہیں — جلال

راہ گیر (یا) رہ گیر:۔ رہرو، راستہ چلنے والا مسافر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سب امیر و فقیر روتے تھے
(راہ گیر) دیکھ کر راہ گیر روتے تھے — شوق (زہرِ عشق)

کوئی شامت زدہ رہ گیر اِدھر آ نکلا
رہگیر اگرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن — شبلی نعمانی

قولِ فیصل:۔ راہ گیر کی اُردو جمع (وں کے ساتھ) اپنے محل پر راہ گیروں بھی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ "وہ نازنین کھلکھلا کر ہنسی اور کہا۔ ملاقات اپنے گھر والوں سے کرو۔ کیا میرے خاوند نہیں ہے میں ایسے راہ گیروں سے بات نہیں کرتی۔" (طلسم ہوش رُبا)

راہ لگانا:۔ (متعدی) رہنمائی کرنا، کسی روش پر کسی کو ڈالنا۔ اُردو صرف، متروک۔

دل نے جس راہ لگایا میں اسی راہ چلا
وادیٔ عشق میں گمراہ کو رہبر سمجھا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں اب اہلِ لکھنؤ 'پر' کے اضافے کے ساتھ "راہ پر لگانا" (لگا دینا) کم اور "راستے پر لگانا" (لگا دینا) زیادہ بولتے ہیں۔

راہ لگنا:۔ (لازم) راستہ لینا۔ اُردو صرف، متروک۔

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں — انشاء

راہ لینا:۱ (لازم) راستہ پکڑنا، رخصت ہونا، روانہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ شُدبُد کی لی اور نہ منگل کی لی
نکل شہر سے راہ جنگل کی لی — میر حسن (سحر البیان)

راہ لینا:۲ (اپنا کے ساتھ) اپنا کام کرنا، صرف امر کے صیغے میں مستعمل ہے۔ "دیکھو اپنی اپنی راہ لو"۔ (فقرہ) چلو تم اپنی راہ لو کیوں اس معاملے میں دخل دیتے ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ جب امر کے صیغے میں مستعمل ہے تو بجائے 'راہ لینا' کے 'راہ لو' قائم کرنا چاہیے تھا۔ اور 'اپنا' کے ساتھ نہیں 'اپنی' کے ساتھ بولتے ہیں۔ اس لیے کہ 'راہ' مؤنث ہے۔

راہ مار:۔ راہزن۔ اُردو، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہ مارنا:۔۱ (متعدی) چلتے ہوئے کام میں رکاوٹ ڈالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہ مارنا:۔۲ رہزنی کرنا، راستے میں لوٹنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

فیل سے اپنے گھر اُتارتا ہے
دن دہاڑے تو راہ مارتا ہے — شوق

راہ مارنا:۔۳ تباہ کرنا، برباد کرنا۔ (فقرہ) جاہل رکھ کر تم نے بچوں کی راہ ماری۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ ماری:۔ رہزنی کرنا۔ اُردو، مؤنث۔ (سرمایۂ زبانِ اُردو)

قولِ فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

راہ مشکل ہونا:۔ راستہ دشوار گزار ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

انسان رکھتے سوچ سمجھ کر قدم جلال
مشکل بہت ہے کوچۂ شعر و سخن کی راہ — جلال

راہِ ملکِ عدم لینا:۔ مرجانا۔

اے جنوں ہم تو رہِ ملکِ عدم لیتے ہیں
سرِ تربت پہ نہ دستار ہماری رکھنا — شعور (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لُغت قائم کیا ہے 'راہ... الخ' اور مثال دی ہے 'رہ... الخ'۔ بہرحال اب اس صورت سے یعنی بہ ترکیب صرف نظماً ہی استعمال کرتے ہیں۔ زیادہ تر بتغیر ترکیب "ملکِ عدم کی راہ لینا" بولتے ہیں۔

راہ ملنا:۔۱ (متعدی) منزلِ مقصود نظر آنا، منزل ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع راہ ملتی ہی نہیں وحشت کے آواروں کو — سوز دہلوی

راہ ملنا:۔۲ راستہ ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دریا کا باندھ ٹوٹتے ہی پانی کو بہہ نکلنے کی راہ مل گئی۔

قولِ فیصل:۔ بیشتر نفی کے ساتھ مستعمل ہے جیسے:۔ "صرصر تلاشِ عمرو تھی۔ دریائے خون رواں سے تلاش کیا جب پار اتری، ایک مقام پر دیکھا کہ عمرو، دریا سے، چاہتا ہے کہ پار اُتروں لیکن راہ نہیں ملتی، بھٹکتا پھرتا ہے۔" (طلسم ہوش رُبا)
ان معنی میں 'راستہ ملنا' بھی بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔

راہ میں آنکھیں بچھانا:۔ (کنایۃً) کمال

تواضع کرنا، بڑی عقیدت سے پیش آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھیں بچھائیں ہم تو عدو کی بھی راہ میں
پر کیا کریں کہ تم ہو ہماری نگاہ میں　　داغ

راہ میں بچھ جانا: (کنایۃً) کمال عاجزی کرنا، خاکساری برتنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کام آیا ضعف ہی کوئے بُتِ دلخواہ میں
سایے کے ہمراہ گر کر بچھ گیا میں راہ میں　　امیر

راہ میں پھیر ہونا: راہ میں کجی ہونا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل: اب قلیل الاستعمال ہے۔

راہ میں رہ جانا: راستے میں چھوٹ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ساتھ تیرا چھوڑ دے گا راہ میں رہ جائے گا
اے مسافر جسم تیرا نقشِ پا سے کم نہیں　　ناسخ

راہ میں قدم مارنا: راستہ چلنا۔ اُردو صرف، متروک۔

مشکل وادیٔ دشوار ہو آسانِ شعور
یا علی کہہ کے جو اس راہ میں تو مارے قدم　　شعور لکھنوی

راہ میں کانٹے بچھانا: (کنایۃً) راستہ دشوار گزار کر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جا سکے گا کیا کوئی قاتل کی جولاں گاہ میں
سایۂ مژگاں بچھا دیتا ہے کانٹے راہ میں　　ناسخ

راہ میں لینا: منزلِ مقصود پر پہونچنے سے پہلے کسی کو جا لینا، کسی سے ملاقات کرنا، پیشوائی کرنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

راہ میں لیتا ہے تیرے تیر کو میرا جگر
پیشوائی نام اس کا ہے یہ استقبال ہے　　داغ

راہ میں ہونا: دورانِ سفر میں ہونا، راستے میں ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

شباب تک نہیں پہنچا ہے عالمِ طفلی
ہنوز حسنِ جوانیٔ یار راہ میں ہے　　آتش

راہِن: رہن رکھنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

راہ ناپنا: (متعدی۔ کنایۃً) کھڑے کھڑے آنا اور آتے ہی چلے جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: ابھی ابھی تو آئے ہو بیٹھو۔ کیا راہ ناپنے آئے تھے۔

قولِ فیصل: اب عوام اس محل پر راستہ ناپنا، اور رستہ ناپنا، زیادہ بولتے ہیں۔

راہِ نجات: بخشش کا ذریعہ، وسیلۂ نجات۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا بتائیں گے ہمیں راہِ نجات
ہیں یہ خود گم رو کوئے ظلمات　　مرزا رسوا

راہ نکالنا: ۱ (متعدی) راستہ نکالنا، سڑک نکالنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

راہ نکالنا: ۲ وسیلہ پیدا کرنا، حصولِ مقصد کا ذریعہ پیدا کرنا، تجویز سوچنا، صورت نکالنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

طریقِ اہلِ جہاں سے رُکے ہوئے ہیں ہم
نکالنی ہے الگ راہ کارواں سے ہمیں　　صبا

محلِ صرف: راہ تو وہ نکال ہے کہ ہم آپ کے لیے خضر ہو گئے۔　　(فسانۂ آزاد)

راہ نکالنا: ۳ رسائی حاصل کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رہتے نہیں ہو بن گئے میر اس گلی میں رات
کچھ راہ بھی نکالو سگ و پاسباں سے تم　　میر

راہ نکلنا: (لازم) وسیلہ پیدا ہونا، صورت نکلنا، سبیل نکلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ٹھہرے گا طریق
راہ تو نکلے کہیں اس سے شناسائی کی　　رند

راہ نُما۔ رَہنُما: ہادی، رہبر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

(راہ نما) ع
دُنیا کو ایک راہ نما کی تلاش ہے　　آلِ رضا

(رہنما) ع
خانۂ کعبہ میں دیں کا رہنما پیدا ہوا　　لا اعلم

راہ نُمائی۔ رَہنُمائی: ہدایت، رہبری، راستہ دکھانا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: پروردگارِ عالم نے رسولِ ختمی مرتبت کو قیامت تک کے لیے عالم کی رہنمائی کے واسطے بھیجا تھا۔

راہ نَوَرد۔ رہ نَوَرد: ۱ تیز رفتار گھوڑا۔ ۲ قاصد۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ نَوَرد۔ رَہ نَوَرد: ۳ پیدل چلنے والا مسافر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: راستے کی تکلیفیں، مسافرت کی سختیاں اُس رہ نورد سے پوچھیے جو حق پرستی کی راہ میں گامزن ہو۔

قولِ فیصل: 'راہ نورد' صرف ضرورتاً مستعمل ہے۔ ورنہ 'رہ نورد' زبانوں پر زیادہ ہے۔

راہ نَوَرد۔ رہ نَوَرد: ۴ تیز چلنے والا۔

ع سیاروں کی طرح سے ہیں قطبین رہ نورد　　اوج
(نور اللغات)

قولِ فیصل: ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

راہ نہ ہونا: گزر نہ ہونا، پہونچ نہ ہونا، رسائی

نہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع اگر منزل راحت کی تلاش اے اکبر
وہ جگہ ڈھونڈھ تمنا کی جہاں راہ نہ ہو　　اکبر الہ آبادی

راہ نہ ہونا ۔ ۲ چارہ نہ ہونا، تدبیر نہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا سب وقت اس گھڑی طریقے ہیں کیا
کہا کہ راہ نہیں کوئی بھاگنے کے سوا　　اوج

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں 'راستہ نہ ہونا' بھی ہے۔

راہو ۔ ۱ دیو، عفریت، جن، عفریت۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہو ۔ ۲ ایک ستارے کا نام جسے عربی میں 'ذنب' کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہو ۔ ۳ وہ منحوس ستارہ جو چاند یا سورج کو نگل جاتا ہے جسے گرہن کہتے ہیں، آٹھویں گرہ، یعنی سات سیاروں کے علاوہ ایک اور ستارہ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہو کیتو :۔ راہو کیتو، راس و ذنب، سر و دم، آٹھویں نویں گرہ۔ اردو، مذکر، علم نجوم جاننے والوں کی اصطلاح۔

راہوار، رَہوار : ۱ قدم باز گھوڑا، خوش رفتار گھوڑا، تیز رفتار گھوڑا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

پھرتا ہے پتلیوں کے اشاروں پہ راہوار
(راہوار) اس صف کے بیچ میں کبھی اس پرے کے پار　　انیس

ع سیماب تھے ہوا تھے چھلاوا تھے راہوار　　انیس

ہاتھوں سے چھوڑ دی تھی جو رہوار کی لگام
(رہوار) آنکھیں تھیں بند ہانپتا تھا اسپ تیز گام　　انیس

راہوار، رہوار : ۲ گھوڑا، فرس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

(راہوار) ع
یہ سُن کے راہوار پہ چڑھ کر وہ یل چلا　　انیس

(رہوار) ع
رہوار کو بڑھا کے شقی نے کیا جو وار　　انیس

راہوار اُٹھانا، رہوار اٹھانا : گھوڑے کو تیز چلانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ جان لو جب اُٹھائیں راہوار
اس پار سے فوج کے ہیں اس پار　　اختر (شاہ اودھ)

راہ وا کرنا : (متعدی) سبیل نکالنا، راہ نکالنا، صورت نکالنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جب تک دہاں زخم نہ پیدا کرے کوئی
مشکل کہ تجھ سے راہ سخن وا کرے کوئی　　غالب

قولِ فیصل:۔ اس طرح سے نظماً ہی کبھی کبھی استعمال کرتے ہیں ورنہ اس محل پر "راہ کھولنا" کم اور "راہ نکالنا" اور "راستہ نکالنا" زیادہ مستعمل ہے۔

راہ وا ہونا : (لازم) راہ کھلنا، راہ نکلنا، صورت پیدا ہونا، سبیل نکلنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چاک جگر سے جب رہِ پرسش نہ وا ہوئی
کیا فائدہ کہ جیب کو رُسوا کرے کوئی　　غالب

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر 'راہ کھلنا' کم اور 'راہ نکلنا' اور 'راستہ نکلنا' زیادہ بولتے ہیں۔

راہ و رسم :۔ میل جول، تعلقات، ربط و ضبط، صاحب سلامت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہماری ان سے بڑی اچھی راہ و رسم ہے تم جو کام کہو گے ہم کرا دیں گے۔

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر 'رسم و راہ' بھی بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔ صاحب نور اللغات نے ان معنی میں 'راہ و رسم' کے ساتھ 'راہ و ربط' بھی لکھا ہے اور اوّل کو مؤنث دوم کو مذکر بتایا ہے۔ لیکن یہ بھی تحریر کیا ہے کہ عورتیں دونوں کو مذکر بولتی ہیں۔

عرض مؤلف ہے کہ 'راہ و ربط'، تو لکھنؤ میں کوئی بولتا ہی نہیں۔ اور 'راہ و رسم'، کو خواہ عورت خواہ مرد دونوں ہی مؤنث بولتے ہیں۔

راہ و رسم ۔ ۲ طور طریقہ، رسم و رواج۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ بے چارے دیہات میں رہتی ہیں۔ قصباتی بولی، قصباتی راہ و رسم جانیں، ان کو یہاں کی چُہل سے کیا لگاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ واو عاطفہ کے ساتھ ترکیب غلط ہے اس لیے محتاط حضرات ان معنی میں صرف 'راہ رسم' بولتے ہیں۔

راہ و رسم اُٹھنا ۔ ۱ تعلقات ختم ہو جانا، میل جول نہ ہونا، ربط و ضبط باقی نہ رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب دونوں بھائیوں میں مقدمہ بازی کی نوبت آ گئی تو راہ و رسم اُٹھنا ہی کوئی تعجب کی بات نہیں۔

راہ و رسم اُٹھنا : ۲ رسم اُٹھ جانا، رواج ختم ہو جانا، چلن نہ رہنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت 'راہ رسم اُٹھ جانا'، زیادہ بولتے ہیں۔

ع دُنیا سے راہ و رسم محبت کی اُٹھ گئی　　لااعلم

راہ و رسم بڑھانا : تعلقات بڑھانا، میل جول بڑھانا، ربط ضبط زیادہ کرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم نے اگر اُن سے پہلے ہی راہ و رسم بڑھائی ہوتی تو آج وہ تمہاری سفارش سے انکار نہ کرتے۔

راہ و رسم پیدا کرنا۔ میل جول کرنا، صاحب سلامت کرنا، تعلقات پیدا کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان سے راہ و رسم پیدا کرو وہ بڑے کام کے آدمی ہیں۔ کہیں نہ کہیں تمھیں ضرور نوکر رکھا دیں گے۔

راہ و رسم کرنا۔ تعلقات پیدا کرنا، میل جول کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

قولِ فیصل:۔ بعض شعرا نے 'راہ و رسم کرنا' کہا ہے۔ یہ بھی اب متروک ہے۔

کی جس نے راہ و رسم محبت اسے مارا
پیغامِ قضا ہے ترا پیغامِ محبت — ذوق

راہ و رسم ہونا۔ میل جول ہونا، ربط ضبط ہونا، تعلقات ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہماری وکیل صاحب سے بڑی اچھی راہ و رسم ہے۔ اگر ہم اُن سے کہہ دیں گے تو وہ تمھارا کام کچھ لیے دیے بغیر ہی کر دیں گے۔

راہِ ہدایت۔ ہدایت کا راستہ۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

حسنِ عمل کے کیسے مرقعے دکھا دیے
کیا کیا چراغ راہِ ہدایت جلا دیے — آلِ رضا

راہ ہموار کرنا۔ (متعدی) راستہ برابر کرنا، سبیل نکالنا، کامیابی کی صورت نکالنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نااتفاقی ہونے کے بعد پہلے راہ ہموار کرلیتے جب میل کی صورت نکل آتی تو شادی کا پیغام دیتے۔

راہ ہموار ہونا۔ (لازم) راستہ برابر ہونا، سبیل نکل آنا، کامیابی کی صورت نکلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اگر وہاں ہماری راہ ہموار ہوگئی تو ہم تم کو بھی فوراً اپنے پاس بُلا لیں گے۔ کوئی نہ کوئی جگہ تمھارے لیے بھی نکل ہی آئے گی۔

راہ ہونا۔ ۱ (لازم) محبت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کو چاہ ذقن کی چاہ نہ تھی
کسی یوسف لقا سے راہ نہ تھی — شوق

راہ ہونا۔ ۲ صلح ہونا، معاملت ہونا، میل جول ہونا، سازش ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حافظ خدا ہے بلبلِ ناشاد کام کا
صیاد و باغباں میں تو اب راہ ہوگئی — اسیر

راہی۔ رہرو، راہ چلنے والا، مسافر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ابلیس اُدھر تھکا تو مرا دل اِدھر تھکا
دو ہاتھ چل کے رہزن و راہی میں رہ گئی — امیر

راہیِ مُلکِ عدم ہونا۔ مرجانا، سوئے عدم روانہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ شدید اور کل لشکر بیتابانہ شعر عاشقانہ پڑھتے روانہ ہوئے اور ہزاروں نشتر کھا کر راہیِ ملکِ عدم ہوئے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راہیں بتانا۔ تدبیروں سے آگاہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

راہیں وہی سب بتا گئے ہیں
پہلے ہی لکھا پڑھا گئے ہیں — عاشق

راہیں معلوم ہونا۔ طریقے معلوم ہونا، رسائی کے راستے معلوم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ماشاءاللہ سے جوان جہان ہو۔ نک سک سے دُرست.... جب ہم عورتوں کی آنکھ پڑتی ہے تو پھر مردوں کو کون کہے، اور تو بڑن ہے اگر راہیں معلوم ہوتیں تو اب تک کیا جانیں کہاں کی کہاں پہونچ گئی ہوتی۔ (سیر کہسار)

راہی ہو۔ اپنی راہ لو، چلتے رہو۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ اس محل پر عوام 'اپنا راستہ لو' بولتے ہیں۔

راہی ہونا۔ روانہ ہونا، رخصت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ شمیمہ نے جست کرکے پھر ایک دھپ لگائی اور نعرہ کیا کہ برق اور تیمر کا تاج، جو ہر بار افراسیاب سنگا کر پہنتا ہے، لے کر راہی ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رائتا۔ ایک قسم کی خوراک کا نام جو دہی میں اُبالے ہوئے کدو یا ککڑی، لوکی اور بیگن وغیرہ ڈال کے بناتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میرے ایک دوست وکیل صاحب کی بیوی بہت عمدہ رائتا بناتی ہیں۔ پلاؤ کے ساتھ کھانے سے لطف آجاتا ہے۔

رائتا بنانا، رائتا کرنا۔ (متعدی) بھُرتا کرنا، مار مار کر بُرا حال کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائٹ۔ (Right) صحیح، دُرست، ٹھیک، حق بجانب۔ انگریزی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رائٹر:۔ (Writer) لکھنے والا، تصنیف کرنے والا، کسی کہانی، افسانے یا ناول کا مصنف۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ آغا جانی کشمیری (مصنف کتاب 'سحر ہونے تک') فلمی دُنیا کے مشہور و معروف اسٹوری رائٹر ہیں۔

رَاجِح :۱ روپیہ جو ٹکسال میں بنایا گیا ہو۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات و بہار عجم)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رَاجِح :۲ رسمی، دستور کے موافق۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کم سے کم سات پشتوں سے میں ہی دیکھ رہا ہوں کہ ریاستوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ باپ کے بعد بڑے بیٹے ہی کو جانشینی ملتی ہے۔

رَاجِح :۳ رواں، جاری، عام، جو شے پھیلی ہوئی ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کسی محاورے یا لفظ کو رائج اسی وقت کہیں گے جب عوام و خواص سبھی اسے کثرت سے استعمال کرنے لگیں۔

رَائج الوقت :۔ (رکھنے کے لیے) مروجہ حال، جو فی زمانہ جاری ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ شاہزادے نے کہا پھر خرید و فروخت کی یہاں کیا صورت ہے؟ کہا سکۂ رائج الوقت ہمیں دو۔ (طلسم ہوش رُبا)

رائج کرنا :۔ (متعدی) رواج دینا، جاری کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کوئی طریقہ یا ایجاد کردہ شے رائج کرنے کے لیے اس کو عام شہرت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

رائج ہونا :۔ (لازم) جاری ہونا، رواج پانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ننگے سر گھومنے کا فیشن کچھ اس درجہ رائج ہو گیا ہے کہ اب ٹوپی پہن کے نکلنا معیوب سمجھا جانے لگا ہے۔

رائحہ :۔ خوشبو۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ڈاکٹر نے کل کیفیت ملاحظہ کر کے کہا کہ مفصل حال بتاؤ اور رائحۂ روح افزا بار بار سنگھائے جاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) فسانۂ آزاد کا ماحصل یہ ہے کہ اس کے گلہائے مضامین سے ... نشر رائحۂ اخلاق ہو اور ناظرین کے دماغ کو معطر کرے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اصل اس کی رائحۃ، (جمع روائح) ہے۔ اور لغوی معنی مطلق بُو کے ہیں لیکن مستعمل خوشبو ہی کے معنی میں مستعمل ہے۔

رَائِگاں :۔ بے قیمت، لاحاصل، مفت، ضائع، بے کار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

نعمتِ یوسف ہے یہ وقتِ عزیز
میرؔ اس کو رائگاں کھوتا ہے کیا — میرؔ

قولِ فیصل :۔ جانا، کرنا اور ہونا کے ساتھ مستعمل ہے۔

(جانا) ضعیفہ نے نواب سے کہا، تمہاری کوئی بات رائگاں نہ جائے۔ (دسیر کہسار)

(کرنا) ملے گر عمر یہ ہم کو گزاریں بادہ خواری میں
خضر کی طرح کیوں پھر پھر کے ہستی رائگاں کیجے — عارفؔ

(ہو جانا) "تمہاری ذرا سی لاپروائی سے میری ساری محنت رائگاں ہو گئی"۔

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "اصل میں 'راہ گاں' تھا۔ 'گاں' فائدہ معنی لیاقت کا دیتا ہے۔ یعنی ایسی بے وقعت چیز جو اس قابل ہے کہ سرِ راہ پڑی رہے"۔

رَائِفَل :۔ (Rifle) (بفتح اوّل و چہارم) ایک قسم کی بندوق۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

نکالی کمر سے جونہی رائفل
گیا دیکھتے ہی دل اس کا دہل (قرآن السعدین)

قولِ فیصل :۔ مذکر بھی زبانوں پر ہے۔

رَائل :۔ (Royal) شاہی، بہت عمدہ۔ انگریزی، صفت، رائج۔

رَائل فیملی :۔ (Royal Family) شاہی خاندان، دولت مند خاندان۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

رَائی :۔ ایک قسم کی سرسوں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ رائی، بنولے، سرسوں کے دانے مشعلہائے آتشیں پر جلنے لگے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رائی اُتارنا۔ رائی جلانا :۔ (متعدی) نظر اُتارنے کے لیے رائی کو سر سے اُتار کر جلانا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

رائی برابر :۔ بہت تھوڑا سا، بہت ذرا سا۔ اُردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

نہ باقی رہا ایک بھی مبتلا
جو رائی برابر بھی ایمان تھا — محسنؔ

رائی بھر ناتہ اور گاڑی بھر آشنائی :۔ تھوڑا رشتہ بھی بہت سی ملاقات پر فوق رکھتا ہے۔ اُردو مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائی سے پربت ہو جانا :۔ پربت، پہاڑ، نہایت چھوٹے سے بہت بڑا ہو جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائی کا پربت بن جانا :۔ بات کا بتنگڑ ہو جانا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ عوام لکھنؤ 'پربت' کی جگہ 'پہاڑ' بولتے ہیں۔

رائی کا پربت بنانا :۔ معمولی بات کو اہمیت

دینا۔ بات کا بتنگڑ بنانا۔ (زہر ہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ اب عوام لکھنؤ پربت کی جگہ "پہاڑ" بولتے ہیں۔

رائی کائی:۔ نہایت گلا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے، ریزہ ریزہ، چورا چورا۔ اُردو، صفت۔ دہلی کی زبان۔

نہ چھوڑ بخیۂ مژگاں تو دست طفل سرشک
ابھی زمین پہ گرے گا تو رائی کائی ہے — سودا دہلوی

قولِ فیصل:۔ عوراتِ لکھنؤ کسی چیز کے نہایت گل جانے کو "رائی سے کائی ہونا" بولتی ہیں جیسے:۔ "تم کہتی تھیں کہ مٹر کی دال اچھی نہیں ہے گلے گی نہیں۔ دیکھو میں نے ایسی گلائی کہ رائی سے کائی ہو گئی"۔

رائی کائی کرنا:۔ (متعدی) ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

رنگینی کی طبیعت جو ادھر کو آئی
تو کر دیا معروف کو رائی کائی — معروف دہلوی

قولِ فیصل:۔ عوراتِ لکھنؤ "رائی سے کائی" کرنا بولتی ہیں۔

رائی کائی ہو جانا یا ہونا:۔ نیست و نابود ہو جانا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

لگتے ہی اس سنگ دل سے رہ گیا دل ٹوٹ کر
رائی کائی ہو گیا پتھر پہ شیشہ چھوٹ کر — نکہت دہلوی

رائی کائی ہو جانا یا ہونا:۔ تتر بتر ہو جانا۔ (فقرہ) ایک ہی حملے میں دشمن کی فوج رائی کائی ہو گئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

رائی لون تیرے دیدوں (آنکھوں) میں:۔ جب کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا ہے تو نظر بد سے بچانے کے لیے عورتیں کہتی ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوراتِ لکھنؤ اس محل پر "دیدوں (یا آنکھوں) میں خاک" بولتی ہیں۔ جیسے:۔ "میری آنکھوں میں خاک حسینہ بیگم نے بڑی اچھی جوانی نکالی"۔

رائی لون چولھے میں ڈالنا:۔ نظرِ بد کے دفعیہ کے لیے عورتیں چولھے میں رائی لون ڈال دیتی ہیں۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

جو وصف کرتا ہوں محفل میں ان کی سج دھج کا
تو رائی لون وہ چولھے میں ڈال دیتے ہیں — شعور

قولِ فیصل:۔ اب عورتیں "لون" کی جگہ "نون" بھی بولتی ہیں۔

رائی لون کرنا:۔ نظرِ بد کے خوف سے رائی لون اتارنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

کالا دانہ ذرا اُتروا لو
رائی لون اس مجھ پہ کر ڈالو — شوق (زہرِ عشق)

قولِ فیصل:۔ عورتیں "لون" کی جگہ "نون" بھی بولتی ہیں۔

رَائے:۔ اعتقاد، بینائی دل۔ اس کی جمع آراء ہے۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رَائے:۔ تدبیر، تجویز، قیاس، مشورہ، خیال۔ عربی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

رائے انساں کی بدلتی ہی نہیں
بحث اس باب میں چلتی ہی نہیں — مرزا رسوا

محلِ صرف:۔ نواب صاحب کو اس بات کی بڑی فکر تھی کہ ایسا نہ ہو کوئی امر صاحب لوگوں کی رائے کے خلاف ہو۔ (سیر کہسار)

رَائے:۔ ہندو راجا، سردار۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَائے:۔ خطاب جو انگریزی گورنمنٹ کی طرف سے ہندو راجاؤں کو دیا جاتا تھا جیسے "رائے بہادر"۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ انگریزی حکومت کے ساتھ اس کا رواج بھی ختم ہو گیا۔

رائے آیاں:۔ صوبے کے دیوان کا ماتحت افسر جس کے سپرد شاہی آراضی ہوتی ہے۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائے بیل:۔ ایک قسم کے چنبیلی کے پھول اور اس کے درخت کا نام۔ ہندی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ع کہیں موتیا اور کہیں رائے بیل — اسمٰعیل میرٹھی

رائے پتھورا کی کیلی:۔ ٹس سے مس نہ ہونے والا، اپنی جگہ سے نہ ہلنے والا، کاہل۔ (اُردو تیخ) بوڑھا اپنی جگہ سے نہ کھسکا جہاں بیٹھا تھا وہیں رائے پتھورا کی کیلی ہو گیا۔ (زہر ہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائے پر چلنا:۔ کہے پر چلنا، مشورے پر عمل کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب یہ بتاؤ کہ دو چار روز ہماری رائے پر چلو گی یا نہیں۔ اگر ہمارا کہنا مانو تو خیر ورنہ بیکار ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رائے پر چھوڑنا:۔ کسی دوسرے کے مشورے یا خیال کا اپنے کو پابند کر لینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب تو میں نے شادی تمہاری ہی رائے پر چھوڑ دی۔ (فسانۂ آزاد)

رائے پلٹ دینا۔ (متعدی) رائے بدل دینا، خیال بدل دینا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ پہلے انھوں نے آج ہی چلنے کو کہا تھا لیکن بعد میں رائے پلٹ دی۔

قولِ فیصل:۔ اس محل پر رائے بدل دینا، رائج و فصیح ہے۔

رائے پلٹنا۔ (لازم) رائے بدل جانا، خیال بدلنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ صنعت کی رائے پلٹی اور اس نے حیرت سے کہا کہ اے ملکہ! افسوس ایسے ایسے ساحر مارے جائیں اور ہم شاہ سے پوچھنے پر بیٹھے رہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر رائے بدلنا (بدل جانا) رائج و فصیح ہے۔

رائے جامن:۔ ایک قسم کی بڑی جامن، پھلینڈا۔ ہندی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رائے دینا۔ (متعدی) صلاح دینا، مشورہ دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نواب صاحب کو ذرا ہوش تو آنے دو اور سب کو تھوڑا تھوڑا لکھاؤں گا۔ ذرا انصاف سے رائے دینا۔ (سیر کہسار)

رائے زن:۔ وہ شخص جس سے مشورہ لیں۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات و بہار عجم)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائے زنی:۔ کسی امر کی نسبت خیال ظاہر کرنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ مفصل حال بتایئے تو کچھ رائے زنی کا موقع ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رائے سے اتفاق کرنا۔ کسی خیال یا صلاح و مشورہ کی تائید کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ لاڈو نے بھی ان کی رائے سے اتفاق کیا اور کہا سرکار! ایسے تو ہوش اُڑ گئے۔ (سیر کہسار)

رائے سے اختلاف کرنا۔ کسی خیال یا صلاح و مشورہ کی مخالفت کرنا، کسی رائے سے اتفاق نہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بعض کی رائے تھی کہ دو تین جانب سے حملہ کیا جائے جس طرف روسی کم طاقت پائے جائیں اسی طرف کل فوج حملہ کر دے مگر آزاد پاشا نے اس رائے سے اختلاف کیا۔ (فسانۂ آزاد)

رائے قائم کرنا۔ سوچنا، طے کرنا، خیال کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب ان بزرگوار کو یہ فکر نہیں کہ دن تھوڑا ہے کوئی دو چار گھڑی اور شب کو سفر کرنا ہوگا اور مسٹر فریزر صاحب سے وعدہ قسمی ہوگیا ہے۔ لالہ مہاراج بلی لوے پھندے تیار ہیں۔ جو کچھ رائے قائم کرنا ہو قائم کرلیں۔ (سیر کہسار)

رائے قائم نہ کرسکنا۔ سمجھ میں نہ آنا، کوئی خیال یا صلاح و مشورہ نہ دے سکنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم نے ایک معتبر سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ اس نے دو دن تک غور کیا مگر کوئی رائے قائم نہ کرسکا۔ (فسانۂ آزاد)

رائے قرار پانا۔ تجویز طے پانا، صلاح ہونا، مشورہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تو اب یہ رائے قرار پائی کہ دو ونیر پاس پاس ہوں ایک پر آپ کھائیں اور ایک پر ہم لوگ۔ (سیر کہسار)

رائے لگانا۔ (متعدی) عقل دوڑانا، قیاس کرنا، خیال کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائے لینا۔ (لازم) صلاح لینا، مشورہ لینا، خیال معلوم کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چلو پہلے بیگم صاحب سے کہیں ان کی رائے لیں ان کو سمجھائیں۔ صلاح و مشورہ ہو بیاہ نہ ہوا ہنسی ٹھٹھا ہوگیا۔ (فسانۂ آزاد)

رائے ملانا۔ (متعدی) ہم رائے اور ہم مشورہ ہونا، شریک الرائے ہونا، اپنی اپنی تدبیروں کو باہم ملانا، رائے کا مطابق ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رائے مینائی چوڑیاں:۔ ایک قسم کی عمدہ چوڑیاں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائے میں آنا۔ سمجھ میں آنا۔ اُردو صرف، متروک۔

رخصت ہی کے ملنے کو سمجھے ہو عنایت
کیا رائے میں آیا یہ ارے حامل رایت (انیس)

محلِ صرف:۔ ہم میں کوئی مقابلہ فولاد سے نہیں کرسکتا اگر تمہاری رائے میں آئے تو آج رات کو بھاگ کر کہیں چھپ رہیں ورنہ سب مارے جائیں گے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رایات:۔ جمع رایت۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی استعمال کرتا ہے۔

رایت ءُ: نیزہ۔ (بہارِ عجم)
قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رایت ءُ: لشکر کا علم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہو مبارک تا صدی سالِ چترِ سلطنت
سایہ افگن سر پہ ہو رایت علم بردار کا — ناسخ

رائض:۔ (بفتحِ سوم) چابک سوار۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حبِ حُر کو ملا خلوت پر خونِ شہادت
جنت میں گیا رائضِ گلگونِ شہادت — انیس

رَبّ:۔ (بالفتح) پالنے والا، پروردگار، صاحب، آقا، خدا کا اسمِ صفت۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رب ہمارا عیب داں ہے یہ کراماً کاتبیں
رات دن تحریر کیا کرتے ہیں مہمل دوش پر — داغ

قولِ فیصل:۔ بالعموم تنہا مستعمل نہیں۔ ترکیب کے ساتھ یارب، ربُّ العالمین، ربُّ العزت، ربِ جلیل وغیرہ بولتے ہیں۔

رُبّ:۔ (بالضم) آم، انار، بہی اور انگور وغیرہ کا عرق پکا کے شکر ملا کے گاڑھا کر لیتے ہیں اور اس کو رُب کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔
مخلص سرور:۔ مختلف قسم کے مُربّے اور رُب ... اس کی خاص مرغوبات سے تھیں۔
(میرا پہلا گناہ وعزیز الرحمٰن)

رَبّا:۔ ایک قسم کا چھکڑا۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ دیہاتیوں کی زبان ہے۔

رِبا:۔ (بالکسر) (لغوی معنی بیشی، افزونی) سود۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَباب:۔ (بالفتح) ایک قسم کی سارنگی۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

لحن تیرے سر پہ کرتے ہیں مدام
لے رباب و مینا سے تا کیکڑی — سودا

قولِ فیصل:۔ بہارِ عجم میں بالفتح اور برہانِ قاطع میں بضمِ اول (بروزنِ غُراب) ہے لیکن اب عام طور سے بالفتح ہی بولتے ہیں۔ اب زیادہ تر "چنگ و رباب" کی ترکیب سے صرف نظماً ہی استعمال ہوتا ہے جیسے:۔ ع

نو رَج میں بجنے لگے چنگ و رباب نے و دف — تعشق

رُباب ءُ: سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی ازواج میں سے ایک زوجہ کا نام، مادرِ جنابِ علی اصغر۔ عربی، مؤنث، رائج۔

رِباط:۔ (بالکسر) مسافر خانہ، وہ مکان جو غرباء کے لیے وقف کر دیا جائے۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

دیکھ کر ایک رباط اچھا سا
اپنا اسباب لے کے جا اُترا (قران السعدین)

قولِ فیصل:۔ بعض مذکر کہتے ہیں۔ "آج کل مصر و شام میں رُباط (بالضم) کہتے ہیں"۔ (قاموس الاغلاط)

رُباعی:۔ وہ چار مصرعوں کی نظم جس کے پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا لازمی ہے۔ رُباعی کا وزن بحرِ ہزج مثمن سالم سے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے چوبیس اوزان ہیں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مصرعے ہیں رُباعی کے حدود اربع
ہر بیت پہ جنت کا طلبگار ہوں میں — مؤدب

قولِ فیصل:۔ رُباعی کا نام رُباعی اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کا وزن بحرِ ہزج کی ایک شاخ ہے اور بحرِ ہزج اشعارِ عرب میں مربع الاجزا ہے یعنی ایک شعر میں چار رکن ہوتے ہیں اور ہر رکن سالم ہوتا ہے۔ اس لیے عربوں کے خیال میں رُباعی کا ہر مصرع ایک بیت ہے اسی وجہ سے اس کو رُباعی اور چہار بیتی کہنے لگے لیکن متاخرین نے چار مصرعوں کو دو بیت فرض کیا اور رُباعی کو دوبیتی کہنے لگے۔

بعض کا خیال ہے کہ رُباعی، رُباع (یعنی چار چار) سے مشتق ہے چونکہ ہر رُباعی میں چار مصرعے ہوتے ہیں اس لیے اس کو چہار مصرعی اور دوبیتی کہا گیا۔ رُباعی کو ترانہ بھی کہتے ہیں۔ قواعد العروض میں خزانۂ عامرہ و میزان الافکار کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ سنہ ۲۵۵ھ میں سلطان یعقوب بن لیث صفار کا لڑکا عید کے دن غزنین میں جوز کو گویوں کی طرح کھیل رہا تھا۔ جوز کے لڑھکنے سے لڑکے کی زبان پر خوشی میں یہ مصرع آ گیا "غلطاں غلطاں ہمی رود تالب گو" یعقوب نے یہ مصرع فضلائے عہد کے سامنے پیش کیا انھوں نے بہت غور کے بعد اس مصرع کو بحرِ ہزج میں پایا۔ اور ابوالحسن رودکی نے اسی وقت اس پر تین مصرعے لگائے اور اس کا نام دوبیتی رکھا۔ رودکی کی یہ پہلی رُباعی مشہور اور مقبولِ خاص و عام ہوئی۔ زیادہ تر اسی پر اتفاق ہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ رودکی کے معاصر ابودلف عجلی اور بنت الکعب نے یعقوب کے لڑکے کے مصرع پر مصرع لگائے اور اس کا نام دوبیتی رکھا۔ واللہ اعلم۔

عروض سیفی اور صاحبِ مخزن العروض نے لکھا ہے رُباعی کے دس ہزار وزن نکل سکتے ہیں اور منشی سعد اللہ نے رسالہ میزان الافکار شرح معیار الاشعار میں بیاسی ہزار نو سو چوراسی وزن نکالے ہیں مگر جمہور کے نزدیک چوبیس ہی ہیں جو صرف بحرِ ہزج سے نکالے گئے ہیں۔ خواجہ حسن قطان خراسانی نے اُن کے دو شجرے بنائے ہیں ایک ہزج اخرم اور دوسرا ہزج اخرب۔ شجرۂ اخرم کے بارہ اوزان مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مفعولن فاعلن مفاعیلن فعولن

۲۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۳۔ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۴۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۵۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
۷۔ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸۔ مفعولن مفعولن مفعول فعول
۹۔ مفعولن مفعولن مفعول فعل
۱۰۔ مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۱۱۔ مفعولن مفعولن مفعولن فع
۱۲۔ مفعولن مفعول مفاعیل فعول

شجرۂ اخرب کے بارہ اوزان مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
۲۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
۳۔ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
۴۔ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۵۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
۶۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۷۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعول
۸۔ مفعول مفاعیلن مفعول فعل
۹۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
۱۰۔ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۱۱۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
۱۲۔ مفعول مفاعیلن مفعولن فع

اگر رُباعی ان چوبیس اوزان میں سے کسی وزن میں ہے تو صحیح ورنہ اُس کو قطعہ کہنا چاہیے۔ رُباعی کے چاروں مصرعوں کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہی وزن میں ہوں بلکہ چوبیس اوزان میں سے ہر مصرع الگ وزن میں ہو جب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

ماہرین فن شعر کہتے ہیں کہ رُباعی کی دوسری بیت میں کوئی نکتہ، لطیفہ یا ضرب المثل وغیرہ کا ذکر کرنا چاہیئے، ورا س کے علاوہ کچھ نہ کہا جائے اور دوسرا شعر پہلے شعر سے بلند تر ہو۔ چنانچہ جو رُباعیاں ان اوصاف سے متصف ہوتی ہیں، مقبول خاص و عام ہو جاتی ہیں۔ رُباعیوں کو شاعر کی نکتہ رسی، بذلہ سنجی، شوخیِ طبع، معانی آفرینی، حُسنِ کلام اور سلیقۂ انتظام کا آئینہ ہونا چاہیئے۔

رُباعیات:۔ رُباعی کی جمع۔ عربی، مذکّر، فصیح، رائج۔

رَبُّ الاَرباب:۔ تمام پرورش کرنے والوں کا پروردگار، خدا۔ عربی، مذکّر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَبُّ الاَکبر:۔ بہت بڑا پالنے والا، خدا، پروردگار۔ عربی، مذکّر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ امیر باتوقیر... دستِ دُعا اُٹھا کر دُعائے فتح وظفر درگاہِ ربّ الاکبر میں کرتے تھے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُبُّ السُّوس:۔ (بالضم) ملیٹھی سے بنی ہوئی ایک دوا، جو کھانسی وغیرہ میں مفید ہوتی ہے۔ عربی، مذکّر، اطبا کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ جب کھانسی زیادہ آئے تو ربّ السوس منہ میں رکھ کے چوسو فوراً رک جائے گی۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر زبانوں پر بالفتح ہے یعنی رَبّ سُوس

رَبُّ العَالَمِین:۔ تمام عالموں کا پالنے والا، خدا۔ عربی، صفت، مذکّر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع۔ السّلام اے سایہ ات خورشید رب العالمین ملا کاشی

رَبُّ العِزّت:۔ پروردگارِ عالم کی صفت، خدا۔ عربی، صفت، مذکّر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ شاہزادہ اسد بیدار ہوا وضو کر کے اطاعت ربُّ العزّت بجا لایا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رَبُّ العُلا:۔ خدائے تعالیٰ کی صفت، خدا۔ عربی، صفت، مذکّر، قلیل الاستعمال۔

قلم پھر شہادت کی اُنگلی اُٹھا
ہوا حرف زن یوں کہ رب العلا میر حسن (سحرالبیان)

رَبُّ النَّوع:۔ مخلوقات کی پرورش اور حفاظت کے واسطے جو فرشتے مقرر ہیں اُن میں سے ہر ایک کو ربُّ النّوع کہتے ہیں۔ عربی، مذکّر۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رَبَانا:۔ ایک قسم کی دف جس کو دفالی بجاتے ہیں۔ ہندی، مذکّر۔ (نورُاللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے رَبانا کا رواج تو اب نہیں رہا۔ لیکن عورات لکھنؤ کی زبانوں پر اس لفظ کا صرف باقی ہے۔ جب کوئی بدگو مرد یا عورت کچھ گاتی یا پڑھتی ہے تو عورتیں طنزاً کہتی ہیں کہ "یہ ڈوم رَبانا کہاں سے آگیا"۔

رَبّانی:۔ (بتشدید با) رَبّ کی طرف منسوب۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ یا امیر آپ بھی بفضلِ ایزدی و بتائیدِ ربّانی حکم دیجیے کہ ہمارے لشکر میں بھی... طبلِ جنگ بجے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رَبِّ جلیل:۔ (بالفتح و بتشدید با) خدائے بزرگ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کانٹا لگے تو واسطہ ربِّ جلیل کا
پانی چھوا دہن میں مرے سلسبیل کا وحید

رَبدا:۔ وہ کیچڑ جو پانی کے بہاؤ سے ہو جاتی ہے۔

ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ عوام کی زبان ہے۔ زیادہ تر اسے دلدل یا کیچڑ کہتے ہیں۔

رَبَر:۔ (Rubber) ربڑ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہاتھی دانت کے دستے والے برش بھی ایک طرف جمے ہوئے ہیں جن میں سے بعضوں میں بال ہیں اور بعض میں دندانے دار ربر کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں۔ (میرا پہلا گناہ۔ عزیز الرحمٰن)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر 'ربڑ' ہے۔

رَبَڑ:۔ کسی راستے یا مسافت کا بے فائدہ و بے ثمرہ طے کرنا، بے کار کی محنت۔ اردو، عوام کی زبان۔

تو ہی دانا ہے اور صاحب رائے
تیری ہی رائے اس ربڑ سے بچائے (جنت گلزار)

رَبَڑ:۔ (انگریزی رُبر کا بگڑا ہوا) ایک درخت کا رس جسے پکا کر جما لیتے ہیں۔ حروف مٹانے اور دیگر کاموں میں کام آتا ہے۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رَبَّڑ:۔ (بہ تشدید با) تقاب۔ ہندی، مذکر (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو سے اس کا واسطہ نہیں۔

رَبَڑ پڑنا:۔ بے فائدہ تھکنا، چکر کھانا، بے کار کی دوڑ ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ پہلے یہیں نخاس گیا پھر امین آباد جانا پڑا۔ وہاں سے کچہری گیا اور پھر گھر واپس آگیا۔ لیکن کام کوئی نہ بن سکا۔ بلا وجہ کی ربڑ پڑ گئی۔

قولِ فیصل:۔ اس محل پر 'ربڑ ہونا' زیادہ بولتے ہیں۔

ربڑ مارنا:۔ بے حصول مطلب کسی جگہ جا کر پھر آنا۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے:۔ "یہ حضرت جلال کا فیض ہے۔ عام طور پر کہتے ہیں 'محنت کی ربڑ ہوئی'۔" چونکہ حضرت جلال نے لکھا ہے اس لیے بہت ممکن ہے کہ اس وقت کی زبان رہی ہو۔ لیکن اب موجودہ دور میں جیسا کہ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے وہی صحیح ہے لیکن بہرحال عوام کی زبان ہے۔

رَبَڑ ہونا:۔ بے فائدہ کوئی راستہ طے کر کے تھکنا، بلاوجہ کی دوڑ ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ مرمر نے کہا میاں گیدان صاحب خوب بتایا مجھے ناحق ربڑ ہوتی، مکان پر سے جا کر پلٹنا پڑتا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رَبَڑی:۔ رابڑی۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ 'رابڑی' بولتے ہیں جو فصیح بھی ہے۔

رَبط:۔ تعلق، بندش، لگاؤ، علاقہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

حجم میں کوئی زیادہ کوئی کم
ایک سے ایک کو ہے ربط بہم (مرزا رسوا)

قولِ فیصل:۔ صاحب نوراللغات نے لکھا ہے کہ چھٹنا، چھوٹنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ لیکن اہلِ لکھنؤ اس طرح صرف نہیں کرتے۔

رَبط:۔ میل ملاپ، دوستی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بس کہ یہ ربط جانبین سے تھا
گل اسے تھی نہ میں ہی چین سے تھا (نالۂ رسوا)

قولِ فیصل:۔ بڑھانا اور پیدا کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(بڑھانا) بڑھا کر ربط کیونکر منہ دکھلائے وہ مہرو
ہوا جب ماہ کامل دن بدن اس کو تنزل ہے (وزیر)

(پیدا کرنا) عو رہو موسم سرما ہے قریب اے آتش
کیجیے ربط کسی مہر لقا سے پیدا (آتش)

رَبط:۔ تناسب، نسبت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دولت کے لیے غیر خاندان کی لڑکی بیاہ لائے یہ بھی نہ سوچا کہ تم دونوں میں کسی بھی قسم کا ربط نہیں ہے۔

رَبط:۔ مشق، مہارت۔ اردو، متروک۔

محلِ صرف:۔ گو رسالداری اور کپتانی کی حالت میں برسوں گھوڑے پر سوار ہوئے ہیں مگر اب ربط نہیں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رَبط توڑنا:۔ تعلق باہمی ختم کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چار خط میں مرے کہ ربط چار عنصر توڑ دے
فی الفلس چھوٹا ہے پر ساجھے کی ہانڈی توڑ دے (شاد)

رَبط ضبط:۔ آمد و رفت، میل ملاپ، راہ و رسم۔ عربی الفاظ۔ اردو ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ہاں ہاں ترے رقیب سے بیشک ہے ربط ضبط (داغ)

قولِ فیصل:۔ واو عاطفہ کے ساتھ ربط و ضبط بھی مستعمل ہے جو قاعدے کی رو سے صحیح نہیں ہے۔

جیسے:۔ غرض کہ یہ ہر روز جانے لگے اور رفتہ رفتہ ربط و ضبط بڑھانے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

رُبع:۔ (بالضم) چوتھائی، ¼۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَبِّ عُلا:۔ (عُلا بالضم و فتح اوّل بمعنی بلندی و بزرگی) خدائے تعالیٰ کی صفت، خدا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کچھ گل فقط ذکر کرتے تھے ربِ علا کی طرح
ہر خار کو بھی نوک زباں تھی خدا کی طرح (انیس)

رُبعِ مسکوں:۔ چوتھائی حصہ دنیا کا جو آباد ہے۔

بقیہ حصہ غیر آباد ہے (مجازاً) دُنیا، عالم۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہجر۔ ربع مسکوں چار دن اپنا بھی مسکن ہوگیا ہجر

محلِ صرف:۔ (میں نے) ساری خدائی میں چکر لگائے اور ربع مسکوں کو تماشے دکھائے (ہیں)۔ (فسانۂ آزاد)

رِبَن:۔ (Ribbon) (بکسر اوّل و فتح دوم) فیتہ، لڑکیوں کے سر میں باندھنے کا فیتہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ اگر بازار جا رہے ہو تو بے بی کے لیے سُرخ ربن بھی لیتے آنا۔

رُبُوب:۔ جمع رُب کی۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رُبُوبِیّت:۔ پروردگاری، خدائی۔ عربی، صفت، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذرا سی پھر ربوبیت سے شانِ بے نیازی لی
ملک سے عاجزی، افتادگی تقدیرِ شبنم سے ۔ اقبال

رُبُودگی:۔ غفلت جو بیمار کو ہوتی ہے۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رَبِیب:۔ (بیائے معروف) سوتیلا بیٹا جو پہلے خاوند سے ہو۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تانیث 'رَبِیبَہ' (بیائے معروف) ہے۔

رَبِّ یَسِّر وَ تَمِّم بِالخَیر:۔ اے رب آسان کر اور اچھی طرح ختم کو پہونچا۔ کتاب شروع کرتے وقت یہ دُعا بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ عربی۔

ہر گام مری زباں پہ جاری انشا
رب یسّر ہے اور تمم بالخیر ۔ انشا (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صرف رب یسّر بھی کہتے تھے۔ جیسے
آغا: "ایں! بسم اللہ ہی اس سے ہوتی ہے۔"
نواب: "بسم اللہ ہوا چاہے۔ رب یسّر۔"
(سیر کہسار)

لیکن اب اس محل پر عام طور سے اس طرح کہتے ہیں۔
"رَبِّ یَسِّر وَلَاتُعَسِّر وَتَمِّم بِالخَیر"

رَبِیع:۔ (بروزن وسیع) موسمِ بہار، ہندوستان میں چیت اور بیساکھ دیگر ملکوں میں بیساکھ اور جیٹھ موسمِ بہار ہے۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں تنہا 'ربیع' بول کے فصلِ بہار مُراد نہیں لیتے۔

رَبیع:۔ خریف کی ضد، وہ فصل جو اکتوبر نومبر میں بوئی اور مارچ، اپریل اور مئی میں کاٹی جائے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اولے پڑنے سے اس سال ربیع کی فصل خراب ہوگئی۔

رَبِیعُ الاَوَّل:۔ ہجری سال کا تیسرا مہینہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ صاحب نفائس اللغات کہتے ہیں کہ جس زمانے میں اہلِ عرب نے اس مہینے کا نام ربیع الاوّل رکھا ہے اس زمانے میں فصلِ بہار کی ابتدا تھی اور درختوں میں کلیاں اور پھول آرہے تھے چونکہ دوسرے مہینے میں ان کلیوں نے پھلوں کی شکل اختیار کرلی تھی اس لیے اس کا نام ربیع الثانی پڑ گیا۔

رَبِیعُ الآخِر:۔ (عربی میں ربیع الآخر مہینے کے نام کے واسطے اور ربیع الثانی فصل کے واسطے مخصوص ہے استعمال ایک کا دوسری جگہ لغتِ عرب میں پایا نہیں جاتا) ہجری سال کا چوتھا مہینہ۔ ہندوستان میں اس مہینے کا دوسرا نام ربیع الثانی ہے۔

اس کے نالوں سے کسب نور ضیا
کرے ماہِ ربیع ثانی اگر ۔ منیر
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ .... اکثر کتب میں ثانی کا لفظ پایا گیا لیکن بعض نے آخر لکھا ہے اور اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ ثانی کا اطلاق اس جگہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد ثالث و رابع وغیرہ بھی ہو اور ربیع الثانی کے بعد ربیع الثالث نہیں ہے اس لیے ربیع الثانی کی جگہ ربیع الآخر کہنا چاہیے۔ (قاموس الاغلاط)

رَپ:۔ تیز چلنے میں پاؤں کی رفتار کی آواز۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تیز چلنے کی متواتر آواز کو تکرار کے ساتھ "رپ رپ" کہتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

رَپ:۔ وہ آواز جو قینچی سے کسی شے کے جلد جلد کاٹنے سے نکلتی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ قینچی سے کپڑا کٹنے کی متواتر آواز کو بھی بہت کمی کے ساتھ رپ رپ، کہتے ہیں۔ لیکن اسی محل پر کچ کچ، زیادہ بولتے ہیں یہ بھی عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

رپاٹا:۔ تیز راستہ چلنا، تیز مسافت طے کرنا۔ اُردو، بازاری زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ان کے پاؤں میں تو پرکار کی گردش تھی، چلتے پھرتے بیر کی بیعت لائے تھے۔ سیر ہوئے پاپا ہو سفر ہو رپاٹا ہو تو چین آئے۔ (فسانۂ آزاد)

رپاٹا:۔ طمانچہ۔ اُردو، مذکر، بازاری زبان۔ متروک۔

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف 'پڑنا'، اور 'مارنا'، کے ساتھ تھا۔

رِپبلک ڈے:۔ یوم جمہوریہ، ۲۶ر جنوری، ہندوستان کی مکمل آزادی کا دن۔ انگریزی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ دہلی میں ۲۶ر جنوری کو رپبلک ڈے کے تقریبات بڑی شان وشوکت اور تزک واحتشام سے منائے جاتے ہیں اور خصوصاً پریڈ تو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

رَپَٹ:۔ پھسلن۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں تنہا 'رپٹ'، بول کے پھسلن مُراد نہیں لیتے۔ صرف پھسل جانا کے معنی میں 'رپٹ جانا'، بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

صاحب نور اللغات نے 'ربڑ'، (بے فائدہ دوڑ بھاگ) کے معنی میں بھی 'رپٹ'، لکھا ہے جواب عوام لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَپَٹ:۔ (انگریزی رپورٹ کا بگڑا ہوا) واقعے یا جُرم کی خبر جو پولیس میں دی جائے۔ اُردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے یہ جاکے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں (اکبر الٰہ آبادی)

رپٹ پڑے کی ہر گنگا:۔ ہر گنگا ایک کلمہ ہے جو نہاتے وقت ہندو متبرک زبان پر لاتے ہیں۔ یہاں اس شخص سے مُراد ہے جو پیر پھسل جانے اور دریا میں گر پڑنے کی وجہ سے خواہ مخواہ ہر گنگا کہے۔ یہ مثل اتفاقی حصولِ مدعا کے لیے بولتے ہیں۔

(نور اللغات و گنجینۂ اقوال وامثال)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رپٹانا:۔ پھسلانا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رپٹانا:۔ بلاوجہ دوڑانا، بے فائدہ تھکانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میں کہتا تھا کہ یہ وقت کلب جانے کا ہے آپ نے خواہ مخواہ مجھے وہاں تک رپٹا دیا۔ یہی ہوا کہ ملاقات نہ ہو سکی۔

رپٹ بولنا:۔ رپٹ لکھانا۔ اُردو مصرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ چپ! یہ چپ کیسی ٹکٹ دیتے ہو یا میں اسٹیشن ماسٹر سے رپٹ بولوں پھر۔

(فسانۂ آزاد)

رَپَٹ جانا:۔ پھسل جانا۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میں اپنی دُھن میں چلا جارہا تھا یکایک پاؤں رپٹ گیا، سخت چوٹ آئی۔

رپٹ لکھانا:۔ (متعدی) کسی واقعے یا جُرم کی کی اطلاع پولیس کو دینا، تھانے کے رجسٹر میں مجرم کے جُرم کی خبر درج کرانا۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ لوگوں نے صلاح دی کہ جاؤ تھانے پر رپٹ لکھاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ تکمیل فعل کے لیے 'لکھانا' کی جگہ 'لکھا دینا' کہتے ہیں جیسے:۔

"خوجی:۔ (طالب علموں سے) کیوں بھئی لڑکو ان کو کس عجائب خانے سے چُرا لائے ہو۔ میاں سچ کہنا لکھا دوں رپٹ تھانے میں کہ مولوی صاحب کو لندن کے عجائب خانے سے چُرا لائے۔" (فسانۂ آزاد)

'لکھانا'، کا متعدی المتعدی 'لکھوانا' بھی رائج ہے جو عوام کی زبان ہے۔ جیسے:۔

"آخر شش سانڈنی کی رپٹ لکھوائی ہے کہ نہیں"۔ (فسانۂ آزاد)

رَپٹن:۔ پھسلن۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر پھسلن ہی بولتے ہیں۔

رَپٹنا:۔ (لازم) پھسلنا، پھسل جانا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ نیر وہ اختر النساء کو اٹھانے گئی مگر اس کا پاؤں بھی رپٹا اور دھم سے گری۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت 'رپٹ جانا'، زیادہ مستعمل ہے۔

رپ رپ:۔ چلنے میں جوتوں کی آواز۔ اُردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ خاکی پلٹن کے چار سو تلنگے رپ رپ کرتے جارہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس محل پر عورتیں 'رپا رپ' زیادہ بولتی ہیں۔

رُپَلّی:۔ روپے کی تصغیر یا تحقیر، اُردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ چھ رُپلّی تو یہاں کے نواب زادے ایک ایک بوسے کے دیں گے۔ (سیر کہسار)

رَپوٹ:۔ (انگریزی میں رپورٹ)، اطلاع، خبر، وہ تحریر جس میں کارروائی درج ہو۔ پڑھنا، کرنا، لکھنا کے ساتھ

مختار ہیں وہ لکھیں نہ لکھیں جواب خط
صاحب کو روز اپنا عریضہ رپوٹ ہے (روٹ، پوٹ تولنی) (بحر)

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

رَپوٹ:۔ (بالفتح) کسی واقعے یا جُرم کی خبر جو پولیس میں دی جائے۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کل میں نے تمہاری رپوٹ تھانے میں کردی ہے داروغہ جی آج تمہیں بلائیں گے، دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

رِپُورٹ۔ (بالکسر) خبر، اطلاع، آگاہی، وہ خبر جو کسی جرم یا وقوعے کی بابت پولیس میں دی جائے۔ انگریزی مؤنث، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

رِپُورٹ بھیجنا۔ تحریری کارروائی بھیجنا، تحریری اطلاع بھیجنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اچھا آج رپورٹ بھیجئے پرسوں کمیٹی میں ہم سفارش کریں گے کہ یہ مقام پاٹ دیا جائے۔

(سیرِ کہسار)

رِپورٹر۔ (بالکسر) (Reporter) اطلاع کرنے والا، نامہ نگار، انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ اخباروں کے رپورٹر پنسل اور نوٹ بک لے کے پہونچے لو کل خبر ہی ملی۔ (فسانۂ آزاد)

رِپورٹ ضمنی۔ شاملاتی رپورٹ، ایسی رپورٹ جس کے پہلے وہ کارروائی شروع ہو چکی ہو، وہ رپورٹ جس کے پہلے اور رپورٹ بھی گزر چکی ہو۔

(اُردو قانونی لغت)

قولِ فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رِپُورٹ کرنا۔ (متعدی) اطلاع کرنا، خبر کرنا، کسی واقعے یا جرم کی پولیس کو اطلاع دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس مقام پر جو یہ کیچڑ ہے اس کی نسبت داروغۂ صفائی کو رپورٹ کرنی چاہیئے تھی۔

(سیرِ کہسار)

(ایضاً) ایک جونیئر افسر اور بیس سوار جا کر موقع دیکھ آویں اور فوراً رپورٹ کریں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ اس کا لازم 'رپورٹ ہونا' بھی رائج و غیر فصیح ہے۔ جیسے۔

"چوری کی رپورٹ بھی تھانے میں ہوئی یا ابھی تک آپ لوگ رائے زنی ہی کر رہے ہیں۔

رِپُورٹ لکھانا۔ (متعدی) کسی واقعے یا جرم کی اطلاع پولیس کو دینا، تھانے کے رجسٹر میں مجرم کے جرم کی خبر درج کرانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم جلدی سے جاکے تھانے میں رپورٹ لکھاؤ میں ابھی آتا ہوں۔

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت 'رپورٹ لکھا دینا' بھی بولتے ہیں۔ 'لکھانا' کا متعدی المتعدی 'لکھوانا' بھی رائج و غیر فصیح ہے۔ جیسے۔

"اچھا پھر آپ روزنامچے میں رپورٹ لکھوایئے۔"

(فسانۂ آزاد)

رُپہلا۔ چاندی کے رنگ کا، سفید، سُنہرا کی ضد۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کا املا واوِ غیر ملفوظ کے ساتھ 'روپہلا' بھی ہے 'رُپہلی' اس کی تانیث ہے۔

رَپ ہو جانا۔ (بالفتح) (لازم) دشمن کی طرح سر ہو جانا، پیچھے پڑ جانا، درپے ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے بکسرِ اول یعنی 'رِپ ہو جانا' لکھا ہے۔ بہرحال اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

رُت۔ موسم، فصل، ہر چیز کا زمانہ۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ہائے برسات کی رُت میں وہ سدھائے گھر کو
پھونک دے پھونک دے اے برق ہمارے گھر کو — امیر

قولِ فیصل۔ حکمائے ہند نے چھ موسم قرار دیے ہیں، ۱۔ موسم بہار۔ مارچ، اپریل۔ (چیت بیساکھ) ۲۔ گرمی۔ مئی، جون (جیٹھ، اساڑھ) ۳۔ برسات جولائی، اگست (ساون، بھادوں) ۴۔ خزاں۔ ستمبر، اکتوبر (کنوار کاتک) ۵۔ جاڑا نومبر، دسمبر (اگہن، پوس) ۶۔ کہرے کا موسم۔ جنوری، فروری۔ (ماگھ۔ پھاگن)۔

رُت۔ (مرکبات میں) رات کا مخفف۔ جیسے رتجگا۔ اُردو، مؤنث۔

رَتا۔ کیڑا جو گیہوں اور جو کے بوروں کو لگ جاتا ہے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

رَتالو۔ اروی کے مانند ایک جڑ، شکر قند۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بالعموم زبانوں پر 'شکر قند' چلا ہے۔

رَتائی۔ ۱۔ ریتنے کی مزدوری۔ ۲۔ ریتنا۔ اُردو، مؤنث۔

قولِ فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں کم، معنی نمبر ۲ میں نسبتہً زیادہ مستعمل ہے۔

رُت آنا۔ فصل آنا، موسم آنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رُت وہ جو تھی، بدل گئی، آئی بس اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہتِ مشکِ تتار ہو چکی

(اکبر الہ آبادی)

رُت بدلنا۔ موسم کا تبدیل ہونا، فصل بدلنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رُت وہ جو تھی، بدل گئی، آئی بس اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہتِ مشکِ تتار ہو چکی

(اکبر الہ آبادی)

رُت بسنت۔ بسنت یا بہار کا موسم۔

(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ اُردو میں کوئی نہیں بولتا۔

رُتبہ: درجہ، مرتبہ، عہدہ، عزّت، حُرمت، پایہ، منزلت۔ عربی، مذکّر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بادشاہ عشق کی بارگاہ رفیع میں رتبۂ شاہ وگدا یکساں ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُتبہ بڑھانا:۔ (متعدّی)، منزلت زیادہ کرنا، عزّت بخشنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آئیے آپ بھی تشریف لائیے، باغ میں قدم رنجہ فرمائیے۔ عزّت بخشیے، رتبہ بڑھائیے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم "رتبہ بڑھنا" بھی رائج و فصیح ہے۔

کسی کی ٹھوکریں کھا کر بڑھا ہے اس قدر رتبہ
کہ جو آتا ہے وہ مٹی مری تربت کی لیتا ہے — داغ

بصیغۂ جمع "رُتبے بڑھنا" بھی مستعمل ہے۔

بڑھیں رتبے نہ جنس سرسری کے — تسلیم لکھنوی
اٹھائیں ناز خطِ مشتری کے (مثنوی شامِ غریباں)

رُتبہ بلند ہونا:۔ مرتبہ عالی ہونا، عزّت وقار زیادہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جاں بخش لب کا یار کے رتبہ بلند ہے
فی الواقعی مقام مسیحا بلند ہے — آتش

رُتبہ پانا:۔ مرتبہ پانا، عزّت حاصل ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سر اکبر حیدری نے جب دربار نظام میں رتبۂ تقرّب پایا تو دُنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔

رُتبہ پہونچنا:۔ نوبت آنا۔ اُردو صرف، متروک۔

رُتبہ پہونچا ہے خموشی سے یہ بھوڈ گیر کا
جو کوئی دیکھے اسے شک ہو گی تصویر کا — آتش

رُتبہ حاصل کرنا:۔ (متعدّی)، عزّت حاصل کرنا، مرتبہ حاصل کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بارگاہ ایزدی میں، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جو رتبہ حاصل کیا وہ کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم "رُتبہ حاصل ہونا" بھی رائج و فصیح ہے۔

رُتبہ داں:۔ مرتبہ پہچاننے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ع در حقیقت تھے پیمبر رتبہ دانِ فاطمہؑ — ادب

قولِ فیصل:۔ "مرتبہ پہچاننا" کے معنی میں "رتبہ دانی" بھی رائج و فصیح و مؤنث ہے۔

رُتبہ دوبالا ہونا:۔ مرتبہ زیادہ ہونا، منزلت میں دونا اضافہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مصرعہ ہوا رُتبہ امامت کا دوبالا — شاہ حاتم (استادِ سودا)

رُتبہ دینا:۔ عزّت دینا، منزلت بخشنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ عمرو کو مشیرانِ سلطنت میں داخل کیا اور یہ رُتبہ دیا کہ جو خواجہ مشورہ دیں اسے بادشاہ ضرور منظور کرے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُتبہ زیادہ ہونا:۔ قدر و منزلت بڑھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جس نے جیسی اطاعت و عبادت کی اس کا بارگاہ ایزدی میں ویسا ہی رُتبہ بھی زیادہ ہوا۔

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدّی "رُتبہ زیادہ ہونا" بھی رائج و فصیح ہے۔

رُتبہ سمجھنا:۔ قدر جاننا، منزلت پہچاننا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خاک ہوں پر توتیا ہوں چشم مہر و ماہ کا
آنکھ والا رُتبہ سمجھے مجھ غبارِ راہ کا — راسخ

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں زیادہ مستعمل ہے۔

ع رُتبہ کسی نے پائے نہ بھائی حسینؑ کا — لاالسلم

رُتبہ سوا ہونا:۔ مرتبہ بلند ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ بصیغۂ جمع "رُتبے سوا ہونا" بھی رائج و فصیح ہے۔

ع جن کے رُتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے — انیس

رُتبہ شناس:۔ قدر جاننے والا، منزلت سمجھنے والا۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ ناراض نہ ہوں رُتبہ شناسی ہر شخص میں نہیں ہوتی۔ اگر وہ رُتبہ شناس ہوتا تو آپ کی شان میں یہ گستاخی نہ کرتا۔

قولِ فیصل:۔ "قدر جاننا" کے معنی میں "رُتبہ شناسی" بھی مستعمل و فصیح ہے جو مؤنث ہے۔

رُتبہ کرنا:۔ عزّت بخشنا، اعزاز بڑھانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ حضور کا خدا نے بہت بڑا رُتبہ کیا ہے۔ (دیر کہسار)

رُتبہ کم کرنا:۔ عزّت گھٹا دینا، مرتبہ پست کر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مل کے مسّی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیرے کو نیلم کر دیا — ناسخ

رُتبہ کھلنا:۔ عزّت آشکار ہونا، مرتبہ سمجھ میں آنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مدح سے ممدوح کی دیکھی شکوہ
یاں عرض سے رُتبۂ جوہر کھلا — غالب

رُتبہ گھٹانا:۔ منزلت کم کرنا، وقار گھٹانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ حدِ اجابت پہونچے تو خاک پہونچے
تاثیر نے گھٹایا رُتبہ مری دُعا کا — داغ

رُتبہ ملنا : عزت حاصل ہونا، مرتبہ ہاتھ آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوں ہیں غلام ایسے فلک بارگاہ کا
جس کے گدا کو رُتبہ ملا بادشاہ کا سالک دہلوی

رُتبہ ہونا : قدر ہونا، منزلت سمجھی جانا، عہدہ ہونا، اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تم میری بہن ہو انشاء اللہ دیکھنا کر اس طلسم میں کیا تمہارا رُتبہ ہوتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل: سلبی معنوں میں (رُتبہ نہ ہونا) بھی بولتے تھے، جس کا مفہوم "تقابل نہ ہونا اور مناسبت نہ ہونا" لیا جاتا تھا۔

رُتبہ نہیں ہے طائرِ بسمل کو دیکھیے
سینے پہ ہاتھ رکھ کے مرے دل کو دیکھیے تعشق

رُتبے سے گرنا : بے وقار ہو جانا، اگلی سی عزت نہ رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

گر گئے رُتبے سے کبھی نظروں سے کسی کی نہ گروں
ظلِ سُلطاں ہوں اگر خاک برابر ہوں میں امیر

رُتبے میں سوا ہونا : رتبے میں زیادہ ہونا، معزز ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہیں فرشتوں سے بھی رُتبے میں سوا
ہیں وہی اشرفِ مخلوقِ خدا مرزا رسوا

رُت پلٹنا : موسم کا تبدیل ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہو گئیں کیاریاں ہری جیسے کہ رُت پلٹ چلی آرزو لکھنوی
کون یہ مسکرا دیا ہنسنے لگی کلی کلی (سُریلی بانسری)

رُت پھرنا : (لازم) موسم بدل جانا، یا پلٹ جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رُت پھری موسمِ شباب آیا
اوجِ گردوں پہ آفتاب آیا عروج

قولِ فیصل: تکمیلِ فعل کے لیے "رُت پھر جانا" بھی کہی کے ساتھ ہے۔

رُت پھر گئی عالم میں چلی بادِ بہاری
مے خواروں کو بھجواتے ہیں مے خوار سنبتی امانت

اب اس محل پر "رُت بدلنا" ہی مستعمل ہے۔

رَت جگا : خدائی رات، ایک قسم کی خوشی کی نیاز جو عورتیں مُراد پوری ہونے کی منت مان کر یا کسی خوشی کے موقع پر رات بھر گلگلے وغیرہ پکا کے جناب سیّدہ کی نذر دلواتی ہیں مسجد کا طاق بھرتی ہیں اور تمام رات جاگتی ہیں۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

رَت جگا کرنا : (متعدی) خدائی رات کرنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: خداوند تعالیٰ بچی کو صحت دے، رت جگا کروں گی، ملاحتی گاؤں گی، شہر کی سب ڈومنیاں بلاؤں گی۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل: اس کا لازم "رتجگا ہونا" بھی رائج ہے۔ جیسے: حضور مرزا ہمایوں فر از سرِ نو زندگی پائیں اور ہم رت جگا نہ کریں آج تو گھر گھر رت جگا ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

رَت جگا کرنا : (متعدی) شب بیداری کرنا، رات بھر جاگنا۔ اُردو صرف، متروک۔

ہے شبِ وصل خوشی میں ہو بسر آج کی رات
رت جگا کیجیے اے رشکِ قمر آج کی رات بحر

قولِ فیصل: اس کا لازم اب بھی کمی کے ساتھ مستعمل ہے، بصیغۂ جمع بھی بول دیتے ہیں۔

کیا دن تھے وہ کہ ہوتے تھے ہر روز رت جگے
سویا ہوں مدتوں بُتِ نازک بدن کے پاس راسخ

تکمیلِ فعل کے لیے "رت جگا ہو جانا" بولتے ہیں، جیسے: "آج تو اچھا خاصا رت جگا ہو گیا۔ دیکھو چڑیاں بولنے لگیں۔" (سیر کہسار)

رُتق و فتق : انتظام، بندوبست۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رُت کڑی ہونا : موسم کا مضرتِ رساں ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

رو بیٹھے سقفِ بام کو اے بحر منہ کے ساتھ
اب کی یہ رُت کڑی تھی ہمارے مکان پر بحر

رُت لانا : فصل لانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اب کے منظور ہے ہم رندوں کو شرقاضی سے
رُت کہیں خیر سے لائے تو خدا ساون کی صبا

قولِ فیصل: بطورِ دُعا مستعمل ہے جیسا کہ شعر میں استعمال ہوا ہے۔

رَتَن : جواہر۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خدا کے نور کا متھ کر سمندر
یہی چودہ رتن کاڑھے ہیں، ہر شاہ حاتم (استاد سودا)

رِسنا : (لازم) مومن سے رِستا جانا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں "رِستا جانا" یا "رِیت دیا جانا" کہتے ہیں۔ ہر دو صورت سے اُردو ہے۔

رَتْنا : (سارنگی کے لیے) یکساں بجے جانا۔ اُردو صرف، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف: دن رات اربابِ نشاط جمع رہتے ہیں کہیں سارنگی رت رہی ہے، کہیں طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہے بایاں گمک رہا ہے۔

رَتناری آنکھیں : رسیلی آنکھیں، دلکش آنکھیں۔ اُردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

اے رے پیاری پیاری آنکھیں
حمد اللہ رتناری آنکھیں اثر لکھنوی

رُت نکل جانا : فصل گزر جانا، موسم کا رخصت ہو جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رُت وہ جو تھی بدل گئی، آئی تھیں اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہتِ مشکِ تتار ہو چکی

(اکبرؔ الٰہ آبادی)

رَتْوَا۔ ہِ ایک سرخ پتھر کا نام جو اکثر بچوں کے بخار یا دیگر امراض میں گلے میں باندھ دیتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا رواج نہیں

رَتْوَا۔ ہِ ایک سرخ کیڑا جو گیہوں یا جو کے پیڑوں میں لگ جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

رِتْوانا۔ (متعدی المتعدی) سوہن سے صاف کرانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ چاندی کی ڈبیا کسی سُنار کے پاس لے جا کے دو تین سوت رِتوا لاؤ تاکہ اس پر فٹ ہو سکے۔

رَتَوندھا۔ (نونِ غنہ) آنکھ کی ایک بیماری کا نام جس سے رات کو نہیں دکھائی دیتا۔ سنسکرت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ 'رتوندی' کہتے ہیں جو اُردو ہے۔

رَتَوندھیا۔ جس کو رتوندھی آتی ہو۔ صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رَتَوندی۔ رات کو نہ دکھائی دینے کا مرض، آنکھوں کا ایسا مرض جس میں صرف دن کو دکھائی دیتا ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اینٹ کی عینک لگاؤ، اتنی بڑی پالکی نہیں سوجھتی۔ کیا رتوندھی آتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ پہلے رتوندھی بولتے تھے جیسا کہ مثال میں ہے۔ لیکن اب اہلِ لکھنؤ بالعموم 'رتوندھی' کو (بحذفِ ہائے مخلوطی) 'رتوندی' لکھتے اور بولتے ہیں۔ اس کا صرف آنا کے ساتھ ہے۔

رَتھ۔ ہِ ایک قسم کی چار پہیے کی گاڑی جس کے اوپر گُرجی سی بنی ہوتی ہے۔ اُردو، دہلی میں مذکر، لکھنؤ میں مؤنث۔

لگا کہنے کوئی ادھر آئیو
اے رتھ شتابی ہی لائیو (میر حسنؔ)

قولِ فیصل۔ اب اس کا رواج کم ہو گیا لہٰذا لفظ بھی بہت کم زبانوں پر آتی ہے۔

رَتھ بان۔ رَتھ وان۔ رتھ ہانکنے والا۔ اُردو، مذکر، متروک۔

رتھ یاترا۔ ہِ ہندوؤں کے ایک میلے کا نام جو دوسری اساڑھ کو جگن ناتھ جی کے نام سے ہوا کرتا ہے۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رتھ یاترا۔ ہِ گاڑیوں کی دھوم دھام جو کسی دیوتا کی سواری میں ہو۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رَتّی۔ ہِ ماشے کا آٹھواں حصہ۔ آٹھ چاول کا وزن۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

رَتّی۔ ہِ گھنگھچی۔ ایک سرخ۔ سیاہ بیج کا نام جو گھنگھچی کے درخت میں سے نکلتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس گھنگھچی کو سُرخ کہتے ہیں جس سے تولنے کا کام لیتے ہیں۔ رتی نہیں کہتے

رَتّی۔ ہِ قسمت، تقدیر۔ اُردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع ستارہ جان میری آجکل ہے زور پر رتی

(جانؔ صاحب)

قولِ فیصل۔ اس معنی میں یہ لفظ سنسکرت 'رتی' بمعنی قسمت ہے (بہ تشدید تائے فوقانی) 'رتّی' کر لیا ہے۔ اب ان معنی میں قریب بہ متروک ہے۔

رتی بلند ہونا۔ بہت قدر و منزلت ہونا۔ اُردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

محلِ صرف۔ یہ وہی مسلمان ہیں جنھوں نے ہسپانیہ کو زیر نگیں کیا تھا۔ تاتاریوں نے تمام روس کو تاخت و تاراج کر دیا تھا۔ اسلام کی عملداری کی رتی بلند تھی۔ (دیر کہسار)

قولِ فیصل۔ تکمیلی صورت سے 'رتی بلند ہو جانا' کہتے تھے جیسے۔

"لوگوں نے جا کے اس کو خوش خبری دی اور کہا چلو تمھاری رتی بلند ہو گئی"۔ (کامنی اور ستارے)

رتی بھر۔ ذرا سا، تھوڑا سا۔ اُردو، مذکر، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ اگر سات پردوں میں بھی رہو گے تو اپنے ہتھکنڈوں سے باز نہ آؤ گے۔ مجھے اس میں تمھارا رتی بھر بھی بھروسا نہیں ہے۔ (دیر کہسار)

رتی بھر ناتہ گاڑی بھر آشنائی۔ قرابت دور دراز کی بہت سی دوستی سے اچھی ہے۔ (نور اللغات و محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رتی تیز ہونا۔ کسی رئیس کی سرکار میں رسوخ ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

رتی جاگنا۔ ہِ نصیبا جاگنا، اقبال کا یاور ہونا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

آپ سے آتی ہوں تیرے پاس میں بھاگی ہوئی
ان دنوں رتی دوگانا ہے مری جاگی ہوئی (رنگینؔ)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ صرف دہلی سے مخصوص ہے۔

رتی جاگنا۔ ہِ مالا مال ہونا، سرسبز ہونا، پھلنا

پھولنا۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل: لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رتی چمکنا: نصیب جاگنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

محلِ صرف: میاں سو برس کے بعد گھوڑے کے بھی دن بہورتے ہیں سو کئی صدی کے بعد گھانس پھونس کی بھی رتی چمکی۔ (فسانۂ آزاد)

رتی رتی: ذرا ذرا، سرتاپا، اول سے آخر تک، ابتدا سے انتہا تک۔ اردو، صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: بیٹی نے ماں سے رتی رتی حال کہہ دیا۔

قولِ فیصل: و کا کے اضافے کے ساتھ رتی رتی کا بھی استعمال ہوا ہے جو اب نہیں بولتے۔

اصل کیفیت اس کی اب سُنیئے
رتی رتی کا حال سب سُنیئے عروج

مختلف صورتوں سے بولتے ہیں جیسے: "رتی رتی حال" جس کا صرف کہنا اور سُننا کے ساتھ ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ "رتی رتی خبر" جس کا صرف پہونچنا، رہنا اور ملنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

(پہونچنا) "مجھے رتی رتی خبر پہونچتی ہے۔ یہ شاہ چھرا کی گلی میں شام سے کہاں غائب رہتے ہو"۔ (سیر کہسار)

(رہنا) "ہمارے بھی گوئندے چھٹے رہتے ہیں ہم کو رتی رتی خبر رہتی ہے۔ (سیر کہسار)

رتی ریزہ: (کنایۃً) مفصل جیسے اس نے رتی ریزہ حال کہہ دیا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عورات لکھنؤ "کل" کے معنی میں "سے"، اور "تک"، کے اضافے کے ساتھ (رتی سے ریزہ تک) بولتی ہیں۔ جیسے: "پتیلی میں جتنا پلاؤ بچا تھا اس نے رتی سے ریزہ تک کھا لیا۔ کچھ بھی نہیں چھوڑا"۔

رتی زور پر ہونا: نصیب بلندی پر ہونا، زمانہ موافق ہونا۔ اردو مصرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

ملتی سُنہری بُرج میں خورشید سے ہے روز
مہتاب تاراجان کی رتی ہے زور پر جان صاحب

رتی سامنے آنا: اقبال سامنے آنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (دہلی) (نور اللغات)

قولِ فیصل: مؤلف لغات النساء نے "رتی سامنے ہونا" لکھا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں کسی بھی صورت سے نہیں بولتیں۔

رتیلا: (یائے معروف) ریت ملا ہوا، ریت کا۔ اردو، صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اس راستے میں بڑی دقتیں اُٹھانا پڑیں ایک رتیلا میدان بھی پیدل طے کرنا پڑا، اس نے اور جان نکال لی۔

قولِ فیصل: اس کی تانیث "رتیلی" ہے۔

رٹ: (بالفتح) کسی بات کو بار بار کہے جانا۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ع تمھارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد لاعلم

رٹانا: بار بار کہلوا کے یاد کرانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: کچھ پوچھو نہ بھئی لاحول ولا... رٹاتے رٹاتے ناک میں دم آ گیا مگر یاد ہی نہیں ہوتا۔ (فسانۂ آزاد)

رٹائر ہونا: (بکسرِ اول) بوڑھے ہو جانے پر کام چھوڑ دینا، سن رسیدہ ہونے کے بعد ملازمت سے سبک دوش ہونا۔ انگریزی، رائج۔

قولِ فیصل: کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے: "رٹائر ہوتے ہی انھوں نے ایک بہت بڑا پولٹری فارم کھول لیا جس میں سیکڑوں روپے روز کی آمدنی ہونے لگی"۔

رٹ باندھنا: ایک بات کو برابر کہے جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: کم بخت نے رٹ باندھ دی کہ میرا نام اسکول میں لکھوا دو۔

رٹ رہنا: جپتے رہنا۔

(فقرہ) تم کو بار بار اسی کی رٹ رہتی ہے (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اس کا استعمال برائے نام ہے۔

رٹ لگانا: جپا کرنا، بار بار ورد کیے جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: یوں تو میاں مٹھو بھی حق اللہ نبی جی بھیجو کی رٹ لگاتے تھے تو گھنٹوں زبان نہیں بند ہوتی۔ (فسانۂ آزاد)

رٹ لگنا (لگ جانا): (لازم) بار بار کہے جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

چاند سے چہرہ شفق سے جلے داغ
کیوں نہ رٹ لگ جائے مجھ کو ہائے داغ ناسخ

رٹ لینا: بار بار دُہرا کے یاد کر لینا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: سکندر نامہ رٹ لیا ذری پوچھیے کہ خدایا میں الف کیسا ہے تو بغلیں جھانکنے لگیں۔ (فسانۂ آزاد)

رٹنا: دُہرانا، بار بار کہنا، کسی چیز کو یاد کرنے کے لیے بار بار زبان سے کہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ایک شعر کو جو رٹنا شروع کیا تو بلا کی طرح چمٹ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

رٹنا: تکرار، مسلسل طلب۔ اردو، عورتوں

کی زبان۔ مذکر۔

(فقرہ) تمھیں تو ایک نہ ایک کا رٹنا روز لگا رہتا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس صورت سے لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رُڑھ کھاوا: کم ہمت، صرف روٹی پر گزر کرنے والا۔

(نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَٹ ہونا: ضد ہونا، اصرار ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کہتے ہیں بوسہ دے کے میں آفت پڑ گیا
رٹ ہے اک اور بھی ترے قربان جائیے — امیر

رَٹّو: اس شخص کو کہتے ہیں جس کا حافظہ کمزور ہو اور رٹ کے یاد کرتا ہو۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس کے دماغ تو ہے نہیں رٹو ہے ہر دم رٹا ہی کرتا ہے۔ سمجھ کے پڑھنے کی کوشش کبھی کرتا ہی نہیں۔

قول فیصل:۔ اس معنی میں "رٹو توتا" زیادہ بولتے ہیں۔

رَج: (بالفتح) ریت، بالو، ریگ رواں۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

رَج: دریا کا ریتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَج: حیض، ایام۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ حیض، ایام یا ماہواری کہتے ہیں۔

رَج: دلدل، چہلا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَج: پھولوں کا زیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَج: شہوت۔ مؤنث۔ (قران السعدین)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَجا: سیر، سیر شکم، پیٹ بھرا۔ ہندی صفت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ کی اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

رَجا: مستغنی، بے پروا، دولت مند، مالدار۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَجا: (بالفتح) امید و بیم، توقع و خوف، آس۔ عربی، مؤنث۔

قول فیصل: فارسی نیز اُردو میں بکسر اوّل (رِجا بغیر ہمزہ) بولتے ہیں۔

رکھ نظر اس کی عطا پر تو خطا سے پہلے
خوف کو دخل نہ دے دل میں رجا سے پہلے — رند

تنہا کم مستعمل ہے۔ بیم و رجا نسبتاً زیادہ زبانوں پر ہے۔

اس کے کوچے میں کہاں کش مکش بیم و رجا
خوف دوزخ بھی نہیں خواہش جنت بھی نہیں — آسی جونپوری

رَجا پُجا: آباد، بھرا پُرا۔ صفت، مذکر، لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: صاحب سرمایۂ زبان اُردو نے بھی تحریر کیا ہے اور دہلی کے ایک لغت میں بھی درج ہے مگر اب لکھنؤ کی عورتیں یہ مفہوم "بھرا پُرا" سے ادا کرتی ہیں۔

رِجال: رَجُل کی جمع۔ لوگ۔ عربی، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں علم رجال کی ترکیب سے مستعمل ہے جو علم حدیث کی ایک شاخ ہے۔

رُجالا: کمینہ۔ (رذالا کا بگڑا ہوا)۔ مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

رِجال الغیب: مردان غیب، جوگنی، دساسول۔ عربی، ترکیب۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اس علم کو بھی کہتے ہیں جس کے ذریعے سے غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ یہ علم نجوم کی اصطلاح ہے لیکن بالعموم کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

رَجَب: چاند کے حساب سے ہجری سال کا ساتواں مہینہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وصل میں گر مجھ کو ہوئے رویت ماہ رجب
روئے جاناں ہی کو دیکھوں میں تو قرآں چھوڑ کر — ذوق

قول فیصل: عربی داں طبقہ "رجب المرجب" لکھتا اور بولتا ہے۔

رَجَب کی نوچندی: ماہ رجب کی پہلی جمعرات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وکیل: "آج تو کوئی بڑا میلا ہے آپ کے شہر میں"۔

چھٹّن: "جی میلا نہیں۔ رجب کی نوچندی ہے۔"

وکیل: "رجب کی نوچندی کیا معنی؟"

چھٹّن: "یہ رجب کی نوچندی جمعرات ہے جس کے مقابل میں شب قدر بے قدر اور ماند ہے۔ سفید پوشوں کا جماؤ دیکھیے، پریوں اور خوب رویوں کا بناؤ چناؤ دیکھیے۔ جم غفیر ہے، مجمع کثیر ہے۔ زن و مرد کا ہجوم ہے، نوچندی کی دھوم ہے۔"

(سیر کہسار)

رُجحان: (بضم اوّل) میلان، توجہ، طبیعت کا جھکاؤ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان کا رجحان انگریزی تعلیم کی طرف

زیادہ ہے۔

رَجَز ۱؎ لغوی معنی اضطراب اور سُرعت۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لغوی معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَجَز ۲؎ (بفتح سوم) وہ شعر جو عرب معرکۂ جنگ میں قومی شرافت اور بہادری پر فخر کرنے کے لیے پڑھتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جس دم رَجَز سُنا شہِ گردوں سریر کا
دِل ہِل گیا سپاہ میں ہر اک شریر کا — مؤدب

رَجَز ۳؎ عروض کی ایک بحر کا نام۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم عروض۔

قولِ فیصل: بحرِ رجز کا سالم وزن یہ ہے:
مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن مُستَفعِلُن

مندرجۂ ذیل مصرعہ اسی بحر میں ہے۔ ع
جب مشک بھر کر نہر سے عباسِ غازی گھر چلے — فصیح

رَجِسٹَر (بجزم اول و دوم و بفتح چہارم) یادداشت کی کتاب، حاضری کی کتاب، دفتر کی کتاب۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صَرف: حاضری کا رجسٹر اٹھا لاؤ۔

قولِ فیصل: عوام بفتح را بولتے ہیں۔

رَجِسٹرار (Registerar) درج رجسٹر کرنے والا، رجسٹری کرنے والا، سررشتہ دار۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف: الغرض مرزا صاحب سوار ہو کر رجسٹرار کے دفتر گئے۔ (فسانۂ آزاد)

رَجِسٹرڈ (بجزم اول) رجسٹری کیا ہوا۔ انگریزی، صفت، رائج۔

قولِ فیصل: بالعموم اس کا تلفظ بالفتح زبانوں پر ہے۔

رِجِسٹری: داخلہ، محکمۂ ڈاک کے رجسٹر میں محصول دے کے درج کرانا، قانون نافذ الوقت کی رُو سے دستاویز کا محکمۂ رجسٹرار میں اندراج ہو کے مکمل ہونا۔ (کنایۃً) مکمل ہونا۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل: بالعموم اس کا تلفظ بفتح اول زبانوں پر ہے، اس کا صرف کرانا، کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

رجسٹری شدہ: رجسٹری کرایا ہوا لفافہ یا خط یا پیکیٹ۔ (کنایۃً) مضبوط، مستحکم۔ انگریزی و فارسی الفاظ، فارسی ترکیب۔ اُردو صرف، رائج۔

رجسٹریشن: رجسٹر میں درج کرانا، دفتر میں چڑھوانا۔ انگریزی، مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

رَجعَت ۱؎ (بفتح اول و سوم) واپسی، پلٹنا، لوٹنا۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حکمِ علیؑ سے مہر کی رجعت ہوئی اسیر
نقش الحجر جو احمدِ مختار نے کیا — اسیر

رجعت ۲؎ عورت کو طلاق کے بعد زوجیت میں لانا۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات و اعظم اللغات)

قولِ فیصل: یہ حضرات اہلِ سُنّت کی خاص اصطلاح ہے۔ اہلِ تشیع اس محل پر "رجوع کرنا" بولتے ہیں۔

رجعت ۳؎ چاند سورج کے سوا اور کسی ستارے کا اپنی معمولی گردش سے پھرنا۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: بالعموم مستعمل نہیں۔

رجعت ۴؎ جنون، سودا، کسی جلالی عمل کے شرائط میں غلطی ہو جانے کی وجہ سے پاگل ہو جانا۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رجعت ۵؎ فضول بکنا، بے ہودہ بکنا۔ عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) تجھے ایک بات کی رجعت ہو گئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ دہلی کی زبان۔

رَجعَت ۶؎ ایک زمانہ ہے جو قیامت سے پہلے آئے گا اور بارھویں امام مہدیٔ آخر الزماں ظہور کریں گے۔ عربی، مؤنث، اہلِ تشیع کی اصطلاح۔

خوشی کا دور دورہ ہو بھر پور دن اہلِ ایماں کے
یہ آنکھیں یا الٰہی جلد رجعت کا سماں دیکھیں — انور رائے بریلوی

رجعتِ قہقری: اُلٹے قدموں واپس ہونا، اس طرح واپس ہونا کہ جدھر جا رہے ہیں منہ ادھر ہی رہے اور پشت کی طرف کو چلیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صبح دم آنے کو وہ تھا کر گواہی دی ہے
رجعتِ قہقری چرخ و قمرِ آخرِ شب — مومن

قولِ فیصل: قہقری عربی میں پچھلے پاؤں چلنے کو کہتے ہیں۔

رجعت ہونا ۱؎ (لازم) رٹ لگنا، ضد ہونا، ہٹ ہونا۔ اُردو۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ کی اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

رجعت ہونا ۲؎ جنون ہونا، سودا ہونا، کسی جلالی عمل کے سبب تصور شرائط اُلٹ جانے سے پاگل اور سودائی ہونا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رِجلے نِجلے: کمینے۔ اُردو، مذکر، متروک۔

رِجلوں نِجلوں سے رہا کرتی ہے صحبت ہر دم
رجلے نجلے تو مصاحب ہیں کجا اہلِ کمال — سحر

قولِ فیصل: اب لکھنؤ کی عورتیں یہ مفہوم "رذولے گھٹیا" سے ادا کرتی ہیں۔

رَجماً بالغَیب: رجم، پتھر پھینکنا۔ غیب، وہ چیز جو آدمی کی آنکھ سے اوجھل ہو) بغیر سوچے سمجھے،

انمکل ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رِجْمَنْٹ۔ (بکسرِ اوّل و دوم و سوم) آٹھ سو یا ہزار سواروں کا دستہ، پلٹن۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل۔ اُردو میں بفتحِ اوّل و بہ سکون دوم بولتے ہیں

رَجما بھر۔ شمہ بھر۔ ذرا سا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

رُجْنا۔ سیر ہونا۔ ہندی۔

(فقرہ) رُج کے کھاؤ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ ٹھیٹھ دیہاتی زبان ہے۔ عوام لکھنؤ اس محل پر کہیں گے "ڈٹ کے کھاؤ"۔

رَجْنی۔ رات، شب۔ ہندی، مؤنث۔

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ ہندی کے گیتوں کی زبان ہے۔

رَجْواڑا۔ ہندو راجاؤں کا ملک، راجا کی عمل داری۔ سنسکرت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رُجُوع۔ ص۔ مائل، متوجہ، ملتفت۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ کی طرف کچھ زیادہ رُجوع معلوم ہوتی ہیں۔ (سیر کہسار)

رُجُوع۔ امذ۔ اعادہ، اپیل، نظرِ ثانی، مرافعہ۔

(اعظم اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

رُجُوع۔ امث۔ لوٹنا، جھکنا، مائل ہونا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل اس صنم سے دمِ نزع پھر گیا تو کیا
رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا — برقؔ

قولِ فیصل۔ مذکر بھی استعمال ہوا ہے لیکن ترجیح مؤنث کو ہے۔

ایسا طبیب کون ہے اے گل کہ بار ہا
تجھ سے رجوع نرگسِ بیمار نے کیا — ناسخؔ

رُجُوع۔ امث۔ عورت کو طلاق کے بعد دوبارہ زوجیت میں لانا۔ عربی، مؤنث، اصطلاح فقہ شیعہ۔

قولِ فیصل۔ یہ اصطلاح خاص حضرات اہلِ تشیعہ کی ہے حضرات اہلِ سُنّت "رجعت کرنا" بولتے ہیں۔

رُجُوعِ قلب۔ دلی توجہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دُعا کی قبولیت کے لیے رجوعِ قلب کی شرط ہے۔

قولِ فیصل۔ اس کا استعمال زیادہ تر "سے" کے اضافے کے ساتھ ہے یعنی "رجوع قلب سے"، جیسے۔

"برقؔ نے رُجوعِ قلب سے درگاہِ خدا میں استغاثہ کیا"۔ (طلسم ہوش رُبا)

"رجوعِ قلب سے استغاثہ کرنا" جیسا کہ طلسم ہوش رُبا کی پیش کردہ عبارت میں ہے اب نہیں بولتے۔ اب "رجوعِ قلب سے دُعا کرنا ہی بولتے ہیں جو فصیح ہے

کریمی اس کی بھر دیتی شرفؔ دامن مُرادوں سے
رُجوعِ قلب سے جو بندۂ عاجز دُعا کرتا — شرفؔ

زور دینے کے لیے رجوعِ قلب سے بلبلا کے دُعا کرنا مستعمل ہے جیسے:۔

"اسدؔ نے رُجوعِ قلب سے درگاہِ دادرسِ غریباں میں بلبلا کر دُعا کی۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُجُوع کرنا۔ فل۔ علاج معالجے کے لیے اپنے آپ کو کسی طبیب کو دکھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دل اس صنم سے دمِ نزع پھر گیا تو کیا
رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا — برقؔ

قولِ فیصل۔ کسی عالم سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھنے کو بھی کسی کے ساتھ "رجوع کرنا" کہتے ہیں۔ جیسے:۔

"اس مسئلے میں آپ مفتی صاحب سے رجوع کیجیے وہ آپ کو مطمئن کر دیں گے"۔

رُجُوع کرنا۔ فل۔ مخاطب ہونا کسی طرف، پلٹ جانا کسی طرف۔

(فقرے) "زوج نے اپنے مرجع کی طرف رجوع کی"۔

"انھوں نے اپنے پہلے عقیدے سے رجوع کی"۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

رُجُوع کرنا۔ فم۔ دائر کرنا، پیش کرنا، عدالت میں لانا۔ اُردو صرف، عدالت کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اس کا لازم "رجوع ہونا" بھی اب قلیل الاستعمال ہے۔

رُجُوع لانا۔ معالجے کے لیے کسی طبیب کو دکھانا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف۔ تڑکے بستر سے جو اُٹھے تو میٹھا میٹھا درد ہونے لگا۔ سوچے کہ ڈاکٹر سے رُجوع لائیں اور دوا کھائیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ دُعا تعویذ کی غرض سے کسی فقیر کے پاس جانے کو بھی رجوع لانا کہتے تھے جیسے:۔

"یہ بے چارے طاقت و توانائی اور کس بل کس کے گھر سے لائیں؟۔۔۔۔ دُعا نہیں کہ کسی شاہ جی سے رجوع لائیں"۔ (فسانۂ آزاد)

رُجُوع ہونا۔ فل۔ متوجہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مختلف گو کہ ہوں اوقات و تنوع
ایک کی سمت ہو جب ذہن کو رجوع — (مرزا رسوا)

قولِ فیصل۔ اس کا ایک مفہوم "گرویدہ ہونا" بھی ہے۔

کیونکر نہ ہوں رجوع امیر و وزیر در ہر
رشک سحر ہیں غلام ہے شاہ حجاز کا — رشک لکھنوی

رُجولت۔ رُجولِیَّت :۔ (یائے معروف)
رُدمی، قوتِ باہ۔ عربی۔ مؤنث۔ اطبا کی اصطلاح۔
قول فیصل :۔ "رُجولیت" زبانوں پر زیادہ ہے۔

رُجُوم :۔ وہ ستارے جن سے شیطان بھگائے جاتے ہیں۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ یہ رَجم کی جمع ہے اور اردو میں مستعمل نہیں۔

رِجھانا :۔ فریفتہ کرنا، خوش کرنا، لُبھانا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔
محل صرف :۔ ایک ساحر نہیب ... گھنٹی بجا رہا ہے۔ ٹھاکر جی کو بھجن گا کے رجھا رہا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

مقدم ہمارا رجھانا کرو
ہمیں اپنا مشتاق رجھانا کرو — میر حسن

قول فیصل :۔ تکمیل فعل کے لیے رجھا لینا بھی بولتے ہیں جیسے :۔
"آزاد سُنے گا تو بگڑ اٹھے گا کہ وہاں مس روز کو اپنی طرف مخاطب کر لیا۔ یہاں اس معشوقہ زریں کمر کو رجھا لیا۔" (فسانۂ آزاد)

رُچ :۔ خواہش، رغبت۔ ہندی۔ مؤنث۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)
قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

رَچانا :۔ (بالفتح) مقرر کرنا، پھیلانا، برپا کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل :۔ شادی رچانا یا بیاہ رچانا بولتے ہیں۔

منھ مانگی مُراد جب یہ پائی
شادی بڑی دھوم سے رچائی — عاشق

"بوڑھی دادی کو طاق پر بٹھایا اور آپ بیاہ رچایا"۔ (فسانۂ آزاد)

رَچانا :۔ ۲۔ ہاتھ یا پاؤں کو مہندی سے رنگین کرنا، مہندی لگانا۔ اُردو مصدر، قریب بہ متروک۔
قول فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم "کام پر لگانا" تھا جو اب نہیں بولتے۔

کہے تو ہم نشیں رنگ تصرف کچھ دکھاؤں میں
الگ بیٹھا حنا بندوں کو آنکھوں میں رچاؤں میں — میر

(مطلب یہ ہے کہ ان حنا بند معشوقوں کو اتنا گھوروں کہ آنکھوں میں بسا لوں۔ ہاتھ پاؤں میں مہندی ہونے کے سبب سے نہ تو ہاتھوں سے منھ چھپا سکتے ہیں۔ نہ فرار ہو سکتے ہیں۔ بالکل بے بس ہیں)

رَچاوٹ :۔ رچنا۔ اُردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

اس کا اظہار کروں تجھ سے میں کیا کیا رنگین
دست و پا تجھے میں مہندی کی رچاوٹ ہی تھی — رنگین

رَچتا پچتا :۔ خوش گوار اور ہضم ہونے والی چیز۔ مؤنث کے لیے "رچتی پچتی"۔ ہندی، صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "رچنا پچنا" لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

رُچ رُچ کر :۔ رغبت سے، شوق سے، حسب دلخواہ، بافراط۔ ہندی، تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

رُچ کر کھانا :۔ رغبت سے کھانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

رُچنا :۔ (بالضم)۔ (دل کے ساتھ) خواہش مند ہونا، رغبت ہونا، لذت پانا، مالوف ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

کہیں تیر نظر نہیں کھُپتا
دل کسی کی طرف نہیں رُچتا — عروج لکھنوی

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے اسے لکھنؤ سے مخصوص لکھا ہے جب کہ دہلی میں اس کا استعمال ملتا ہے۔

دل کسی سے نہیں رُچتا رنگین
خوئے بد اپنی سے ناراض ہوں میں — رنگین دہلوی

رُچنا :۔ ۲۔ شادیانہ، انعام جو شادی کے گیت گانے پر ڈومنیوں کو دیا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر بیل پڑنا بولتے ہیں۔

رَچنا :۔ ۱۔ (بفتح اوّل) کھانا ہضم ہونا۔ سنسکرت۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ تنہا مستعمل نہیں۔ اُردو میں عوام کبھی کے ساتھ "رچنا پچنا" ملا کے بولتے ہیں۔

رَچنا :۔ ۲۔ کسی خوش بودار چیز کی بو کسی دوسری چیز میں بسنا۔ اُردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

کوئی سر رکھ کے اس پر سو گیا تھا خواب میں اک دن
رچی ہے نکہت زلف معنبر میرے زانو میں — ناسخ

رَچنا :۔ ۳۔ کبوتر کا خانے میں جانا، کسی نئے کبوتر کا گھر کے کبوتروں میں مل جانا، وحشت جاتی رہنا۔ اُردو مصدر۔ کبوتربازوں کی اصطلاح۔
محل صرف :۔ صیدی کا کبوتر جب آیا کرے تو فوراً پکڑنے کی کوشش نہ کرو۔ جب کبوتروں میں رچ جائے تو دانہ ڈال کے پکڑ لیا کرو۔

رَچنا :۔ ۴۔ ہاتھ پاؤں میں مہندی کا خوب شوخ رنگ چڑھنا، مہندی کا ہاتھ پاؤں میں رنگ لانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ جب کسی حسین و جمیل دوشیزہ کے ہاتھوں میں مہندی لگائی جاتی ہے تو بہت رچتی ہے۔

رَچنا :۔ ۵۔ شادی کا پھیلاوا پھیلنا، بیاہ کا سامان مہیا ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سپہر آرا سوچ کر بولیں کہ آزادی ہی کے ساتھ بیاہ رچے تو کیا بات ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ شادی یا بیاہ کے ساتھ لاکے بولتے ہیں جیسا کہ مثال میں ہے۔

رَچنا: ۲۔ جزو بدن ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

رچ گیا سودا بدن میں اب دوا بے کار ہے
روز محشر تک رہیں گے داغ میرے تن کے ساتھ — عاشق

رَچنا پچنا نصیب ہو: کھانا پینا انگ لگے یعنی جزو بدن ہو۔ فقرۂ دعائیہ۔ عورتوں کی زبان، اُردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رَچنی مہندی: وہ حنا جو اچھا رنگ دے، نہایت رنگ دار مہندی، شوخ مہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں، بسند فرہنگ آصفیہ دہلی کی زبان ہے۔

رَح: رحمۃ اللہ اور رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف ہے جو بطور اشارہ کسی متوفی مسلمان بزرگ کے نام کے اوپر بہ نظر اختصار لکھ دیا جاتا ہے۔

رَحال: = رَحل۔ اُردو، مذکر، دکن کی زبان۔

رَحل: ۱۔ (بفتح اوّل وسکون دوم) وہ لکڑی کی چیز جس پر قرآن رکھ کر پڑھتے ہیں۔ عربی، مؤنث۔

سبطین محمدؐ تھے اگر مصحف ناطق
قرآن کی تھی رحل دو زانوئے محمدؐ — امیر

قول فیصل: اُردو میں عام طور سے بکسر اوّل بولتے ہیں۔ باعتبار اُردو بھی فصیح ہے۔

رَحل: ۲۔ پالان شتر، ۳۔ منزل، ۴۔ مکن، ۵۔ رخت واسباب، ۶۔ سفری اسباب۔ عربی، مؤنث۔ (قاموس الاغلاط)

قول فیصل: اُردو میں مستعمل نہیں۔

رِحلت: دُنیا سے کوچ، موت، انتقال۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل: کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

پھر چچی صاحب نے رحلت کی
اُن کو بھی موت نے نہ مہلت دی — (زنالۂ رسوا)

ہوا رنج وغم کا عدم قافلہ
ہماری بھی دُنیا سے رحلت ہوئی — صبا

رَحم: ۱۔ (بفتح اوّل وسکون دوم) مہربانی، ترس، خدا، ہمدردی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

حرص نے ان کو کیا ہے گمراہ
رحم و ایثار کو سمجھے ہیں گناہ — مرزا رسوا

قول فیصل: صاحب منتخب نے بالضم بھی لکھا ہے مگر اُردو میں بالفتح ہی رائج و فصیح ہے۔

رَحم: ۲۔ (بالکسر نیز بفتح اوّل وکسر دوم نیز بفتح اوّل وسکون دوم) بچہ دانی۔ عربی، مذکر۔

(فقرہ) بیگم کے رحم سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: بالعموم تعلیم یافتہ طبقہ رحم (بالکسر) ہی بولتا ہے۔ عوام دونوں صورتوں سے بولتے ہیں۔

رَحم: ۳۔ (بفتح اوّل وسکون دوم) پسے ہوئے چاول کا کچا حلوا جو اللہ کے واسطے عورتیں کسی خوشی کی تقریب میں بناتی ہیں۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: داروغہ کو حکم دیا کہ سینی میں گلگلے لگاؤ اور پلیٹ میں چاول اور بالائی کے رحم رکھو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: کچے چاولوں کو اچھی طرح بھگو کے پیس کے شکر ملاکے زیادہ تر لڈو اور پیڑے کی شکل میں بنا لیتے ہیں۔ اسی کو رحم کہتے ہیں۔

رَحمان: ہر ایک پر مہربان، سب پر رحم کرنے والا، خدا کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: خدا بڑا رحمٰن و رحیم ہے۔

قول فیصل: رحمٰن و رحیم دونوں مبالغے کے صیغے ہیں اور رحمت سے مشتق ہیں۔ خدا کو رحمٰن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سب کو روزی دیتا ہے اور سب کو پالتا ہے کافر و مومن میں کوئی امتیاز نہیں برتتا اور رحیم اس لیے کہتے ہیں کہ آخرت میں اس کی رحمت صرف مومنوں کے لیے ہے۔

صاحب غیاث اللغات لکھتے ہیں کہ "اس لفظ کو سوائے ذات پروردگار کے دوسروں کے لیے استعمال جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ پروردگار کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ رسم الخط میں بغیر الف لکھنا چاہیے۔ اس واسطے کہ الف کے ساتھ مسیلمۂ کذاب کے ناموں سے ایک نام ہے اور وہ ایک ایسا کافر تھا کہ جس نے دعوائے نبوت کیا تھا۔ الف نہ لکھنے سے مسیلمۂ کذاب کے نام سے خدا کے نام میں تمیز ہو جاتی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بدون الف قرآنی رسم الخط کا اتباع ہے۔"

ہندوستان میں عام طور سے رحمان، الف کے ساتھ ہی لکھتے ہیں۔ لیکن قرآنی رسم الخط میں ہمیشہ بغیر الف (رحمٰن) ہی لکھتے ہیں۔

رحمان جوڑے پلی پلی شیطان لنڈھاوے کپّے: کفایت شعار تھوڑا تھوڑا جمع کرتا ہے اور فضول خرچ سب کھا اڑا دیتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل: عوام لکھنؤ یوں بولتے ہیں: "رحمان جوڑے پلی پلی شیطان بہائے (لنڈھائے) کپّا"۔

رحم آنا: ترس آنا، ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو جانا۔

اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رحم آجانا" زیادہ رائج ہے۔

رحم آگیا رحیم کو محتاج دیکھ کر
حاجت ہی اس غریب کی حاجت روا ہوئی — امیر

سلبی معنوں میں "رحم نہ آنا" بھی بکثرت مستعمل ہے۔

وہ عیادت کو مری آئے تو کیونکر آئے
مر بھی جاؤں تو ذرا رحم نہ آئے اس کو — ذوق

رَحْمَت خدا کی مہربانی، اللہ کا رحم۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر تم ہماری شریک ہوئی ہو تو خدا کی رحمت پر تکیہ کرو۔ (طلسم ہوش رُبا)

رحمت بارش۔ اُردو۔

جتنا خورشید تپے اتنی ہی بارش ہو سوا
ہوئے کیونکر تپش عشق نہ رحمت کی دلیل — ذوق

قول فیصل:۔ بارش سے چونکہ درختوں اور کھیتوں وغیرہ میں سرسبزی اور شادابی آتی ہے اس لیے اُسے رحمتِ الٰہی سے تعبیر کرتے ہوئے کبھی باران رحمت اور کبھی صرف رحمت کہتے ہیں۔ مگر صرف 'رحمت' کہتے ہیں تو بارش کا ذکر ضرور کرتے ہیں جیسا کہ شاعر نے کہا ہے۔

رحمت درود، سلام۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رحمت کلمہ تحسین و آفریں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہزار ہزار رحمت اُن شہدائے راہ خدا کو جنھوں نے اپنے خون سے سینچ کر اسلام کی کھیتی کو سرسبزی و شادابی بخشی۔

رحمت برسنا:۔ کثرت سے رحمت الٰہی کا نزول ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

تری مسجد میں واعظ خاص ہیں اوقات رحمت کے
ہمارے میکدے میں رات دن رحمت برستی ہے — امیر

رحمت حق بہانہ می خواہد
رحمت حق بہا نمی خواہد:۔ خدا کی رحمت بہانہ ڈھونڈھتی ہے، خدا کی رحمت قیمت نہیں چاہتی۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ 'خواہد' کی جگہ 'جوید' بھی بولتا ہے۔

رحمت خدا کی:۔ آفریں، شاباش، آپ کا کیا کہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کی نشست الفاظ یوں ہونا چاہیے: "خدا کی رحمت" اس لیے کہ نثر میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ایک مفہوم ہوا "خدا اپنا رحم کرے"۔

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی — میر

رحمۃ للعالمین:۔ تمام عالموں کے لیے رحمت، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مُراد ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

غم گناہوں کا نہ کھا شاد حزیں
رحمۃ للعالمین پر دھیان کر — شاد لکھنوی

رحمت ہے:۔ ایک کلمہ ہے کہ تحسین و مرحبا کی جگہ اس کو بولتے ہیں اور اکثر طنز و شکایت کا پہلو نکلتا ہے۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

ع ہماری خاک یوں اُڑتی پھرے اے ابر رحمت ہے — میر

رحم دل:۔ مہربان، رقیق القلب، نرم دل۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیگم صاحب بڑی ملنسار اور محبتی تھیں اور رحم دل رقیق القلب بہو کو آب دیدہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا۔ (سیر کہسار)

رحم دلی:۔ مہربانی، دل سوزی، نرم دلی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اور یہ خداوند کی رحم دلی ہے کہ ان کے بندے انھیں عاجز کر رہے ہیں۔ اور خداوند اُن کو ہلاک نہیں کرتے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رحم کرنا (لازم) ہمدردی کرنا، ترس کھانا، اللہ کا خیال کر کے کسی کی حالت پر ترس کھانا۔ اُردو مشترک، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اپنی جوانی پر رحم کر، پھر جا، ورنہ تو گیا اور زندگی گئی۔ (طلسم ہوش رُبا)

رحم کرنا خوشی کی تقریب میں یا منّت پوری ہونے کے بعد رحم پر اللہ کی نیاز دلا کے تقسیم کرنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

دائی کریگا رحم کروں بے نیاز کا
رہ جائے پیٹ مجھ کو جو صدقہ رحیم کا — جان صاحب

رحم کھانا:۔ (متعدی) ترس کھانا، خدا سے ڈرنا، ہمدردی کا برتاؤ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ملکہ (نے کہا) اے پھوپھی یہ مقید طلسم بھوکا پیاسا یہاں آنکلا تھا میں نے رحم کھا کر بلا لیا اور کھانا کھلایا اب یہ چلا جائے گا۔ (طلسم ہوش رُبا)

ع یا فاطمہ کہاں ہو غریبوں پہ رحم کھاؤ — تعشق

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔

غصّے کے بدلے رحم نہ کھایا
کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا — مومن

رحیق:۔ شراب خالص۔ عربی، مؤنث، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع رحیق ساغر توحید کا ہے نام شراب — رشک

رحیق شجاعت کا یہ نشہ ہو

جو اک وار میں مجتنب ہوئے وہ (طلسم ہوش رُبا)

رَحِیل:۔ (بفتح اوّل وکسر دوم، یائے معروف) کوچ کرنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، کوچ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھی کسی درماندہ رہرو کی صدائے دردناک
جس کو آوازِ رحیلِ کارواں سمجھا تھا میں — اقبال

رَحِیم:۔ بہت مہربان، خدا کا نام۔ عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

رحیم و غافر و ستار نام تیرا ہے
گناہ گار کو بخشے یہ کام تیرا ہے — عشق

قولِ فیصل:۔ رحیم کی تشریح لفظ "رحمان" کے ذیل میں ملاحظہ ہو۔

رُخ ۱؎:۔ (بضم اوّل) چہرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جامِ مے میں رُخِ ساقی جو نظر آ ہی گیا
گھر میں خورشید کے گویا کہ قمر آ ہی گیا — ظفر

قولِ فیصل:۔ شعلہ، شمع، گل، لالہ اور ماہ وغیرہ اسموں کے ساتھ آخر میں آ کے توصیفی نام کا فائدہ دیتا ہے۔ یعنی اس طرح:۔ شعلہ رُخ (جس کے چہرے کا رنگ شعلے کی طرح دہکتا ہوا ہو) شمع رُخ (جس کا چہرہ شمع کی طرح روشن ہو) لالہ رُخ (جس کا چہرہ لالہ کی طرح سُرخ ہو) گل رُخ (جس کے چہرے کی رنگت گلاب کے پھول کی سی ہو) ماہ رُخ (جس کا چہرہ چاند کی طرح جگمگاتا ہو)۔

رُخ ۲؎:۔ شطرنج کے ایک مُہرے کا نام۔ فارسی، مذکر، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

رُخ ۳؎:۔ عنقا کی طرح ایک بڑا پردار جانور۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ایک رات دن کی مسافت کے بعد میں نے ایک گیند جیسی سفید چیز دیکھی .... دفعتہً سر پر اور آس پاس سایہ چھا گیا۔ جب میں نے اوپر نظر اٹھائی تو ایک دیو پیکر پرند آتا ہوا نظر آیا .... وہ پرند اترا اور اس سفید گیند پر بیٹھ گیا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ یقیناً یہ رُخ جانور ہے اور وہ سفید گیند اس کا انڈا ہے۔ میں نے سوچا کہ .... یہ رُخ اُڑے تو اس کے پنجوں سے لپٹ جاؤں۔ (داستانِ الف لیلہ)

رُخ ۴؎:۔ طرف، جانب۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

دکھلائی دیے جو جیتے بے رُخ
دیکھا تاج الملوک کے رُخ — گلزارِ نسیم

محلِ صرف:۔ شمال کے رُخ جو برآمدہ ہے اس میں آہنی پٹیوں کی جعفری لگی ہوئی ہے جیسی کہ ریلوے انجینیروں کے بنگلوں میں اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔"
(میرا پہلا گناہ:۔ عزیز الرحمٰن)

رُخ ۵؎:۔ (ہوا اور مکان وغیرہ کے لیے) طرف، جانب، سمت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہدف بھر کے ہوتے تھے نظارہ ہائے یار ظفر
وہ رُخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا — ظفر

رُخ ۶؎:۔ میل، رجحان، توجہ۔ اردو۔

محلِ صرف:۔ میں نے کئی مرتبہ اُن سے کہا کہ میں اپنا مکان بیچ رہا ہوں۔ اگر ذرا بھی اُن کا رُخ پاتا تو میں کہتا کہ آپ ہی خرید لیجیے۔

قولِ فیصل:۔ پانا، دیکھنا، کرنا اور ہونا کے ساتھ صرف ہوتا ہے۔

رُخ ۷؎:۔ سامنے، منھ پر، مقابل میں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ تم لوگ ... اپنے سحر کرنے پر بہت نازاں ہو۔ اگر تلوار کے رُخ آؤ تو معلوم ہو۔
(طلسم ہوش رُبا)

رُخ اُتارنا:۔ (متعدی) چہرہ بے رونق کرنا۔

چڑھتا نہیں عیسیٰ کی نظر پر ترا عاشق
کیا ضعف نقاہت نے رُخِ بیمار اتارا — اسیر
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اصل صرف بصورت لازم "منھ اترنا" اور "چہرہ اُترنا" ہے۔ اسیر نے ضرورت شعری کی بنا پر رُخ کے ساتھ "اُتارنا" (متعدی) نظم کر دیا ہے۔ اس قسم کے استعمالات اکثر اساتذہ کے کلام میں ملتے ہیں جیسے امیر نے بصورت لازم "رُخ اتر جانا" نظم کیا ہے۔ لیکن یہ استعمالات مخل فصاحت ہیں۔

تیوریاں ایسی چڑھیں اُترے رُخ شمس و قمر
نیچی آنکھیں ہوئیں تیغیں تو اتارے خنجر — امیر

رُخ اَنْوَر:۔ دمکتا ہوا چہرہ، بہت روشن چہرہ۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

شمع سے چاند سوا، چاند سے خورشید سوا
اور ان سب سے سوا ہے رُخِ انور تیرا — جلیل

رُخ بدلنا ۱؎:۔ (متعدی) بے مروتی کرنا، بے رُخی برتنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

پھیریں جو نزع میں آنکھیں وہ بدگماں بولا
کہ آپ ہم سے کہاں رُخ بدل کے جاتے ہیں — جلیل

رُخ بدلنا ۲؎:۔ بیان کا انداز بدلنا، بات کا انداز بدلنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مجھے دیکھتے ہی مرزا صاحب نے گفتگو کا رُخ بدل دیا اور دوسری باتیں کرنے لگے۔

رُخ بدلنا ۳؎:۔ کم التفاتی کرنا، کشیدگی اختیار کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آج کل وہ میری طرف سے رُخ بدلے

ہوئے ہیں۔ خدا جانے کیوں ایسا ہے۔

قولِ فیصل:۔ یوں بھی بولتے ہیں۔ مثلاً۔ "اُن کا رُخ کچھ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں"۔

رُخ بدلنا:۔ سمت بدلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ صاحبِ نور اللغات نے اس کا ایک مفہوم منھ پھیر لینا بھی درج کیا ہے جو اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُخ پانا:۔ (لازم) کسی کو اپنی یا کسی اور کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے محسوس کرنا یا دیکھنا۔ اُردو محاورہ غیر فصیح، رائج۔

ذرا رُخ پا کے اُن کا لے لیا بوسہ تو وہ بولے
کسی کو منھ لگانے میں بھی تو ہم کو مشکل ہے — امیر

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی اس کا استعمال ملتا ہے۔

سفارش ہم تری کرتے پہلے داغ
کہاں اُن کا تجھ سے رُخ اچھا نہ پایا — داغ

رُخِ پُر نور:۔ تابندہ چہرہ، چمک دار چہرہ، بہت گورے رنگ کا چہرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب مقابل میں رُخِ پُر نور ہو تو نیند کیونکر نہ کافور ہو۔ (دبیر کھیاروی)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر محبوب کے چہرے کو کہتے ہیں۔

رُخ پھرانا:۔ منھ موڑنا، کسی جگہ یا کسی شخص کو چھوڑنے کے محل پر۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

رُباعی:۔
مرمر کے مسافر نے بسایا ہے تجھے
رُخ سب سے پھرا کے منھ دکھایا ہے تجھے
کیوں کر نہ لپٹ کے تجھ سے سوؤں اے قبر — انیس
میں نے بھی تو جان دے کے پایا ہے تجھے

رُخ پھرنا:۔ کشیدہ ہونا، بے اعتنائی ہونا، کھنچا کھنچا ہونا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

پھرا ہوا دیکھتی ہیں جس دم سیاہ بختوں سے رُخ تمھارا
تباہ کرتی ہیں حال کیا کیا وہ کاکلیں سر پٹک پٹک کر — امیر

رُخ پھرنا:۔ عاجز ہونا، تنگ آنا، زچ ہونا۔ اُردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ بصیغۂ جمع "رُخ پھر گئے" بولتے ہیں۔ جیسے:۔ "سوچتا ہوں کہ اب کون سی چال چلوں تم نے تو زچ کر دیا واللہ رُخ پھر گئے"۔ (فسانۂ آزاد)

رُخ پھرنا:۔ سمت بدل جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر "رُخ بدلنا" بولتے ہیں۔

رُخ پھیر لینا:۔ منھ موڑ لینا، دوسری طرف منھ کر لینا۔ اظہارِ ناگواری کے محل پر۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

رُخ پھیر لیا بوسہ طلب کرتے ہی ہم سے
کیا حوصلہ ہے تنگ ترے تنگ دہاں کا — آتش

رَخت:۔ (بروزن تخت) اسباب، زاد و راحلہ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

اور اک دُزدِ کفن کا لیا کھٹکا ہمراہ
منزلِ گور میں یہ رخت سفر کیا ہوگا — قلق

رَخت:۔ لباس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پہنا دیا ہے خلعتِ زر اس کے نور نے
رختِ سیاہ دودِ شبِ تار نے کیا — ناسخ

رُخِ تاباں:۔ چمکنے والا چہرہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ چھپا اُن کے چھپائے رُخِ تاباں اُن کا
ہے ہر اک شے سے عیاں جلوۂ پنہاں اُن کا — آسی جونپوری

قولِ فیصل:۔ چھپانا، دکھانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے:۔ "دو دن اور دو رات میاں آزاد نے کسی کو رُخِ تاباں نہ دکھایا"۔ (فسانۂ آزاد)

رُخ چھوٹ چھوٹ جانا:۔ ہمت ہار دینا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

محلِ صرف:۔ "کبھی کبھی شطرنج کا بھی شوق رہا ہے۔ ایک نقشہ حل کیجئے تو جانیں۔ خدا کی قسم رُخ چھوٹ چھوٹ جائیں۔ زچ ہو جائیے تو سہی"۔ (فسانۂ آزاد)

رُخ چھوٹنا:۔ ہمت پست ہونا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

بچپنا ہے مرے اشکوں سے جو رُخ چھوٹے ہیں
دودھ کے دانت ابھی شبنم کے نہیں ٹوٹے ہیں — شوق

رُخ دھونا:۔ منھ دھونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سرشکِ جگر رنگ رویا کرے — تسلیم
لہو سے رُخِ زرد دھویا کرے — (صبحِ خنداں)

رُخ دے کر بات نہ کرنا:۔ توجہ سے بات نہ کرنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوراتِ لکھنؤ اس محل پر "منھ دے کے بات نہ کرنا" بولتی ہیں۔ جیسے:۔ "جب سے خدا نے انھیں چار پیسے والا کر دیا، کسی سے منھ دے کے بات ہی نہیں کرتیں"۔

رُخ دیکھنا:۔ کسی کو اپنی طرف متوجہ دیکھنا، اشارہ پانا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ وہ دوسروں سے گفتگو میں مصروف رہے۔ میں نے اپنی طرف رُخ نہیں دیکھا، ورنہ میں بھی اُن سے کچھ کہتا۔

رُخ دینا:۔ اُوپر سے پینچ لڑانے میں کنکوے کا یکبارگی مقابل کے ہاتھ کی طرف موڑ دینا۔ اُردو مصدر،

کنکوے بازوں کی اصطلاح ۔

رُخ دینا ف۔ زیب دینا ۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

رُخِ روشن :۔ تابندہ چہرہ ، چمک دار چہرہ ۔ فارسی ، ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

دفعتہً ابر سے نکلا مہتاب
یا اُٹھا اس رُخِ روشن سے نقاب
مرزا رسوا

رُخسار ، رُخسارہ :۔ گال ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

(رُخسار) میں باغ میں ہوں طالبِ دیدار کسی کا
گل پر ہے نظر دھیان میں رُخسار کسی کا

(رُخسارہ) جب شبِ مہ میں چکور اُڑتا ہے مرجاتے ہیں ہم
چاندنی کا اپنی بھی تارہ کوئی رُخسارہ تھا
آتش

قولِ فیصل :۔ رُخسارہ ، نسبتہً کم مستعمل ہے ۔ لیکن اس کی جمع ' رُخسارے ' زیادہ رائج و فصیح ہے ۔

رُخسارِ تاباں :۔ بہت گورا گال ۔ فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ دونوں رُخسارِ تاباں بوسہ فریب ہوں جو دیکھے بے اختیار جی چاہے کر چوم لے ۔ (فسانۂ آزاد)

رُخ سُجھانا :۔ چہرہ دکھانا ، پہلو دکھانا ، کوئی گوشہ ذہن میں پیدا کرنا ۔ اُردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

سُجھایا آنکھوں نے وہ رُخ تلاشِ مضموں میں
خیالِ یار مرا شعر کا خیال ہوا
آتش

رَخش ۱ :۔ (بفتحِ اوّل و سکونِ دوم) گھوڑا ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

پیدا ہو جس سے رَخش کسی شہسوار کا
آنکھوں کو انتظار رہا اس غبار کا
زند

قولِ فیصل :۔ لغطی معنی ہیں ، سپید اور سُرخ ملا ہوا رنگ ۔ رُستم کے گھوڑے کا رنگ ایسا ہی تھا اس وجہ سے اس کو رَخش کہتے تھے ۔ پھر ہر گھوڑے کو رَخش کہنے لگے ۔

رَخش ۲ :۔ روشنی ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

رُخشاں :۔ (بالضم) چمکنے والا ۔ فارسی ، صفت ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں بالفتح زبانوں پر ہے جو زیادہ تر لڑکیوں کے نام رکھنے میں استعمال کیا جاتا ہے ۔

رُخشندگی :۔ (بالضم) چمک ۔ فارسی ، مؤنث ، قلیل الاستعمال ۔

قولِ فیصل :۔ اُردو میں بفتحِ اوّل زبانوں پر ہے ۔

رُخصت ۱ :۔ اجازت ۔ عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

رُخصت ہے باغباں ! کہ ٹک دیکھ لیں چمن
جاتے ہیں واں جہاں سے پھر آیا نہ جائے گا
سودا

قولِ فیصل :۔ پانا ، چاہنا ، دینا ، لینا ، ملنا اور ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔ مرثیہ گوئیوں کی اصطلاح میں رُخصت کے معنی ہیں " فوجِ یزیدی لعین سے لڑنے کے لیے کسی مجاہد کا سیّد الشہداؑ سے اجازت لینا " ۔

رُخصت ۲ :۔ چھٹی ، مُہلت ۔ عربی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

عدم سے سب آتے ہیں یاں چار دن کو
نہیں ہوتی منظور رُخصت زیادہ
داغ

رُخصت ۳ :۔ روانہ ہونا ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

رُخصت ۴ :۔ (بطورِ طنز) برطرفی ۔ اُردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

قولِ فیصل :۔ اس معنی میں صرف ' کرنا ' کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

رُخصت ۵ :۔ (رخصے کے محل پر) جاؤ ، روانہ ہو کی جگہ ۔

وہ تشریف لاتے ہی بولے کہ رُخصت
نہیں ہم کو ملنے کی فرصت زیادہ
داغ
(نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

رُخصت ۶ :۔ خدا کی طرف سے بندے کو کسی کام میں تخفیف کی اجازت ہونا ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں ۔

رُخصتِ اتفاقی :۔ وہ چھٹی جو سرکاری ملازمین کو ناگہانی واقعے یا ضرورت کے وقت ملتی ہے اور تنخواہ نہیں وضع کی جاتی ۔ فارسی ترکیب ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ ہم نے رُخصتِ اتفاقی کی درخواست دے دی ہے ۔ اگر منظور ہو گئی تو آگرے آپ کے ساتھ چلیں گے ۔

قولِ فیصل :۔ یہ رُخصت سال میں صرف پندرہ دن کی ملتی ہے ۔

رُخصتانہ :۔ وہ نقدی جو چلتے وقت کسی رئیس کے دربار سے عطا ہو ۔ انعامِ رُخصت ، خلعتِ رُخصت ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

رُخصت پانا :۔ اجازت حاصل کرنا ۔ اُردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

جب تک چاہے مرنے کی رُخصت نہ پائیں گے
اس وقت تک قدم سے نہ ہم سر اُٹھائیں گے
لا اعلم

رُخصت پر ہونا :۔ ملازم کا کچھ روز کے لیے ملازمت

سے چھٹی لیے ہوئے ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آج بڑے صاحب رخصت پر ہیں، اور کل چھوٹے صاحب گئے، اور پرسوں جرنیل (جنرل) صاحب کا اسباب لد رہا ہے۔ گرمیوں بھر یہی تانتا بندھا رہتا ہے۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل:۔ اپنے محل پر رخصت پر جانا، اور رخصت پر گیا ہوتا، بھی بولتے ہیں۔

رُخصتِ خاص:۔ رخصتِ استحقاقی۔ جو ایک سرکاری ملازم کو سال بھر میں ایک ماہ کی مل سکتی ہے اور تین ماہ سے زیادہ اکٹھی نہیں مل سکتی۔ (اعظم اللغات)

رُخصت دینا:۔ [۱] چھٹی دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجر میں صبر و تحمل کا تقاضا ہے یہی
جلد رخصت ہمیں دو کام تم اپنا لے کر — جلال

رُخصت دینا:۔ [۲] اجازت دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم
تیرے رخ سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا — غالب

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے "جانے کی اجازت دینا" جیسے:۔ "لکھنے شاہزادے کی سفارش کی امیشنو بناچاری رخصت دی"۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُخصتِ رعایتی:۔ وہ رخصت جو ہر ایک (سرکاری) ملازم کو سال بھر میں ایک ماہ کی مل سکتی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم "رعایتی چھٹی" سے ادا کرتے ہیں۔

رُخصت طلب:۔ جانے کی اجازت چاہنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ع مرنے کے لیے شہ سے ہیں رخصت طلب اکبرؑ — لا اعلم

رُخصت کا پان:۔ وہ پان جو گھر سے رخصت ہوتے ہوئے مہمان کو دیتے ہیں۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

ہر گلوری پہ چھیڑ ہے شبِ وصل
ہم یہ رخصت کا پان لیتے ہیں — امیر

رُخصت کرنا:۔ [۱] (متعدی) مسافر کو روانہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سب امیر الامراء صاحبقراں خیمے میں اسد کے آئے اور سب نے گلے لگایا رخصت کیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُخصت کرنا:۔ [۲] عقد کے بعد لڑکی کو شوہر کے گھر بھیجنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دُلہن کو رخصت کرتے وقت ایک کہرام بپا تھا، اندر سے باہر تک سبھی رو رہے تھے۔

رُخصت کرنا:۔ [۳] برطرف کرنا، ملازمت سے ہٹا دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس مہینے میں انھیں نے جتنے دن کام کیا ہو اتنے دن کی تنخواہ دے کے رخصت کرو۔

قولِ فیصل:۔ غصّے کے محل پر بطور طنز بولتے ہیں۔

رُخصت کرنا:۔ [۴] (کنایۃً) بہانے سے ٹالنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ساہوکار کو اس وقت کچھ تھوڑا سا دے کے رخصت کر دو۔ کہنا نواب صاحب گھر پر نہیں ہیں، پھر آئیے گا۔

رُخصت لینا:۔ [۱] اجازت لینا، منظوری لینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

درِ فردوس پہ رضواں سے رخصت کون لیتا ہے
سمجھتا ہوں میں کھیل اک پھاندنا دیوارِ گلشن کا — آتش

رُخصت لینا:۔ [۲] چھٹی لینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کیوں صاحب یہ گرمیوں میں صاحب لوگ رخصت کیوں زیادہ لیتے ہیں اس کا کوئی سبب ضرور ہے کیوں کہ یہ لوگ اپنے وقت کے نقصان ہیں۔ (سیر کہسار)

رُخصت مانگنا:۔ [۱] اجازت چاہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نوجواں بیٹا اگر مرنے کی رخصت مانگتا
صبر کی شہ سے دلِ ایوبؑ طاقت مانگتا — تعشق

رُخصت مانگنا:۔ [۲] چھٹی مانگنا، ایک یا چند روز تک اپنی ملازمت پر نہ آنے کے لیے ملازم کا اپنے افسر سے اجازت طلب کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بدھو خدمت گار چار یوم کی رخصت مانگ رہا ہے۔ اپنے گھر جائے گا۔ اس کی بہن کی شادی ہے۔

رُخصت ملنا:۔ [۱] (لازم) اجازت ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹوں کی طرح آپ نے پالا ہے بہ شفقت
آفت سے چھٹوں میں جو ملے مرنے کی رخصت — اوج

رُخصت ملنا:۔ [۲] چھٹی ملنا، ایک روز یا چند یوم تک اپنی ملازمت پر نہ آنے کے لیے ملازم کو افسر سے اجازت ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سفر لمبا ہے، رخصت صرف ایک ماہ کی ملی ہے۔ خیر، اللہ مالک ہے دیکھا جائے گا۔

رُخصت ملنا:۔ [۳] موقوف ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رُخصت ہونا ۱ (لازم) وداع ہونا، چلتے وقت اپنے عزیزوں یا دوستوں یا اور کسی سے مل کے روانہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رُخصت ہوا وہ باپ سے لے کر خدا کا نام
راہِ وفا کی منزلِ اوّل ہوئی تمام — چکبست

رُخصت ہونا ۲ سدھارنا، باقی نہ رہنا، جاتا رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ
صبر رُخصت ہوا اک آہ کے ساتھ — میر

رُخصت ہونا ۳ (کنایۃً) دُنیا سے سدھارنا، انتقال کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

للّٰہ چلے آؤ کہ ہم ہوتے ہیں رُخصت
تقصیر ہوئی کیا پسرِ شاہِ ولایت — عشق

رُخصت ہونا ۴ روانہ ہونا، دُلھن کا میکے سے رُخصت ہو کے دولھا کے گھر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رات بھر بڑا جشن رہا، صبح ہوتے دُلھن رُخصت ہوئی۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رُخصت ہو جانا" بھی مستعمل ہے۔

رُخصتی ۱ دولھا کے یہاں جانے کے لیے دُلھن کی رُوانگی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہم لڑکی کا عقد تو رجب ہی میں کریں گے۔ مگر رُخصتی بقرعید کے مہینے میں ہوگی۔

رُخصتی ۲ وہ رُوپیہ جو وداع ہوتے وقت دیا جائے، سلامی۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ "سلام کرائی" بولتے ہیں۔

رُخ کر جانا:۔ (متعدی) خم کھا جانا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

کرے گی صاف چین ان ابروؤں کی گری صہبا
کماں رُخ کر گئی جب بے پردہ ہو گی آگ پر سیدھی — آتش

قولِ فیصل:۔ اب کمان کے لیے بَل کھا جانا، یا خم کھا جانا بولتے ہیں۔

رُخ کرنا ۱ (متعدی) مُنھ کرنا، دیکھنا، نظر کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جس طرف رُخ کیجیے وہ سماں نظر آتا ہے کہ واہ واہ۔ (امیر کہسار)

رُخ کرنا ۲ توجہ کرنا، ایک طرف سے دوسری طرف مُڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ ایسے تلوریے ہیں کہ فوج میں جس طرف رُخ کریں پرے کے پرے صاف کر دیں۔

قولِ فیصل:۔ نسبۃً سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔

ہٹ گیا ہے یہ کسی گیسو و رُخسار سے دل
کہ کبھی رُخ نہ کروں گبر و مسلماں کی طرف — ناسخ

رُخ کرنا ۳ ارادہ کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

جو نہ کرے کا کبھی رُخ کیا تو وزیروں نے
قدم قدم پہ قدم بڑھ کے شیخ جی کے لیے — قرار

قولِ فیصل:۔ نفی کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے جیسے، "نا صاحب! ہم تو اب اُدھر کا رُخ بھی نہ کریں گے۔"

رُخ کرنا ۴ حملہ کرنے کی ہمت کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

رُخ کرتی اُدھر تھا نہ یہ مُنھ فوجِ دغا کا
دشوار سوئے خیمہ گزرنا تھا ہوا کا — اوج